حیات الفرید رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

شان حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

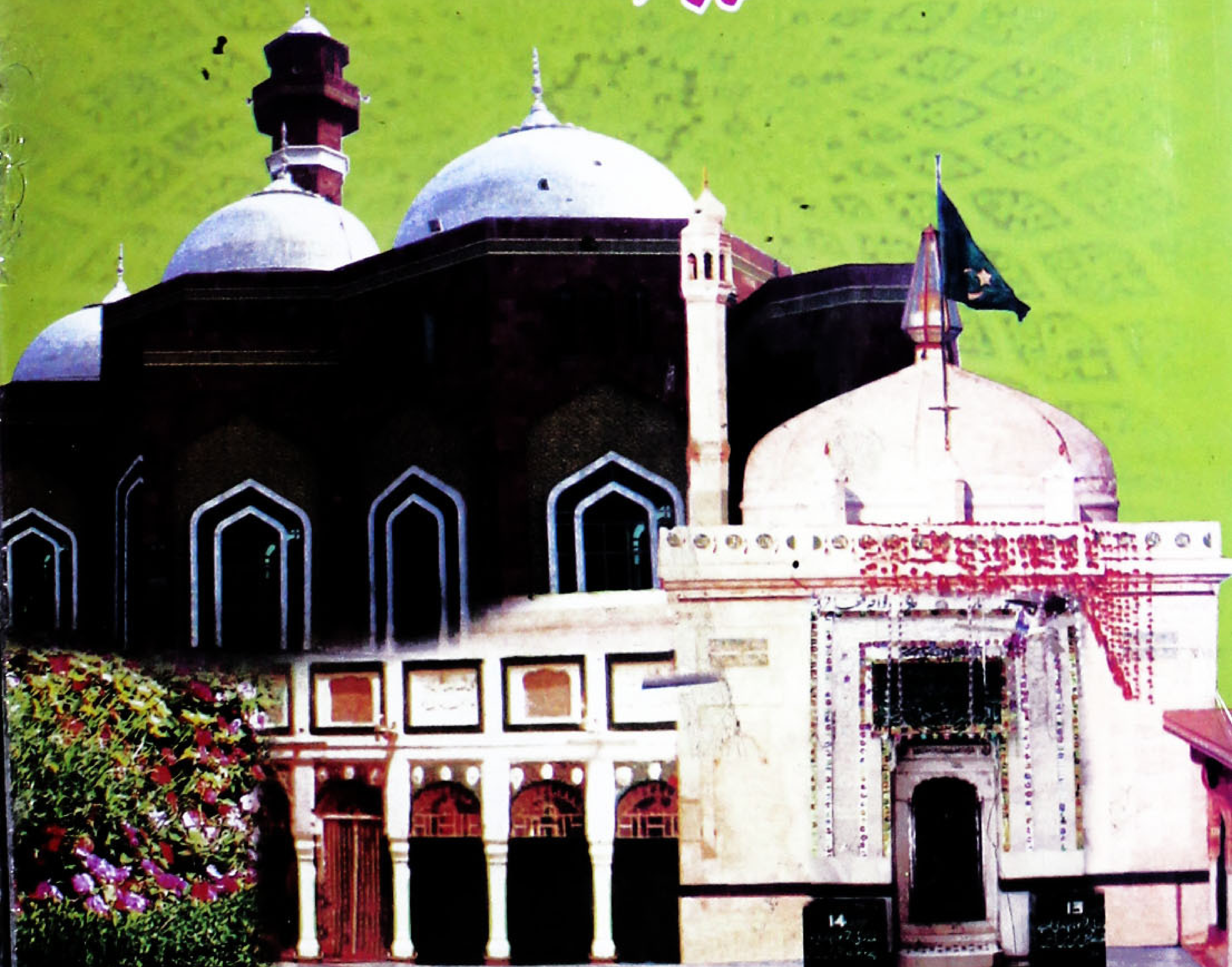

مؤلف: ابو احمد غلام حسن اویسی قادری

ناشر: اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

حیات الفرید رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

شان حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

ابو احمد غلام حسن اویسی قادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 7352022

Marfat.com

111676

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب	———	حیات الفرید
موضوع	———	شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف	———	ابواحمد بشیر احمد فاروقی / ابواحمد غلام حسن اویسی
کمپوزنگ	———	عبدالسلام/قمرالزمان رائل پارک لاہور
ناشر	———	محمد اکبر قادری
اشاعت اوّل	———	جنوری ۲۰۰۷ء
اشاعت دوم	———	نومبر ۲۰۰۹ء
تعداد	———	۱۱۰۰
صفحات	———	۳۶۸
قیمت	———	-/200 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاک پتن شریف

چاند کتب خانہ نیو صابری بازار پاک پتن شریف

Marfat.com

انتساب

مدنی تاجدار، احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام خصوصاً ابوین کریمین کے نام بصد ادب و احترام نذر عقیدت امام الاولیاء شیخ المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ و جملہ مؤمنین و مؤمنات کے حضور میں

گر قبول افتد زہے عزو شرف

فیضان اولیاء و انبیاء کے طلبگار

ابواحمد بشیر احمد فاروقی

ابواحمد غلام حسن اویسی قادری

Marfat.com

ہدیہ تشکر

ہم محمد احمد اویسی اور غلام احمد کے نہایت مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اور ہمیں فرصت کے لمحات اور پرسکون ماحول کے سلسلے میں بڑی مدد فرمائی اللہ تعالیٰ ان کے ایثار اور خدمت اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں شاد و آباد رکھے علاوہ ازیں درج ذیل علمائے کرام اور دوستوں کے بھی نہایت مشکور ہیں کہ ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا

۱۔ حضرت علامہ علی محمد اویسی مدظلہ العالی خطیب اعظم ہوتہ پاکپتن شریف

۲۔ حضرت علامہ شفقت رسول سیالوی خطیب اعظم کلیانہ پاکپتن شریف

۳۔ حضرت علامہ مشتاق احمد قادری

خطیب و مدرس مدرسہ حسینیہ قادریہ پرانا تھانا پاکپتن شریف

۴۔ حضرت علامہ جناب اصغر علی پنوار پرانہ تھانہ

۵۔ محمد عمران شاہین 11/K.B پاک پتن شریف

۶۔ جناب الطاف حسین صاحب مدرس ہاماں رتھ

۷۔ بلال حسین نرگانہ 11/K.B پاک پتن شریف

۸۔ جناب محمد ارشد صاحب مدرس ہاماں رتھ

۹۔ جناب شوکت علی صاحب مدرس ہاماں رتھ

Marfat.com

فہرست ابواب

تقاریظ سعید ۹

مقدمہ ۱۳

حمد باری تعالیٰ ۱۴

نعت شریف ۱۵

سرچشمہ عرفان بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ (منقبت) ۱۷

چرچا فرید دا (منقبت) ۱۸

نسبت فرید دی (منقبت) ۱۹

باب اول

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ مشائخ چشتیہ ۲۰

باب۲

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد ۹۱

باب۳

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت اور اسماء گرامی ۱۰۰

باب۴

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت اور مرشد کریم سے خرقہ خلافت کا حصول ... ۱۱۲

باب۵

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ہانسی اور کھتوال میں قیام ۱۴۹

باب۶

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا اجودھن (پاکپتن شریف) میں قیام ۱۵۷

Marfat.com

باب ۷

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات ۱۸۳

باب ۸

بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات ۱۹۳

باب ۹

بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے بیان کردہ عملیات ۲۸۰

باب ۱۰

کلام گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ۳۱۸

باب ۱۱

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کا وصال اور سجادہ نشین ۳۳۶

متفرقات

حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کے خلفائے کرام ۳۴۷

سجادہ نشیناں آستانہ عالیہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ۳۴۸

محفل سماع ۳۵۰

وجد ۳۵۲

بہشتی دروازہ ۳۵۸

اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید ۳۶۰

سلسلہ چشتیہ فریدیہ سے منسلکین کیلئے بشارات ۳۶۶

اختتامیہ ۳۶۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (کنزالایمان)

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون O (پ ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۲)

خبردار! سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم

(حدیث) عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ

یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(قبر کھل گئی ص ۲ بحوالہ حلیۃ الاولیاء ج ۷)

Marfat.com

تصحیح

الحمدللہ! ہم نے کتاب مسمی حیات الفرید المعروف شان حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مسودہ بغور پڑھا ہے۔ حتی الامکان کوشش کی ہے پھر بھی انسان سے کچھ نہ کچھ غلطیاں رہ جاتی ہیں کیونکہ آخر خطا کار ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ غلطیوں کی اصلاح کر کے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کی مزید تصحیح کی جاسکے۔

آخر میں ہم محمد عمران شاہین کے نہایت مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تصحیح کے سلسلے میں خصوصی معاونت فرمائی۔

فقط طلبگارانِ دعا

الفقیر القادری ابواحمد غلام حسن اویسی

ابواحمد بشیر احمد فاروقی

Marfat.com

تقریظ سعید

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ اما بعد!

خالق کائنات کا ارشاد گرامی ہے کہ الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون ○ اور مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیاء کرام کی عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ صالحین (اولیائے کرام) کے ذکر خیر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

الحمد للہ! کتاب ہذا (حیات الفرید) کی تصنیف و تالیف کے دوران اس کا بار بار تجربہ ہوا خصوصاً فیضان الفرید (شرح کلام بابا فرید) تحریر کرنے کے دوران بے شمار مشکل مراحل آئے۔ خصوصاً موئی نتھا موت تھیں والے شعر کی شرح کے سلسلے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر حق تعالیٰ کی رحمت کے نزول کے باعث تمام مشکلات ختم ہو گئیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کا تذکرہ سنتے سناتے رہنا چاہئے۔

الحمد للہ! فون کی گھنٹی بجی' جناب ارشد قادری صاحب کی مترنم آواز السلام علیکم سے دعائیہ کلمات سے گونجی۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ علیہ عرض کیا تو آپ نے خوشخبری سنائی کہ الحمد للہ اس دفعہ مدینے سے بلاوا آیا ہے۔ کیا خوب کسی نے اپنے جذبات کا اظہار خوبصورت انداز میں کیا ہے

اللہ ھو اللہ ھو دل پاوے جلیاں
مینوں سوہنے نے بلایا میں مدینے چلی آں

دل خوشی کے جذبات سے معمور ہو گیا آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے آواز جذبات سے نکلنی دشوار ہو گئی۔ حق تعالیٰ یہ وقت ہر مسلمان کے لیے لائے۔ زبان پہ یہی دعائیہ کلمات بے اختیار جاری ہو گئے۔ مبارک باد پیش کی۔ بعد ازاں جناب علامہ ارشاد قادری مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا کہ جمعۃ المبارک کے دن لاہور جانا ہے' اس لئے ''حیات الفرید'' کا نظر ثانی شدہ نسخہ بھیج دیں۔ داتا صاحب حاضری ہو جائے گی اور بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ

Marfat.com

پر مبنی کتاب (حیات الفرید) بھی اشاعت کے سلسلے میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شہر پہنچ جائے گی' اور فقیر عطاری مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے روانہ ہو جائے گا۔بس ادھر جناب ارشد قادری صاحب نے دعاؤں میں یاد فرمایا اور خاموشی اختیار فرمائی تو پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔جب الفقیر نے سلام کا جواب عرض کیا تو نام معلوم کرنے کے لیے عرض کیا تو واضح ہوا کہ جناب نوازش قاضی صابری صاحب ہیں۔آپ نے بڑی دعاؤں سے نوازا۔آپ الحمدللہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں کا سایہ تادیر ہمارے سروں پہ قائم رکھے آمین۔بڑی دلی مسرت ہوئی کہ آج کا دن الفقیر کے لئے کتنا مبارک ثابت ہوا۔اللہ تعالیٰ ایسے مسرتوں بھرے لمحات زندگی میں بار بار عطا فرمائے۔الحمدللہ! قلیل عرصہ میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مزید قبولیت عطا فرمائے۔کتاب کی نظر ثانی کا کام انتہائی دشوار مرحلہ ہوتا ہے۔کوشش کی ہے حتی الوسع خوب غور سے کتاب کا مطالعہ کیا۔''حیات الفرید'' جب پہلی دفعہ شائع ہوئی تو وقت کی قلت کے باعث تصحیح کا کام تسلی بخش نہ ہو سکا۔الحمدللہ! ہماری طرف سے کوشش بھی کی گئی پروف ریڈنگ کے دوران غلطیوں کی نشاندہی بھی کی گئی مگر کما حقہ ان غلطیوں کو دور نہیں کیا گیا سب سے بڑھ کر یہ کہ الفقیر القادری ابواحمد غلام حسن اویسی کا نام بھی ٹائیٹل سے غائب تھا۔علاوہ ازیں درمیان کتاب بھی جہاں الفقیر کا نام آیا اسے نہایت باریک کر کے لکھا گیا۔امید ہے کہ اس دفعہ ادارہ غلطیوں کو حتی الوسع دور کرنے کی سعی کر کے عنداللہ ماجور ہوگا۔

حق تعالیٰ الفقیر القادری ابواحمد اویسی' فقیر کے والدین' اساتذہ کرام' دوست احباب اور خصوصاً محمد ارشد قادری صاحب اور محمد مزمل عطاری قادری صاحب پر خصوصی عنایت فرمائے۔ بزرگانِ دین خصوصاً حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے خوب استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ کرے یہ کتاب محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو۔آمین ثم آمین۔

طالب دعا

الفقیر القادری ابواحمد غلام حسن اویسی

مدرس فیض اویسیہ تحصیل وضلع پاک پتن شریف

Marfat.com

تقریظ سعید

شیخ القرآن والتفسیر، محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد فیاض احمد اویسی مدظلہ العالی

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلک واصحابک اجمعین اما بعد۔

سلسلہ عالیہ چشت اہل بہشت کے تاجور حضور سرتاج الاولیاء حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ کا فیضان دنیا بھر میں عام ہے چار دانگ عالم میں ان کے تذکرے زبان زدِ عام وخاص ہیں ان کی سوانح حیات پر میرے برادر طریقت عزیز مولانا ابواحمد غلام حسن اویسی قادری سلمہ نے ''حیات الفرید'' کے نام سے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔

ماشاءاللہ ''اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ''

مؤلف موصوف نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ کی حیات سے مختلف پہلوؤں پر جس تفصیل سے روشنی ڈالی ہے لائق تحسین ہے۔

یوں تو آپ کی سوانح پر بہت سے اولیاء عظام وعلماء کرام نے قلم اٹھایا ہے مگر عزیز محترم زاداللہ علمہ وشرفہ نے کتاب میں جس موضوع کا بھی آغاز کیا اس کا حق ادا کیا قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہر بات کو تحقیق کے آئینہ میں واضح کیا ہے بڑی محنت اور عرق ریزی سے ایسی ضخیم کتاب مرتب کی ہے جسے انشاءاللہ تعالیٰ عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

فقیر مؤلف وناشر کے حق میں دعا گو ہے کہ اللہ مجدہ الکریم ان کی اس سعی مشکور کو قبول فرمائے اور ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقط

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی (بہاولپور)

۲۳ ذیقعد ۱۴۲۷ھ

۱۵ دسمبر ۲۰۰۶ء

Marfat.com

تقریظ سعید

حضرت علامہ ابوالحامد محمد رفیق نوری مدظلہ العالی پاک پتن شریف

زیرِ نظر کتاب حیات الفرید المعروف تذکرہ بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ چیدہ چیدہ مضمون دیکھے بڑی ترتیب سے لکھی گئی پڑھنے والا تمام حالات زندگی بخوبی سمجھ لے گا۔ اور امید ہے کہ تشنگی نہ رہے گی کتابیں تو بہت لکھی گئیں ہیں لیکن عام فہم ایسی نہ ملے گی حضرت علامہ ابواحمد غلام حسن اویسی قادری خطیب 11/KB ضلع پاکپتن نے بڑی محنت شاقہ اور توجہ سے کتاب تصنیف کی ہے اللہ تعالیٰ انکے علم وعمل اور زورِ قلم میں مزید برکتیں عطاء فرمائے امین

ابوالحامد محمد رفیق نوری مدظلہ
محلہ صوفیاء آباد پاکپتن شریف

Marfat.com

مقدمہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیآء
والمرسلین وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد۔

اولیائے کرام کے تذکرہ میں ہزارہا فوائد ہوتے ہیں۔اس لئے فقیر ابواحمد اویسی نے بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پہ مبنی ایک مختصر رسالہ ترتیب دیا اس میں چند اقساط ماہنامہ فیض عالم بہاولپور میں شائع بھی ہوئیں۔الفقیر ابواحمد نے جناب محمد ارشد عطاری قادری مدظلہ سے ایک رسالہ کی اشاعت کے لئے رابطہ کیا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ ہمیں ایک کتاب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان پر ایسی تیار کردو کہ جس میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات کا بیان بھی ہو۔آپ کے کلام سے بھی اسے مزین کرو۔آپ کے ملفوظات بھی اس میں ہونے چاہئیں۔الفقیر ابواحمد اویسی نے حامی تو بھر لی مگر کم علمی آڑے آئی کچھ کتب کی فراہمی بھی ایک بڑا مسئلہ ثابت ہوا۔بہرحال حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جیسے سخی بزرگ کی سیرت و تذکرہ کے لکھنے میں اپنے ایک ساتھی حضرت علامہ ابواحمد بشیر احمد فاروقی صاحب مدظلہ کو ساتھ ملایا اور اللہ کا نام لے کر کام شروع کردیا اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔آخر وہ خوش نصیب گھڑی آپہنچی کہ ہم نے اس کام کو مکمل کیا۔وقت کی قلت کے باعث چند امور کو ناگزیر حالات کے باعث چھوڑ دیا انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں اس کمی کو بھی دور کردیا جائے گا۔

فقط آپ کی دعاؤں کے طالب

ابواحمد بشیر احمد فاروقی

الفقیر القادری ابواحمد غلام حسن اویسی قادری

بروز اتوار ۲ ذوالحج ۱۴۲۷ھ ۲۴ دسمبر ۲۰۰۶ء

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

عالم میں کل ظہور ہے حق کے وجود کا
مظہر ہی خود ثبوت ہے اس کی نمود کا

بے رنگ و بو ہے جسم نہ صورت نہ نور و نار
پابندِ وقت وہ نہ مقید حدود کا

دنیا میں اور کچھ نہیں ہے ایک حق کی ذات ہے
جو دیکھتے ہیں ہم یہ ہے دھوکہ نمود کا

حق ہی کی ذات پاک سے ہے رونق جہاں
عالم ہی لاپتہ ہو وگرنہ شہود کا

ہوں خواہشات دہر کی یا آخرت کی فکر
انسان پر محیط ہے عالم قیود کا

آنکھیں جو بند کیں تو سخن آنکھ کھل گئی
تھا سامنے ہی غیب میں عالم شہود کا

کلیات سخن ڈبائیوی۔جذبات ص ۱۵ پیر صوفی محمد ظفر شاہ رحمتہ اللہ علیہ (پاکپتن شریف)

Marfat.com

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی ﷺ — سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا — نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جن کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس — ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں — سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم — وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی ﷺ

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — نمکین حسن والا ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی — ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

Marfat.com

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکان کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو!
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی ﷺ

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رِضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

Marfat.com

سرچشمہ عرفان بابا فرید الدین گنج شکر

رحمتہ اللہ علیہ

مشعلِ راہ دیں فرید الدین ۔۔۔ شمعِ بزمِ یقیں فرید الدین
آئینہ دارِ خوئے قطب الدین ۔۔۔ آبروئے معین فرید الدین
جس سے روشن ہے روئے علم و عمل ۔۔۔ ہے وہ ماہ مبیں فرید الدین
عابد و زاہد و فقیر و فقیہہ ۔۔۔ نورِ دینِ متیں فرید الدین
تا قیامت جھکے گی در پہ تیرے ۔۔۔ عاشقوں کی جبیں فرید الدین
رہے آباد تیرا پاک چمن ۔۔۔ سر زمیں حسیں فرید الدین
میں نے اعظم جہاں پکارا ہے ۔۔۔ مل گئے ہیں وہیں فرید الدین

کلام = محمد اعظم چشتی
کلیات اعظم ص ۳۶۳ ۔ نیر اعظم

Marfat.com

چرچا فرید دا

شاہاں نالوں چنگا اے منگتا فرید دا
گھر گھر دے وچ ہے بیلیو چرچا فرید دا
اوندے نیں نعرے ماردے عاشق فرید دے
جیہڑی جگہ تے لگدا اے میلہ فرید دا
جنت توں ودھ کے ہوگئی میرے لئی اوہ تھاں
لگیا اے جتھے جتھے وی تلوا فرید دا
پڑھ دے گئے نیں دنیا تے صابرؒ نظام وی
رتجھاں دے نال چم کے سہرا فرید دا
دنیا تے کوئی سوہنا وی جچیا نئیں اوہناں نوں
اک وار جنہاں تک لیا چہرہ فرید دا
صفتاں کراں تے کیہ کراں مکدی مکا دیاں
اللہ دا ہے فرید تے اللہ فرید دا
دتیاں میرے نصیب نے سو سو مبارکاں
دروازہ جیہڑے ویلے میں ملیا فرید دا
مرجاں نیازیؔ جس گھڑی ایہہ عرض ہے میری
لکھ دینا میری قبر تے جھلا فرید دا

الحاج عبدالستار نیازی رحمتہ اللہ علیہ کلیات نیازی
جس شان توں شاناں سب بنیاں ص ۱۶۴

Marfat.com

نسبت فرید دی

واجاں پئی مار دی اے سخاوت فرید دی
لٹ لئو فریدی منگتیو دولت فرید دی
تسلیم کیتی ولیاں نے عظمت فرید دی
کم آ گئی جہان دے سنگت فرید دی
اوندے نیں نعرہ ماردے حق یا فرید دے
چڑھ گئی اے جہاں جہاں نوں رنگت فرید دی
دیوانے وار چھڈ دے نے ہر چیز پیر توں
کرداہاں صفت جدوی میں حضرت فرید دی
کرنے ہاں رشک ایس لئی اپنے نصیب تے
سانوں ملی اے دنیا تے نسبت فرید دی
کوئی وی سوھنا جچدا نئیں میری نگاہ وچہ
ویکھی اے جیہڑے دن توں میں صورت فرید دی
تن من فدا کروتسیں اس خوش نصیب توں
جس دل وچہ وی ویکھو محبت فرید دی
دنیا توں میں نئیں منگدا دنیا دی کوئی شے
مینوں نیازی کافی اے الفت فرید دی

Marfat.com

بابِ اوّل

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ مشائخ چشتیہ

تذکرہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام الانبیاء محبوب رب کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں خلاق کائنات نے ارشاد فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

کچھ بھی نہ تھا۔ زمین و آسمان کے نظارے نہ تھے۔ مکین و مکاں حتیٰ کہ لامکان کا بھی تصور نہ تھا صرف حق تعالیٰ کے ہی جلوے تھے انؐ کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا کسی نوری یا ناری یا مادی وجود کا نام ونشان تک نہ تھا۔ ابھی نظام کن فیکون کا اللہ تعالیٰ نے جاری نہ فرمایا تھا۔

دنیا جہان میں کچھ بھی نہ تھا محض کائنات کے جلوے تھے مگر ان جلووں سے مستفید ہونے والی کوئی مخلوق نہ تھی کہ آپ کی آمد مبارک کے متعلق خالق کائنات کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمایئے۔

خالق کائنات نے اپنے محبوب کے نور مقدس کو اپنے ہی نور کی تجلی سے تخلیق فرمایا

کما قال اللہ تعالیٰ: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ۔

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مقدس کو تخلیق کیا اس وقت تک سوائے حق تعالیٰ کے کچھ بھی نہ تھا شانِ خلاقیت کا پہلا نقطہ یہی نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ یہ نور مقدس اللہ تعالیٰ کے حجابات عظمت میں رہا۔ براہ راست حق تعالیٰ کے انوارِ ذات سے اس نور مصطفےٰ کی پرورش اور تربیت کا سلسلہ چلتا رہا۔ بعد ازاں طویل عرصہ بعد انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو تخلیق فرمایا۔ اسی نور مصطفےٰ کو عالم ارواح میں منتقل فرمایا۔ اسے ارواح انبیاء کے لئے منبع فیض بنایا۔ اس نور مبارک سے ارواحِ مبارکہ کو روشناس کروایا۔ اور ان سے اس

Marfat.com

نور مبارک کی نبوت کی تصدیق کروائی۔اس کے وسیلہ مبارکہ سے ان کو بھی نبوت کی نعمت عظمیٰ سے نوازا اور ان پہ ایمان لانے کا پختہ عہد لیا

کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید فرقان المجید:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ

فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا

قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (پ۳ آل عمران = آیت نمبر ۸۱)

فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

(ترجمہ کنزالایمان)

امام قسطلانی نے اس آیت مبارکہ کے حوالے سے روایت فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تخلیق فرمایا بعد میں (کسی وقت) اسے حکم دیا کہ

ان اللہ لما خلق نور نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان ینظر الی انوار الانبیاء علیہم السلام فغشیهم من نورہ ما انطقهم اللہ بہ فقالوا! یا ربنا من غشینا نورہ فقال اللہ تعالی هذا نور محمد بن عبد اللہ ان امنتم بہ جعلنکم انبیاء قالوا امنا بہ و نبوتہ فقال اللہ تعالی اشهد علیکم قالوا نعم فذلك قولہ تعالی: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ...... وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

Marfat.com

انبیاء کرام کے انوار (ارواح انبیاء) کی طرف توجہ فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مقدس نے انبیاء کرام کے انوار کے (اپنے) انور مقدس سے ڈھانپ لیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رب! ہمیں کس کے نور نے ڈھانپ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ محمد بن عبداللہ کا نور ہے۔ اگر تم اس پہ ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بناؤں گا انہوں نے عرض کیا ہم اس پہ اور ان کی نبوت مبارکہ پہ ایمان لے آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں خود تمہارے نبوتِ مصطفےٰ پہ ایمان پہ گواہ ہو جاتا ہوں۔ انہوں عرض کیا۔ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے یہ وعدہ لیا۔۔۔۔ میں خود تمہارے ساتھ اس اقرار پر گواہ ہوں۔ (المواہب لدنیہ جلد اص ۸) (الزرقانی جلد اول ص ۴۰) (سیرۃ الرسول از علامہ طاہر القادری جلد اول ص ۲۰۰-۱۹۹)

(حدیث نمبر۲)

امام عبدالرزاق نے المصنف میں اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ

یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بابی انت وابی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللّٰہ تعالٰی قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللّٰہ تعالٰی خلق قبل الا شیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذالك النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللّٰہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے خبر دیجیے کہ تمام چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز کو پیدا کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اسی نور مقدسہ سے پوری کائنات کو تخلیق کیا۔ اس کائنات میں نور مصطفےٰ کا ہی فیضان ہے۔

متعدد احادیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے متعلق

Marfat.com

تصریحات ملتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وادم بین الروح والجسد

میں اس وقت سے نبی ہوں جب کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مرحلے میں تھے۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۵۹، متدرک الحاکم جلد ۲ ص ۶۰۹ - ۶۰۸، التاریخ الکبیر للبخاری جلد ۷ ص ۳۷۴ اس روایت مبارکہ کو طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے بھی روایت کیا (سیرۃ الرسول جلد ۲ ص ۲۰۸) یہی نور مبارک سیدنا آدم علیہ السلام کے سپرد ہوا۔ اسی طرح یہ نور مقدس آباء اور امہات کو مشرف کرتا ہوا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک پہنچا۔ آپ کا ہر مسکن ہمہ قسم کی کفر وشرک اور بداعمالیوں کی گندگیوں سے پاک تھا۔ آپ کا نور مبارک جب بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے سپرد ہوا تو آپ کو متعدد بزرگوں کی طرف سے خوشخبریوں سے نوازا گیا۔

روای کہتا ہے کہ حمل آمنہ رضی اللہ عنہا کے پہلے مہینہ میں حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اور سیدنا محمد خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر دی۔ دوسرے ماہ حضرت ادریس علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکرم اور شرف عالی کی خبر دی۔ تیسرے ماہ حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے اور بتایا کہ آپ کا فرزند ارجمند فتح ونصرت کا مالک ہے چوتھے مہینے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدر وشرفِ جلیل کے متعلق آگاہ فرمایا پانچویں مہینہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ جن سے آپ حاملہ ہیں وہ صاحب مکارم وعزت ہے چھٹے مہینہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تشریف لا کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر وجاہ عظیم سے متعلق آپ کو بتایا۔ ساتویں مہینہ میں حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر بتایا کہ جس سے آپ حاملہ ہیں۔ وہ مقام محمود، حوض کوثر، لواء الحمد، شفاعت عظمیٰ اور روز اوّل کا مالک ہے اور آٹھویں مہینہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے آکر بتایا کہ آپ نبی آخر الزمان سے حاملہ ہوئیں۔ نویں مہینہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تشریف لا کر خبر دی کہ آپ کے فرزند ارجمند قول راست اور دین راسخ کے مالک ہیں۔ ان میں سے ہر نبی نے یہ فرمایا اے آمنہ! آپ کو بشارت ہو کہ آپ سید الدنیا والاخرہ (دنیا اور آخرت کے سردار) سے حاملہ ہیں اور جب آپ ان کو جنم دیں تو ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔ (مولد العروس از علامہ عبدالرحمن ابن جوزی)

Marfat.com

قبل ولادت بارہ راتوں کے واقعات

علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ مولد العروس میں لکھتے ہیں کہ ربیع الاول کی پہلی رات ہوئی تو سیدہ آمنہ کو سرور و مسرت حاصل ہوئی دوسری رات میں آرزو کے پانے کی۔ بشارت دی گئی۔ تیسری رات میں کہا گیا کہ آپ اس سے حاملہ ہیں جو ہماری حمد و شکر بجالائے گا۔ چوتھی رات میں آپ نے آسمانوں سے ملائکہ کی تسبیح سنی۔ پانچویں رات میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ اے آمنہ! مدح و عزت مالک کے باعث خوش ہو جاؤ۔ چھٹی رات میں فرحت و برکت مکمل ہوگئی۔ ساتویں رات میں نور چمکا اور مدہم نہیں ہوا۔ آٹھویں رات میں جب آپ کے جنم دینے کا وقت ہوا تو فرشتوں نے سیدہ آمنہ کے گرد طواف کیا۔ نویں رات میں سیدہ آمنہ کی سعادت و غنا ظاہر ہوئی۔ دسویں رات میں فرشتوں نے شکر و ثنا کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ۔ کا ورد کیا اور گیارھویں رات میں سیدہ آمنہ سے مشقت و تعب (تھکاوٹ) دور ہوگئی (مولد العروس۔ رسائل میلادِ مصطفیٰ ص ۲۲۸-۲۲۷ اور بارھویں رات میں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ولادت باسعادت کے وقت بڑے عجائب ظاہر ہوئے۔

عجائبات ولادت

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت بہت سے غیبی خوارق اور انوکھے واقعات رونما ہوئے یہ آپ کی نبوت کی ابتداء تھی۔ اور ان واقعات سے یہ بتانا تھا کہ آپ اللہ کے مختار و مجتبیٰ ہیں آسمانوں کی حفاظت سخت کر دی گئی اور اس کی طرف چڑھنے والے سرکش جنات اور شیاطین کو واپس دھکیل دیا گیا اور جب بھی کوئی مردود رجیم اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے تو اسے گولوں سے مارا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آسمانی ستارے جھک گئے۔ اور ان کی روشنی سے حرم کی پشت و بلند زمین چمک اٹھی۔ اور آپ کے ساتھ ایسا نور نکلا جس کے ساتھ شام کے محلات روشن ہو گئے۔ سرزمین مکہ کے رہنے والوں نے شام کے مکانات اور غیر آباد جگہیں دیکھیں۔ مدائن میں کسریٰ کے ایوان لرزا ٹھے جنہیں نوشیرواں نے تعمیر کیا تھا۔ اور خوب بلند کر کے بنایا تھا۔ اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور کسریٰ کا تخت دہشت سے ٹوٹ پھوٹ گیا۔ ایرانی ممالک میں جلائی گئی آگ جس کی عبادت کی جاتی تھی آپ کے چمکتے چاند اور روشن چہرہ

Marfat.com

سے بجھ گئی۔ بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا۔ جو قم اور ہمدان کے درمیان واقع ہے۔ اس کی تباہ کن موجیں اور اس بحیرہ کے سوتے خشک ہو گئے اور وادی ساوہ بہہ نکلی

(عقد الجوہر فی مولد النبی الازھر) رسائل میلاد مصطفیٰ (ص ۱۵۶)

تاریخ ولادت باسعادت

مشہور قول یہ ہے کہ آپ دوشنبہ کے دن طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

(سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ جلد اول ص ۹۸)

تاریخ ولادت کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔ ۲ ربیع الاول، ۸ ربیع الاول، ۱۰ ربیع الاول، ۱۷ ربیع الاول ۱۸ ربیع الاول شریف آپ کی ولادت کی تاریخیں بیان کی جاتی ہیں۔ آخر میں علامہ امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی الشافی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف لطیف مواہب لدنیہ شریف میں بیان فرماتے ہیں کہ

مشہور قول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ یہ قول ابن اسحٰق کا ہے (مواہب لدنیہ شریف جلد اول)

جمہور کا قول مبارک یہی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت عام الفیل کے سال میں بروز پیر ۱۲ ربیع الاول شریف کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اس سلسلے میں چند حوالہ جات کے طور پر چند کتب کے اسماء حاضر ہے الحمد للہ! فقیر ابو احمد اویسی نے ایک مستقل رسالہ بھی تصنیف کیا اللہ تعالیٰ سعادت دارین عطا فرمائے آمین۔

۱- مواہب لدنیہ شریف جلد اول

۲- سیرۃ الرسول پروفیسر طاہر القادری جلد ۲

۳- مشہور ترین قول ۱۲ ربیع الاول ہے (النعمۃ الکبریٰ کی شرح نثر الدرر فی مولد ابن حجر از علامہ سید احمد عبدالغنی بن عمر عابدین دمشقی

۴- اہل عرب کا مشہور مولد و برزنجی یعنی عقد الجوہر فی مولد النبی الازھر از علامہ سید جعفر بن عبد الکریم حسینی برزنجی مدنی

۵- مولد العروس از علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی

۶- المورد الروی فی مولد النبی از علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ حضور کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی

Marfat.com

یہی ابن اسحاق کا قول ہے۔

۷۔نطق الہلال بارخ ولادا الحبیب والوصال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔سیرت ابن ہشام

۹۔سیرت ابن اسحاق

۱۰۔رحمت عالم از سید سلیمان ندوی ص ۱۴ (دیو بند مکتبہ فکر)

۱۱۔تاریخ اسلام کامل مولوی محمد میاں استاد مفتی محمود ص ۱۲ مشہور قول

۱۲۔خطبات چشتی جلد اول ص ۶۲ از دیو بند مکتبہ فکر کے ظہیر الخطباء عبد الرؤف چشتی اوکاڑوی

۱۳۔قصص الانبیاء فارسی سے اُردو ترجمہ از غلام نبی عنایت اللہ ص ۳۹۸

۱۴۔سیرت رسول عربی صفحہ ۴۳ از علامہ نور بخش توکلی

۱۵۔تاریخ ابن خلدون

۱۶۔ضیاء النبی جلد ۲ ص ۳۹

۱۷۔تاریخ طبری جلد ۲ ص ۱۲۵

۱۸۔اعلام النبوہ ص ۱۹۲ از علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی

۱۹۔محمد رسول اللہ جلد اول از سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون جامعہ ازہر مصر

۲۰۔الوفا لابن جوزی ص ۹۰ اردو ترجمہ الوفا ۲ ص ۱۱۷

۲۱۔سیرت ابن کثیر جلد اول ص ۱۹۹

۲۲۔اشامتہ العنبر یہ مولد خیر البریہ ص ۷ از اہل حدیث نواب سید محمد صدیق حسن خان

۲۳۔سیرۃ خاتم الانبیاء ص ۱۸ از دیو بندی مکتبہ فکر کے مفتی اعظم محمد شفیع

۲۴۔خاتم النبیین امام محمد ابوزہرہ جلد اول ص ۱۱۵

۲۵۔مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۱۵ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔

۲۶۔الانوار المحمدیہ (اردو ترجمہ) ص ۴۲ از علامہ ابو یوسف بن اسمٰعیل نبہانی

۲۷۔فضائل الایام والشہور ص ۲۸۳

۲۸۔انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ص ۴۳۴ از منصور احمد بٹ

۲۹۔معارج النبوۃ جلد ۲ ص ۸۴

۳۰۔حیات محمد ص ۱۷۱ از محمد حسین ہیکل

Marfat.com

(فائدہ) یہ حوالہ جات جمہور کے قول ۱۲ ربیع الاوّل کے ہیں۔

(فائدہ) یہ چند حوالہ جات تاریخ ولادت کے متعلق اس لئے تحریر کیے ہیں کہ اس مسئلہ کو بلا وجہ اختلاف کی سولی پہ چڑھا دیا گیا ہے حالانکہ جمہور کا قول مبارک ۱۲ ربیع الاول کے متعلق ہے آج کل جو ۹ ربیع الاوّل کی تاریخ کو راجح کرنے کی لاحاصل سعی کی جارہی ہے یہ تاریخ تو ویسے ہی من گھڑت ہے اس تاریخ کی کوئی اصل ہے ہی نہیں۔

حلیہ مبارک

آپ مردوں میں میانہ قد تھے، نہ بہت لمبے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے آپ کا رنگ مبارک نہ بہت زیادہ سفید تھا اور گہرا گندمی، آپ کے بال مبارک نہ بہت گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ کی عمر مبارک ساٹھ سال سے زیادہ تھی مگر سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس سے کم بال سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے سر اور گول چہرے والے تھے۔ گہری سیاہ آنکھوں اور لمبی پلکوں والے تھے۔ گال مبارک پر گوشت اور آپ کا دہن مبارک وسیع تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند ہو۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی۔ مہر نبوت اتنی خوبصورت تھی جیسے حجلہ عروسی کا زر اور دونوں کندھوں کے بالکل درمیانی حصہ سے کچھ نیچے تھی۔ آپ کی مبارک زلفیں دونوں شانوں کو چھوتی تھیں مگر کبھی چھوٹی ہو کر کانوں کے نصف تک رہ جاتیں۔ پہلے آپ ان کو لٹکایا کرتے پھر مانگ نکالتے آپ کے دونوں کندھوں بازوؤں اور سینے کے بالائی حصوں پر گھنے بال تھے۔ آپ کے انگوٹھے لمبے اور ہتھیلیاں چوڑی تھیں۔ کلائیاں اور انگلیاں موٹی تھیں۔ آپ کے پیٹ اور سینہ برابر تھے۔ نکھرے ہوئے نورانی جسم والے تھے۔ ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔ جب چلتے تو پاؤں جما کر کہ جھکے جھکے چلتے کہ محسوس ہوتا جیسے آپ نشیب میں اتر رہے ہوں اور (رفتار مبارک اتنی تیز ہوتی کہ) یوں لگتا جیسے زمین آپ کے لئے لپیٹی جا رہی ہے۔ (مولد رسول اللہ ورضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم) از علامہ ابوالفداء اسمٰعیل ابن کثیر شافعی دمشقی۔

مشہور تاریخ وصال ۱۲ ربیع الاوّل غلط ہے

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات

Marfat.com

ربیع الاوّل کی بارہ غلط مشہور ہے۔نویں تاریخ کوحضور نے حج کیااوروہ جمعہ کا دن تھااوراسی سال وفات ہوئی اوردوشنبہ کو ہوئی۔ یہ مقدمات سب متواتر اورقطعی ہیں اب اس کے بعد کوئی حساب ایسا نہیں ہوسکتا جس سے دوشنبہ کو بارہ ربیع الاوّل ہو۔خدامعلوم یہ کہاں سے مشہور ہوگیا۔(جواہرات سیرت ۴۰۶-۴۰۵ بحوالہ ملفوظات حکیم الامت جلد ہشتم صفحہ ۲۵۶)

(فائدہ) اب یہی سوال اور جواب الافاضات الیومیہ میں بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(۳۲۸) مشہورتاریخ وصال ۱۲ ربیع الاوّل غلط ہے

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات ربیع الاوّل کی بارہ غلط مشہور ہے۔نویں تاریخ کوحضور نے حج کیااوروہ جمعہ کا دن تھااوراسی سال وفات ہوئی اوردوشنبہ کو ہوئی۔ یہ مقدمات سب متواتر اورقطعی ہیں اب اس کے بعد کوئی ایسا نہیں ہوسکتا جس سے دوشنبہ کو بارہ ربیع الاوّل ہو۔خدامعلوم یہ کہاں سے مشہور ہوگیا۔

(الافاضات الیومیہ یعنی ملفوظات حکیم الامت جلد ۸ ص ۲۵۶)

(فائدہ) اس کے باوجود کوئی تسلیم نہیں کرتا تو اس کی مرضی حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔مزید مطالعہ کے لئے فیض ملت شیخ القرآن والحدیث ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی کا رسالہ ۱۲ ربیع الاوّل تاریخ ولادت یا وصال اور الفقیر القادری کا رسالہ مدنی تاجدار کی تاریخ ولادت جو کہ الحمدللہ ماہنامہ ضیائے مصطفیٰ عارف والہ میں شائع بھی ہوا۔ اورمیلادِ حبیب کبریا میں ملاحظہ فرمائیے۔

آپ کی سیرت طیبہ کے کے لئے سیرت مبارکہ کی کتب سے ملاحظہ فرمائیے۔آپ کا وجوداطہر پوری کائنات کے لئے نوراور رحمت ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے اپنی حیات مستعار کے لمحات کو آراستہ کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیس ارشادات گرامی

ہر حدیث مبارکہ سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑھ لیا جائے۔

۱- مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِّنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَآءِ وَالْعُلَمَآءِ جو شخص میری امت سے چالیس حدیثیں جو کہ دین کے متعلق ہوں یاد کرے اللہ تعالیٰ اسے فقہاء اور علماء کے زمرہ میں اٹھائے گا۔

Marfat.com

۲- وَفِیْ رِوَایَۃٍ قِیْلَ لَہُ ادْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شِئْتَ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ اس حکم ہوگا کہ جنت کے جس دروازے کے راستے سے چاہے داخل ہو جا۔

۳- اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(بخاری شریف مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف)

۴- بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا حج کرنا اور رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

۵- اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ (بخاری شریف، مسلم شریف) حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۶- اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ (بخاری شریف)
کامل مسلمان وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں۔

۷- وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ (بخاری شریف)
کامل مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جسے اللہ تعالیٰ نے منع کیا۔

۸- لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (مسلم شریف، بخاری شریف مشکوٰۃ) تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کی طرف اس کے باپ اور اس کی اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہو جاؤں۔

۹- اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ روزہ ڈھال ہے (مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان)

۱۰- وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ
اور صدقہ گناہ بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

۱۱- اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (ابوداؤد شریف)
بہترین عمل ہے دوستی رکھنا اللہ کی راہ میں اور اللہ کی راہ میں دشمنی رکھنا۔

۱۲- اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ (مشکوٰۃ شریف) کامل جہاد کرنے والا وہ ہے جس نے اللہ کی فرمانبرداری کے لئے اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا۔

Marfat.com

۱۳- وَالْمُهَاجِر مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ (مشکوٰۃ شریف)
اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے جو چھوٹے اور بڑے گناہوں کو چھوڑ دے۔

۱۴- لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ (مشکوٰۃ شریف)
اس شخص کا ایمان کامل نہیں جس کے واسطے امانت نہیں۔

۱۵- لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ (مشکوٰۃ شریف) اس شخص کا پورا دین نہیں جس کا عہد نہیں۔

۱۶- اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ نماز مومنین کے لئے معراج ہے۔

۱۷- اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ (بخاری شریف، مسلم شریف)
شیطان انسان کے جسم میں خون کے جاری ہونے کی جگہ جاری رہتا ہے۔

۱۸- كُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ (مسلم شریف)
ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے حتیٰ کہ نادانی اور دانائی بھی۔

۱۹- اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

۲۰- اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللهِ رزق حلال کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔

۲۱- عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ (بخاری شریف مسلم شریف) قبر کا عذاب حق ہے۔

۲۲- اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مُنَزَّلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ (مشکوٰۃ شریف) قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔

۲۳- فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ (بخاری شریف)
جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

۲۴- وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ (بخاری شریف)
جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

۲۵- فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ (بخاری شریف)
جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۲۶- اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتَابِ (مسلم شریف) تم میں سے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

Marfat.com

۲۷- لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ (بخاری شریف)
اہل کتاب کو نہ سچا جانو اور نہ جھوٹا۔

۲۸- كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم شریف)
آدمی کو یہی جھوٹ کافی ہے کہ بیان کردے جو بھی سنے۔

۲۹- بَدَاءَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ (مسلم شریف)
اسلام شروع ہوا غریب اور اسی طرح ہی جائے گا جس طرح شروع ہے پس غرباء کے لئے مبارک ہے۔

۳۰- يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (ترمذی شریف)
اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا تنہا آگ میں ڈالا جائے گا۔

۳۱- اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (مشکوۃ شریف)
بڑی جماعت کی پیروی کرو کیونکہ جو جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔

۳۲- مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ (ترمذی شریف)
جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔

۳۳-وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی شریف)
جس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

۳۴-مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ (مشکوۃ شریف)
جس نے میری سنت کے ساتھ دلیل پکڑی میری سنت کے بگڑنے کے وقت اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہے۔

۳۵- مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ (مشکوۃ شریف)
جو شخص بدعتی کی تعظیم کرے اس نے اسلام کے گرانے میں مدد دی۔

۳۶- مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (بخاری شریف، مسلم شریف) جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

۳۷- اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللهُ يُعْطِيْ (بخاری شریف، مشکوۃ شریف)
میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے

Marfat.com

۳۸- مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (مشکوٰۃ)

جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

۳۹- مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ شریف) جو شخص علم طلب کرنے کے لئے ایک راستے پر چلے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔

۴۰- اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

الحمدللہ یہ چالیس احادیث کے ٹکڑے پیش کئے ہیں کوشش کیجئے کہ ان کو یاد بھی کیجئے اور عمل کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ جیسے دیگر لوگوں کے اقوال پڑھے۔ سنے اور سنائے جاتے ہیں ان سے زیادہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ ہیں انہیں مطالعہ فرمایئے اور ان کے مطابق عمل بھی کیجئے دنیا و آخرت میں انشاء اللہ خالقِ کائنات کی طرف سے انعامات ہی انعامات ملیں گے۔

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار
لا فتح الا علی لاسیف الا ذوالفقار
بغیر حب علی مدعا نہیں ملتا
عبادتوں کا بھی ہرگز صلہ نہیں ملتا
خدا کے بندو سنو غور سے خدا کی قسم
جسے علی نہیں ملتے اسے خدا نہیں ملتا

ولادت باسعادت

حامل اسرار مصطفیٰ رہبر زمرۂ اولیاء وصوفیاء واتقیاء، امام المشارق وامام المغارب، مولائے کائنات علی مشکل کشا علی، اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت باسعادت ۱۳ رجب المرجب شریف واقعہ فیل کے تقریباً تیسویں سال میں مکۃ المکرمہ شہر میں خانہ کعبہ شریف میں ہوئی۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بہ کعبہ ولادت بہ مسجد شہادت

آپ برادر مصطفےٰ ہیں داماد مصطفیٰ کی شان آپ کو حاصل ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی علوم کے وارث بھی ہیں یہ آپ ہی کی شان مقدسہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت کعبہ شریف میں ہوئی اور آپ کا وصال مسجد مبارکہ میں ہوا۔

مناقب

آپ کے والد کا نام ابوطالب اور آپ کے دادا کا اسم گرامی حضرت عبدالمطلب ہے

Marfat.com

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ امیر المومنین، مرتضیٰ، اسداللہ (شیرِ خدا) اور ولی اللہ آپ کے القاب مبارک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے بعد ازاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین خلافت کے تاج سے سرفراز ہوئے اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آپ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ بہت بڑے صابر و شاکر تھے۔ آپ کسی کا دل نہیں دکھاتے تھے اور نہ ہی کسی پر ظلم کرتے بلکہ ہر ایک سے رحم کے ساتھ پیش آتے۔ حق بات پہ استقامت اختیار فرماتے ساری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی۔ آپ حسنین کریمین کے والد گرامی ہیں۔

۱- حضرت علی کی محبت: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَ هُوَ وَلِیُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ (ترمذی شریف)
(مشکوٰۃ شریف) علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور علی ہر مومن کا ولی دوست ہے۔

۲- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ (ترمذی شریف) جس شخص کا میں دوست ہوں تو علی بھی اس کا مولا (دوست) ہے۔

۳- حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا (ترمذی شریف)
میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

۴- حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ آپ کا حال مبارک یہ تھا کہ آپ اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا
(مشکوٰۃ شریف، ترمذی شریف)
یا اللہ! مجھے اس وقت تک نہ مارنا یہاں تک کہ تو مجھے علی دکھادے۔

Marfat.com

۵- **حضرت علیؓ کی محبت کسوٹی** حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَّلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ** (مشکوٰۃ شریف) منافق علی کو اپنا دوست نہیں رکھتا اور علی کو مومن اپنا دشمن نہیں رکھتا۔

۶- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ (مشکوٰۃ) جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا۔

(فائدہ) اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو یزید کی وکالت میں اپنے دین وایمان کی دھجیاں اجتماعوں میں بھی اڑاتے نظر آتے ہیں ان کو اس بات کا ذرہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ میں یزید کی وکالت میں کن ہستیوں پہ گندگی پھینکنے کی کوشش میں مصروف ہوں کہیں ایسا تو نہیں ہم اپنے دین وایمان سے فارغ ہو کر اس یزید کے ساتھ آخرت میں بسیرا کرنے کی تمنا میں ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی شان اقدس میں معمولی سی ذہنی گراوٹ بھی دنیا وآخرت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کافی ہے خدارا آج عقل کے ناخنوں سے کرید کیجیے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کیجیے ورنہ پھر پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

۷- حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فِیْكَ مِثْلٌ مِّنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَھُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یُھْلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یُقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَ مُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَانِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْھَتَنِیْ (مشکوٰۃ شریف)

(اے علی!) تجھ میں ایک مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے کہ یہودیوں نے انہیں دشمن رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بھی تہمت لگائی اور نصاریٰ (عیسائیوں) نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ ان کو اس مرتبہ پر لا کھڑا کیا جو ان کے لئے بالکل ہی ثابت نہیں تھا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے متعلق بھی دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے ایک جو میری محبت میں میری

Marfat.com

تعریف حد سے زیادہ کرے گا جو مجھ میں نہیں دوسرا میرا دشمن کہ اس کی دشمنی کی وجہ سے وہ تباہ ہوگا کہ وہ مجھ پہ بہتان لگائے گا۔

۸- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم پر اترے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) کیوں نہیں؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ یا اللہ! تو اس شخص کو دوست رکھ جو علی کو بھی دوست رکھے۔ اور اس شخص کو دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اے ابوطالب کے بیٹے! تجھے خوشی ہو کہ تو نے صبح کی اور تو نے ہر مومن مرد اور عورت میں دوستی کے ساتھ صبح کی اور شام کی۔

علمِ علی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک عام سے اعرابی کی شکل میں تشریف لائے۔ دیکھنے میں عام سے انسان نظر آ رہے تھے عام آدمی دیکھے تو انہیں جبرائیل علیہ السلام کون تسلیم کرے۔ عام ذہن عمومیت ہی سوچتا ہے اعلیٰ اقدار اور اخلاق اس کے ذہن میں کم ہی آئیں گے یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ عقائد کے لحاظ سے انبیاء و اولیاء سے برابری کے دعویدار بھی بن بیٹھتے ہیں انہیں کیا خبر کہ یہی ہمارا برابری والا دعویٰ ہمیں لے ڈوبے گا۔ بہرحال عرض کر رہا تھا کہ۔

ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام عام اعرابی کی شکل میں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ اور عرض کی اے علی آپ باب المدینۃ العلم یعنی علم کے شہر کے دروازہ ہیں ذرا تلاش کیجیے اور بتایئے کہ اس وقت جبرائیل کہاں ہے؟ حضرت علی

Marfat.com

المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے دائیں دیکھا۔ پھر بائیں طرف دیکھا پھر اوپر دیکھا پھر نیچے دیکھا۔ سب طرف دیکھنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اے سوال کرنے والے! جبرائیل علیہ السلام آسمانوں پہ نہیں ہے مجھے زمین پہ بھی جبرائیل نظر نہیں آیا۔ اس لئے میرے خیال میں تو ہی جبرائیل ہے۔ (نزہۃ المجالس)

گویا آپ نے ارشاد فرمایا اے جبرائیل میں نے آسمانوں کی طرف دیکھا، آسمانوں کا ہر مقام دیکھا، آسمانوں کے ہر طرف دیکھا، ہر سمت دیکھا، آسمانوں کے اوپر دیکھا۔ آسمانوں سے نیچے دیکھا، آسمانوں کے درمیان دیکھا۔ میں نے آسمانوں میں ہر طرف دیکھا ہے جبرائیل آسمانوں میں کہیں بھی نہیں ہے۔ اسی طرح میں نے زمین میں نظر ماری۔ زمین کو دیکھا۔ مشرق کی طرف دیکھا حتیٰ کہ زمین کے ہر ہر مقام کو دیکھا، مکانات کو دیکھا، شہروں کو دیکھا، دیہاتوں کو دیکھا، جنگلات کو دیکھا، پہاڑوں میں دیکھا غرضیکہ مختصر یہ کہ زمین کا ہر مقام دیکھا، زمین کے نزدیکی حصے بھی دیکھے زمین کے دور والے مقامات بھی دیکھے کائنات کا ذرہ ذرہ بھی دیکھا۔ خالق کائنات کی پیدا کردہ کوئی چیز بھی شیر خدا کی نظروں سے اوجھل نہ رہی۔ کائنات کے ذرے ذرے کو ملاحظہ فرمایا: آخر میں ارشاد فرمایا کہ اے سوال کرنے والے میں نے کائنات کا ذرہ ذرہ دیکھ لیا ہے جبرائیل اور کہیں نہیں ہے جبرائیل آپ ہی ہیں۔

(فائدہ) میرے دوستو! غور کیجیے یہ مقام ولایت ہے جو حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کو حاصل تھا۔ آپ اولیائے کاملین کے تاجدار ہیں۔ ولایت کا فیض آپ ہی کے در سے تقسیم ہو رہا ہے۔ جب حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کے علم کا یہ حال ہے کہ کائنات کے ذرے ذرے کو ایک لمحے میں ملاحظہ فرمایا تو آقا کے علم کا عالم کیا ہوگا۔

یہ حال ہے خدمت گاروں کا آقا کا عالم کیا ہوگا۔

پھر دیکھئے سیدنا جبرائیل علیہ السلام نوری ہیں بلکہ نوریوں کے سردار ہیں مگر نظر کیا آرہے تھے ایک عام اعرابی۔ جب آپ نوری سردار ہونے کے باوجود بشری لباس میں آئے۔ ان کے نوری ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا تو محبوبِ رب کائنات کے نور کا انکار چہ معنی دارد۔ حالانکہ جن کے نور ہونے کے لئے خالق کائنات کا ارشاد گرامی قد جاء کم من اللہ نور آیا ہے۔ جن کے نور کی شاہد کئی مزید آیات بھی ہیں جن کے نور کی گواہی میں احادیث موجود ہیں مفسرین کرام اور احادیث مبارکہ کے شارحین نے آپ کے انوار سے آپ کے نور مقدس پہ

Marfat.com

ہزاروں لاکھوں اوراق تحریر کر کے اپنی عاقبت سنوارنے کا سامان کیا۔

(فائدہ) پاسبان مسلک اولیاء صاحبزادہ مقصود احمد صابری صاحب نے کیا خوب تبصرہ فرمایا ہے کہ

یہ شان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ہے کہ آپ نے جبرائیل امین کو بھی لباس بشری میں پہچانا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معرفت الٰہی پوشیدہ نہیں تھی اور معرفت طریقت شریعت، حقیقت کے رموز واسرار سے واقف تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ برادر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقتدائے جملہ اولیاء واصفیاء، طریقت میں آپ کی شان اور درجہ رفیع ہے، اصول حقائق کی تعبیرات میں آپ کو کمال دسترس تھی یہاں تک کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اصول و بلا میں ہمارے پیشوا اور رہنما یعنی آپ علم طریقت اور اس کے معاملات میں ہمارے پیشوا اور رہنما ہیں

(تجلیات خواجگان چشت ص ۵۳)

کرامت

روایت صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب پر پاؤں رکھتے تو تلاوت قرآن مجید شروع کرتے تھے اور دوسرا پاؤں رکاب میں رکھتے تھے تو پورے قرآن مجید کی تلاوت مکمل کر لیتے۔ اسی طرح دوسری روایت مبارکہ کے مطابق آپ گھوڑے پہ پوری طرح بیٹھنے سے پہلے پہل قرآن مجید مکمل پڑھ لیا کرتے تھے

(شواھد النبوۃ شریف از حضرت العلام نورالدین عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ)

کرامت

اہل کوفہ نے عرض کیا! یا امیر المومنین! اس سال دریائے فرات زیادہ چڑھ آیا۔ خوب سیلاب آیا۔ اس وجہ سے ہماری کھیتیاں تباہ و برباد ہوگئیں۔ کتنی اچھی بات تھی کہ آپ دعا فرما دیں۔ دریا کا پانی کم ہو جائے۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ والوں کی بات سن کر اپنے گھر تشریف لے گئے لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے۔ اچانک آپ باہر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک زیب تن کیا ہوا

Marfat.com

تھا عمامہ شریف سر پہ پہن رکھا تھا۔ آپ کے ہاتھ مبارک میں عصا مبارک تھا۔ آپ نے ایک گھوڑا منگوایا۔ اس پہ سوار ہو کر چلے۔ اپنے بیگانے سبھی آپ کے ساتھ پیچھے پیچھے چل پڑے۔ جب آپ دریائے فرات کے کنارے پہنچے تو گھوڑے سے نیچے اترے۔ دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر اٹھے عصاء مبارک ہاتھ میں لیا۔ دریائے فرات کی پل پر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ آپ نے عصا مبارک سے پانی کی طرف اشارہ کیا تو ایک فٹ پانی کی سطح نیچے ہوگئی۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا اتنا پانی کافی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ نہیں امیر المومنین ابھی پانی زیادہ ہے۔ آپ نے پھر عصا مبارک سے پانی کی طرف اشارہ کیا تو پھر پانی ایک فٹ نیچے ہوگیا۔ جب تین فٹ پانی کی سطح کم ہوگئی تو لوگوں نے عرض کیا۔ یا امیر المومنین! بس اتنا پانی کافی ہے۔ (شواھد النبوۃ ص ۲۸۲)

ملفوظات

۱- اپنے آپ کو اپنی بیوی اور اولاد میں مشغولیت کو برا سمجھنا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور اولیاء میں سے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں اور ولیوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر وہ اللہ کے دشمن ہیں تو تیرا ارادہ اور ان میں مشغولیت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے ہوگی تو کیوں ان سے غمخواری اور ان سے تعلق رکھتا ہے۔

۲- آپ سے کسی نے پوچھا کہ سب سے اچھا عمل کون سا ہے آپ نے فرمایا: غِنَا الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰی یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل کو تونگر بنانا۔

۳- جو دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ غنی نہ ہو اسے دنیوی نیستی پریشان کرتی ہے نہ اسے خوش کرتی ہے۔

۴- کسی کو بن مانگے کچھ دے دینا سخاوت ہے۔

۵- عبادت میں سستی کا پیدا ہو جانا دراصل معصیت کی سزا ہے۔

۶- معصیت سے معاشی تنگی اور لذت ولطف میں کمی واقع ہوتی ہے۔

۷- حد سے زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔

۸- جس پہ احسان کرو اس کے شر سے بچنے کی تدبیر سوچو۔

Marfat.com

۹-محبت سے دور کے لوگ بھی نزدیک ہو جاتے ہیں۔

۱۰-دشمنی سے قریبی لوگ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

خلفاء

حضرت علی کے چھ خلفاء تھے:

۱-امیر المؤمنین حسن رضی اللہ عنہ ۲-امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ ۳-حضرت کمیل ابن زیادہ

۴-خواجہ اویس قرنی ۵-قاضی ابوالمقدام شریح بن ہانی بن زید الجانی

۶-حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (اقتباس الانوار)

مراۃ الاسرار میں چار خلفاء کا ذکر ہے۔

خلافت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اے علی) تم کعبہ کی مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا اگر قوم تمہارے پاس آئے اور خلافت تمہارے حوالے کرتے تو قبول کر لینا اور اگر وہ لوگ تمہارے پاس نہ آئیں تو تم ان کے پاس نہ جانا یہاں تک کہ وہ خود تمہارے پاس آئیں گے۔

(اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور اُردو ترجمہ جلد ۲ ص ۶۱۲)

روایت میں ہے کہ ابو محمد یعنی اسماعیل بن علی بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مدینے میں رسول اللہ کی مسجد میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ذی الحجہ ۳۵ھ میں خلیفہ کئے گئے اور ان سے بیعت کی گئی۔ (اسد الغابہ جلد ۲ ص ۶۱۳)

وصال

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب کو میرے خواب میں رسول اللہ جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا آپ کی امت سے میں نے بہت تکلیف اور زحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لئے بددعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے

Marfat.com

عوض میں ایسا شخص دے جو مجھ سے بدتر ہو حضرت علی باہر نکلے تو ان کو اس شخص نے مارا (اسد الغابہ جلد ۲ ص ۶۱۸) فائدہ اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہے حالانکہ صحیح حسن ہے۔

احوال شہادت

حضرت عثمان بن مغیرہ سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک شب حسن کے یہاں ایک شب حسین کے یہاں اور ایک شب عبداللہ بن جعفر کے گھر سے کھانا کھانے لگے مگر تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے تھے آپ فرماتے تھے (میں چاہتا ہوں کہ مجھے) موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں۔ اب میری موت میں صرف ایک شب یا دو شب باقی ہیں (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد ۲ ص ۶۱۸) حضرت حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لئے نکلے تو بطین ان کے سامنے چیخنے لگیں ہم لوگ ان کو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہیں اور آپ باہر چلے گئے اور زخمی ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ سال وہ مہینہ وہ شب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہوئے تھے واللہ اعلم (اسد الغابہ جلد ۲ ص ۶۱۸) ۱۹ ماہ رمضان المبارک ۴۰ھ کو آپ پر حملہ ہوا اور اکیس ماہ رمضان المبارک شب جمعہ آپ کا وصال باکمال ہوا۔ (تجلیات خواجگان چشت ص ۷۳)

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

برہان الواصلین، حجۃ الکاملین، حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۱ رمضان المبارک ۱۲ھ بروز بدھ مغرب کے وقت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش مبارکہ ہوئی تو آپ کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لے جایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام مبارک آپ کی خوبصورتی کی وجہ سے حسن رکھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ آپ کے والد گرامی ۱۲ھ والے سال میں امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مبارک پہ مسلمان ہوئے۔ اور ایک روایت کے مطابق وہ حضرت ثابت انصاری کے غلام تھے۔ (تجلیات خواجگان چشت ص ۷۶) آپ اکابر تابعین میں سے تھے آپ امام الحرمین تھے آپ علوم ظاہری و باطنی میں

Marfat.com

بے نظیر تھے۔

تحصیل علم

سلوک کی اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلفاء میں سے تھے آپ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ کمیل بن زیاد کے تربیت یافتہ تھے۔ کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ آپ کا اسم شریف ابوعلی الحسین بن الحسن البصری رحمتہ اللہ علیہ۔ آپ کی کنیت بعض کے نزدیک ابومحمد ہے اور بعض کے نزدیک ابوسعید صوفیاء کرام کے ہاں آپ کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ معاملاتِ تصوف میں آپ کے ارشادات لطیف ہیں اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ ہیں۔ آپ نے حضرت امام حسن اور حضرت کمیل زیاد سے بھی فیض حاصل کیا ہے۔ (مراۃ الاسرار اردو ترجمہ ص ۲۲۹)

(فائدہ) سر العارفین یعنی حالات مشائخ چشتیہ میں ہے کہ قطب الاولیاء شیخ عماد الدین شریف سرونجی قدس اللہ العزیز فرماتے ہیں کہ خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے مرید اور خلیفہ تھے (سر العارفین ص ۳۹)

مناقب

منقول ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اعلیٰ درجہ کے عالم اور متقی پرہیز گار تھے ستر سال تک آپ کا وضو سوائے ضرورت کے کبھی باطل نہیں ہوا اور ہمیشہ آپ یاد الٰہی میں مشغول رہتے اور زیادہ تر لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے تھے اور اپنے مریدوں کو فرماتے تھے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا محب بن جاتا ہے اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور بہشت میں جاتا ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہے، پالیتا ہے۔ (سر العارفین ص ۳۹)

آپ باعمل عالم تھے۔ زاہد و متقی بھی سنت نبوی پر سختی سے عمل کرتے ہوئے ہمیشہ خداوند تعالیٰ سے ڈرتے رہتے تھے آپ کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی کنیز تھیں اور جب بچپن میں آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف ہوتیں اور آپ رونے لگتے ام المومنین آپ کو گود میں اٹھا کر اپنی چھاتیاں آپ کے منہ میں دیتی اور وفور شوق میں آپ کے پستان سے دودھ بھی نکلنے لگتا اندازہ فرمایئے کہ جس نے ام المومنین کا دودھ پیا ہو اس کے مراتب کا کون انکار کر سکتا ہے۔ (تذکرہ الاولیاء ص ۲۰) آپ یکتائے روزگار بزرگ ہوئے ہیں اور ایک سو بیس صحابہ کرام سے

Marfat.com

شرف نیاز حاصل ہوا ام المومنین سے رضاعت کا تعلق مولانا شاہ معین الدین احمد نے بھی تابعین کے سبق آموز واقعات کے ص ۸۵ پر تذکرہ کیا ہے۔

۳- تابعین کے ایمان افروز حالات ص ۸۹

۴- انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۱۳۱ صفحہ ۱۸)

حضرت حسن بصری مالک بن دینار اور حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ یہ سب گدڑی زیب تن کیا کرتے تھے (کشف المحجوب ص ۸۷) گدڑی کے متعلق تفصیلات کشف المحجوب میں ملاحظہ فرمایئے۔

کرامت

ایک دفعہ آپ کے ساتھ ایک بزرگوں کا قافلہ حج کے واسطے روانہ ہو گیا راستے میں سب کو پیاس لگ گئی ایک کنواں نظر آیا لیکن رسی ڈول نہ تھا حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نماز میں مشغول ہو جاؤں تو تم سب پیٹ بھر کر پانی پی لینا۔ آپ نماز میں مشغول ہو گئے کنویں کا پانی اوپر آ گیا سب لوگوں نے پیٹ بھر کر پی لیا ایک آدمی نے پانی کوزے میں بھی بھر لیا اس کی وجہ سے پانی کا جوش بیٹھ گیا۔ کوزے میں پانی لینے والے سے کہا کہ خدا پر اعتماد تم نے چھوڑ دیا اس لئے پانی کا جوش ختم ہو گیا (سفینۃ العارفین ص ۲۰۷-۲۰۶)

کرامت نمبر ۲

آپ کی مجلس میں ایک خارجی آیا جایا کرتا تھا اور بیٹھا رہتا تھا وہ اکثر اہل مجلس کی دلآزاری بھی کرتا تھا ایک دن اہل مجلس نے درخواست کی حضرت آپ اس خارجی کا علاج نہیں فرماتے کہ وہ اس مجلس میں آنا چھوڑ دے آپ نے کچھ جواب نہ دیا ایک دن آپ اپنے احباب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اس خارجی کو آتا دیکھ کر فرمانے لگے اللھم علمت اذاہ لنا فکفناہ بما شئت وہ شخص وہیں گر پڑا۔ لوگوں نے اٹھایا اس کے گھر کی طرف لے چلے مگر وہ راستے میں ہی دم توڑ گیا۔ (شواہد النبوت ص ۴۰۷ از علامہ نور الدین عبد الرحمن جامی رحمتہ اللہ علیہ)

ملفوظات

۱- اسلام یہ ہے کہ تم اپنے قلب کو خدا کے سپرد کر دو اور ہر مسلمان تمہارے ہاتھوں سے

Marfat.com

محفوظ ہے۔ ۲- انسان جو کچھ کہتا ہے اگر اس کو کچھ کرتا بھی ہے تو یہ فضیلت ہے۔ (ایضاً ص ۹۱) ۳- اگر آدمی کرنے سے زیادہ کہتا ہے تو وہ عار ہے (ایضاً ص ۹۱) ۴- اللہ تعالیٰ حالات تلوار سے نہیں توبہ سے بدلتا ہے (ایضاً ص ۹۳) ۵- جب لوگ اپنے حکمران کی جانب سے آزمائش میں مبتلا کئے جائیں اور اس پر صبر کریں تو خدا ان کو جلد اس مصیبت سے نکال دے گا (ایضاً ص ۹۳) ۶- اے ابن آدم! خدا کو ناراض کر کے کسی کی خوشنودی حاصل نہ کر (ایضاً ۹۴) ۷- نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کر ۸- خدا کے افضال پر کسی انسان کی تعریف نہ کر ۹- خدا نے تجھے نہیں دی اس پر کسی انسان کو ملامت نہ کر ۱۰- طمع عالم کو رسوا کر دیتی ہے

خشیت الٰہی

منقول ہے کہ خشیت الٰہی کی وجہ سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ بہت روتے تھے۔ (سیر الاولیاء ص ۱۰۴)

وصال

آپ کی ولادت ۲۱ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۸۹ سال پورے کر کے پانچ رجب بصرہ میں ہوئی اور قبر مبارک قدیم بصرہ میں ہے۔ (سفینۃ العارفین ص ۲۱۵)

حکایت

ایک بزرگ نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو وفات کی شب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور منادی اعلان کر رہا ہے کہ خواجہ حسن بصری اپنے خدا سے جا ملے اور خدا اُن سے راضی ہے رحمتہ اللہ علیہ (سرالاولیاء ص ۱۰۴)

حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید رحمتہ اللہ علیہ

ولادت باسعادت

امام العاشقین، برہان الواصلین، عارف باللہ، قطب زمانہ حضرت شیخ خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۹ شعبان المعظم بروز بدھ جدہ شریف میں ہوئی۔

(تجلیات خواجگان چشت ص ۸۸)

Marfat.com

کرامت

شیخ شیوخ العصر، علامتہ الدہر، قطب العالم خواجہ عبدالواحد زید رحمتہ اللہ علیہ صاحب کرامات اور درجات عالی پر فائز تھے۔ انہوں نے خرقۂ ارادت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے پہنا تھا۔ شرفہ اللہ بالروح والراحۃ۔ منقول ہے کہ ایک دن درویشوں کی ایک جماعت آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھی ہوئی تھی اور سب شدید بھوک سے سخت نڈھال تھے ان کے پاس کوئی بھی چیز ایسی نہیں تھی کہ اسے کھا کر گزارا کیا جا سکے۔ ان درویشوں نے حضرت خواجہ عبدالواحد زید رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے درخواست عرض کی کہ ہم حلوہ کھانا چاہتے ہیں۔ درویشوں نے جب زیادہ اصرار کیا تو حضرت خواجہ عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ نے آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کی۔ فوراً آسمان سے سرخ دیناروں کی بارش ہونے لگی آپ نے درویشوں سے فرمایا کہ ان دیناروں میں سے حسب ضرورت اتنے اتنے دینار اٹھا لو کہ حلوے سے تم سیر ہو سکو۔ درویشوں نے ارشاد مبارک کی تعمیل کی۔ خواجہ صاحب نے کچھ بھی نہ کھایا

(سیر الاولیاء ص ۱۰۵) (مراۃ الاسرار ص ۲۴۳) (اقتباس الانوار ص ۲۲۹)

کرامت نمبر۲

ایک دن حضرت اقدس راستے میں جا رہے تھے کہ ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا وہ نہایت عاجز، ضعیف اور کمزور تھا دھوپ میں پڑا ہوا تھا۔ اور کوئی شخص اس کا پرسان حال نہیں تھا آپ کو اس کے حال زار پر رحم آیا اور بادل کو اشارہ کیا کہ اس بے نوا پہ سایہ کرے۔ جب اس بوڑھے شخص نے آپ کی یہ کرامت دیکھی تو عرض کیا کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیں کہ مجھے صحت بھی حاصل ہو جائے۔ آپ نے دعا فرمائی فوراً تندرست ہو گیا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

(اقتباس الانوار ص ۲۲۹)

عاداتِ پُرانوار

خلافت

آپ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے، مجاہدے اور ریاضت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ آپ بڑے اعلیٰ درجہ کے عالم تھے۔ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید تھے۔آپ عبادت میں ثابت قدم تھے۔آپ لا الہ الا اللہ کے ذکر کو بہت محبوب رکھتے تھے اور یہ ذکر آپ خوب کرتے تھے۔لوگوں سے میل جول نہ رکھتے تھے۔اور نہ ہی عام لوگوں میں مل جل کر بیٹھتے ، ہمہ وقت یادحق میں مشغولیت اختیار فرماتے۔اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے ملاقات کرتے ، جہاں کہیں بھی کسی درویش کی خبر پاتے فوراً اس درویش کی ملاقات کے لئے روانگی اختیار فرماتے آپ بڑے خلق اور تواضع سے پیش آتے۔آپ کو بہت کم پہلے کسی نے سلام کیا ہوگا۔خواہ اعلیٰ ہو یا ادنیٰ ، چھوٹا ہو یا بڑا آپ اسے پہلے سلام کرتے اور اس کی تعظیم اس طرح بجالاتے جیسے غلام یا نوکر اپنے مالک کی اور آقا کی تعظیم کرتا ہے آپ بڑے ادب کے ساتھ لوگوں کے پاس بیٹھتے۔(سر العارفین ص۴۴)

ملفوظات

۱-شریعت نبوی پر قائم رہنا۔ ۲-پیغمبر خدا کی تابعداری کرنا۔۳-برے کاموں سے بچے رہنا۔۴- درویش وہ شخص ہے جو قول وفعل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور اپنے پیر و مرشد کی مثالیت قائم کرے۔جب وہ مثالیت نہیں کرتا تو لوگ اسے حقیر جانتے ہیں۔۵-درویش کو حقیر جاننا دراصل اس کے پیر کو حقیر جاننا ہے۔اور اس کے پیر کو حقیر جاننا گویا مولا علی کو حقیر جاننا ہے اور حضرت علی کو حقیر جاننا گویا فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا جاننا ہے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا جاننا گویا نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالیٰ کو بُرا جاننا ہے۔ ۶-درویش کو چاہیے کہ اپنے مرشد کی مطابقت نہ چھوڑے۔۷-مرشد کی مطابقت جناب نبی کریم صلی اللہ کی مطابقت ہے۔۸-اس شخص پر افسوس ہے جو دل کو دولت کی طرف لگائے اور ہاتھ میں دنیا لے درویش ہمیشہ خالی شکم والا ہوتا ہے۔۹-دنیا پر خدا کا غضب ہے اور جب سے یہ پیدا ہوئی ہے اسے اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت سے نہیں دیکھا درویش کو جو کچھ مل جائے تو وہ کھالیتا ہے اور صبر شکر کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا ہے۔۱۰-درویش وہ ہے جس کے دل میں ماسوا اللہ کے دوسری چیزوں کا دل میں خیال تک نہ ہو۔اگر رزق قسمت میں ہے تو مل کر رہے گا اگر قسمت میں نہیں تو موجودہ رزق بھی کیا فائدہ دے سکتا ہے۔جب کہ وہ کھایا نہ جائے۔

وصال

سر الاقطاب میں ہے کہ آپ کے تین خلفاء تھے حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض ، حضرت

Marfat.com

خواجہ ابوالحسن علی بن زرین اور حضرت خواجہ ابو یعقوب سوسی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ آخر عمر میں آپ اتنے بیمار ہوئے کہ آپ میں اٹھنے کی بھی طاقت نہ رہی آپ حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔ ایک دن نماز کے وقت خادم موجود نہ تھا کہ آپ کو وضو کرواتا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! مجھے اتنی طاقت عطا فرما کہ میں اٹھ کر وضو کر سکوں اور نماز ادا کر سکوں پھر جو حکم ہو بندہ حاضر ہے۔ آپ فوراً ہی صحت یاب ہو گئے۔ آپ نے اٹھ کر وضو کیا۔ نماز خوب ادا کی پھر آپ بستر پر واپس آئے تو بدستور پھر بیمار ہو گئے۔ اور ستائیس ماہ صفر ۱۷۷ھ کو اور ایک روایت کے مطابق ۱۷۰ھ میں جہان فانی سے بصرہ میں رحلت فرمائی۔ (اقتباس الانوار ص ۲۳۲-۲۳۱)

حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فضیل عیاض رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خاص ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں۔ آپ حضرت ابراہیم ادھم، حضرت بشر حافی اور سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے ہمعصر ہیں۔ (سفینۃ العارفین ص ۲۱)

حضرت فضیل رحمتہ اللہ علیہ صاحب تقویٰ اور دیندار قسم کے بزرگ تھے آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برگزیدہ تھے۔ شب و روز آپ یاد حق میں مصروف رہتے تھے۔ آپ ایک صاحب درد اور تلاوت قرآن مجید کو بڑا عزیز جاننے والے بزرگ تھے۔ آپ روزہ رکھتے اور خوف خدا سے اتنا رویا کرتے کہ آپ کو دیکھنے والا شخص بھی رونے لگتا تھا۔ آپ اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ افسوس آخر کار فضیل کبھی قبر میں بھی آئے گا اور زار و زار روتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اے میرے پروردگار! فضیل بڑا گنہگار ہے اسے رسوا نہ کرنا اور گناہ کی وجہ سے دوزخ میں نہ ڈالنا اپنی جدائی میں نہ ڈالنا جو بھی آپ کو دیکھتا یوں سمجھتا کہ آپ پر کوئی بہت بڑی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ (سر العارفین ص ۴۹-۴۸)

آپ کے متعلق حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آئمہ طریقت میں سے واصلین حق کے سردار مقربین بارگاہ کے بادشاہ سید ابو علی الفضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ ہیں جو فقراء میں بہت بزرگ اور ان کے پیشوا تھے۔ انہیں طریقت و حقائق میں مہارت کاملہ اور

Marfat.com

شفقت تام حاصل تھا مشائخ طریقت میں مشہور و معروف تھے ان کے احوال صدق و صفا سے معمور ہیں۔

آپ ابتدائے عمر میں مرو، ماورد کے درمیان رہزنی کرتے تھے اس کے باوجود آپ کی طبیعت ہر وقت اصلاح کی طرف مائل رہتی تھی۔ آپ ہمت و حوصلہ رکھتے تھے جس قافلے میں عورت ہوتی آپ اسے نہ لوٹتے اور کم سرمایہ والے قافلے کو بھی آپ نہیں لوٹتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مرو سے ایک سوداگر چلا لوگوں نے اسے لاکھ سمجھایا کہ ساتھ ہتھیار وغیرہ لے لے کیونکہ راستے میں فضیل راہزنی کرتا ہے سوداگر نے جواباً کہا میں نے سنا کہ فضیل رحم دل اور خدا ترس بندہ ہے۔ سوداگر نے ایک قاری اجرت پر ساتھ لیا اس قاری کو اونٹ پہ سوار کر کے چل پڑا۔ قاری سارے راستے میں تلاوت قرآن میں مصروف رہا یہاں تک کہ قافلہ فضیل کی گھات تک پہنچا اتفاقاً اس وقت قاری نے اس آیت مبارک کی تلاوت کی۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ (پ ۲۷ سورۃ حدید آیت ۱۶)

ترجمہ: کیا ایمان والوں کو ابھی وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو اترا۔ (کنز الایمان)

فضیل نے جب اس آیت قرآنی کی تلاوت سنی تو ان کے دل پہ رقت طاری ہو گئی آپ کے دل پر فضل الٰہی کا غلبہ ہو گیا فوراً آپ نے رہزنی سے توبہ کی اور جن لوگوں کے مال لوٹے تھے۔ آپ نے ان کے نام لکھے ہوئے تھے ان سب کو راضی کیا پھر آپ مکہ المکرمہ تشریف لے گئے کچھ عرصہ وہیں رہے بکثرت اولیاء اللہ کے پاس آپ نے حاضری دی پھر کوفہ آ گئے وہاں سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس مبارک میں کافی عرصہ مقیم رہے۔ اُن سے بہت سی روایات منقول ہیں جو محدثین کے نزدیک بہت مقبول ہیں۔ (کشف المحجوب ص ۱۵۴-۱۵۳)

بیعت

آپ کوفہ سے بصرہ چلے گئے تا کہ آپ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوں خواجہ صاحب کا وصال ہو چکا تھا۔ وصال کی خبر سن کر آپ پہ گریہ طاری ہو گیا۔ ایک شخص نے کہا کہ آپ روتے کیوں ہیں؟ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہے تو حضرت خواجہ حسن

Marfat.com

بصری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ برحق حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سرور کائنات سے بھی آپ کو خرقہ خلافت ملا ہے۔ عصرِ حاضر میں آپ جیسا کوئی درویش اور کامل بزرگ نہیں۔ یہ سن کر آپ کی زیارت کی تڑپ پیدا ہوئی۔ آپ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ حضرت شیخ نے آپ کے حال پہ کرم فرمایا اور مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! اے فضیل تمام چیزوں سے پرہیز کرو۔ کامل ترک پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ کیونکہ درویشی بے خویشی اور خاموشی کا نام ہے اسے اختیار کرو۔ ہمیشہ اپنے گناہوں کا ماتم کرتے رہو۔ ہر جگہ اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھو کیونکہ تمہارا نام محبان خدا میں درج ہو چکا ہے۔ ولی اللہ بن جاؤ گے۔ خلوت اختیار کرو اور ذکر لا الہ الا اللہ کو قائم کرو۔ مرشد کریم کے فرمان کے مطابق آپ نے مکۃ المکرمہ شریف میں جا کر خلوت اختیار کی۔ تھوڑے ہی وقت میں آپ قطب بن گئے اور حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین بن گئے آپ کے ذریعے بیشمار طالبانِ خدا مراد کو پہنچے اور خدا رسیدہ ہوئے۔ (اقتباس [illegible] ص ۲۳۵-۲۳۶)

کرامت

آپ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ جب آپ نے توبہ کی تو آپ نے جن لوگوں کا مال لوٹا تھا ان لوگوں کے نام ایک فہرست میں لکھ رکھے تھے۔ آپ نے تمام حقداروں کو کسی نہ کسی طرح راضی کیا۔ ایک یہودی راضی نہ ہوا۔ اس نے کافی گفت و شنید کے بعد کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تو میرا مال مجھے نہ دے گا میں اس وقت تک تجھے معاف نہیں کروں گا۔ تو اس طرح آ کر میرے سرہانے کے نیچے سونا پڑا ہوا ہے وہ اٹھا لو۔ آپ نے اس کے سرہانے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور سونا نکال کر اسے دے دیا۔ یہودی یہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو اس نے کہا میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو سچے دل سے توبہ کرتا ہے اس کے ہاتھ لگانے سے خاک بھی سونا بن جاتی ہے۔ میں نے تیرا امتحان لینے کو خاک سرہانے کے نیچے مٹی رکھ دی تھی جو تمہارے ہاتھ میں سونا بن گئی تب مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی توبہ سچی ہے۔ اس کے بعد آپ کوفہ تشریف لے گئے۔ (مراۃ ... ص ۲۶۲)

خلفاء

آپ کے پانچ خلفاء تھے۔

Marfat.com

۱- سلطان ابراہیم بن ادہم

۲- شیخ محمد بن یزید شیرازی

۳- خواجہ بشر حافی

۴- خواجہ ابی جار عطاری

۵- خواجہ عبداللہ سیاری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ملفوظات

۱- فضیلت والے اس وقت تک فضیلت والے ہیں جب تک انہیں فضیلت نظر نہ آئے۔ ۲- جو چاہے کہ وہ گفتگو کرے تو اسکی گفتگو سنی جائے وہ زاہد نہیں ہیں۔ ۳- جو دشمن تیری غیبت کرے تو وہ تیرے لئے دوست سے زیادہ نفع بخش ہے کیونکہ وہ جب بھی تیری غیبت کرے گا اس کی نیکیاں تیری ہوں گی۔ ۴- آخری دور میں قبیلے کا سردار ناحق ہوگا اور وہاں ان سے خوف محسوس کیا جائے گا کیونکہ وہ ایسی بیماری ہیں جس کا علاج نہیں۔ ۵- لوگوں سے بھاگ البتہ نماز باجماعت ترک نہ کر ۶- یہ خوشی کا دور نہیں غموں کا زمانہ ہے۔ ۷- ہر چیز کا چہرہ ہے قراء کا چہرہ غیبت ترک کرنا ہے۔ ۸- جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرمائے تو دنیا میں اس کے غم زیادہ کر دیتا ہے۔ ۹- جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہو تو اس پر دنیا وسیع کر دیتا ہے۔ ۱۰- اگر میں ریاء کار بننے کی قسم اٹھاؤں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ ریا کار نہ ہونے کی قسم کھاؤں۔ (طبقات امام شعرانی ص ۶۷)

وفات

آپ کے وصال کے وقت آپ کی دو بیٹیاں تھیں آپ نے اپنے عیال سے فرمایا کہ جب مجھے دفن کردو تو ان لڑکیوں کو کوہ ابوقبیس پر لے جانا اور کہنا کہ الٰہی! فضیل نے ہمیں وصیت کی ہے کہ ان کو میں نے آپ کے سپرد کیا۔ آپ کے وصال کے بعد اسی طرح کیا گیا۔ اس کے فوراً بعد یمن کا امیر اپنے دو لڑکوں کے ساتھ وہاں سے گزرا۔ ان کو دیکھ کر اس نے حال دریافت کیا۔ جب لوگوں نے حال بتایا۔ تو اس نے اُسی وقت ان دو لڑکیوں کا نکاح اپنے دو لڑکوں کے ساتھ کر دیا اور انہیں اپنے ساتھ یمن لے گیا۔ آپ کی وفات ماہ محرم ۱۸۷ھ میں مکہ معظمہ میں اس طرح واقع ہوئی کہ کسی نے سورۃ قارعہ پڑھی آپ نے ایک نعرہ لگایا اور جان بحق ہو گئے

Marfat.com

آپ کی تاریخ وصال صاحب سرالاقطاب ماہ محرم کی بجائے ۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ بیان کی ہے۔
آپ کا مزار اقدس بیت الحرام کے قریب جنت المعلےٰ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے روضہ منورہ کے نزدیک ہے (سیر الاقطاب اُردو ترجمہ تذکرہ خواجگان چشت ص ۵۰)

حضرت سلطان العارفین ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

سلطان التارکین، سلطان العارفین متوکل علی اللہ، بہ نہایت فنا فی اللہ حضرت خواجہ سلطان ابراھیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ کی کنیت مبارکہ ابواسحاق، آپ کو صوفیاء کرام نے سلطان دنیا و دین، عارف ربانی، سراج الکاملین اور برہان الواصلین کے القاب سے مخاطب کیا ہے
آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے کہ

ابراھیم بن ادہم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بن عبداللہ بن امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سیر الاقطاب ص ۱۵)

ولادت باسعادت

آپ نسباً فاروقی ہیں۔ آپ کی تاریخ ولادت باسعادت ۹ شوال المکرم ۱۰۰ھ بروز جمعۃ المبارک بوقت تہجد بلخ میں ہوئی۔ آپ بہت اہل تقویٰ بزرگ ہو گزرے ہیں۔

(تجلیات خواجگان چشت ص ۱۰۶)

تحصیل علوم

آپ اپنے زمانہ مبارک اور اپنے سلوک میں منفرد اور سید اقران تھے آپ سیدنا خضر علیہ السلام کے مرید تھے۔ انہوں نے بکثرت قدمائے مشائخ کو بالیا اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس مبارکہ میں حاضر ہو کر علم حاصل کیا۔ (کشف المحجوب ص ۱۶۱)

تبدیلی احوال

آپ کا پہلا حال یہ ہے کہ آپ بلخ کے امیر تھے آپ ایک دن شکار کو گئے اور لشکر سے جدا ہو گئے۔ ہرن آگے آگے دوڑنے لگا پیچھے پیچھے آپ اس کے تعاقب میں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ہرن کو آپ سے کلام کرنے کی طاقت بخشی اس ہرن نے فصیح و بلیغ زبان میں کلام فرمایا کہ

Marfat.com

اَلِھٰذَا خُلِقْتَ بِھٰذَا اُمِرْتَ یعنی اے ابراہیم! کیا تم اس کام کے لئے پیدا کئے گئے ہو یا اس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے؟ یہ بات آپ کی توبہ کا سبب بنی۔ یہ سنتے ہی آپ نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی اور زہد و ورع کی شاہراہ عظیم کا راستہ اختیار فرمایا۔ (کشف المحجوب ص ۱۶۱)

خرقہ وارادت

آپ نے حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ان کی صحبت بابرکت اختیار کی۔ پھر توبہ کے بعد اپنی ساری عمر میں محنت وکسب سے حاصل کردہ غذا کے سوا کچھ نہ کھایا (کشف المحجوب)

آپ کو خرقہ وارادت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے عطا ہوا آپ چار چار پانچ پانچ دن تک جنگلی پھلوں اور ساگ پات سے افطاری کا سامان بہم پہنچاتے اور روزہ افطار کرتے کبھی کبھی بے نمک ترکاری پکا کر بھی کھالیتے آپ فرمایا کرتے تھے جو اللہ سے دوستی کرنا چاہتا ہے اس کو زبان بلکہ تمام حواس خمسہ کی لذتوں اور خوشی وشادمانی کو ترک اور غمخواری کو اختیار کرنا ہوگا۔ جس دن آپ کے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ ہوتا آپ بہت خوش ہوتے اور بطور شکرانہ نفل ادا فرماتے۔ پیوند لگا کپڑا پہنتے اور ننگے پاؤں رہتے اور کسی بھی شخص سے روپیہ پیسہ قبول نہ فرماتے (سیر الاقطاب)

ابتدائی احوال

احمد بن عبداللہ مقدس رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراھیم بن ادھم رضی اللہ عنہ کا مصاحب تھا میں نے ان سے ملک رانی چھوڑ کر ملک باقی کی جانب رحلت کا سبب پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا۔

ایک دن میں اپنے عظیم الشان شاہی محل میں بیٹھا ہوا تھا خواص دست بستہ حاضر کھڑے تھے۔ میں نے کھڑکی میں سے دیکھا کہ صحن میں ایک فقیر تھا اس کے ہاتھ میں ایک خشک روٹی تھی جسے اس نے بھگو کر نمک سے کھایا۔ پانی پیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اسی صحن پر سو گیا۔

رب کائنات نے میرے دل میں اس فقیر کی حالت پر غور وفکر کرنے کی بات ڈالی۔ میں نے ایک غلام سے کہا وہ فقیر جب بیدار ہو تو اسے میرے پاس لانا۔ جب وہ فقیر جاگا تو غلام نے اسے میرے پاس آنے کے لئے کہا اس نے کہا: بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ

Marfat.com

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور میرے پاس آیا۔ میں نے کہا اے فقیر تو بھوکا تھا روٹی کھانے سے تیرا پیٹ بھر گیا۔ اس نے کہا ہاں اور پانی پی کر آسودہ ہو گیا؟ اس نے جواب دیا ہاں۔

اس وقت میں اپنے نفس پر متوجہ ہوا اور سختی سے کہا بھلا یہ دنیا لے کر میں کیا کروں گا؟ اس فقیر کی طرح نفس تو روٹی یا پانی پر بھی قناعت کر لیتا ہے۔ اسی وقت میں نے توبہ کا ارادہ کیا۔ جب دن گزار کر رات آئی تو میں نے بال کا موٹا کپڑا پہنا اور ٹوپی پہنی۔ اور ننگے پاؤں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سیر کرتا ہوا چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی نے جس نے بہترین لباس پہن رکھا تھا ملا۔ ان سے خوشبو کی لپٹ آ رہی تھی میں نے انہیں سلام کیا اور مصافحہ کیا۔ انہوں نے جواب دے کر فرمایا۔ اے ابراہیم کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے جواب دیا اس سے بھاگ کر اس کی طرف جا رہا ہوں فرمایا۔ کیا تم بھوکے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔

انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ اور کہا تم بھی میری طرح دو رکعت ادا کرو۔ نماز سے سلام پھیر کر میں نے دیکھا تو ان کے پاس کھانا اور ٹھنڈا پانی موجود تھا فرمایا اے ابراہیم! اللہ کے فضل میں سے تناول کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ میں نے ضرورت بھر کھانا کھایا۔ مگر کھانا اور پانی جوں کا توں باقی تھا اور میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا فرمایا اے ابراہیم! عقل و خرد کو کام میں لاؤ اور اپنے کام میں جلد بازی نہ کرو کیونکہ جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اپنے لئے مقرب بناتا ہے اور اس کے دل میں اپنے قدس کا چراغ جلاتا ہے جس کے ذریعے وہ حق و باطل میں فرق کرتا ہے اور اسی سے اپنے نفس کے عیوب دیکھتا ہے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم سکھاؤں۔ تم جب کبھی بھوکے پیاسے ہو تو اس کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کھلائے گا اور پلائے گا۔

اے ابراہیم! جب تم اخیار و ابرار کی صحبت میں بیٹھو تو خود کو ان کے لئے زمین بنا دو کہ وہ تمہیں پامال کریں اور ان کے غضب کا باعث نہ ہو کیونکہ ان کی خفگی سے اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور ان کی رضامندی سے راضی ہوتا ہے۔ اس کے بعد مجھے اسم اعظم سکھایا اور فرمایا میں نے تمہیں حیی و قیوم کے حوالے کیا اور غائب ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک اور خوبصورت جوان کو دیکھا جو بہترین لباس پہنے ہوئے تھا میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور

Marfat.com

فرمایا۔اے ابراہیم! تمہاری کیا حاجت ہے؟ اور اس سفر میں تم نے کس سے ملاقات کی ہے؟ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے ایسے ایسے صفات کے حامل بزرگ سے ملاقات کی یہ سن کر وہ بہت روئے۔ان کے ساتھ میں بھی رو پڑا۔پھر میں نے عرض کیا آخر وہ کون بزرگ تھے؟ اور آپ کون ہیں؟ فرمایا وہ بزرگ میرے بھائی حضرت الیاس علیہ السلام اور میں ابولعباس خضر علیہ السلام ہوں یہ سن کر میں بہت خوش ہوا اور ان کے سینے سے چمٹ گیا۔ان کی چشمانِ مبارک کے درمیان بوسہ دیا اور مصافحہ کر کے دعا کی درخواست کی۔انہوں نے ثابت قدمی اور عصمت کی دعا کی پھر میری نظر سے غائب ہو گئے۔(روض الریاحین اُردو ترجمہ بزم اولیاء ص ۷۱۹-۷۱۶)

ملفوظات

۱- میں ایسی بیماری کی تمنا کرتا ہوں جس سے مجھ پر نماز باجماعت کی پابندی نہ ہو۔لوگوں کو دیکھوں نہ لوگ مجھے دیکھیں۔

۲- تین آدمی بے چینی کریں تو ان پر کوئی ملامت نہیں بیمار، روزہ دار اور مسافر۔

۳- اللہ تعالیٰ اسے سچا نہیں گردانتا جو علم یا عمل یا سخاوت کی وجہ سے شہرت کو پسند کرے۔

۴- اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ اپنے نفس کی مدد کر رہا ہوں تو میرا کھانا مٹی کے سوا کچھ نہ ہوتا یہاں تک کہ مجھے حلال مل جاتا۔

۵- حلال بے جا خرچ کرنے کا متحمل نہیں۔

۶- علم کی طلب عمل کے لئے کرو۔کیونکہ بہت سے لوگوں نے غلطی کی ہے حتیٰ کہ ان کا علم پہاڑوں کی طرح ہے جبکہ ان کا عمل چیونٹی کی مانند۔

۷- دُم بنو سر نہ بنو کیونکہ دم بچ جاتی ہے جب کہ سر چلا جاتا ہے۔

۸- جس نے پورا عمل کیا اسے اجر بھی پورا دیا جائے گا۔(طبقات امام شعرانی ص ۱۶۹)

۹- اتخذ اللہ صاحباً وزدالناس جانباً یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک بنا اور لوگوں کو ایک طرف چھوڑ دے (کشف المحجوب)

۱۰- خلق سے صحبت کرنا خالق کی باتوں سے جدا ہونا ہے (کشف المحجوب)

خلفاء

آپ کے دو کامل اور جید خلیفہ تھے۔حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت

Marfat.com

وصال

آپ کو آخر زندگی میں کسی جگہ قرار نہیں ملتا تھا اور لوگوں کی نظروں سے چھپتے پھرتے تھے بعض کہتے ہیں کہ بغداد میں اور بعضوں کے نزدیک شام میں لیکن زیادہ محقق یہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے مقبرہ کے پاس ایک غار میں اقامت پذیر تھے اسی جگہ آپ نے وفات پائی۔ مشہور ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو غیب سے آواز آئی اَلا اِنَّ اِمَامَ الْاَرْضِ قدمات یہ سن کر لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی پھر پتہ چلا کہ حضرات سلطان ابراہیم بن ادھم قدس سرہ العزیز کا وصال ہوگیا آپ کا وصال ۲۶ جمادی الاول ۲۸۰ھ کو ہوا۔ (سیر الاقطاب ص ۶۹)

حضرت خواجہ شیخ حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ

ملک الاولیاء، امام الفقراء قطب وقت ہست جام بے غشی حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۳ ذوالحج شریف ۱۱۷ھ بروز منگل بوقت مغرب بدخشاں میں ہوئی۔ آپ کا لقب سدید الدین تھا۔ آپ اکابر مشائخ وقت اور پیشوائے اولیائے صاحب اسرار تھے۔ زہد و عبادت اور ترک و تجرید میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ حضرت خواجہ ابراھیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خلیفہ تھے۔ حضرت خواجہ ابراھیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے جو نعمت حضرت خضر علیہ السلام، امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی وہ سب حضرت خواجہ شیخ حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کردی۔

(تجلیات خواجگان چشت ص ۱۰۹)

احوال مبارک

آپ کا لقب سدید الدین تھا۔ پیر دستگیر قطب الاولیاء شیخ عماد الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ شیخ حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ جوانی سے لے کر بڑھاپے تک درویش رہے۔ آپ ۹ سال کی عمر میں حافظ اور ساتوں قراتوں کے قاری تھے اور ایک ختم دن کو اور ایک رات کو کرتے تھے۔ قرآن مجید پڑھنے کو بڑا عزیز جانتے تھے اور جہاں کہیں گروہ فقراء کو دیکھتے یا سنتے تو ان کی قدم بوسی کرتے ان سے دعا منگواتے اور ہر درویش نے آپ کو دعا دی۔ (سیر العارفین ص ۶۲)

Marfat.com

کرامت

آپ کی زبان مبارک سے جو کچھ نکلتا تھا اسی وقت وہ واقع ہو جاتا تھا چنانچہ روایت ہے کہ ایک دفعہ چند بے ذقوف آدمی حضرت اقدس کی خدمت اقدس میں آکر کہنے لگے اے حذیفہ! اگر تم خدا تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو تو ہم تمہیں اس مشغولی سے باز رکھیں گے یا تم ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہو تو پہنچاؤ۔ آپ نے ان کی طرف توجہ ہی نہ فرمائی۔ پھر انہی میں سے ایک آدمی نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اس زور سے تکلیف دی کہ آپ نے تین مرتبہ آہ آہ آہ کی۔ اسی وقت آپ کے دہن مبارک سے آگ نکلی اور ان سب بے وقوفوں کو جلا کر خاکستر بنا دیا

(اقتباس الانوار ص ۲۵۶)

کرامت

حضرت اقدس نے ستر سال تک گھر سے باہر قدم بھی نہ رکھا تھا۔ حاجی حج سے واپس آکر آپ سے ملتے تو بیان کرتے تھے کہ حضرت اقدس کو اپنے ساتھ کعبۃ اللہ اور بیت المقدس میں دیکھا ہے (اقتباس الانوار ص ۲۵۶)

جنت کی بشارت

حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روضہ منورہ پر حاضر تھے وہاں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں قہر الٰہی میں نہ مبتلا ہو جاؤں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمت بلند رکھو تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے اور جو تمہاری صحبت میں رہے گا اسے بھی جنت نصیب ہوگی۔ (سیر الاقطاب اُردو ترجمہ ص ۲۷)

ملفوظات

۱- اخلاص یہ ہے کہ انسان کے افعال ظاہر و باطن یکساں ہوں (سفینۃ العارفین ص ۲۲۶)

۲- اگر تجھے یہ خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے بہترین اعمال پر عذاب دے گا تو تو ہلاک ہونے والا ہے۔

۳- نیکی کے کاموں میں سے میرے علم کے مطابق کسی شخص کا اپنے گھر بیٹھ رہنے سے افضل

Marfat.com

کوئی کام نہیں۔

۴- اگر ان فرائض کی خاطر باہر نہ آنے کے لئے کوئی حیلہ ہوتا جو مجھے بچا لیتا تو میں ایسا ضرور کرتا۔

۵- اللہ کی قسم! اگر مجھے کوئی شخص کہے کہ تیرے عمل یوم حساب پر ایمان رکھنے والے کی طرح نہیں ہیں تو میں اسے کہوں گا کہ تو نے سچ کہا اپنی قسم کا کفارہ نہ دے۔

(برکات روحانی اردو ترجمہ طبقات امام شعرانی ص ۱۵۵)

۶- ایاکم وھذا بالفجار والسفھاء فانکم اذافعلتموھا ظنوابانکم رضیتم بفعلھم اپنے آپ کو بدکاروں اور کمینوں سے دور رکھو اگر تم ان کا رخ کرو گے تو وہ گمان کریں گے کہ تم ان کے کاموں سے خوش ہو۔ (سیر الاولیاء اردو ترجمہ ص ۱۱۵)

۷- جو درویش ہر روز کھاتا ہے اسے روزانہ حاجت انسانی ہوتی ہے جسے ہر روز حاجت انسانی ہوتی ہے وہ اسی قدر یاد الٰہی سے باز رہتا ہے اگرچہ عاشق کا دل ذکر یزدانی میں مشغول رہتا ہے لیکن زبان سے ذکر رحمانی نہیں کر سکتا پس وہ درویش جو دیدار خدا کا عاشق ہے اور ذکر الٰہی کرتا ہے اس سے ایک دم بھی غافل نہیں رہا جا سکتا۔ (سر العارفین ص ۶۱)

۸- درویش کو خالی ہاتھ، خالی شکم، خالی کیسہ اور خالی دل ہونا چاہیے۔

۹- فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحبت اثر رکھتی ہے اگر تیری صحبت کا اثر مجھ میں ہوگا تو میرا کام خراب ہو جائے گا۔ اور میں درویشوں میں شرمندہ ہوں گا۔

۱۰- مقتدی کو امام کی متابعت لازمی ہے اور درویش کا امام پیٹ ہوتا ہے اور تمام پیر خالی شکم ہو گزرے ہیں۔ (سر العارفین ص ۶۱)

وصال

خواجہ حذیفہ مرعشی کا لقب سدید الدین تھا۔ سفینۃ الاولیاء میں آپ کی تاریخ وفات ۱۴ شوال مذکور ہے۔ اور سیر الاولیاء میں آپ کی تاریخ وفات ۲۴ شوال ۲۵۳ھ (۸۶۶ء) مندرج ہے مرعش شام کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔ اسی نسبت سے آپ مرعشی کہلاتے ہیں۔

(ماخوذ از سفینۃ الاولیاء اردو ترجمہ سیر الاقطاب ص ۲۵ تا ص ۲۹ حاشیہ سیر الاولیاء ص ۱۱۵)

Marfat.com

حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت

امام اہل طریقت، اسیر حلقہ واصلان، تاج العارفین، مقتدائے ابن فائز کمالات الفقر فخری، غوث دوراں، قطب وقت حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت با سعادت ۲۲ رجب ۱۵۲ھ بروز بدھ بوقت عصر بصرہ میں ہوئی۔ (تجلیات خواجگان چشت ص ۱۲۷)

خرقہ ارادت

خواجہ ہبیرہ بصری نے خرقہ ارادت حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنا تھا۔ یہ بزرگ اپنے عہد کے علماء اور اولیاء کے پیشوا تھے اور حق تعالیٰ جل وعلیٰ کی معرفت میں مشہور رو معروف تھے بلند درجے اور عالی مقامات پہ فائز تھے۔ (سیر الاولیاء ص ۱۱۶)

آپ کا طریق

مریدین کی تربیت میں آپ مہارت تامہ رکھتے تھے آپ کے مریدین کو ہبریان کے نام سے موسوم کرتے ہیں آپ کا طریق یہ تھا کہ شب و روز ہمہ وقت وضو سے رہتے۔ نماز حضور دل سے ادا کرتے۔ غیر کا ذکر آپ کی مجلس میں ہرگز نہیں آتا تھا کیونکہ ان کے لئے غیر کا وجود ختم ہو چکا تھا۔ قلبی صفائی کے لئے بیحد کوشش کرتے چنانچہ تین چار دن کے بعد جنگل سے میوہ یا سبزی حاصل کر کے افطار کرتے تھے۔ ہمیشہ مراقبہ اور محاسبہ میں رہتے تھے۔ قلبی آنکھوں سے انوار کا مشاہدہ کرتے تھے اور تجرد کی حالت میں صحرا میں رہتے تھے شہر اور بستیوں میں سکونت نہیں کرتے تھے۔ خلق کے ساتھ ملنا جلنا ترک کرتے تھے۔ چونکہ باطنی طور پر تمام مقاصد کو چھوڑ چکے تھے ان کی محض آرزو یہ تھی کہ ظاہر کو باطن جیسا بنا کر توحید میں فنا حاصل کریں کسی بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ آپ ظاہر و باطن چوشد تسلیم دوست ہمارا ظاہر و باطن سب کچھ دوست کے حوالے ہو گیا ہے ما کنوں حقا مسلمان میر ویم اب ہم حقیقی مسلمان ہو گئے ہیں۔

کرامت

حضرت شیخ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت میں نے خرقۂ فقر و ارادت

Marfat.com

زیب تن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بزرگوں کی روحوں نے مجھ کو دعا دی۔ اس وقت میرا شدید گریہ وزاری سے بُرا حال تھا کیونکہ درویشی بہت مشکل کام ہے۔ میں خدا سے ڈر رہا تھا کہ خرقہ تو میں نے پہن لیا ہے لیکن خدانخواستہ کوئی ایسی حرکت نہ مجھ سے سرزد ہو جائے جو میری رسوائی کا باعث ہو۔ (سیر الاقطاب ص ۷۵)

کرامت

ایک دن حضرت ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ پر خشیت الٰہی سے بہت رقت طاری ہوئی آپ زار زار روتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ الٰہی! اگر تو نے بے چارے ہبیرہ سے افطار کا حساب لینا شروع کیا تو اس کا کیا حال ہوگا آواز آئی کہ ہبیرہ تم پر حساب آسان کر دیا اور تم کو بخش دیا پھر اللہ کا ان پر خاص لطف وکرم نازل ہوا ہر شخص ان سے محبت کرنے لگا اور جو وہ چاہتے ہو جاتا۔ (سیر الاقطاب ص ۷۵)

ملفوظات

۱۔ دولت مندوں کے یہاں کا کھانا زہر کی مانند ہے۔ ۲۔ دولت مندوں کے کھانے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ ۳۔ دولت مندوں کے کھانے سے تباہی آتی ہے۔ ۴۔ درویشوں کو سارے جہان سے بیگانہ ہونا چاہیے۔ ۵۔ نہ کسی کی تعریف سے خوش ہونا چاہیے اور نہ ہی کسی کی مذمت سے ناخوش ۶۔ درویش کو درم و دینار سے کیا کام۔ (سیر الاقطاب) ۷۔ ایمان کی سلامتی درویشی میں ہے اور کفر کا خوف دولتمندی میں ہے۔ ۸۔ اس درویش پر افسوس ہے جو بادشاہوں کا کھانا کھاتا ہے۔ اور ان کے پاس بیٹھتا ہے۔ ۹۔ درویش کے نزدیک تعریف اور گالی یکساں ہے۔ (سر العارفین)

وصال

خواجہ ابی ہبیرہ بصری کا لقب امین الدین تھا۔ صائم الدہر تھے آپ نے ۷ شوال ۲۸۷ھ (۹۰۰ء) میں وفات پائی۔

(ماخوذ از خزینۃ الاصفیاء جلد اول ص ۲۳۶ تا ۲۳۸) (حاشیہ سیر الاولیاء اردو ترجمہ ص ۱۱۶)

Marfat.com

حضرت شیخ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش مبارکہ

مقتدائے طریقت، عارفِ حقیقت، شیخ العصر حضرت خواجہ شیخ علو ممشاد دینوری رحمتہ اللہ علیہ طبقہ ثانی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا وطن دینور ہے دینور کرمانشاہ ایران کے مغربی کوہستان کا ایک شہر ہے آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ رجب المرجب شریف ۱۹۶ھ دوشنبہ کے روز مغرب کے وقت کوفہ میں ہوئی۔ (تجلیات خواجگان چشت ص ۱۳۵)

تعلیم و تربیت

جب حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو آپ صرف رات کو دودھ پیتے تھے اور جب صبح صادق ہو جاتی تو ماں کے پستان مبارک کو منہ میں نہ لیتے یعنی آپ تمام عمر روزہ دار رہے۔ تا کہ ملاقاتِ رب العالمین سے ہی روزہ کھولیں

هو الذى قد صام فى ايامه

من فهذه حتّٰى زمان رقاده

ترجمہ: وہ وہ ہیں کہ جنہوں نے تمام عمر روزہ رکھا گہوارے سے لے کر وفات تک

(سیر الاولیاء ص ۱۱۶)

آپ کا وطن دینور تھا (بہ کسر دال و فتح نون) جو کوہستان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے لیکن تربیت آپ نے بغداد شریف میں پائی۔ آپ کا اسم گرامی علو ہے اور لقب کریم الدین ہے۔ (اقتباس الانوار ص ۲۶۳) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہ العزیز یگانہ روزگار تھے حافظ قرآن تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے بڑے باعظمت و کرامت بزرگ تھے شیخ جنید بغدادی شیخ رویم، سفیان ثوری اور شیخ المشائخ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس سرہ العزیز کے صحبت یافتہ تھے۔ حضرت خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی آپ کو خلافت ملی۔ علاوہ ازیں دیگر مشائخ و اولیاء کی صحبت بھی نصیب ہوئی ہر مشائخ سے آپ نے فیض اخذ کیا۔

(خلاصہ از اقتباس الانوار ص ۲۶۳)

Marfat.com

خرقہ ارادت

آپ کے پاس اکثر حضرت خضر علیہ السلام آیا کرتے تھے ایک دن حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو فرمایا کہ اے خواجہ ہبیرہ بصری رحمتہ اللہ علیہ اس دور میں بہت بڑے بزرگ ہیں اور جس پر ان کی نظر پڑ جاتی ہے وہ شیخ کامل ہو جاتا ہے تم ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہو جاؤ۔ ہدایت ملتے ہی حضرت شیخ ممشاد علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ شیخ ہبیرہ بصری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ ہبیرہ بصری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا۔ اے علو! تمہارا کام ہمیشہ بلند رہے گا میں خدا سے دعا گو ہوا تھا کہ وہ تم کو میرا جانشین بنا دے پھر انہیں اپنے ساتھ خلوت میں بٹھا کر ذکر الٰہی میں لگا دیا۔ یہاں تک کہ سارے پردے اُٹھ گئے اور عرش سے تحت الثریٰ تک ان پر روشن ہو گیا پھر حضرت ہبیرہ نے کہا اے علو! ابھی بلندی تک پہنچنے میں دیر ہے یہ درجہ تو مبتدیوں کا ہے۔ اگر منتہی لوگ لوح محفوظ دیکھ لیں تو انہیں پتہ چلے کہ کچھ دیکھا ہے کچھ عرصہ آپ نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں رہ کر ریاضت و مجاہدہ کی حتیٰ کہ حضرت ہبیرہ بصری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا مبل جو انہیں بزرگوں سے حاصل ہوا تھا شیخ ممشاد علو کو عطا فرمایا اور اپنے سجادہ پہ بٹھایا۔ (خلاصہ از سیر الاقطاب ص ۹۔۸۰)

کرامت

ایک مرتبہ کافروں کی بہت بڑی جماعت پوجا پاٹ کے لئے کہیں جا رہی تھی آپ کی نظر مبارک ان پر پڑی تو آپ نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی پوجا کرنے میں تمہیں شرم نہیں آتی بس اتنا فرمانا تھا ان کے دلوں سے جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی دور ہو گئی وہ سب مسلمان ہو گئے۔ (سیر الاقطاب ص ۹۰)

ملفوظات

۱۔ حق کی راہ دور ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبر شدید ہے۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ جس کا مقصود ہو تقدیریں اس کی طاقت نہیں رکھتیں اور خطرات اس پہ قابض نہیں ہو سکتے (طبقات امام شعرانی ص ۲۲۵) ۳۔ مومن کے دل میں خدا کی جگہ ہے کہ وہ دل کے سوا باطن میں اور کہیں نہیں پہنچتا۔ ۴۔ جب بندہ تفرقہ میں مبتلا ہوتا ہے تو پھر دل اس کا مقام نہیں رہتا۔ ۵۔ چالیس سال ہو گئے ہیں کہ بہشت اور جو کچھ بہشت میں ہے میرے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ لیکن میں نے اس پر

Marfat.com

ایک نظر بھی نہیں ڈالی کیونکہ میرا مقصود صرف اس کی ذات ہے۔ ۶- اللہ تعالیٰ کی صحبت اور حضوری میں کسی غیر کو دیکھنا شرک ہے۔ ۷-معرفتِ کامل خدا کے ساتھ صدق واحتیاج کا نام ہے۔ ۸- طریق الحق بعید والسیر مع الحق شدید یعنی خدا کا راستہ بہت دور کا ہے اور اس کے ساتھ چلنا بہت سخت ہے۔ ۹- جو شخص خدا کے دوستوں میں سے کسی کا منکر ہے اس پر کم از کم عذاب یہ ہے کہ جو کچھ اس دوست کے پاس موجود ہے اس سے اس انکار کرنے والے کو محروم رکھا جاتا ہے۔ ۱۰- ادب المرید فی التزام حومات المشائخ و خدمت الاخوان و الخروج من الاسباب وحفظ ادب الشرع فے نفسہ یعنی مشائخ کی عزت کا احترام اپنے بھائیوں کی خدمت، اسباب دنیا سے وارستگی اور اپنے نفس پر آداب شریعت کی حفاظت کا التزام مرید کے آداب ہیں۔ (نفحات الانس اُردو ترجمہ ص ۲۵۸-۲۵۷)

وصال

آپ کا وصال ۲۹۹ھ میں ہوا۔ آپ کا وصال ۱۴ محرم ۲۹۹ھ کو ہوا۔ (سیر الاقطاب ص ۸۲)

خلفاء

آپ کے تین خلفاء تھے۔ ۱- حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی ۲- حضرت خواجہ شیخ ابو عامر ۳- شیخ احمد آسود دینوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابو اسحاق شامی چشتی رحمتہ اللہ علیہ

امام الاصفیاء، فنا فی الرسول، شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمتہ اللہ علیہ ۱۷ ذی الحجہ ۲۳۷ھ بروز جمعہ المبارک وقت تہجد دمشق ملک شام میں آپ کی ولادت با سعادت ہوئی۔ یاد رہے کہ چشت خراسان میں ایک شہر کا نام ہے دارالخلافہ ہرات کے قریب ایک پہاڑی درّہ کے پاس واقع ہے۔ اس مقام کو شاقلان پیران بھی کہا جایا ہے۔

(خلاصہ: تجلیات خواجگان چشت ۱۴۲)

بیعت وخلافت

لطائف اشرفی میں ہے کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے عیسیٰ حکم

Marfat.com

سے ملک شام سے آپ بغداد شریف جا کر حضرت خواجہ علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مرید ہوئے۔ سیر الاقطاب میں ہے کہ حضرت خواجہ دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابواسحاق کو خلوت میں بٹھا دیا اور فرمایا کہ ہمارے مشائخ کا طریقہ نفس کے ساتھ معاملہ کرنے کا رہا ہے تم بھی فقر و فاقہ اختیار کرو اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ پس سات سال تک حضرت ابواسحاق شامی اپنے پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں رہ کر مجاہدہ نفس کرتے رہے اور اکیس روز جو کچھ روٹی کا ٹکڑا اور پانی میسر آ جاتا آپ افطار کر لیتے آخر میں غیب سے آواز آئی کہ اے علو! ابواسحاق کا کام پورا ہو گیا ہے اور وہ درجہ فائقہ پر پہنچ گیا ہے اب انہیں اپنا خرقہ پہنا کر اپنا قائم مقام بنا دو۔ حضرت خوجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کے مطابق انہیں اپنا خرقہ عطا فرمایا اور اپنی خلافت و اجازت سے نوازا۔ اسی وقت آواز آئی کہ ابواسحاق! تم اب میرے مقبول بندوں میں شامل ہو گئے ہو۔ (سیر الاقطاب ص ۸۴-۸۳)

سلسلہ چشتیہ کی وجہ تسمیہ

جب آپ اپنے مرشد کے پاس پہنچے اور مرید ہو گئے تو آپ کے مرشد نے آپ سے پوچھا کہ نام کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا مجھے ابواسحاق شامی کہتے ہیں۔ یہ سن کر آپ کے مرشد کریم نے فرمایا آج سے لوگ تجھے ابواسحاق چشتی کہیں گے۔ اہل چشت اور اس ملک کے لوگ آپ سے ہدایت پائیں گے اور جو لوگ آپ کے سلسلے میں داخل ہوں گے ان کو بھی قیامت تک لوگ چشتی کہیں گے پس تربیت کے بعد حضرت خواجہ نے آپ کو چشت بھیج دیا۔ اسی دن سے خواجگان چشت اہل بہشت کا ظہور ہوا۔ (مراۃ الاسرار ص ۱۰۲)

(فائدہ) الحمد للہ ہمارا اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب انبیاء کرام کی دعاؤں کو رد نہیں فرماتا بلکہ شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔ انبیائے کرام کے صدقے اولیاء کرام کی زبان مبارک سے بھی جو کچھ نکل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے۔ کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ بَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ میں اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے وَيَدَهُ الَّتِىْ يَبْطِشُ بِهَا میں اس کا ہاتھ ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ پکڑتا ہے وَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا اور اس کا پاؤں کہ اس سے چلتا ہے۔ وَاِنْ سَاَلَنِىْ اگر یہ بندہ مجھ سے سوال کرتا

Marfat.com

ہے لَاُعْطِيَنَّهٗ تو میں اسے عطا کرتا ہوں وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ اگر یہ بندہ میرے ساتھ پناہ پکڑتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ فَاعِلُهٗ تُرَدُّدِیْ عَنْ نَّفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْسَرُهُ الْمَوْتُ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ کسی چیز کے کرنے میں توقف اور تردّد نہیں کرتا جیسا کہ مومن کی جان قبض کرنے سے کہ وہ موت کو ناخوش رکھتا ہے حال یہ ہے کہ میں اسکی ناخوشی کو ناخوش جانتا ہوں اور اس کو مرنے سے چارا نہیں

(مشکوۃ شریف باب ذکر اللہ عز وجل وتقرب الیہ) حدیث نمبر ۶ بخاری شریف

پس واضح ہوا کہ اللہ کے محبوب بندے جو زبان سے نکال دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بول کو پورا فرما دیتا ہے۔

الحمد للہ جو کچھ دینوری رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلا اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے پورا فرمایا۔ ہندوستان و پاکستان کے علاوہ پوری دنیا میں یہ سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ عرصہ دراز گزر چکا ہے یہ سلسلہ پوری آب وتاب کے ساتھ روشن ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

سماع اور کرامت

حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمتہ اللہ علیہ سماع کثرت سے سنتے تھے۔ علمائے وقت میں کسی کو بھی مجال نہ تھی کہ اعتراض کرے جو شخص آپ کی مجلس سماع میں شریک ہوتا تھا پھر کبھی اس سے گناہ سرزد نہ ہوتا تھا۔ حضرت شیخ کے وجد کے اثر سے حاضرین مجلس پر بھی وجد اور ذوق طاری ہو جاتا تھا اور جب آپ وجد میں کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ در و دیوار وجد میں ہیں اور ان سے پسینہ بہتا تھا نیز جس مرض کا مریض آپ کی مجلس سماع میں شریک ہوتا تھا اسے شفائے کامل حاصل ہو جاتی تھی لیکن آپ دنیا داروں اور دولت مندوں کو مجلس سماع میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اگر اتفاق سے کوئی ایسا شخص شریک مجلس ہوتا تو تارک الدنیا ہو جاتا جب آپ سماع کا ارادہ کرتے تھے تو دو تین دن پہلے اپنے اصحاب کو خبردار کرتے تھے اور خود روزہ رکھتے تھے اور قوالوں کو بھی توبہ کراتے تھے۔ (اقتباس الانوار ص ۲۷۲)

ملفوظات

۱- سماع کے لئے اجتماع اخوان کی شرط ضروری ہے تا کہ اس وقت سب کا دل خدا کی طرف متوجہ رہے اور سب حاضرین دیدار یار کے طالب ہوں۔ ۲- الفقرا کنفس واحدٍ

Marfat.com

سارے فقراء ایک جیسے ہیں۔ ۳- جو لذت بھوک میں مجھے ملتی ہے وہ کسی چیز میں نہیں ملتی (سیر الاقطاب) ۴- ہر ایک کو راہِ خدا کا طالب ہونا چاہیے۔ ۵- اگر اہل سماع میں سے ایک کا دل بھی متفرق ہو تو سب کے دل متفرق ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ تمام فقراء ایک جان کی طرح ہوتے ہیں۔ ۶- فقراء اور مساکین اللہ کے دوست ہیں۔ ۷- الفقر طریق الاولیاء یعنی فقر اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی راہ ہے۔ ۸- جو درویشی کی راہ چلا وہ کسی مرتبے کو جا پہنچا۔ ۹- بھوک میں اللہ تعالیٰ کے اسرار اور نعمتیں ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ محرم اسرار و اہل نعمت بناتا ہے اسے بھوکا رہنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ ۱۰- لا محب محبوس یعنی محب قیدی ہوتا ہے پرواز نہیں کر سکتا۔

(تجلیات خواجگان چشت)

وصال

آپ کا وصال با کمال ۱۴ محرم الحرام باختلاف روایت ۱۴ ربیع الثانی ۳۱۵ھ بروز شنبہ بوقت نماز عصر بمقام عکہ میں ہوا خزینۃ الاصفیاء نے ۳۲۹ھ لکھی ہے۔ آپ کا مزار پُر انوار عکہ ملک شام میں مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کے مزار پُر انوار کی یہ خصوصیت زبان زد عام ہے کہ آپ کے وصال با کمال کے بعد سے ہر شام سے لے کر صبح صادق تک غیب سے چراغ روشن ہو جاتا ہے خواہ کتنی آندھی آئے یا طوفان یا بارشیں ہوں چراغ نہیں بجھتا بلکہ مسلسل جلتا رہتا ہے۔ (تجلیات خواجگان چشت ص ۱۵۱-۱۵۰)

حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

عمدۃ الابرار، قدوۃ الاخیار، رئیس الاولیاء حضرت خواجہ شیخ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے عظیم بزرگ ہو چکے ہیں بلکہ آپ کی آمد مبارک کی خوشخبری قبل از وقت ہی حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے دے دی تھی حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس شریف میں لکھا ہے کہ آپ سلطان فرستانہ کے فرزند ہیں جو کہ شرفاء و امرائے چشت سے تھے سلطان کی ایک بہن نہایت صالحہ نیک بخت تھیں شیخ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ اکثر ان کے گھر جایا کرتے تھے ان کے یہاں کھانا بھی کھا لیا کرتے تھے آپ نے صالحہ خاتون سے فرمایا کہ تمہارے بھائی کے ہاں ایک لڑکا ہونے والا ہے۔ اس کی

Marfat.com

بڑی شان وشوکت ہوگی تم کو اپنی بھاوج کی حفاظت کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ خیال رکھنا کہ ایام حمل میں وہ کوئی چیز ایسی نہ کھا بیٹھے جو حرام ہو یا اس میں شبہ حرام کا ہو وہ عفیفہ اور صالح خاتون حضرت ابواسحاق کے ارشاد گرامی کے مطابق اپنے ہاتھ سے چرخہ کات کر اور سوت بیچ کر اپنی بھاوج کی ضروریات خوردنی خرید کر لاتی یہاں تک کہ ۲۶۰ھ (۸۷۳ء) معتصم باللہ کے زمانے میں خواجہ ابواحمد پیدا ہوئے اور وہی پھوپھی صالحہ آپ کی اپنے گھر میں رزق حلال سے پرورش کی ذمہ داری نبھاتی رہی۔ (نفحات الانس شریف ص ۵۵۹-۵۵۸) اور تجلیات خواجگان چشت میں آپ کی پیدائش مبارکہ ۲ رجب المرجب ۲۶۰ھ بروز چہارشنبہ شب کے وقت بدخشاں میں ہوئی۔ جبکہ سیر الاولیاء کے حاشیئے پہ اعجاز الحق قدوسی نے آپ کی ولادت با سعادت کے متعلق لکھا ہے کہ آپ ٦ ماہ رمضان ۲۶۰ھ (۸۷۳ء) میں معتصم باللہ کی خلافت کے زمانہ میں پیدا ہوئے (سیر الاولیاء اُردو ترجمہ ص ۱۱۸) اس طرح مراۃ الاسرار میں آپ کی پیدائش کا سال ۲۶۰ھ قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ المعتصم باللہ کی تاریخ ولادت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف لطیف تاریخ الخلفاء میں ۱۸۰ھ قرار دی ہے۔ اس کی امارت کی بیعت ماہ رجب ۲۱۸ھ میں ہوئی۔ جبکہ ۱۹ ربیع الاول ۲۲۷ھ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۵۲-۲۵۱-۲۵۰) اس لئے اگر غور کیا جائے تو آپ کی پیدائش کے سال کے متعلق حتمی طور پر کچھ کہنا محض خیال ہے۔ فلہذا حضرت شیخ ابواحمد ابدال رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت کا سال ۲۱۸ھ تا ۲۲۷ھ ہونا چاہیے۔ مگر سوائے نفحات الانس کے بقیہ اکثر کتابوں میں آپ کی ولادت کا سال ۲۶۰ھ بیان کیا گیا ہے ممکن ہے نفحات الانس میں کاتب کی غلطی کا نتیجہ ۲۶۰ھ کی بجائے ۳۶۰ھ ہو کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ تاریخ ولادت تو ۳۶۰ھ ہو اور تاریخ ولادت ۳۵۵ھ ہو اور عمر ۹۵ سال ہو۔ اسی نفحات الانس کے مترجم حضرت شمس بریلوی نے صفحہ ۵۵۹ پر لکھا ہے کہ پس واضح ہوا کہ ۳۶۰ھ پیدائش کاتب کی غلطی ہے اسی لئے وہاں بھی فقیر نے ۲۶۰ھ کر دیا ہے۔۔ واللہ اعلم (ابواحمد غلام حسن اویسی)

حسب ونسب

آپ صحیح النسب حسنی سادات تھے حضرت شیخ ابواحمد چشتی ابن سلطان فرسناقہ ابن سید ابراھیم بن سید یحییٰ ابن ناصر الدین۔ ابن سید حسن ابن سید مجد المعالی ابن سید عبداللہ ابن سید حسن

Marfat.com

مشنیٰ ابن امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم (سیر الاقطاب ص ۸۷)

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ کی پیشین گوئی

جب کبھی حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے گھر آتے تو حضرت ابو اسحاق رحمتہ اللہ علیہ ننھے ابو احمد ابدال رحمتہ اللہ علیہ کو گود میں دیکھ کر فرماتے اس بچے سے انشاء اللہ ایک بہت بزرگ خانوادے کا آغاز ہوگا اور عجیب وغریب احوال وآثار ظہور پذیر ہوں گے اتفاقاً ایک دن صرف سات سال کی عمر مبارکہ میں حضرت شیخ ابو احمد ابدال چشتی حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی کی مجلس میں پہنچ گئے اس وقت مجلس سماع منعقد تھی اسی حالت میں حضرت خواجہ ابو اسحاق کی نظر ان پر پڑی آپ نے بچے کو پکڑ کر اپنے قریب کر لیا اور سینے سے لگا کر بچے کو علم لدنی میں ماہر کر دیا (سیر الاقطاب)

خرقہ فقر وارادت

جب آپ کی عمر مبارکہ بیس سال ہوئی تو ایک دن اپنے والد گرامی کے ساتھ شکار کے لئے گئے اتفاقاً ایک پہاڑ پہ ابو اسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ کو چالیس اشخاص رجال غیب کے ساتھ دیکھ آپ ان کے پاس گئے سب سامان اسلحہ اور گھوڑا وغیرہ وہیں چھوڑا صرف ایک کمبل اوڑھ کر حضرت ابو اسحاق کے ساتھ چلے گئے۔ تلاش بسیار کے باوجود آپ اپنے والد گرامی کو نہ ملے کچھ دنوں بعد ایک آدمی سے خبر ملی کہ فلاں پہاڑی علاقہ میں حضرت ابو اسحاق کے ساتھ ہیں آپ کے والد گرامی نے سردار بھیجے کہ اسے سمجھا بجھا کر واپس لاؤ مگر آپ نہ آئے سات سال تک مرشد کریم کی خدمت اقدس میں رہے۔ ایک دن مرشد کریم نے آپ کو خرقہ عطا فرمایا اپنی جگہ پہ بٹھایا اور فرمایا اے ابو احمد تم میرے فرزند ہو۔ اپنے پیران سلاسل سے مجھے جو نعمتیں بھی ملی تھیں وہ آج میں تمہیں دے رہا ہوں پھر ہاتھ پکڑ کر قبلہ رو ہو کر دعا فرمائی غیب سے آواز آئی کہ ابو احمد کو میں نے اپنے مقبول بندوں اور دوستوں میں شامل کیا اور جو شخص بھی ان کے ساتھ رہے گا اسے بھی اپنا دوست بناؤں گا۔ (سیر الاقطاب ص ۹۱)

کرامت

کہتے ہیں کہ آپ کے باپ کا شراب خانہ تھا ایک دن شراب خانہ میں داخل ہو کر دروازہ

Marfat.com

اندر سے بند کر شراب خانے میں توڑ پھوڑ شروع کردی۔ آپ کے باپ کو علم ہوا تو اس نے چھت پر چڑھ کر بڑے غصے سے ایک بھاری پتھر اٹھا کر اس کے روزن سے آپ کو مارنے کے لئے پھینکا۔ وہ روزن بند ہو گیا اور پتھر ہوا میں معلق ہو گیا آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی آپ کی یہ کرامت دیکھ کر آپ کے والد نے بھی گناہوں سے توبہ کر لی (نفحات الانس ص ۵۵۹)

کرامت

آپ ایک دن کفار کے علاقہ سے گزرے کفار نے آپ کو پکڑ کر پوچھا کیا تم مسلمان ہو؟ آپ نے فرمایا بحمدہ تعالیٰ میں مسلمان ہوں۔ کفار نے کہا کہ ہم مسلمانوں کو زندہ نہیں چھوڑتے اسے آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ اگر کوئی واقعی مسلمان ہے تو اسے آگ نہیں جلائے گی۔ پھر ہم صرف اسی کو مسلمان سمجھتے ہیں حضرت شیخ نے فرمایا اگر کوئی مسلمان سچے دل سے کلمۂ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے گا تو اسے آگ نقصان نہیں پہنچا سکتی پس ان کفار نے آگ جلائی اور آپ کو آگ میں ڈال دیا آپ نے آگ میں پہنچتے ہی مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنی شروع کر دی وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ کفار یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ سبھی خلوص دل سے مسلمان ہو گئے اس دن دس ہزار کافر مسلمان ہوئے۔ ان میں سے ایک سو افراد نے آپ کی خدمت اختیار کر کے شیخ کامل کے درجے کو پہنچے۔ (سیر الاقطاب)

وصال

آپ کا وصال باکمال ۱۴ جمادی الاول ۳۵۵ھ ہجری بروز سوموار بوقت چاشت قصبہ چشت ہرات سے تیس کوس کے فاصلے پر ہوا وہیں آپ کا مزار پُر انوار مرجع خلائق عام ہے۔

(تجلیات خواجگان چشت ص ۱۶۲)

ملفوظات

۱- جو صدق دل سے اور اخلاص باطنی سے کلمہ گو ہے اس کا یقین ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں وہ ضرور دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے۔ ۲- دوزخ کی آگ گنہگاروں، مشرکوں اور بت پرستوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ۳- اللہ کے دوست اس خوف سے روتے ہیں کہ وہ قادر اور عادل ہے جس کو چاہتا ہے ایک دم بلا لیتا

Marfat.com

ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی بارگاہ سے دور کر دیتا ہے۔ ۴- عام جب خاص کی صحبت میں رہتا ہے تو تھوڑے عرصے میں ہی وہ بھی خاص ہو جاتا ہے۔ ۵- ظاہری ورد تو ہر ایک جانتا ہے باطنی ورد سماع ہے ۶- جب ورد کے وقت کا پابند رہے تو درویش خوش رہتا ہے اور جب اس میں ناغہ ہو جائے تو غمگین ہوتا ہے (سر العارفین)

حضرت خواجہ ابو محمد ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مادرزاد ولی

حضرت شیخ ابو محمد ناصر الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ جب آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں چار ماہ کے تھے کہ آپ کی والدہ، ماجدہ اکثر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد سنتی رہتی تھیں۔ ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ نے اپنے شوہر جناب حضرت خواجہ شیخ ابو احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ کو اس بات کا تذکرہ سنایا کہ میں اکثر کلمہ طیب کا ذکر سنتی رہتی ہوں۔ تو آپ نے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فرزند سعید اور ولی اللہ عطا کرنے والا ہے۔ ایک دن حضرت ابو احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنی زوجہ محترمہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اچانک بلند آواز سے السلام علیکم یا ولی اللہ خلیفتی فرمایا۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا۔ حضرت کیا معلوم کہ شکم میں لڑکی ہے یا لڑکا۔ آپ ایسا فرما رہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے اشارت اور بشارت سے نوازا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ مجھے مادرزاد ولی فرزند عطا ہوگا اور یہ میں نے لوح محفوظ پر بھی پڑھ لیا ہے

(سیر الاقطاب ص ۹۶)

(فائدہ) کوئی مانے یا نہ مانے اسکی مرضی یہ دنیا دار العمل ہے۔ کوئی اچھے عقائد اختیار کرے یا جیسے بھی یہ اسکی مرضی ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو علوم سے نوازتا ہے اس سلسلے میں ثبوت درکار کرنے والوں کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ میں سامان وافر موجود ہے ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنے والے حقائق سے محروم ہی رہتے ہیں۔ ان کے لئے خسارہ ہی خسارہ ہے جیسے دیکھئے خالق کائنات نے ارشاد فرمایا: وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝ (پ ۳، البقرہ آیت نمبر ۲۵۸) اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا

Marfat.com

(کنز الایمان) پس واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ضدی اور ہٹ دھرم کو ہدایت سے نہیں نوازتا۔

پیدائش

ولی مادرزاد، امام العارفین، سلطان الاولیاء، برہان الواصلین حضرت شیخ ابو محمد ناصر الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ ۲۶ محرم الحرام ۲۹۹ھ بروز چہار شنبہ (بدھ) بوقت عصر آپ کی ولادت باسعادت چشت شریف میں ہوئی۔ (تجلیات خواجگان چشت ۱۶۴)

جانشینی

آپ اپنے والد گرامی کے انتقال کے بعد ان کے جانشین ہوئے جیسے ان کے والد گرامی کی وصیت مبارکہ تھی۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۴ سال تھی۔ آپ اس عمر میں علوم دینی اور حقائق معرفت کی تعلیم مکمل کر چکے تھے آپ زہد و ورع میں کامل تھے آپ دنیا اور اہل دنیا سے بالکل مجتنب تھے۔ (نفحات الانس ص ۵۶۰)

کرامت

آپ ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے پہ بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ کا لڑکا آپ سے ملنے آیا۔ گھوڑے سے اتر کر آپ کے پاس آ بیٹھا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر ملک کے کسی گوشہ میں ایک بڑھیا بھی بھوکی سوگئی تو قیامت کے دن وہ والیٔ ملک کا دامن پکڑے گی۔ پھر شہزادے نے آپ کے سامنے بڑے قیمتی تحفے پیش کئے آپ نے تبسم فرما کر کہا ہمارے خواجگان میں سے کسی نے بھی یہ چیزیں قبول نہیں کیں نہ مجھے ان کی ضرورت ہے یہ کہہ کر آپ نے آسمان کی طرف منہ کر کے عرض کیا۔ یا اللہ! اپنے بندوں کی دولت ان لوگوں کو دکھادے یہ کہنا تھا کہ ہزاروں مچھلیاں اپنے منہ میں دینار لے کر اوپر آ گئیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ خزانے عطا فرمائے ہیں۔ اس لئے تیری چیزوں کی ہمیں ضرورت نہیں۔ (مراۃ الاسرار ص ۴۲۱)

فتح سومنات

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ جس زمانے میں سلطان محمود غزنوی سومنات کی لڑائی کے لئے (ہندوستان) گئے ہوئے تھے اس زمانے میں آپ کو

Marfat.com

خواب میں دکھائی دیا کہ تم کو سلطان مجاہد کی مدد کے لئے جانا چاہیے۔ چنانچہ آپ ستر سال کی عمر میں چند درویشوں کے ساتھ سومنات کی طرف روانہ ہوئے جب آپ وہاں پہنچے تو بڑھاپے میں بھی بہ نفس نفیس مشرکوں اور بت پرستوں کے ساتھ جہاد کیا، ایک دن مشرکوں کا جنگ میں پلہ کچھ بھاری ہوا یہاں تک کہ اسلامی فوج جنگل میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئی تو خواجہ محمد قدس سرہ العزیز کا ایک مرید آ گیا۔ اس کا نام محمد کاکو تھا خواجہ صاحب نے میدانِ جنگ سے اسکو بلایا کہ اے کاکو! پہنچ! لوگوں نے دیکھا کہ کاکو جھپٹتا ہوا پہنچا اور بڑی بے جگری کے ساتھ جہاد کرنے لگا یہاں تک کہ کافروں کا لشکر لوگوں نے محمد کاکو کو چشت میں دیکھا کہ یکا یک چکی کے پاٹ کو دیوار سے مارنا شروع کر دیا لوگوں نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو وہی بات بیان کی جو غزنین میں لشکر الاسلام کو پیش آئی تھی (نفحات الانس ص ۵۶۰)

(فائدہ) اس قسم کی کرامات بکثرت ہیں اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ جو آپ نے مسجد نبوی شریف میں خطبہ دیتے ہوئے نہاوند میں حضرت ساریہ کو خطاب کرتے ہوئے ہدایت دی تھیں کافی ہے علاوہ ازیں واقعہ معراج کافی ہے کہ فوراً پورا سفر کتنے عرصے میں طے ہوا کہ واپسی ہوئی تو بستر کی سردی وگرمی میں کوئی تغیر پیدا نہ ہوا جس دروازہ میں سے آپ گزر کر گئے تھے اس کا کنڈہ ابھی تک محوِ حرکت میں تھا۔ جس وضو سے آپ نے وضو فرمایا تھا وہ ابھی تک جاری تھا خشک نہیں ہوا تھا کہ آپ گئے بھی اور آئے بھی۔

وصال

آپ کا وصال باکمال ۴ ربیع الثانی ۴۲۱ھ باختلاف روایت ۴۱۱ھ میں چشت شریف میں ہوا مزار پرانوار قصبہ ہرات چشت شریف میں ہے۔ (تجلیات خواجگان چشت ص ۱۰۲)

ملفوظات

۱- اول و آخر میں ترک دنیا ہے اس لئے دنیا کے غرور سے دل کی حفاظت کرنی چاہیے۔ (مراۃ الاسرار) ۲- میں اس لئے روتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بچپن میں نوازش فرمائی ایسا نہ ہو کہ میرے کام کا انجام دگرگوں ہو جائے۔ ۳- اللہ تعالیٰ کی حکمت ہمیں کچھ معلوم نہیں (سیر العارفین) ۴- خدائی علم وہ علم ہے جسے کوئی عقل نہیں پا سکتی مگر اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے (سیر العارفین) ۵- تمام انبیاء و اولیاء نے فقر و فاقہ اختیار کیا ہے۔ ۶- تمام فقراء کے سردار حضرت محمد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ۷- جو فقر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تھا وہ کسی پیغمبر کے گھر میں نہ تھا۔ ۸- ہمارے تمام پیر فقیر تھے (سر العارفین ص ۱۰۲) ۹- افسوس اس درویش پر جو دعویٰ تو درویشی کا کرے اور ہم نشینی اہل دنیا کی اختیار کرے ۱۰- درویش کو درویش ہی سے مل کر بیٹھنا چاہیے۔ ۱۱- اہل دنیا کی صحبت درویش کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح ہینگ کستوری کو خراب کر دیتی ہے۔ (سر العارفین)

خلفاء

آپ کے تین جید اور مقرب خلفاء تھے۔ ۱- حضرت ناصر الدین خواجہ ابو یوسف چشتی ۲- حضرت محمد کاکو ۳- حضرت استاد مرداں قدس اللہ اسرارہم (سیر الاقطاب ص ۱۰۲)

حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت

امام العارفین، سلطان العارفین برہان الواصلین، قطب الاقطاب حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت سید سمعان رحمتہ اللہ علیہ ۱۴ شعبان المعظم ۳۷۵ھ بروز جمعرات بوقت مغرب آپ کی ولادت باسعادت چشت شریف میں ہوئی۔

(تجلیات خواجگان چشت ص ۱۷۶)

شجرہ نسب شریف

آپ کا لقب مبارک ناصر الدین تھا آپ کے والد ماجد محمد سمعان رحمتہ اللہ علیہ نجیب الطرفین سید تھے آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے حضرت خواجہ ابو یوسف بن خواجہ محمد سمعان بن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید حسین بن سید عبد اللہ الملقب علی اکبر بن حضرت امام حسن عسکری بن حضرت امام علی تقی بن حضرت امام محمد نقی بن حضرت امام علی رضا بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت زین العابدین بن حصرت امیر المومنین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب (سیر الاقطاب ص ۱۰۳)

Marfat.com

تعلیم وتربیت

حضرت خواجہ ابو محمد رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی بہن کی شادی غیبی بشارات کے مطابق سید محمد سمعان سے کردی تھی۔ سید محمد سمعان نے بھی شادی کے بعد یہیں چشت میں ہی سکونت اختیار کرلی تھی۔ آپ کے ہاں خواجہ ابو یوسف پیدا ہوئے۔ خواجہ ابو محمد رحمتہ اللہ علیہ نے پینسٹھ سال کی عمر میں شادی کی لیکن آپ کا کوئی لڑکا جوان نہ ہوا آپ نے اپنے بھانجے خواجہ ابو یوسف کی پرورش اپنے فرزند کی طرح کی۔ اور سلوک الی اللہ تربیت دی حضرت خواجہ ابو محمد رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت خواجہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ آپ کے قائم مقام ہوئے پچاس سال کی عمر مبارک میں حضرت خواجہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ پر غلبہ محبت و ترک دنیا ہوا (مراۃ الاسرار ص ۴۶۳)

کرامت اور شادی

خواجہ ابو محمد رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد خواجہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ ہرات میں تشریف لے گئے راستے میں ایک گاؤں آیا اس گاؤں کا نام کنک تھا۔ وہاں ایک درویش نہایت متقی و پرہیزگار رہتا تھا ان کی ایک نہایت پارسا اور خوبصورت بیٹی تھی۔ ان کی بیٹی نے رات خواب میں دیکھا کہ چودھویں کا چاند اتر کر میرے پاس آ گیا ہے۔ اور وہ چاند مجھے کہنے لگا کہ تم میری بیوی ہو میں نے تمہیں خدا سے چاہا ہے۔ صبح ہوئی تو اس لڑکی نے اپنے والد کریم سے خواب بیان کر کے اسکی تعبیر پوچھی۔ وہ اللہ کا بندہ خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے حضرت خواجہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ ابھی کچھ نہ پوچھا تھا کہ حضرت خواجہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے خود ہی لڑکی کا خواب والا سارا واقعہ بیان کر دیا اور اس درویش کو تسلی دی کہ وہ چودھویں کا چاند میں ہی ہوں اور میں نے ہی تمہاری بیٹی اللہ سے مانگی ہے۔ اس درویش نے اپنی لڑکی کا نکاح حضرت خواجہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ سے کر دیا۔ حضرت خواجہ ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اپنی زوجہ کو لے کر واپس چشت شریف لائے۔ اسی پارسا بی بی کے بطن سے حضرت خواجہ مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ تاج الدین ابوالفتح پیدا ہوئے۔

(خزینۃ الاصفیا، جلد ۲ ص ۲۰۶-۲۰۷)

Marfat.com

کرامت

حضرت خواجہ یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے گھر میں ایک بہت بڑا پتھر تھا آپ اکثر اس پر نماز پڑھتے تھے ایک دن آپ نماز ادا کر کے اپنے گھر سے نکلے۔ وہ پتھر بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ لوگوں نے پتھر کو چلتے دیکھا تو جمع ہو کر یہ تماشا دیکھنے لگے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں کو شور اور تالیاں بجاتے دیکھا تو پیچھے مڑ کر پتھر کو آتے دیکھ کر فرمایا یہاں رک جاؤ۔ وہ پتھر وہیں رک گیا۔ اس دن سے کئی اولیاء اللہ نے اس پتھر پہ حضرت خضر علیہ السلام کو بیٹھے دیکھا۔ اس پتھر سے اندھیری راتوں میں نور کی شعاعیں نکلتی ہیں جس سے تمام گاؤں روشن ہو جاتا ہے۔ (خزینۃ الاصفاء جلد۲ ص ۴۷)

ملفوظات

۱- علم معرفت میں جتنا بھی کمال حاصل کر لیا جائے لیکن علم ظاہری کے بغیر کام نہیں چلتا (سیر الاقطاب) ۲- جو چیز سماع میں حاصل ہوتی ہے سو سال کی عبادت سے بھی حاصل نہیں ہوتی ۳- پیغمبروں کی صحبت اثر والی ہوتی ہے۔ ۴- پیغمبروں کی صحبت کی برکت سے دولت مند اور اہل دنیا دنیا کو ترک کر دیتے ہیں۔ ۵- دولتمندوں کی صحبت پیغمبروں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتی اور تمام پیغمبر محفوظ ہیں اور ہم محفوظ نہیں ۶- درویش فقر ہی میں سلامت رہتا ہے۔ ۷- فقیر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دوست ہیں۔ ۸- فقر ایک بڑی بھاری نعمت ہے سوائے انبیاء اور اولیاء کے کوئی اس سے واقف نہیں۔ ۹- فقراء اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں ہیں (سر العارفین) ۱۰- بغیر علم کے درویشی بے معنی چیز ہے۔ (سیر الاقطاب)

وفات

آپ کی وفات خزینۃ الاصفیاء جلد۲ ص ۴۹ اور اقتباس الانوار میں ۳ رجب المرجب ۴۵۹ھ بیان کی گئی ہے۔ مراۃ الاسرار میں صرف ۴۵۹ھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح اقتباس الانوار میں خزینۃ الاصفیاء کے مطابق آپ کی تاریخ وصال ۱۳ رجب ہے

Marfat.com

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

یگانہ روزگار، صاحب اسرار، معدنِ انوار اور قدوۃ الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی بن حضرت خواجہ ابو یوسف ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ شعبان المعظم ۴۱۹ھ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

(تجلیات خواجگان چشت ص ۱۸۹)

خرقہ فقر وارادت

آپ کا لقب قطب الدین تھا۔ آپ اپنے معاصرین مشائخ میں بہت زیادہ مقبول اور محترم تھے سب اُن کے حلقہ بگوش اور اوائل عمر ہی سے آپ کی تعظیم میں کوشش کرتے تھے۔ آپ سے استفادہ کرتے۔ آپ کے اقوال و افعال شریعت مطہرہ کے مطابق ہوتے تھے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں کامل تھے۔ صوفیاء کرام آپ کو شرف الاسلام والمسلمین، شمع صوفیاء اور چراغ چشتیاں کے نام سے یاد کرتے آپ کو خرقہ فقر وارادت اپنے والد گرامی حضرت سید الاولیاء ناصر الدین حضرت خواجہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوا۔

صاحب کرامت

آپ اکثر ہوا میں پرواز کر کے جہاں چاہتے چلے جایا کرتے تھے سات سال کی عمر مبارکہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا سولہ سال کی عمر میں علوم دینیہ سے فارغ ہو گئے آپ کی تصانیف میں سے منہاج العارفین اور خلاصۃ الشریعہ بہت مشہور ہیں۔ آپ کی عمر ۲۹ سال تھی کہ آپ کے والد گرامی کا انتقال ہوا۔ آپ سجادہ نشین بنے اور مخلوق کی ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے چشت سے بیت المقدس کا سفر اور بلخ اور بخارا کے علاقوں کی سیر کی۔ آپ کے ایک ہزار خلفاء ہوئے۔ دنیا کے کسی خطے پر مرید کو تکلیف پہنچتی تو آپ وہاں اس کی مدد کے لئے پہنچ جاتے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی جو شخص آپ کے مزار پر تین دن کے لئے حاضر ہوتا اور دعا کرتا تو اس کی مشکل حل ہو جاتی۔ (خزینۃ الاصفیاء ص ۵۰-۴۹ جلد ۲) آپ کو کعبہ شریف کے طواف کرنے کا شوق پیدا ہوتا تو آپ ہوا میں اڑ کر فوراً مکہ پہنچ جاتے طواف کرکے اسی دن واپس آ جاتے۔

Marfat.com

ملفوظات

۱- جب اہل سماع سماع سنتے ہیں تو انہیں ایک خاص مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ۲- اہل سماع نور کے مقام میں آرام کرتے ہیں جب اس مقام میں پہنچتے ہیں تو نظروں سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔ ۳- اہل سماع حالت سماع میں سرخ ہو جاتے ہیں۔ ۴- عاشق کو بغیر دوست کے آرام نہیں آتا اور طالب کو سوائے دوست کے اور کچھ نہیں چاہیے۔ ۵- بعض وقت اہل سماع حالت جمال میں جلال الٰہی سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمہ صفت موصوف ہے۔ ۶- درویشی کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ۷- اعلیٰ کو ادنیٰ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور سلام کہنا چاہیے۔ ۸- سنت نبوی یہی ہے کہ اعلیٰ ادنیٰ کو پہلے سلام کرے اور تواضع سے پیش آئے۔ (سر العارفین) ۹- جو شخص حضرت محمد مصطفےٰ اور ہمارے پیروں کی جگہ بیٹھے گا وہ ہرگز جاہل نہیں رہے گا۔ اس پر علم لدنی منکشف ہو جائے گا۔

(سیر الاقطاب)

وصال

جب حضرت خواجہ مودود رحمتہ اللہ علیہ مرض موت میں مبتلا ہوئے تو مرض میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا آپ وفات کے دن بار بار دروازے کی طرف دیکھتے ہر بار سرہانے سے سر اٹھاتے جیسے کسی پیارے کے آنے کا انتظار ہو۔ اچانک ایک شخص جس کا چہرہ نورانی اور پاکیزہ لباس تھا اندر آیا اور سلام کرنے کے بعد ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا پیش کیا جس پہ سبز خط سے چند سطریں لکھی ہوئی تھیں آپ نے ایک نظر وہ کپڑا دیکھا اور اپنی آنکھوں پہ رکھا۔ جان سپرد خدا کر دی۔ تجہیز و تکفین کے بعد لوگ جنازہ ادا کرنے لگے تو ایک ہیبت ناک آواز آئی جس کی دہشت سے لوگ منتشر ہو گئے۔ بہت سے رجال الغیب پہنچے پہلے انہوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ پھر جنوں اور دیوؤں نے پھر ہزاروں پری زاد آئے۔ انہوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ پھر آپ کے بے شمار خلفائے اور دیگر لوگوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ جب سب لوگ فارغ ہوئے تو جنازے کا تابوت خود بخود اٹھا اور قبر تک جا پہنچا یہ کرامت دیکھ کر دس ہزار کافر مسلمان ہو گئے۔

(خزینۃ الاصفیاء جلد ۲ ص ۵۳)

Marfat.com

تاریخ وصال

سیر الاقطاب میں ہے کہ آپ نے ماہ رجب المرجب ۵۲۷ھ فرمایا۔ اقتباس الانوار میں یکم ماہ رجب ۵۲۷ھ آپ کی تاریخ وفات بیان ہوئی ہے۔ جبکہ خزینۃ الاصفیاء جلد۲ میں آپ کی وفات کی تاریخ یکم رجب ۵۲۵ھ بیان ہوئی ہے۔

حضرت حاجی شریف زندنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

عمدۃ العلماء، زبدۃ الصلحاء، متقی کامل، عابد عامل، بحر وفا، کانِ صفاء حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۲۱ شعبان المعظم ۴۵۳ھ میں بروز جمعرات بوقت نماز مغرب حضرت عبدالواسع کے گھر ہوئی۔ آپ حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

آپ اکابر مشائخ میں کلمات حقیقت کے بیان کرنے میں اپنی مثال آپ تھے علمائے کرام فضلا اور اہل حقیقت کی توجہ ان کی طرف زیادہ تھی۔ (سیر الاولیاء، ص ۱۲۴)

ترک دنیا

خواجہ شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال تک مخلوق سے گوشہ نشینی اختیار کر کے ویرانوں اور جنگلوں میں رہے، جنگلی درختوں کے پتے اور میوے آپ کی غذا تھی اگر کوئی کسی نہ کسی طرح آپ کے پاس آ جاتا تو آپ کا خادم اس سے کہتا کہ آپ کے سامنے دنیوی جھگڑے اور قصے کہانیاں نہ شروع کر لینا ورنہ زیارت کی سعادت سے بھی محروم رہ جائے گا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک آدمی آپ کے پاس کچھ رقم بطور نذرانہ لایا۔ آپ نے نذرانہ دیکھتے ہی فرمایا کہ کیا تم درویشوں سے دشمنی رکھتے ہو کہ دشمن خدا ساتھ لایا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے اسے فرمایا کہ ذرا جنگل کی طرف دیکھو اس شخص نے جنگل کی طرف دیکھا تو اس نے دیکھا کہ جنگل میں سونے کی ایک نہر جاری ہے۔ پھر خواجہ صاحب نے اسے فرمایا کہ جسے خزانہ غیب پر اتنی قدرت حاصل ہو وہ تمہارے حال کی طرف کیسے دیکھے گا۔ (سیر الاولیاء، ص ۱۲۴)

صحبت کا فیضان

ایک آدمی نے وفات کے بعد بادشاہ سلطان سنجر سلجوقی سنجری کو خواب میں دیکھا پوچھا

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے بادشاہ سنجری نے جواب دیا کہ میرے متعلق فرشتوں کو حکم ہوا کہ اسے دوزخ میں پہنچاؤ اسی اثناء میں پھر حکم آیا کہ فلاں دن یہ دمشق میں حاجی شریف زندنی کی صحبت کی سعادت سے مشرف ہوا تھا اس کی برکت سے اس کی مغفرت کردی۔ (سفینۃ العارفین ص ۲۳۰)

ملفوظات

۱- آپ فرماتے اگر فقراء مجھے بیچ دیں تو میں راضی ہوں۔ ۲- عاشق کو چاہیے کہ جب محبوب کا ذکر سنے تو بیقرار ہو جائے اور آپ سے گزر جائے ورنہ وہ پھر کچا اور اناڑی عاشق ہے۔ ۳- آج جتنی تکلیف اٹھاؤ گے کل آرام پاؤ گے۔ ۴- میں خدا کو پسند کرتا ہوں جس میں وہ راضی اُسی میں میرے لئے راحت ہے۔ ۵- اللہ تعالیٰ دلجوئی کو پسند کرتا ہے۔ ۶- اللہ تعالیٰ دلجوئی کرنے والوں کو اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ ۷- خرقہ وہ پہنتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سوا غیر کی محبت نہ ہو۔ ۸- آپ دعا فرماتے کہ اے پروردگار میری زندگی اور موت بحالت فقیری ہو۔ میرا حشر بھی فقیروں میں ہو۔ ۹- عاشقوں اور عارفوں کی عزت تو خواری میں ہے۔ ۱۰- جتنی غم تکلیف اور محنت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر عاشقوں اور عارفوں کی راحت اور نعمت زیادہ ہوتی۔

وصال

وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیاء ۶ رجب و بقول صاحب خزینۃ الاصفیاء ۱۰ رجب ۶۱۲ھ بمطابق ۱۲۱۵ء عمر ایک سو بیس سال حاشیہ سیر الاولیاء ص ۱۲۴)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

امام علوم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت، سید الاولیاء، محبت الاتقیاء، برگزیدہ پروردگار، صاحب کشف و کرامات، بادشاہ عالم مشاہدات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ ۱۳ رمضان المبارک ۵۰۰ھ بروز سوموار بوقت فجر قصبہ ہارون میں پیدا ہوئے۔ (تجلیات خواجگان چشت ۲۱۵) قصبہ ہارون نیشاپور کا ایک قصبہ ہے۔

Marfat.com

آپ صاحبِ کشف و کرامت ولی اللہ تھے بلکہ جو آپ کا منظورِ نظر ہو گیا وہ بھی صاحب کشف و کرامت ولی اللہ بن گیا۔ آپ ستر برس تک مجاہدہ نفس میں رہے اس دوران کبھی بھی سیر ہو کر نہ کھانا کھایا اور نہ ہی کبھی پانی پیا نہ رات کو سوئے بس چار یا پانچ لقمے حلق سے نیچے اتار لیتے آپ نے روپے پیسے کو کبھی ہاتھ نہ لگایا۔ بلکہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ افسوس ہے اس درویش پر جو رات کو سوئے اور دن کو سیر ہو کر کھانا کھائے۔ آپ حافظ قرآن تھے۔ ہر روز ایک قرآن مجید مکمل تلاوت کرتے آپ سماع میں اتنا روتے کہ لوگ حیران ہوتے۔

خرقہ و خلافت

الہام ربانی کے مطابق حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ کی خدمت اقدس میں پہنچے اور مرید ہونے کی درخواست کی۔ حضرت شیخ نے بڑی شفقت اور مہربانی سے قبول فرمایا۔ کلاہ چہارترکی ان کے سر پہ رکھ کر بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ پھر فرمایا کہ اے عثمان تم نے جب کلاہ چہارترکی سر پر رکھا ہے تو پھر لازم ہے کہ دنیا اور دنیا والوں سے علیحدگی اختیار کرو، حرص کو چھوڑ دو، جو کچھ دل ہے اس کے خلاف کرو، رات کو نہ سوا اور ذکر اللہ میں مشغول رہو۔ تیس سال بعد حضرت شیخ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اسم اعظم جو سینہ بہ سینہ چلا آ رہا تھا سکھا کر خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ پھر آپ پر علم صوری و معنوی منکشف ہو گیا (ملخصاً سیر الاقطاب ص ۱۳۱-۱۳۰)

آتش پرستوں کا قبول اسلام

حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے اپنے پیر و مرشد کی اجازت سے دنیا کی بڑی سیر و سیاحت کی ایک دن آتش پرستوں کے علاقہ میں پہنچے آپ نے اپنے خادم کو فرمایا کہ جاؤ ان سے تھوڑی سی آگ لاؤ تاکہ کھانا تیار کریں۔ آتش پرستوں نے آگ دینے سے انکار کر دیا۔ آگ تو ہمارا معبود ہے اس آگ سے آگ دینا ہمارے مذہب میں جائز نہیں ہے۔ خادم نے آکر بتایا تو آپ بہ نفس نفیس خود تشریف لے اور آتش پرستوں کو فرمایا معبود حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہے آگ اس کی مخلوق ہے۔ اس کی عبادت کرنا درست نہیں اگر تم توبہ کر لو تو دوزخ کی آگ سے نجات کی دلیل ہے۔ آتش پرستوں نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ پہلے تم آگ میں چلے جاؤ اگر آگ نے تم پر اثر نہ کیا تو پھر ہم توبہ کر لیں گے۔ خواجہ صاحب نے وضو لیا۔ وہ

Marfat.com

رکعت نماز ادا کی۔ پھر آتش پرستوں کا ایک سات سالہ بچہ اٹھایا اور آگ میں داخل ہو گئے۔ دو گھنٹے تک آگ میں رہے۔ پھر آپ مع بچے صحیح سلامت باہر تشریف لائے آپ کی یہ کرامت ملاحظہ کر کے وہ آتش پرست کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے آپ کے مرید بن گئے۔ آپ نے ان کے سردار کا نام عبداللہ رکھا اور چھوٹے بچے کا نام ابراھیم رکھا اور انہیں اعلیٰ مدارج تک پہنچا دیا

(خزینۃ الاصفیاء جلد ۲ ص ۵۸)

ملفوظات

۱- ایمان کم و بیش نہیں ہو سکتا جو انکار کرتا ہے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ ۲- جو شخص فرض کا منکر ہے وہ کافر ہے لیکن ایمان کی اصلیت میں کمی بیشی نہیں۔ ۳- آخری زمانے میں شہر بہ سبب گناہوں کی شامت کے برباد ہو جائیں گے۔ ۴- سندھ اور ہندوستان زنا اور شراب خوری کے سبب ویران ہوں گے۔ ۵- جب آدمی دوست کا بن جاتا ہے تو سب چیزیں اس کی بن جاتی ہیں۔ ۶- جو خداوند تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو مدنظر رکھے وہ مردہ ہے۔ ۷- صدقہ بہشت کی سیدھی راہ ہے جو صدقہ دیتا ہے وہ اللہ کی رحمت سے دور نہیں ہوتا۔ ۸- زمین سخی آدمی پر فخر کرتی ہے۔ ۹- جو شخص نماز زیادہ کرتا ہے۔ وہ حساب میں بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۱۰- مومن کو منافق اور لعنتی کے سوا کوئی نہیں ستاتا (انیس الارواح) (ہشت بہشت)

خلفاء

آپ کے چار خلفاء تھے۔

۱- حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ۲- حضرت خواجہ نجم الدین صغراء
۳- حضرت شیخ سعدی لنگوجی ۴- حضرت شیخ محمد ترک نارنولی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

وصال

آپ کا وصال چھ شوال اور ایک روایت کے مطابق پانچ شوال ۶۰۳ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار پر انوار مکہ معظمہ میں ہے۔

(اقتباس الانوار ص ۳۴۳)

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت

خواجہ خواجگان، فخر کون ومکاں، معین الحق، حجتہ الاولیاء، سراج الاولیاء، زبدۃ العارفین، فخر الکاملین، شمس الاصفیاء، قطب الاقطاب، غوث المشائخ، سلطان الہند، عطائے رسول نائب النبی، سلطان العاشقین، منہاج المتقین، قطب المشائخ، خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ سید معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ ۱۴ رجب المرجب ۵۳۵ھ بروز پیر صبح صادق کے وقت بمقام سنجر میں پیدا ہوئے۔ آپ نجیب الطرفین سید ہیں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید غیاث الدین حسن رحمتہ اللہ علیہ تھا جو کہ بڑے نیک اور صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ آپ کا شمار سنجر کے رئیسوں میں ہوتا تھا۔ آپ نہایت سخی اور نیک دل تھے ان کا مزار عراق میں ہے حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی ماہ نور رحمتہ اللہ علیہا بھی ایک عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں۔ آپ بھی نہایت خداترس اور مخیر تھیں۔ آپ کی کنیت مبارک ام الورع اور لقب بی بی الملکہ تھا۔ بی بی ماہ نور کا وطن اصفہان تھا۔

(خلاصہ از تجلیات خواجگان چشت)

سلسلہ نسب

خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن سید کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہم اجمعین

(خزینۃ الاصفیاء [illegible])

تعلیم وتربیت

آپ کے دو اور بھائی بھی تھے آپ گیارہ سال کے تھے کہ آپ کے والد وصال فرما گئے۔ آپ کو ورثہ میں ایک باغ ملا۔ ایک دن آپ باغ میں بیٹھے تھے کہ آپ کے پاس ایک قلندر ابراہیم مجذوب آیا۔ آپ نے بڑی تعظیم کی اٹھ کر ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ ایک درخت

Marfat.com

کے سائے میں بٹھایا ایک انگور کا خوشہ بھی پیش کیا۔ اس نے انگور کی طرف تو رغبت نہ کی البتہ اپنے تھیلے سے تھوڑا سا کنجارہ (کھلی) نکال کر اپنے ہاتھ پہ رکھا اور اپنے دانتوں سے چبا کر حضرت خواجہ کے منہ میں دے دیا۔ خواجہ صاحب نے جونہی چکھا آپ کے قلب اطہر میں انوار الٰہیہ اترنے لگے دل سے دینوی خواہشات ختم ہونے لگیں۔ چند ہی دنوں میں باغ فروخت کر کے راہِ حق میں غرباء میں تقسیم کر دیا۔ طلب حق میں شہر چھور کر سفر اختیار کر کے سمرقند پہنچے وہاں قرآن مجید حفظ کیا۔ علوم سے فراغت کے سلسلے میں عراق کو روانگی اختیار کی۔ قصبہ ہارون پہنچے قصبہ ہارون نیشاپور کے قریب تھا۔ خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ وہیں روحانی تربیت میں مشغول تھے۔ (خزینتہ الاصفیاء جلد۲ ص ۶۲)

خرقہ ارادت وخلافت

جب خواجہ معین الدین چشتی خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچے۔ اس وقت بہت سے اکابر صوفیاء کرام محفل میں حاضر تھے۔ خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی شفقت اور مہربانی فرمائی۔ وضو کرنے کا حکم دیا۔ آپؒ نے وضو کیا۔ خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے دو نفل اور پھر سورۃ بقرہ شریف تلاوت کرنے کا حکم دیا۔ پھر اکیس بار درود شریف پڑھنے کے لئے کہا۔ حضرت خواجہ صاحب ان اوراد سے فارغ ہوئے تو حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا معین الدین میں نے تجھے اللہ کے حوالے کیا۔ تم آج سے اسکے مقبول بندوں میں ہوئے پھر قینچی چلا کر بال تراشے اور کلاہ چہار ترکی اور گلیم خاصہ عطا فرمایا پھر ایک شب و روز مجاہدہ کرنے کا حکم دیا اور ہزار بار سورۃ اخلاص پڑھنے کا حکم دیا تعمیل حکم کے بعد آپ کے مرشد نے ارشاد فرمایا سر اوپر اٹھاؤ کیا نظر آ رہا ہے خواجہ صاحب نے عرض کیا عرش سے تحت الثریٰ تک دیکھ رہا ہوں پھر حکم ہوا ہزار بار سورہ اخلاص پڑھو۔ جب سورۃ اخلاص سے فراغت حاصل کر لی تو مرشد کریم نے فرمایا سر اوپر اٹھاؤ کیا نظر آ رہا ہے۔ خاوجہ صاحب نے عرض کیا حجاب عظمت تک دیکھ رہا ہوں پھر آنکھ بند کرنے کا حکم ہوا تو آنکھ بند کر لی تو فرمایا کھول دو اور دیکھو اب کیا نظر آ رہا ہے خواجہ صاحب نے عرض کیا اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات دیکھ رہا ہوں۔ آخر میں فرمایا معین الدین تمہارا کام پورا ہو گیا۔ اس کے بعد خواجہ صاحب مرشد کریم کی خدمت اقدس میں بیس سال سفر و حضر میں ہر جگہ ساتھ رہے۔ اور خدمت اقدس میں

Marfat.com

مصروفیت اختیار کی۔ (خلاصہ از انیس الارواح و سیر الاقطاب)

حرمین شریف کی زیارت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر دستگیر کے ساتھ ہی مکہ معظمہ گئے۔ وہاں پر نالہ مبارک کے نیچے کھڑے ہو کر خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرید کے لئے دعا فرمائی۔ غیب سے آواز آئی معین الدین میرا دوست ہے۔ میں نے اسے اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں میں شامل کر لیا پھر نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پہ حاضری دی خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرید کو سلام کرنے کے لئے فرمایا خواجہ صاحب نے سلام عرض کیا تو روضہ منورہ سے جواب آیا وعلیک السلام یا قطب المشائخین پھر وہاں سے فارغ ہو کر سفر کے لئے اجازت عطا فرمائی۔ حضرت پیر روشن ضمیر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا معین الدین محبوب الٰہی ہے۔ مجھے اسکی مریدی سے اور اس کے مریدوں سے فخر حاصل ہے۔ (سیر الاقطاب)

حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات دو دفعہ ہوئی اس سلسلے میں صاحب سیر الاقطاب نے وضاحت فرمائی ہے کہ پہلی ملاقات کے وقت حضرت خواجہ ابتدائی حال میں تھے۔ اور حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے متعلق پیش گوئی بیان فرمائی تھی کہ یہ شخص آگے چل کر مقتدائے مشائخ روزگار میں سے ہوگا اور بہت سے لوگ اس کے ذریعے منزل پر پہنچیں گے اور دوسری مرتبہ جیلان میں ملاقات ہوئی (سیر الاقطاب ص ۱۴۱) پاسبان مسلک اولیاء جناب صاحبزادہ مقصود محمد صابری صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت شیخ اپنے مرشد کریم سے خلافت حاصل کرنے کے بعد بخارا حضرت نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ڈھائی ماہ قیام فرمایا پھر وہاں سے حضرت پیران پیر دستگیر حضرت سید ابو محمد عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ ماہ اور سات دن رہے۔ دونوں حضرات کے مابین گرما گرم صحبتوں اور راز و نیاز کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر کئی چلے کئے اور ہندوستان آتے ہوئے حضور غوث پاک سے حرز یمانی کی

Marfat.com

اجازت حاصل کی جس کا نام دعائے سیفی ہے۔حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کے حق میں دعا کی اور فرمایا کہ یہ مرد ایک دن مقتدائے مشائخ زمانہ ہوگا اور بہت سے لوگ ان کے ذریعے منزل کمالات کو پہنچیں گے۔

(تجلیات خواجگان چشت ص ۲۳۵)

ہندوستان جانے کا حکم

آپ کی عمر مبارک ۵۲ سال ہوگئی پہلے کعبہ شریف گئے پھر وہاں سے آپ نے مدینہ منورہ میں حاضری دی۔آستانہ نبوی میں مقیم ہوگئے۔ایک دن روضہ مقدس سے آواز آئی۔کہ معین الدین کو بلاؤ۔خدام نے معین الدین نام لے کر پکارنا شروع کیا تو کئی طرف سے لبیک کی آواز سنی۔خدام نے عرض کی۔کس معین الدین کی طلبی ہے۔یہاں اس نام کے بہت لوگ حاضر ہیں۔پھر آواز آئی معین الدین چشتی کو بلاؤ۔خدام آپ کے پاس پہنچے تو ان کی عجیب حالت تھی۔حضرت خواجہ گریاں و نالاں درود و سلام پڑھتے ہوئے روضہ مقدسہ پہ حاضر ہوئے۔آواز آئی اے قطب المشائخ اندر چلے آؤ۔حضرت بے خود و مدہوش اندر گئے وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اے معین الدین! تم میرے دین کے مطابق ہو لیکن تم کو فوراً ہندوستان جانا ہے وہاں اجمیر نام کا ایک شہر ہے جہاں میرے فرزندوں میں سے سید حسین نام کے ایک شخص نے جا کر جہاد کیا تھا اور اب وہ شہید ہوگئے ہیں اور وہ مقام پھر کفار کے قبضہ میں آ گیا ہے تمہارے دم قدم سے وہاں اسلام کا بول بالا ہوگا اور کافروں کو ذلت و شکست سے دوچار ہونا پڑے گا۔پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انار خواجہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اس میں دیکھو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہیں کس جگہ جانا ہے آپ نے انار سے دیکھا تو مشرق سے مغرب تک جو کچھ تھا سب ان کی نظروں کے سامنے آ گیا۔پھر اسی میں سے اجمیر شہر اور اس کی پہاڑیاں نظر آنے لگیں۔آپ وہاں سے چالیس مریدوں کے ہمراہ اجمیر کے لئے روانہ ہوئے۔اُدھر اجمیر کے راجہ کو نجومیوں کے ذریعے آپ کی تشریف آوری کی خبر مل گئی۔جگہ جگہ احکام جاری کر دیئے گئے کہ اس قسم کا درویش نظر آئے اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔

(سیر الاقطاب ص ۱۴۳-۱۴۲)

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پہ حاضری

۵۶۱ھ میں آپ اجمیر جاتے ہوئے مختلف جگہ سے سفر کرتے ہوئے جب لاہور پہنچے تو دو ماہ تک حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر چلہ کشی فرماتے رہے عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ وہاں سے رخصتی کے وقت آپ نے ایک مشہور و معروف شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

اس چلہ کشی کی منظر کشی حکیم الامت شاعر مشرق نے یوں کی ہے۔

سید ہجویر مخدوم امم مرقد او پیر سنجر را حرم

اجمیر آمد

دوران سفر آپ پر کوئی بھی قابو نہ پا سکا۔ جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے کے مصداق آپ اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں چالیس ساتھیوں کے ہمراہ اجمیر شریف پہنچ گئے۔ حضرت شیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اجمیر میں جلوہ افروز ہوئے اس وقت پتھورا کا دارالسلطنت اجمیر شریف میں تھا۔ جب آپ نے وہاں سکونت اختیار کی تو کفار نے بڑے جتن کئے مگر ان کی ہر تدبیر اُلٹی ہوگئی۔ حتیٰ کہ خواجہ صاحب کے سامنے اُن میں دم مارنے کی مجال نہ رہی۔ پتھورا کا ایک ملازم مسلمان تھا اور وہ حضرت شیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ سے منسلک تھا۔ محض بدلے کی حیثیت سے اسے تکلیفیں پہنچانے لگا۔ ایک دفعہ خواجہ صاحب کے سامنے اس مسلمان نے شکایت عرض کردی۔ خواجہ صاحب نے سفارش کی کہ اس غلام کو زیادہ تنگ نہ کرنا مگر پتھورا کے کان تک جوں نہ رینگی یعنی اس پہ کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ ظلم سے باز نہ آیا بلکہ الٹا اس فول بکنے لگا۔ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک اس کی بدلگامی کی خبریں پہنچ گئیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پتھورا کو ہم نے زندہ گرفتار کر کے لشکر اسلام کے حوالے کر دیا ہے۔ اسی زمانے میں سلطان معزالدین غزلی سے اجمیر پہنچا۔ پتھورا کا مقابلہ لشکر اسلام سے ہوا۔ پتھورا گرفتار ہوگیا۔ (خلاصۃ الاولیاء،ص ۱۲۹)

Marfat.com

ملفوظات حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

۱- اللہ تعالیٰ سے ملنا پہلے نماز ہی سے شروع ہوتا ہے۔ ۲- وضو کرتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ جو آبدست کے وقت انگلیوں کا خلال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے انگلیوں کو شفاعت سے محروم نہیں رکھے گا۔ ۳- جب آدمی باطہارت سوتا ہے اس کی جان کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں اور حکم ہوتا ہے کہ اسے نوری خلعت پہنا دو۔ ۴- اہل عشق صبح کی نماز ادا کر کے جائے نماز پر سورج نکلنے تک قرار پکڑتے ہیں۔ ۵- انسان کے ہر بال تلے جنابت ہے وہاں پانی پہنچائے اور اپنے بالوں کو تر کرنا چاہیے اگر ایک بال بھی خشک رہ جائے گا تو قیامت کے دن وہی بال اس سے جھگڑے گا۔ ۶- عارف وہ ہے جو دونوں جہاں سے قطع تعلق رہے۔ ۷- نماز ایک امانت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سپرد کی ہے۔ ۸- ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ اس قدر تاخیر کی جائے کہ ہوا سرد ہو جائے۔ ۹- جو بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے اور دوزخ کے مابین سات پردے حائل کر دے گا۔ ۱۰- محبت میں صادق وہ ہوتا ہے جب دوست سے مصیبت آئے تو رغبت سے اسے قبول کرے۔ (دلیل العارفین مجلس ۱ تا ۳)

وصال

سیر الاولیاء میں ہے کہ جس رات میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ وفات پانے والے تھے۔ بعض بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ اللہ کا دوست معین الدین سنجری آ رہا ہے ہم اس کے استقبال کے لئے آئے ہیں جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے وفات پائی تو آپ کے پیشانی مبارک پہ لکھا ہوا تھا کہ حبیب اللہ مات فی حب اللہ (اللہ تعالیٰ کے دوست نے اللہ تعالیٰ محبت میں وفات پائی) (سیر الاولیاء ص ۱۳۱-۱۳۰)

بعض کے نزدیک حضرت خواجہ کی وفات ۶ رجب المرجب ۶۳۳ھ اور بعض کے نزدیک ماہ ذی الحجہ میں ہوئی لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ اجمیر شریف میں جہاں آپ کی اقامت تھی وہیں مزار ہوا آپ کا مزار مبارک ابتدا اینٹوں سے بنایا گیا پھر اسے علیٰ حالہ باقی رکھ کر پتھر کا ایک صندوق اسکے اوپر بنایا اسی وجہ سے آپ کے مزار میں بلندی پیدا ہوگئی سب سے پہلے آپ کے مزار کی عمارت خواجہ حسین ناگوری نے بنوائی۔ (اخبار الاخیار شریف اُردو ترجمہ ص ۵۶)

Marfat.com

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت

دلیل العارفین اسراج الاولیاء مونس الارواح فخر الکاملین ،قطب العارفین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۵۸۵ھ قصبہ اوش میں ہوئی۔

نسب نامہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ بن سید کمال الدین بن سید موسیٰ بن سید احمد اوشی بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید احمد بن سید اسحاق بن سید احسن بن سید معروف بن سید احمد حسینی بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن سید جعفر ثانی بن سید امام نقی ابن امام سید علی رضا موسیٰ بن سید امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ

(تجلیات خواجگان چشت ص ۲۵۲)

قطب الدین بختیار

آپ کا اسم شریف قطب الدین اور القاب کاکی اور بختیار تھے سیر الاقطاب میں لکھا ہے کہ آپ کا پہلا نام بختیار تھا اور جناب حق تعالیٰ سے آپ کو قطب الدین کا خطاب ملا تھا لیکن مراۃ الاسرار کے مطابق حضرت خواجہ غریب نواز آپ کو از راہ مہربانی قطب الدین بختیار کہا کرتے تھے اسی وقت سے آپ کا لقب بختیار ہو گیا۔ (اقتباس الانوار ۳۹۲-۳۹۱)

مادرزاد ولی

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب خواجہ میرے پیٹ میں تھے تو تہجد کے وقت اٹھتی تھی اور نماز پڑھتی تھی اور میرے پیٹ میں بھی جنبش ہوتی تھی۔ ذکر کی آواز آتی تھی ایک پہر تک یہی ہوتا رہتا تھا (اقتباس الانوار ص ۳۹۲) آپ قصبہ اوش میں بوقت نیم شب پیدا ہوئے۔ پیدائش کے وقت انوار و برکات کا اتنا نزول ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے سمجھا کہ آفتاب طلوع ہوا ہے انہوں نے دیکھا کہ پیدا ہوتے ہی آپ سجدہ میں چلے گئے اور اللہ اللہ کہہ رہے

Marfat.com

ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ کی والدہ ماجدہ حیران ہوگئیں اور ڈرنے بھی لگیں پھر آپ نے سر اوپر اٹھایا اور آہستہ آہستہ وہ نور کم ہوگیا اور غیب سے آواز آئی کہ یہ نور تم نے دیکھا ہے ہمارے رازوں میں سے ایک راز تھا جو ہم نے تمہارے بیٹے کے قلب میں رکھا ہے۔ (اقتباس الانوار ص ۳۹۲) بلکہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی نے سبع سنابل میں لکھا ہے کہ خواجہ قطب الدین بختیار ماں کے پیٹ سے بہرہ ور، بانصیب پیدا ہوئے آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ خواجہ میرے پیٹ میں تھے ہر آدھی رات کو میرے پیٹ میں حرکت کرتے اور یا اللہ یا اللہ یا اللہ کی آواز نکالتے اور میں آدھی رات سے ایک پہر تک یعنی پچھلی رات تک یہ آواز سنتی آدھی رات کے وقت خواجہ پیدا ہوئے تمام گھر نور سے بھر گیا اور آپ کی والدہ پر ہیبت چھا گئی خواجہ نے سر اٹھایا تو وہ روشنی آہستہ آہستہ کم ہوگئی۔ ہاتف نے آواز دی کہ اے خواجہ کی والدہ! یہ ہمارے اسرار کی روشنی ہے جو تمہارے فرزند کے دل میں ہم نے رکھے ہیں تاکہ وہ ہمارے نور کے اسرار سے منور ہو جائے۔ (سبع سنابل اُردو ترجمہ ص ۴۳۸)

والد کی وفات

جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ ڈیڑھ سال کے ہوئے تو آپ کے والدِ گرامی حضرت سید موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ وفات پا گئے۔

تعلیم وتربیت

جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمتہ اللہ علیہ چار سال چار ماہ اور چار دن کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بھیجا خواجہ صاحب نے حضرت بختیار کاکی کی تختی لے لی کہ کچھ لکھوں۔ ہاتف کی آواز آئی کہ اے معین الدین ہمارے قطب کی تختی لکھنے میں ذرا توقف کیجیے۔ کہ حمید الدین ناگوری آتے ہیں ہمارے قطب کی تختی وہی لکھیں گے اور وہی تعلیم دیں گے۔ اس روز خواجہ قطب الدین اوش بروزنِ موش (ایک قصبہ ہے جو سمرقند اور چین کے درمیان ولایت فرغانہ میں ہے میں تھے۔ اور قاضی حمید الدین ناگور میں تھے۔ ہاتف نے آواز دی اے حمید الدین اوش آجاؤ۔ ہمارے قطب کی تختی لکھو۔ اور انہیں تعلیم دو۔ قاضی حمید الدین نے آنکھیں بند کیں اور پلک جھپکتے اوش میں پہنچے۔ خواجہ معین الدین نے جب قاضی حمید الدین کو دیکھا تو ان کی تعظیم کی،

Marfat.com

کھڑے ہوئے اور تختی آپ کے ہاتھ میں دی۔ قاضی حمید الدین نے خواجہ قطب الدین سے پوچھا کہ کیا لکھوں؟ جواب دیا کہ لکھیے "سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ"۔ قاضی حمید الدین نے فرمایا کہ سبحان الذی تو پندرھواں پارہ ہے تم نے قرآن کس سے پڑھا؟ جواب دیا کہ میری والدہ کو پندرہ پارے یاد تھے۔ میں پیٹ میں تھا۔ میری نظر میری والدہ کے دل پر پڑی میں نے وہاں سے بتوفیقہ تعالیٰ یاد کرلیا۔ قاضی حمید الدین نے تختی پر لکھا "سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً" (الی آخر سورہ) چار روز میں قاضی حمید الدین نے خواجہ کو قرآن مکمل کروا دیا۔ اور فرمایا بابا قطب الدین اللہ تعالیٰ نے تجھے تمام علم بچپن میں ہی بخش دیا ہے۔ کہ تم اللہ کے دوستوں میں سے ہو" پھر خواجہ قطب الدین کو حضرت خواجہ معین الدین کے حوالے کیا اور کہ ان کی پرورش فرمائیں، قطب الدین آپ ہی کے مرید ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرمایا اور قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لے گئے۔ (سبع سنابل ص ۴۳۹) جبکہ سیر الاقطاب میں ہے کہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے چودہ روز ٹھہر کر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم مکمل کی (سیر الاقطاب ص ۱۶۹)

خرقہ فقر وارادت

سترہ برس کی عمر مبارک میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ خلافت اور خرقہ وارادت سے نوازے گئے۔ اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ۔ چالیس روز روزانہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی رہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معین الدین! قطب الدین اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اپنا خرقہ اسے پہنا دو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنا خرقہ خواجہ قطب الدین کو پہنا دیا۔ اور خلافت کی اجازت عطا فرما کر دہلی کی ولایت ان کے تصرف میں عطا فرمائی۔ (سیر الاقطاب ص ۱۰۰)

حکایت

آپ ہر رات تین ہزار درود شریف پڑھنے کے بعد سویا کرتے تھے۔ انہیں ایام میں آپ کا نکاح ہوا اور تین دن تک درود شریف نہ پڑھ سکے۔ رئیس نامی ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بختیار کاکی کو ہمارا سلام کہنا

Marfat.com

پھر انہیں کہنا کہ تم ہر رات جو تحفہ ہمیں بھیجا کرتے تھے تین رات سے وہ ہمیں نہیں پہنچا۔
(اخبار الاخیار شریف ص ۶۰)

ملفوظات

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ

۱- سالک کے لئے دنیا سے بڑھ کر کوئی حجاب نہیں۔ ۲- جب انسان توبہ کرے تو پھر اسے گناہوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہیے۔ جن سے وہ پہلے رکھتا تھا۔ ۳- انسان کے لئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی چیز بری نہیں۔ ۴- مرید کا صدق یہ ہے کہ اپنے مرشد کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔ ۵- بہتر یہ ہے کہ نماز نفل چھوڑ کر مرشد کی بات کا جواب دے۔ ۶- کامل حال وہ اشخاص ہیں کہ جب تک سارے مرتبے طے نہیں کر لیتے کشف و کرامت کی بات ظاہر نہیں کرتے۔ ۷- جو شخص درویشوں کی خدمت کرتا ہے وہ کسی مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ ۸- مرید کو اپنے مرشد کی موجودگی اور غیر موجودگی میں یکساں خدمت کرنی چاہیے۔ جیسے زندگی میں خدمت کرتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی۔ ۹- سماع میں کچھ ایسا ذوق ہے کہ مجھے کسی اور چیز میں لطف نہیں آتا۔ ۱۰- نیک دعا بہت اچھی ہوتی ہے۔ خصوصاً وہ جو بزرگوں کی زبان سے نکلے۔ (فوائد السالکین)

وفات

آپ کی وفات دوشنبہ ۱۴ ربیع الاوّل شریف کو ہوئی۔ (سفینۃ الاولیاء ص ۲۴۶)

Marfat.com

باب۲

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے آباء واجداد

آباءواجداد کی برصغیر میں آمد مبارکہ

جواہر فریدی میں ہے کہ آپ فرخ شاہ بادشاہ کابل کے خاندان سے تھے۔اس زمانہ میں دنیا کی سلطنت فرخ شاہ کے ہاتھ مبارک میں تھی۔تمام بادشاہ روئے زمیں کے مطیع وفرمانبردار تھے۔کابل کی سلطنت غزنی کی سلطنت سے پہلے تھی جب حوادثات روزگار سے خلل پذیر ہوئے۔شاہ غزنی کے قبضہ میں آئے فرخ شاہ کی اولاد بھی دیار کابل میں اپنے املاک اور اسباب میں مشغول رہی یہاں تک کہ چنگیز خان نے خروج کیا اور ملک ایران اور تہ تیغ ایا اور لوٹ مچادی اور لشکر غزنی کی طرف کھینچا۔جب غزنی میں پہنچا تو اسے بھی خراب کیا۔جد بزرگوار شیخ الشیوخ عالم قاضی شعیب تین لڑکوں کے ہمراہ اور مال واسباب لے کر لاہور پہنچے۔(جواہر فریدی ص ۶۔۷)

قاضی شعیب رحمۃ اللہ علیہ

سیر الاقطاب میں ہے کہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد جناب حضرت شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فاتح ہندوستان حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے تھے(بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص۱۲ از شبیر حسن چشتی نظامی)

قاضی شعیب رحمۃ اللہ علیہ کی شادی

قاضی شعیب کی شادی کے متعلق علامہ شمس الدین چشتی تحریر فرماتے ہیں۔''حضرت فرخ شاہ کی چوتھی پشت میں حضرت شیخ شعیب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے سلطان محمود غزنوی اس خاندان کی عظمتوں کا ایسا اسیر تھا کہ ایک دن اس نے اپنے وزیروں کو کہا'' میری دلی خواہش ہے کہ میں شیخ شعیب سے قریبی رشتہ قائم کرلوں'' ''سلطان ذی وقار! یہ کس طرح ممکن

Marfat.com

ہے؟'' سلطان محمود غزنوی کے ایک وزیر نے عرض کیا۔ وہ ابھی تک اپنے سلطان کے اشارے کو نہیں سمجھا تھا اگر شیخ شعیب میری بہن سے شادی کرنا چاہیں تو یہ میرے لئے بڑا اعزاز ہوگا'' بالآخر سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ نے وضاحت کے ساتھ اپنے دل کی بات کہہ دی۔ اس گفتگو کے فوراً بعد چند معتمد درباری حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سلطان محمود غزنوی کی خواہش کا اظہار کیا۔

حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کچھ دیر تک خاموش رہے پھر آپ نے سلطانی قاصدوں کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا ''درویشی اور شہنشاہی میں کوئی جوڑ نہیں۔ آخر یہ رشتہ کس طرح قائم ہوگا؟ پھر بھی اگر سلطان بضد ہیں تو پہلے اس لڑکی کی رضا معلوم کرو جسے شاہی محلات سے نکل کر ایک درویش کی شکستہ خانقاہ کا رخ کرنا ہے۔ کیا وہ دنیا کی تمام تر آسائشیں ترک کر کے ایک ایسے شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر آمادہ ہے جو فرش نشین ہے اور غربت و افلاس کی فضاؤں میں سانس لیتا ہے''

در پردہ حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ نے انکار کرنے کی کوشش کی تھی مگر سلطان محمود غزنوی طے کر چکا تھا کہ اس کی بہن کے لئے ایک شوہر کی حیثیت سے یہ فاروقی نوجوان سب سے زیادہ موزوں ہے پھر حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کی شرط یاد دلائی گئی تو سلطان نے شاہی خاندان کی معمر خواتین کے ذریعے اپنی بہن کی رضامندی بھی حاصل کر لی اور ایک دن یہ رشتہ طے پا گیا اس موقع پر بعض اعتراض کرنے والوں نے یہ بھی کہا کہ شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری حیثیت اس قابل نہیں کہ وہ ایک عظیم حکمران کے برادر نسبتی کہلا سکیں۔

سلطان محمود غزنوی نے کھلے دل کے ساتھ دنیا پرستوں کی یہ تنقید سنی اور پھر ایک روز سر درباران لوگوں کو جواب دیتے ہوئے کہا میری حکمرانی تمہارے جسموں پر ہے مگر شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں وہ فرخ شاہ کی اولاد میں سے ہیں اور فرخ شاہ روحانیت کے تاجدار تھے اگر لوگ اس حوالے کو بھی تسلیم نہیں کرتے تو وہ فرخ شاہ کے مورث اعلیٰ کی طرف دیکھیں میں اپنے بہن کو اس نوجوان کے عقد میں دے رہا ہوں جسے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت خاص ہے اگرچہ یہ تعلق بہت دور سے سہی لیکن رہتی دنیا تک میری بہن کو یہ منفرد اعزاز حاصل رہے گا کہ وہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان میں ایک کنیز کی حیثیت سے داخل ہوئی تھی'' یہ کہتے کہتے سلطان محمود غزنوی بہت زیادہ جذباتی ہو گیا

Marfat.com

تھا۔ حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری حیثیت پر اعتراض کرنے والے مجرموں کی طرح منہ چھپاتے پھر رہے تھے۔

پھر کچھ کہنے والوں نے حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ سے بھی سرگوشیوں میں کہا'' آپ ایک عظیم نسل اور سرخ رو خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ محمود غزنوی لاکھ منصب سلطانی پر فائز سہی مگر وہ اول و آخر غلام زادہ ہے۔ ایک بے داغ خاندان میں غلامی کا یہ پیوند کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ اسلام میں غلامی کا کوئی کافرانہ تصور موجود نہیں۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

آگ توحید کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثل بلال حبشی رکھتے ہیں

پھر ایک دوسرے موقع پر اس طرح فرمایا

اقبال کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے
رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

نوٹ: یہاں رومی سے مراد حضرت مولانا جمال الدین رومی نہیں بلکہ سکندر رومی ہے جو فاتح عالم کہلاتا تھا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے غلام حضرت قنبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس طرح خراج تحسین پیش کیا ہے۔

قطرۂ آب وضوے قنبرے
در بہا برتر زخون قیصرے

حضرت قنبر رضی اللہ عنہ جس پانی سے وضو کیا کرتے تھے ایک قطرے کی قیمت شہنشاہ قیصر روم کے خون سے زیادہ تھی۔

اسلام کے اسی آفاقی اصول کے تحت حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ نے ان لوگوں کے

Marfat.com

نظریات کو سختی سے جھٹلا دیا تھا جو سلطان محمود غزنوی کو غلام زادہ اور اس کی پاک سیرت بہن کو غلام زادی کہہ کر پکار رہے تھے۔ اور پھر وہ دن بھی آیا جب حضرت شیخ شعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ اب اگرچہ آپ ظاہری طور پر بھی خاندان شاہی کے ممتاز ترین رکن بن گئے تھے لیکن اہل دنیا کے سامنے آپ نے اپنے اس حوالے کو کبھی پیش نہیں کیا سلطان محمود غزنوی نے دولت کے انبار آپ کی نذر کرنا چاہے مگر حضرت شیخ شعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیشہ یہی فرمایا "برادر محترم! اس معاملے میں آپ سے مصالحت نہیں ہو سکتی"

سلطان محمود غزنوی جیسے فاتح سے قریبی رشتہ رکھنے کے باوجود حضرت شیخ شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی فقر و فاقہ میں بسر کی۔ (سیرت طیبہ حضرت فرید الدین مسعود المعروف گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کی طرف رخ کیا فتوحات کا دروازہ ان کے لئے کھل گیا۔ آج بھی ہندوان کے نام سے لرزاں نظر آتے ہیں۔ ہندوستان اور کشمیر کی سر زمین آج بھی مسلمانوں کی حالت زار دیکھ دیکھ کر فریاد کناں ہے کہ یا اللہ! آج پھر کوئی سلطان محمود غزنوی بھیج دے جو ہندوؤں کے کفر کو توڑے۔

ہندوؤں کے بتوں کو پاش پاش کر کے ان کے چنگل سے مسلمانوں کی عزت و عصمت کو کچھ سکون ملے۔ آج پھر ہندوستان کے ہندو ہندوستان کو سومنات کا مندر بنا چکے ہیں مسلمانوں کی مساجد کو مسمار کرتے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی عزت کو نیلام کرنا ان کا مشغلہ ہے۔ اسلام اور قرآن پہ آوازے کسے جا رہے ہیں۔ مولا کریم مسلمانوں میں کوئی ایسا سلطان محمود غزنوی پیدا کر دے جو ہندوؤں کے متکبرانہ رویئے کے بت کو پاش پاش کر دے۔ ہر طرف اسلام کا غلبہ ہو جائے۔

بہر حال سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سومنات کو توڑ کر بت شکن بنے۔ فتوحات کی لائن لگا دی آخر کار فرمان حق کل نفس ذائقة الموت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اس دنیا سے رخت سفر باندھا۔ اور بارگاہ حق میں حاضر ہوئے۔ مسلمانوں کے انتشار نے اسلامی مملکتوں کو کمزور کر دیا۔ اسلامی سلطنت انتشار کا شکار ہو گئی۔ چنگیز خاں کا فتنہ اسی دور کی پیداوار ہے۔ منگولوں کے سیلاب کے آگے سلطنت کابل اور غزنی کمزور ثابت ہوئیں۔ اس لئے کابل اور غزنی کی سلطنتوں میں منگولوں نے خوب بدمستیاں کیں۔

بعض روایات میں یہ بیان ملتا ہے کہ حضرت قاضی شعیب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد

Marfat.com

حضرت شیخ احمد رحمتہ اللہ علیہ بھی تاتاریوں سے جنگ کرتے ہوئے اسلام کی بقاء کی خاطر اپنی جان راہ مولا میں قربان کر کے انعام ربانی سے سرفراز ہوئے۔

قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی کی شہادت اور کابل وغزنی کی تباہی کے بعد حالات یکسر ہی بدل گئے۔ ہر طرف بدامنی اور ظلم وستم کا بازار گرم ہو گیا۔ ان حالات میں حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ نے مجبوراً وطن چھوڑا۔

قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کی لاہور آمد

وقت ایک سا نہیں رہتا۔ ایک مقولہ ہے کہ قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ نے حالات سے تنگ آ کر اپنے وطن کو خیر باد کہا۔ اور لاہور تشریف لائے۔ اس مقام تک پہنچتے پہنچتے قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کو راستوں کی ناہمواریوں سے بھی مقابلہ کرنا پڑا۔ مسافری کی حالت کے اپنے مخصوص انداز ہوتے ہیں۔ آجکل کے حالات تو اس وقت نہیں تھے۔ کہ جہاز، ریل گاڑی یا بس وغیرہ پہ سوار ہوئے چند ہی گھنٹوں میں دور دراز کا سفر طے ہو گیا۔ بہر حال ہمت مرداں مدد خدا کے اصول کے تحت حضرت قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ حالات اور سفر کا مقابلہ کرتے کرتے لاہور پہنچے اس وقت آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ تین صاحبزادے اور دوسرے خاندان والے تھے۔

قصور میں آمد

قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کا خاندان نقل مکانی کرتے ہوئے لاہور سے قصور کی طرف روانہ ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ جب قصور پہنچے تو یہیں قیام فرمایا سیر الاولیاء میں ہے کہ قصور کا قاضی عدل وانصاف اور مروت میں بڑا مشہور ومعروف تھا بلکہ اپنے عہد کے قاضیوں کے لئے باعث فخر تھے۔ قاضی صاحب نے بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان کی عظمت وفضیلت کے تذکرے پہلے ہی سن چکے تھے۔ جب انہوں نے اس خاندان کے بزرگوں کو دیکھا تو جو کچھ انہوں نے سنا تھا اس سے بھی سوگنا زیادہ ہی مشاہدہ کیا سنائی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

آنچہ گوش از کمال خواجہ شنید　　　چشم از وصد ہزار چنداں دید

قاضی قصور نے ان آنے والے مسلمانوں کی تشریف آوری کو اپنی خوش نصیبی سمجھ کر ان کی تعظیم وتکریم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی (سیر الاولیاء ص ۱۴۷-۱۴۸) اس منظر کی منظر کشی کسی شاعر نے کیا خوب کی ہے۔ کہ

Marfat.com

اے بادِ صبا، کچھ تو نے سنا مہمان جو آنے والے ہیں
کلیاں نہ بچھانا راہوں میں ہم پلکیں بچھانے والے ہیں

بہر حال چونکہ قاضی قصور قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ اوران کے خاندان سے واقف تھا کہ آنے والا کون ہے؟ اوراس کا تعلق کس خاندان سے ہے؟ علامہ شمس الدین چشتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قاضی قصور! حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ پھر قاضی صاحب نے اس دور کے حکمران سلطان شہاب الدین غوری کو عریضہ ارسال کیا اور یہ لکھا کہ ''یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت فرخ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے وارثوں نے سرزمین ہند کو اپنی قیام گاہ کے لئے منتخب کیا ہے اگر سلطان مناسب سمجھیں تو اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں''

سلطان شہاب الدین غوری نے فوری طور پر حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کے نام ایک خط تحریر کیا ''آپ کلی طور پر مختار ہین کہ اپنے دینی اور دنیاوی کام جس طرح چاہیں انجام دیں۔ اس سلسلے میں آپ مجھے ہر قدم پر اپنا معاون پائیں گے''۔ یہ ایک اشارہ تھا کہ اگر حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چاہیں تو انہیں فرمان شاہی کے ذریعے بڑی سے بڑی جاگیر بھی دی جاسکتی ہے۔

سلطان کا خط دیکھ کر حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا کہ ''سلطان کی اس عنایت ونوازش کا شکریہ! ہمیں دولت واقتدار کی کوئی خواہش نہیں۔ جو چیز ہمارے ہاتھ سے نکل چکی ہم اس کے تعاقب میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھائیں گے''۔ یہ آپ کے صبر و قناعت کا زندہ ثبوت تھا کہ آزمائس کی کڑی دھوپ میں بھی آپ نے سائبان تلاش نہیں کیا اور اپنا دست طلب کسی حکمران کی طرف نہیں بڑھایا۔ سلطان شہاب الدین غوری نے وقت ضائع کئے بغیر دوسرا خط قاضی قصور کے نام تحریر کیا ''یہ غیور خاندان کے خوددار وارث ہیں۔ صاحبِ کردار بھی ہیں اور صاحبِ کمال بھی اس لئے تم خود ہی شیخ شعیب کو ایسے عہدہ ومنصب کی پیش کش کرو جوان کے شایانِ شان ہو۔

سلطان کا خط ملتے ہی قاضی قصور حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو فرمانروائے ہند کے ارادوں سے باخبر کیا۔ حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کسی پر بارگراں بننا نہیں چاہتے تھے اس لئے مجبوراً آپ نے کھتوال (کھوٹووال) کا عہدہ

Marfat.com

قضا قبول کرلیا پھر اس علاقے کے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ شریعت کسے کہتے ہیں اور اسلامی عدل وانصاف کس شے کا نام ہے؟ حضرت شیخ شعیب رحمتہ اللہ علیہ کے قاضی بن جانے کے بعد پورا علاقہ امن وسکون اور عافیت وسلامتی سے ہمکنار ہوگیا۔

(سیرت طیبہ حضرت بابا فرید الدین شیخ شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۱۷-۱۶)

(فائدہ) اسلامی حکومت کے زمانہ میں قاضی کا عہدہ سول جج یا سب ڈویژنل آفیسر کے عہدہ کے مثل ہوتا تھا۔ (انوار الفرید المعروف بہ تاریخ فریدی ص ۳۶)

قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کے تین بیٹے

قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت قاضی جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ دوسرے صاحبزادے شیخ عبداللہ تھے جن کی اولاد میں حضرت مجدد الف ثانی ہوئے اور تیسرے صاحبزادے شیخ سعید حاجی تھے۔ جن کی اولاد جون پور میں آباد ہے۔

(انوار الفریدی ص ۳۶)

قاضی جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ علیہ

قاضی جمال الدین رحمتہ اللہ علیہ حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد اور قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ تھے۔ آپ اپنے والد گرامی کے ہمراہ کابل سے لاہور تشریف لائے۔ لاہور سے قصور میں اپنے والد ماجد کے ساتھ ہی آئے۔ اس وقت آپ کے بچپن کا دور مبارک تھا۔ قصور سے آپ کے والد ماجد قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کھیتوال تشریف لائے۔ آپ بھی اپنے والد گرامی کے ساتھ ہی کھیتوال تشریف لائے۔ علم وفضل میں آپ اپنے والد گرامی کے جانشین تھے۔ اس لئے قاضی شعیب رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کو قاضی مقرر کیا گیا۔ آپ کا نکاح مولانا وجیہہ الدین خجندی عباسی کی صاحبزادی بی بی قرسم خاتون سے ہوا۔

انوار الفرید میں قاضی جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ آپ بڑے عابد، زاہد، انتہائی متقی، عدل وانصاف میں بے نظیر اور علم وفضل میں بے مثل تھے۔

(انوار الفریدی ص ۳۷)

Marfat.com

کھتوال

اس مقام کے متعلق کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مورخین کسی ایک نام پر متفق نہیں ہو سکے۔

۱- علامہ عالم فقری نے لکھا ہے کہ کھتوال کا قصبہ دریائے ستلج کے کنارے مہاراں اور اجودھن (پاکپتن شریف) کے درمیان واقع ہے آج کل ایک چھوٹا سا گاؤں بنام چاولی مشائخ آباد ہے (شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۰)

۲- جواہر فرید میں کوتوال، کوتیوال اور کونتوال نام بیان ہوئے ہیں۔ (جواہر فریدی ص ۲۷۷)

۳- سیر الاولیاء ص ۱۷۸ میں اس مقام کا نام کھتوال بیان کیا گیا ہے۔

۴- اقتباس الانوار ص ۴۳۰ میں لکھا ہوا ہے کہ قصبہ کوٹھیوال ملتان کے نواح میں ہے۔

۵- خزینۃ الاصفیاء ص ۱۰۹ میں کھوتووال نام لکھا گیا ہے۔

۶- تاریخ فرشتہ جلد ۴ ص ۷۵۲ میں اس مقام کا نام کھوتووال لکھا گیا ہے۔

۷- انوار الفرید میں کھتوال اور کہتوال ص ۳۹ پر لکھا ہوا۔

۸- سیرتِ طیبہ حضرت فرید الدین مسعود المعروف گنج شکر ص ۱۷ میں کھتوال اور (کھوٹوال)

۹- صوفی تاج دین پاک رحمانی نوشاہی قادری نے کھتوال لکھا ہے (کلام بابا فرید ص ۸)

۱۰- مراۃ الاسرار از شیخ عبدالرحمٰن چشتی ص ۷۵۵ میں قصبہ کوٹھیوال

۱۱- الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری نے قصبہ کھتوال لکھا ہے (مقام گنج شکر ص ۱۴۰)

گیارہویں والے حضرت غوث الاعظم جیلانی محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ کی گیارہویں کے اعداد کے مطابق گیارہ حوالہ جات حاضر ہیں۔

ان حوالہ جات کو ملاحظہ فرمایئے تو ان میں سے اکثر کھتوال لکھا ہوا ہے یعنی دور حاضر اور دور حاضرہ کے قریب کے مورخین میں سے اکثر نے کھتوال نام لکھا ہے۔ مثلاً علامہ عالم فقری، سید مسلم نظامی دہلوی، صوفی تاجدین، علامہ شمس الدین چشتی وغیرہ سبھی مورخین کھتوال نام پہ متفق ہیں۔ علاوہ ازیں بقیہ ناموں کو بھی دیکھا جائے تو ان میں بھی اتنا خاص فرق نظر نہیں آتا کیونکہ بعض لوگ پیش کو ''و'' کے انداز میں بولتے ہیں اسی طرح بعض ت کو ٹ کے تلفظ میں بولتے ہیں۔ اس سلسلے میں علامہ عالم فقری نے خوب لکھا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ قصبہ وہی ہے جسے آج کل چاولی مشائخ بھی کہا جاتا ہے اور اس میں بھی زیادہ مشہور نام دیوان حاجی شیر چاولی مشائخ ہے۔ چونکہ اسی قصبہ مبارک میں حاجی شیر رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے اس لئے قصبہ کو

Marfat.com

اب دیوان حاجی شیر چاولی مشائخ کہتے ہیں۔ یہ قصبہ بوریوالہ کے قریب ہے۔ یہاں پر ہی آپ کے والد ماجد اور دیگر خاندان والوں کی مزارات بھی ہیں۔

آباؤاجداد

حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ

حضرت شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ فرخ شاہ کابلی کے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے آپ کا نسب نامہ کابل کے بادشاہ فرخ شاہ سے ملتا ہے اور اس سے اوپر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

۱-قطب الکاملین حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج مسعود رحمۃ اللہ علیہ

۲-بن شیخ سلیمان　　۳-بن شیخ شعیب

۴-بن شیخ محمد احمد　　۵-بن شیخ یوسف

۶-بن شیخ شہاب الدین المعروف فرخ شاہ بادشاہ کابل

۷-بن شیخ نصیر فخر الدین محمود　　۸-بن شیخ سلیمان

۹-بن شیخ مسعود　　۱۰-بن شیخ عبداللہ واعظ الاصغر

۱۱-بن واعظ الاکبر ابوالفتح　　۱۲-بن شیخ اسحاق

۱۳-ابن شیخ ابراہیم　　۱۴-ابن شیخ ادھم

۱۵-ابن شیخ سلیمان　　۱۶-ابن شیخ منصور

۱۷-بن شیخ ناصر　　۱۸-بن شیخ عبداللہ

۱۹-بن امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب الفاروق اعظمؓ　　(... تہذیب ۱۹۶)

(فائدہ) قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی تصنیف رحمۃ للعالمین کے حاشیہ پر نمبر ۵ کے تحت لکھا ہے کہ

عمر فاروقؓ کی نسل ہندوستان میں بکثرت پائی جاتی ہے قطب الاقطاب خواجہ فرید شکر گنج، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی امام ربانی اور حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سب فاروقی ہیں۔ شاہ ابوالخیر عبداللہ دہلوی المسکین مجددی و فاروقی ہیں۔ حضرت خواجہ ضیاء معصوم صاحب ترین چارباغ (کابل) کا خاندان بھی اسی نژاد عالی سے ہے۔

(رحمۃ للعالمین جلد ۲ ص ۱۶۱) ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ... تحت)

Marfat.com

باب ۳

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت اور اسماء گرامی

مادرزادولیٔ کامل

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ مادرزاد ولیٔ کامل تھے۔ گلشن اولیاء کے حوالے سے شبیر حسن چشتی نظامی صاحب لکھتے ہیں کہ گلشنِ اولیاء میں ہے کہ حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش مبارکہ سے کئی سال پہلے کے مشائخ عظام نے پیشینگوئی کی تھی کہ ہندوستان میں ایک شیخ کامل پیدا ہوگا گنج شکر کے نام سے موسوم ہوگا۔ ہزارہا بندگانِ خدا اس کے فیض سے خدا تک پہنچیں گے اس کے اکثر مرید قطب وقت ہوں گے۔ (بابا فرید گنج شکر ص ۳)

من سعد سعد فی بطن امه: حدیث

مشائخ چشت کے بعض ملفوظات میں مرقوم ہے کہ جس وقت حضرت گنج شکر ماں کے شکم میں تھے ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ کو بیر کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ کے ہمسایہ کے گھر میں ایک بیری کا درخت تھا جس پر پختہ بیر لگے ہوئے تھے انہوں نے درخت کے مالک کی اجازت کے بغیر چند بیر توڑ لئے اور کھانا چاہتی تھیں کہ پیٹ کے اندر بچہ بے قرار ہوگیا یہاں تک کہ وہ بیر نہ کھاسکیں اور بیر ہاتھ سے گر گئے۔ جب حضرت اقدس پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ احسان مند ہوکر کہتی تھیں کہ بیٹا تمہاری بدولت حمل کے دوران مجھے اللہ تعالیٰ نے مشکوک غذا سے بچائے رکھا جب آپ نے کئی بار یہی بات والدہ ماجدہ سے سنی تو ایک دن فرمایا کہ اماں جان! اس قدر میری احسان مند نہ ہوں کہ میں نے آپ کو مشکوک بیر کھانے سے باز رکھا۔ یہ بات سن کر آپ حیران ہوئیں اور آئندہ کچھ نہ کہا

(اقتباس الانوار ص ۴۳۴)

Marfat.com

(فائدہ) اس کی وضاحت کرتے ہوئے کیپٹن واحد بخش سیال چشتی صابری نے لکھا ہے کہ والدہ ماجدہ حیران اس لئے ہوئیں کہ شکم مادر میں ہوتے ہوئے بھی آپ نے ان کو مشکوک پھل کھانے سے باز رکھا اور یہ بات اب تک آپ کو یاد ہے (اقتباس الانوار ص ۴۳۴)

(فائدہ) یہ اولیائے کرام کی روحانیت ہے کہ ابھی والدہ محترمہ کے شکم مبارک میں ہیں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے شرعی علوم عطا فرمائے سبحان اللہ کیا شان ہے۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بدعملی کا مظاہرہ کرنے کے لئے دلیل کے طور پر لاف زنی کرتے نظر آتے ہیں کہ شریعت اور ہے طریقت و معرفت اور حقیقت اور ہے عام مولوی اور لوگ ظاہری نماز ادا کرتے ہیں ہم باطنی نماز ادا کرتے ہیں۔ جو باطنی نماز ادا کرتا ہے اسے ظاہری نماز کی ضرورت نہیں رہتی اب دیکھیے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ابھی شکم مادر میں ہیں اپنی والدہ ماجدہ کو مشکوک بیر نہیں کھانے دیئے کیونکہ ان بیروں کے کھانے میں شریعت مطہرہ سے اعراض کا پہلو نکلتا تھا۔ قربان جائیں اولیائے کرام کی شان کے حالانکہ بابا صاحب کی والدہ محترمہ کے حق میں ہو سکتا ہے وہ بیر مشکوک نہ ہوں اس کے باوجود۔ آپ نے وہ بیر نہ کھانے دیئے اس سے بڑھ کر شریعت مطہرہ پہ کمال عمل کیا ہوگا اس کے باوجود آپ کے نام کا وسیلہ پیش کرنے والے شریعت مطہرہ کا لحاظ نہیں کرتے نمازوں سے اس لئے فارغ کہ یہ ظاہری عبادت ہے جبکہ ہم باطنی عبادت میں مشغول ہیں۔ روزے اس لئے نہیں رکھتے کہ ہمیں ظاہری روزے رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم باطنی طور پر ہمیشہ ہی دیدار حق سے بہرہ ور ہیں۔ جب ایسے لوگ ظاہری اور آسان عبادت نہ کرنے کے لئے ہزار ہا حیلے بہانے تلاش کرتے نظر آتے ہیں تو باطنی امور کیسے سرانجام دے سکتے ہیں۔ بہر حال راہ طریقت، حقیقت اور معرفت کی شاہراہ پر چلنے کے لئے اس منزل کی پہلی سیڑھی شریعت مطہرہ کو اپنانا ہے بڑے بڑے اولیائے کرام کی زندگیوں کو ملاحظہ فرمائیے ایک طرف آخری منزل کے مکین نظر آتے ہیں تو دوسری طرف اگر شریعت مطہرہ کامل دیکھیں تو ان کی حیات میں شریعت مطہرہ پہ عمل بھی پورے عروج پر نظر آتا ہے۔ حالانکہ اس منزل کی پہلی سیڑھی ہی شریعت مطہرہ پہ عمل پیرا ہونا ہے۔ شریعت مطہرہ پہ کمال درجہ عمل کیا جائے تو پھر حق تعالیٰ کے قرب کی طرف راستہ ملتا ہے۔ جب انسان فرائض ہی پورے نہیں کرے گا تو اس کے نوافل چہ معنی دارد۔ حالانکہ حدیث مبارک میں ہے کہ

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ اولیائے کرام نے بہترین طریقہ سے شریعت مطہرہ کے مطابق زندگیاں گزاری ہیں شریعت مطہرہ پہ عمل پیرا ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مقام قرب سے نوازا۔

ابدال کی پیشین گوئی

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمتہ اللہ علیہ نے اسرار السالکین کے حوالے سے لکھا ہے کہ ایک دفعہ انتیس شعبان کو آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے لوگوں نے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت قاضی سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جا کر پوچھا کہ آج بادل ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو کل روزہ رکھ لیا جائے۔ حضرت قاضی سلیمان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کل شک کا دن ہے۔ (یعنی یقینی طور پر کچھ بھی معلوم نہیں کہ کل تیس ہوگی یا رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہوگی) اور شک میں روزہ رکھنا مکروہ ہے اس کے بعد وہ لوگ ایک ابدال کے پاس حاضر ہوئے۔ اس ابدال کا نام بردویزا تھا اور اُسی قصبہ کوٹھیوالہ میں رہتے تھے جب یہ مسئلہ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آج رات قاضی سلیمان کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو کہ قطب وقت ہوگا۔ اگر وہ بچہ کل دودھ نہ پئے اور روزہ رکھے تو تم لوگوں کو بھی روزہ رکھ لینا چاہیے۔ اگر وہ بچہ دودھ پی لے اور روزہ نہ رکھے تو تمہیں بھی روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ غرضیکہ اُسی رات بچہ پیدا ہوا اور دوسرے دن اُس نے دودھ نہ پیا۔ اور روزہ رکھا۔ ان کو دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو آپ نے ایک پستان سے دودھ پی لیا۔ اور دوسرے پستان سے سحری کے وقت دودھ پیا۔ اسی طرح آپ نے رمضان المبارک کے تمام روزے رکھے ایک پستان سے افطاری کے وقت دودھ پیتے اور دوسرے پستان سے سحری کے وقت دودھ پیتے رہے۔ (اقتباس الانوار ص ۴۳۵-۴۳۴) تجلیات خواجگان چشت ص ۲۶۳-۲۶۴)

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ ولادت کے متعلق مورخین اور تذکرہ نویسوں کے مابین بڑا اختلاف پایا جاتا ہے تاریخ ولادت کے متعلق چند اقوال ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ سیر الاقطاب میں آپ کا سن ولادت ۵۹۵ھ بیان کیا گیا ہے۔ (سیر الاقطاب ص ۱۸۷)

Marfat.com

۲- سیر الاولیاء میں ہے کہ واضح رہے کہ سنہ ولادت حضرت شیخ الشیوخ فرید الحق والدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ۵۶۹ھ (۷۴-۱۱۷۳ء) اور آپ کی وفات کا سنہ ۶۶۴ھ (۶۶-۱۲۶۵ء) تھا آپ کی عمر ۹۵ سال ہوئی ۵۸۴ھ

(سیر الاولیاء اُردو ترجمہ ص ۱۹۰)

۳- خزینۃ الاصفیاء میں مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ شیخ فرید مسعود گنج شکر پانچ سو بیاسی ہجری کو ملتان کے علاقے قصبہ کھوتووال میں پیدا ہوئے (خزینۃ الاصفیاء جلد ۲ ص ۱۰۹)

۴- عالم فقری لکھتے ہیں کہ آپ کی ولادت باسعادت قصبہ کھوتووال میں ۵۷۱ھ مطابق ۱۱۷۵ء میں ہوئی۔ قصبہ کھتوال کا موجودہ نام دیوان چاولی مشائخ ہے

(شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۲۳)

۵- صوفی تاج دین پاک رحمانی نوشاہی قادری لکھتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ۵۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ (کلام بابا فرید ص ۹)

۶- پاسبانِ مسلک اولیاء حضرت علامہ صاحبزادہ مقصود احمد صابری لکھتے ہیں کہ آپ کی ولادت باسعادت ۵۷۵ھ کو ہوئی بعض کے نزدیک آپ نے ۵۶۵ھ کو اس عالم کو زینت بخشی (تجلیات خواجگان چشت ص ۲۶۳)

۷- ملک محمد اشرف نقشبندی نے لکھا ہے کہ آپ کی پیدائش قصبہ کھتوال میں جس کا موجودہ نام دیوان چاولی مشائخ ہے جو بورے والا سے دس میل کے فاصلہ پر ہے ضلع وہاڑی میں ۵۸۴ھ بمطابق ۱۱۷۵ عیسوی میں ہوئی۔ (بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ص ۱۹-۱۰۹)

۸- پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت پیر محمد عبد الرحمن عامر چشتی مہاروی مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ آپ کی تاریخ ولادت میں بھی حد درجہ اختلاف موجود ہے سیر الاقطاب میں آپ کی تاریخ ولادت کا سن ۵۹۵ھ درج ہے جبکہ دیگر مورخین و محققین نے ۵۱۰ھ اور ۵۶۹ھ بھی درج کیا ہے مگر زیادہ تر بزرگوں نے ۵۶۹ھ پر ہی اتفاق کیا ہے

(چشتی ... ص ۳۳)

۹- محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے کہ شیخ فرید ۵۸۴ھ میں قصبہ کھوتووال میں پیدا ہوئے تھے۔

(تاریخ فرشتہ جلد ... ص ۵۱۷)

Marfat.com

۱۰- ۵۴۸ھ موضع کوتوال ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ (دس ولی ص ۱۱۵)

۱۱- الحاج کپتان اور بخش سیال چشتی صابری صاحب نے آپ کی ولادت کے متعلق لکھا ہے کہ سن پیدائش سیر الاولیاء کے مطابق ۵۶۹ھ ہے اور سن وصال ۶۶۴ھ ہے اس حساب سے آپ کی عمر شریف پچانوے سال بنتی ہے لیکن فوائد الفوائد میں آپ کی عمر حضرت سلطان المشائخ نے ترانوے سال بتائی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سن پیدائش ۵۷۱ھ تھا جو بعض تواریخ میں مذکور ہے (مقام گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۹)

۱۲- سید مسلم نظامی دہلوی کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت بابا صاحب کے سن پیدائش میں تذکرہ نویسیوں کے درمیان سخت اختلاف ہے سیر الاولیاء نے حضرت کا سن پیدائش ۵۶۹ھ لکھا ہے اور لائف اینڈ ٹائمز میں ۵۷۱ھ اور کسی نے ۵۸۴ھ کیونکہ حضرت بابا صاحب کے سن وفات ۶۶۴ھ پر سیرت نگاروں کی اکثریت ہے اس لئے آپ کی پیدائش کا سن ۵۷۱ھ ماننا پڑے گا کیونکہ فوائد الفوائد میں ہے کہ کسی نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سے سوال کیا کہ حضرت بابا صاحب کی کتنی عمر ہوئی تو آپ نے فرمایا ترانوے ۹۳ سال۔ اس صحیح روایت کی موجودگی میں لازمی طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت کا سن پیدائش ۵۷۱ھ ہے چونکہ کرمانی نے اُن کی عمر ۹۵ سال لکھی ہے اس اعتبار سے آپ کا سن پیدائش ۵۶۹ھ ہوگا (انوار الفرید المعروف تاریخ فریدی ص ۴۴)

(فائدہ) نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ میلاد کے مطابق ۱۲ حوالے حاضر ہیں۔ ان میں سے زیادہ قرین قیاس بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۵۷۱ھ یا ۵۶۹ھ ہے کیونکہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات اکثریت کے نزدیک ۶۶۴ھ ہے۔ اگر آپ کے سن وصال کے اکثریت کے قول کو اگر لیا جائے تو پھر آپ کی عمر مبارک دیکھی جائے گی کہ آپ کی عمر مبارک کل کتنی تھی۔ اس سلسلے میں آپ کی عمر مبارک ۹۵ سال اور ۹۳ سال ملتی ہے۔ صاحب سیر الاولیاء نے آپ کی عمر مبارک ۹۵ سال لکھی ہے جبکہ فوائد الفوائد میں بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب خلیفہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے آپ کی عمر مبارک ۹۳ سال بیان کی ہے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک دوسرے قول کی نسبت زیادہ معتبر اور زیادہ صحیح معلوم

Marfat.com

ہوتا ہے کیونکہ جتنا خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ آپ کی عمر مبارک کے متعلق جانتے ہیں۔اس کے مدمقابل اتنا امیر خورد رحمتہ اللہ علیہ نہیں جان سکتے اس لئے واضح ہوا کہ آپ کا سن ولادت ۵۷۱ھ ہے واللہ اعلم ورسولہ۔ مقام ولادت کے متعلق پہلے ہی تحقیق گزر چکی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت کھتوال میں ہوئی جسے آجکل چاولی مشائخ کہا جاتا ہے۔ چاولی مشائخ بورے والا سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر جنوب کی طرف ہے آجکل یہ علاقہ ضلع وہاڑی میں ہے۔

بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کا پہلا دن

مختلف کتابوں میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ آپ کی زندگی کا پہلا دن ہی ماہ رمضان تھا اور پہلے دن ہی آپ نے روزہ رکھا۔یعنی سحری کے وقت دودھ پیا گویا آپ نے سحری کے وقت سحری دودھ پی کر محبوب کی سنت مبارکہ کو ادا کیا اور افطاری کے وقت دوسرے پستان سے دودھ پیا۔گویا آپ نے پہلے دن ہی روزہ رکھا۔آپ کی حیات طیبہ نے ہمیں یہ سبق سکھایا کہ شریعت مطہرہ کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا اللہ کے محبوبوں کا کام ہے۔اور شریعت مطہرہ سے روگردانی کرنا محض خسارے کا سودا ہے۔

اسم گرامی

سیر الاقطاب میں ہے کہ پہلے آپ کا نام مسعود رکھا گیا تھا۔حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ نے ایک تقریب میں اپنا نام انکو عنایت فرمایا تھا اسی طرح شکر گنج کا خطاب بھی آپ کو اپنے پیر سے ملا تھا (سیر الاقطاب ص ۱۸۵) اسی طرح اقتباس الانوار میں ہے کہ حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کا پہلا نام مسعود تھا ایک روایت میں یوں لکھا ہے کہ فرید الدین کا لقب آپ کو حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ نے کسی خاص تقریب میں دیا تھا۔۔۔ری روایت یہ ہے کہ یہ خطاب آپ کو عالم غیب سے عطا ہوا چنانچہ اس کا ذکر کتب تاریخ و سیر میں درج ہے جس طرح آپ کا ایک لقب گنج شکر ہے اسی طرح آپ کے ایک سو ایک القاب و اسماء اور بھی ثابت ہیں جن کا ورد حاجت روائی میں بے حد مؤثر ہے اور بارہا اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔(اقتباس الانوار ص ۴۳۰-۴۳۱)

Marfat.com

مشہور اسماء والقاب

آپ کے یہ نام بھی مشہور ہیں قطب الموحدین شیخ فرید-خواجہ فرید مخدوم فرید- بابا فرید- شاہ فرید- مولانا فرید- حاجی فرید- درویش فرید- مسکین فرید- عاجز فرید- فقیر فرید- غریب فرید- موحد فرید- مسعود فرید- محمود فرید- چشتی فرید- اجودھنی فرید- حامد فرید- حمید فرید- کامل فرید- مکمل فرید- خادم فرید- عالم فرید- صادق فرید- صابر فرید- شاکر فرید- امام فرید- مجتہد فرید- متدین فرید- متوکل فرید- سالک فرید- مسالک زائد فرید- عابد فرید- متقی فرید- محب فرید- مرشد فرید- برحق فرید- وکیل فرید- خالص فرید- مخلص فرید- عاشق فرید- عارف فرید- اعظم فرید- معظم فرید- ہادی فرید- مہدی فرید- ولی فرید- سخی فرید- قطب فرید- غوث فرید- مغیث فرید- سیاح فرید- جہاں گشت فرید- کبیر فرید- شکر گنج فرید- شکر بار فرید- فرید الحق- حبیب فرید- عزیز فرید- مقبول فرید- صوفی فرید- صاحب فرید- محقق فرید- مدقق فرید- خیر فرید- خبر فرید- مخبر فرید- سلطان فرید- برہان فرید- فاضل فرید- واصل فرید- دم فرید- قدم فرید- اول فرید- آخر فرید- ظاہر فرید- باطن فرید- جل فرید- فرید بحر فرید- یحیٰ فرید- یمیت فرید- نور اللہ فرید- نظر اللہ فرید فضل اللہ فرید- فیض اللہ فرید- صبغۃ اللہ فرید- نقطۃ اللہ فرید- اہل اللہ فرید- آیۃ اللہ فرید- سر اللہ فرید- عزیز اللہ فرید- روح اللہ فرید- عبد اللہ فرید- محیط اللہ فرید- قطب الاقطاب فرید- مشکل کشا فرید- قاضی الحاجات فرید- یا حق عزوجل بحرمت ایں نامہائے حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج، مارا و ہمہ معتقدان و مریدان اورا بمقصد دل و مطلوب جانی برساں و جمیع حاجت دینی و دینوی روا گردانی و روح مقدس ایشاں را ہمیشہ خوشنود دار و اند مریدانِ ایشانم شمار یا ارحم الراحمین- (سیر الاقطاب ص ۱۸۶)

فوائد اسماء گرامی

۱- سیر الاقطاب میں ہے اگر کوئی شخص ان اسماء کو کسی مہم میں مقصد برآری کے لئے پڑھے تو مجرب اور مفید ہوگا (سیر الاقطاب ص ۱۸۵)

۲- ان اسماء کا ورد حاجت روائی میں بے حد مؤثر ہے (اقتباس الانوار ص ۴۳۱)

۳- ان تمام اسماء میں سے پانچ اسماء بہت مؤثر ہیں اور بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے کہ جو شخص کسی

Marfat.com

مہم یا مشکل کے وقت چالیس روز بلا ناغہ پڑھ کر ایک لاکھ پورا کرے اسکی مشکل آسان ہو جاتی ہے اور حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ وہ اسماء یہ ہیں شیخ فرید، مولانا فرید، خواجہ فرید، حاجی فرید، درویش فرید، (اقتباس الانوار ص ۴۳۲)

۴۔ ان پانچ اسماء کو پڑھنے کا ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آئے آیت الکرسی ۴۱ بار، سورۃ فاتحہ ۴۱ بار، سورۃ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد شریف ایک سو بار درود شریف ۵۰ بار۔ سبحان اللہ آخر تک ۵۰ بار علاوہ ازیں قرآن مجید سے جو کچھ یاد ہو پڑھ کر سو بار یہ اسماء پڑھے یعنی پہلے ایک سو بار شیخ فرید اس کے بعد ایک سو بار خواجہ فرید، ایک سو بار مولانا فرید، ایک سو بار درویش فرید، اور ایک سو بار حاجی فرید پڑھ کر سو جائے۔ خواب میں حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہوگی اور جو حاجت ہو طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ جواب مل جائے گا۔ سونے سے پہلے تین بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار، یا غفور تین بار، یا اللہ تین بار، یا ھو تین بار، اپنے سینے پر لکھے تاکہ سوال کرنے کی طاقت پیدا ہو انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔ (اقتباس الانوار ص ۴۳۲)

شکر گنج

آپکے شکر گنج یا گنج شکر لقب کی شہرت کی کئی وجوہات ہیں وہ انشاء اللہ آئندہ کسی مقام پر لکھی جائیں گی۔

والد گرامی کا وصال

ابھی آپ نے ہوش بھی نہیں سنبھالا تھا کہ آپ کے والد بزرگوار اس دار فانی سے رحلت کر گئے (تجلیات خواجگان چشت ص ۲۶۵)

والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی قرسم خاتون تھا۔ مولانا وجیہہ الدین خجندی رحمتہ اللہ علیہ کی بیٹی تھیں اور بڑی باکمال اور صاحب کشف و کرامات خاتون تھیں۔ (اقتباس الانوار ص ۴۳۰)

مراۃ الاسرار میں ہے کہ ان (شیخ الدین محمود شیخ فرید الدین مسعود، شیخ نجیب الدین متوکل) کی والدہ ماجدہ جو نہایت نیک اور صالحہ عورت تھیں۔ کلاں وجیہہ الدین خجندی کی دختر

Marfat.com

تھیں ۔جن کے کمال صلاحیت، عفت اور کمالات و کرامات کے حالات حضرت گنج شکر کے ملفوظات میں درج ہیں ان سے ظاہر ہے کہ وہ واصلانِ حق میں سے تھیں ۔(مراۃ الاسرار ص ۵۵۷)

آپ صائم الدہر تھیں ۔آپ کی والدہ ماجدہ مولانا وجیہہ الدین جخندی رحمتہ اللہ علیہ کی صاحبزادی بڑی صالحہ اور پارسا خاتون تھیں ۔ سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایک رات آپ کی والدہ کے گھر میں چور داخل ہوا وہ دروازہ کے اندر قدم رکھتے ہی اندھا ہو گیا۔ اس نے سمجھ لیا کہ یہ کسی بزرگ کا گھر ہے وہ شومئ قسمت سے آ گیا ہے۔ اور اس نے عہد کیا کہ اگر میری بینائی لوٹ آئی تو میں پھر کبھی چوری نہ کروں گا اور مسلمان ہو جاؤں گا۔ ولیہ کاملہ نے اپنے نور باطن سے سب کچھ جان لیا۔ انہوں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اس چور کی بینائی لوٹ آئی ۔ وہ گھر بھاگا اور دوسرے روز اپنی بیوی بچوں کے ساتھ آ کر مسلمان ہو گیا۔ حضرت بی بی نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور اس کے بارے میں دعا فرمائی ۔ دعا کی برکت سے وہ کاملین میں سے ہو گیا (سیر الاقطاب ص ۱۸۷) سفینۃ العارفین میں ہے کہ آپ کی والدۂ ماجدہ صائم الدہر تھیں (سفینۃ العارفین ص ۲۴۷)

کرامت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ شیخ کبیر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نہایت بزرگ خاتون تھیں ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گھر کے تمام افراد سوئے ہوئے تھے ۔ حضرت صاحب کی والدہ ماجدہ بیدار تھیں ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھیں ۔ چور آیا۔ چوری کی غرض سے آپ کے گھر میں داخل ہوا۔ وہ چور گھر میں داخل ہوتے ہی اندھا ہو گیا اب اسے نہ باہر کا راستہ سجھائی دیتا تھا اور نہ ہی اندر سے کوئی چیز نظر آتی تھی ۔ کیونکہ آنکھوں نے کام کرنا بند کر دیا۔ اس کی حالت بڑی ہی نازک ہو گئی ۔ مگر اب کیا کرتا کیونکہ نہ اسے اندر کچھ نظر آتا تھا اور نہ ہی باہر جانے کے لئے کچھ نظر آتا تھا۔ اس کیفیت کا صحیح حال اسے ہی معلوم ہو گا جو کبھی اس کیفیت سے دوچار ہوا ہو۔ اب دیکھیئے چوری کرنے کے لئے مکان میں داخل ہو گیا۔ اب لوگوں کو سامنا کرنا بھی مشکل ہے ۔ مگر مجبوری تھی کہ کچھ نظر ہی نہ آتا تھا بالآخر مجبور ہو گیا۔ مجبوراً آواز دی تھی ۔ اگر کوئی آدمی مکان میں ہے تو وہ میرا باپ ہے ۔ اگر کوئی عورت ہے تو وہ میری ماں بہن ہے ۔ جو بھی ہے اس کے خوف نے مجھ

Marfat.com

پہ اثر کیا ہے میں اندھا ہو گیا ہوں۔اب میں چوری سے توبہ کرتا ہوں۔آئندہ کبھی بھی چوری نہیں کروں گا۔میں چوری سے توبہ کرتا ہوں۔

بابا صاحب کی والدہ ماجدہ نے دعا فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔فوراً اس کی بینائی لوٹ آئی۔وہ بینا ہو گیا۔اللہ تعالیٰ نے ولیہ کاملہ کی دعا سے اس کی بینائی لوٹا دی وہ آدمی چلا گیا۔کسی کو کانوں کان بھی علم نہ ہوا کہ رات کے اندھیرے میں کیا واقعہ رونما ہوا تھا۔اور نہ ہی حضرت شیخ کی والدہ ماجدہ نے اس بات کا کسی کے سامنے تذکرہ کیا۔دن ہوا۔محلے کے لوگوں نے دیکھا کہ ایک اجنبی مرد سر پہ چھاچھ کا گھڑا اٹھائے اپنے بیوی بچوں سمیت حضرت بی بی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا کے دروازے مبارک پہ آ کھڑا ہوا۔بی بی صاحبہ نے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ آنے والے نے جواب دیا۔میں وہی بے راہ رو انسان ہوں جو کل رات آپ کے مکان میں چوری کی نیت سے داخل ہوا تھا۔ایک بزرگ عورت اس گھر مبارک میں اس وقت جاگ رہی تھی باقی سب گھر والے سوئے ہوئے تھے۔اس بی بی صاحبہ کی ہیبت سے میں اندھا ہو گیا تھا۔پھر میں نے توبہ کی تو اس بی بی صاحبہ نے دعا فرمائی تو میری بینائی لوٹ آئی۔مجھے نظر آنے لگا۔میں نے عہد کیا تھا کہ اگر میں بینا ہو جاؤں تو پھر کبھی بھی چوری نہیں کروں گا۔میں خود بھی آیا ہوں۔اور اپنے ساتھ اپنے بیوی بچوں کو بھی لایا ہوں تاکہ ہم اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں۔مختصر یہ کہ وہ تمام لوگ آپ کی کرامت کے باعث مسلمان بھی ہو گئے اور آئندہ چوری کرنے سے توبہ بھی کی۔(فوائد الفواد حصہ چہار بہشت بہشت ص ۱۳۸) علامہ شمس الدین چشتی صاحب لکھتے ہیں کہ

معتبر تاریخوں میں یہ واقعہ واضح طور پر رقم کیا گیا ہے کہ ہدایت پانے کے بعد اس لٹیرے نے اپنا نام عبداللہ رکھ لیا تھا پھر یوں ہوا کہ جس جفاکشی سے وہ ڈاکے ڈالا کرتا تھا اسی سخت کوشی سے اس نے ادب شریعت پر عمل کیا اور مذہب اسلام کی اس قدر خدمات انجام دیں کہ اس کا شمار خدا کے برگزیدہ بندوں کی صف میں ہونے لگا پھر اسی عبداللہ نے شیخ عبدالسلام رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے شہرت حاصل کی یہاں تک کہ انتقال کے بعد شیخ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کے والد محترم حضرت جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ علیہ اور بڑے بھائی حضرت اعز الدین محمود رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا (سیرت طیبہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۴۲)

Marfat.com

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

(فائدہ) واضح ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ بڑی پارسا، عابدہ خاتون تھیں آپ کے گھر کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والے کی اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کو ہی بے نور کر دیا۔ وہی بت پرست قزاق جب سچے دل سے توبہ کرنے لگا۔ ولیہ کاملہ نے ہاتھ بلند کیے دعا کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لی۔ ولیہ کاملہ کے مقام سے اس بت پرست کو آگاہ کر دیا کہ جو میرے فرمان کے مطابق اپنی حیات مستعار کے لمحات گزارتا ہے میں اس کی رضا کے مطابق تاثیر پیدا کر دیتا ہوں۔

بن گئے غلام جیہڑے شاہِ ابرار دے
ویکھ لے نظارے اوھناں پروردگار دے

(فائدہ) بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت مختلف الفاظ میں اکثر مورخین نے کیا اکثر مورخین سے مراد وہ مورخین جنہوں نے بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی حیات طیبہ سے اپنے قلم کو متبرک بنایا یہ حکایت مبارکہ خود بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بھی بیان فرمائی جسے آپ کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ آپ نے ملفوظات اسرار الاولیاء فصل ۲۰ میں بیان فرمایا۔ فوائد والفوائد حصہ چہارم۔ جواہر فریدی ص تذکرہ فریدیہ ص ۲۷۷ - ہشت بہشت۔ شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۲۱ - خزینۃ الاصفیاء جلد ۲ ص ۱۰۹ - سیرت طیبہ حضرت فرید الدین مسعود المعروف گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۱۹ - (مقامِ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۱۴۰)

(فائدہ) یہی واقعہ خود بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے بھی بیان فرمایا ملاحظہ فرمایئے۔

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ

فرمایا:- میری والدہ ماجدہ بڑی بزرگ خاتون تھیں اور کشف و کرامت والی بزرگ خاتون تھیں۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ گھر میں ایک چور چوری کی نیت سے داخل ہوا۔ میری والدہ ماجدہ کے علاوہ سبھی لوگ سوئے ہوئے تھے۔ جب وہ چور گھر سے باہر نکلنے لگا تو وہ گھر سے باہر نہ جا سکا۔ مجبوراً کہنے لگا کہ اگر اس گھر میں کوئی مرد ہے تو وہ میرا باپ اور بھائی ہے اور اگر

Marfat.com

کوئی عورت ہے تو پھر وہ عورت میری ماں بہن ہے۔ جو بھی ہے اس کی ہیبت سے میری قوت بصارت ختم ہوگئی۔ وہ میرے لئے دعا فرمائے۔ تا کہ میری آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اگر میری آنکھیں روشن ہوگئی تو میں چوری کے دھندے سے توبہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ ساری عمر چوری نہیں کروں گا۔ یہ سن کر میری والدہ ماجدہ نے دعا فرمائی تو اس کی آنکھیں منور ہوگئیں۔ وہ شخص چلا گیا۔ جب دن چڑھ آیا۔ دن چڑھے تک تو میری والدہ ماجدہ نے یہ بات کسی کو بھی نہ بتائی تھوری ہی دیر بعد جب دن چڑھ آیا ایک شخص اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر اور ساتھ ہی لسی کا ایک منکا لئے ہوئے آیا اور مسلمان ہوگیا۔ اور آئندہ چوری کرنے سے توبہ کر لی۔

(اسرار الاولیاء ص ۱۳۳ فصل ۲۰)

Marfat.com

باب ۴

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت اور مرشد کریم سے خرقہ خلافت کا حصول

ابتدائی تعلیم

مقام گنج شکر میں کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری نے لکھا ہے کہ حضرتؒ خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم قصبہ کھتوال میں ہوئی (مقام گنج شکر ص ۱۴۰)

حفظِ قرآن

علامہ عالم فقری صاحب نے تحریر کیا ہے کہ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت آپ کے آبائی قصبہ کھتوال (دیوان چاولی مشائخ) ہی میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی حضرت قاضی جمال الدین سلیمان کا چونکہ آپ کے بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا اس لئے آپ کی تعلیم وتربیت کی تمام ذمہ داری آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی قرسم خاتون پر عائد ہوگئی لہٰذا آپ کی والدہ ماجدہ کو اپنے فرزند ارجمند حضرت فرید الدین مسعود کی پرورش اور تربیت پر خصوصی توجہ دینا پڑی چنانچہ جب آپ کی عمر پڑھنے والے بچوں کی طرح ہوگئی تو آپ کی والدہ نے آپ کو اپنے قصبہ کھوتوال ہی میں قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم دلوانا شروع کر دی آپ کی تعلیم کے بارے میں سوانح نگاروں کا کہنا ہے کہ آپ نے بڑی چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے آپ کو غیر معمولی ذہانت عطا فرمادی تھی اس لئے آپ جو سبق پڑھتے فوراً آپ کو یاد ہو جاتا (شان حضرت بابا فرید گنج شکر ص ۲۹)

اسی طرح خزینۃ الاصفیاء میں بھی ہے کہ جب حضرت شیخ فرید مکتب میں داخل ہوئے تو تھوڑے ہی دنوں میں تمام علوم پڑھ لئے قرآن مجید حفظ کیا۔ (خزینۃ الاصفیاء ص ۱۱۰)

Marfat.com

بچپن میں پابندی صلوٰۃ

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ چونکہ بڑی زاہدہ اور عابدہ تھیں۔اوران کا گھریلو ماحول اللہ والوں کی طرح تھا لہٰذا حضرت بابا فرید کی والدہ کی تربیت کا یہ اثر ہوا کہ آپ میں بچپن ہی سے زہد وتقویٰ کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے اوائل عمر ہی میں آپ میں صوم وصلوٰۃ کی پابندی پیدا ہوگئی۔والدہ کی خصوصی توجہ سے آپ کے خیالات اور عادات میں بچپن ہی میں تلاش حق کے جذبات موجزن ہو گئے جس کی بنا پر آپ بچپن ہی میں کھیل کود اور بُرے بچوں کی صحبت سے مکمل طور پر محفوظ رہے (شان حضرت بابا فرید گنج شکر ص ۳۰-۲۹)

حکایت

آپ کو بچپن سے ہی شکر بہت پسند تھی ابھی آپ بچے ہی تھے کہ والد محترم کا انتقال ہو گیا تھا۔والدہ محترمہ نے اپنے بچے کی تعلیم وتربیت کے لئے اور نماز کی پابندی کرانے کے لئے حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے فرمایا۔فرید بیٹا! نماز پڑھا کرو۔بیٹے نے عرض کیا۔نماز پڑھنے سے کیا ملے گا۔ماں نے جواب دیا بیٹا فرید! تم نماز پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شکر دے گا۔حضرت کی والدہ ماجدہ جانماز کے نیچے شکر کی پڑیا رکھ دیا کرتی تھیں اور بابا فرید سے فرمایا کرتی تھیں کہ جو بچے نماز پڑھتے ہیں اُن کی جانماز کے نیچے سے روزانہ اُن کو شکر مل جاتی ہے۔جب آپ نماز پڑھ لیتے تو والدہ ماجدہ سے پوچھتے۔امی شکر! ماں جواب دیتی تھیں کہ بیٹا! جانماز اٹھا کر دیکھو۔جب آپ دیکھتے تو آپ کو جانماز کے نیچے سے شکر کی پڑیا مل جاتی اور آپ کھا لیتے اور بڑے خوش ہوتے اور باقاعدگی سے نماز پڑھنا شروع کر دی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ والدہ ماجدہ مصلّٰی کے نیچے شکر کی پڑیا رکھنا بھول گئیں۔ادھر بابا صاحب نے نماز پڑھ لی۔ماں نے گھبرا کر پوچھا۔بیٹا مسعود! تم نے نماز پڑھی یا نہیں۔بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا۔ہاں اماں جان میں نے نماز پڑھ لی ہے اور جانماز کے نیچے شکر کے حوض بھرے ہوئے تھے۔

یہ جواب سن کر بابا صاحب کی والدہ ماجدہ کو تعجب بھی ہوا اور آپ سمجھ گئیں کہ یہ غیبی مدد تھی۔والدہ ماجدہ نے فرمایا۔ہاں بیٹا۔پہلے میں شکر کی پڑیا رکھتی تھی آج رب تعالیٰ نے دی ہے

Marfat.com

ماں نے اپنے بچے مسعود کو دعا دی۔ بیٹا فرید الدین! اللہ تعالیٰ تجھے ضائع نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم شکر کی طرح شیریں ہو گے اس دن کے بعد سے آپ شکر بار اور شکر گنج مشہور ہو گئے۔ (خلاصہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱-۲۰)

عربی، فارسی، صرف و نحو اور فقہ کی ابتدائی کتب

شبیر حسن چشتی نظامی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت چار سال کے ہوئے تو والدہ محترمہ نے آپ کو تعلیم کے لئے مکتب میں بھیجا آپ چونکہ خاص طور پر ذہین و فطین تھے تھوڑے ہی عرصے میں قرآن شریف ناظرہ پڑھ کر حفظ کر لیا۔ فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ صرف و نحو، فقہ کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ (بابا فرید گنج شکر ص ۹)

تفسیر و حدیث اور منطق کی اعلیٰ تعلیم

آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت گھر پر ہی ہوئی۔ بارہ سال کی عمر میں آپ نے قرآن کریم حفظ کیا جب آپ کی عمر پندرہ سال کی ہوئی تو ملتان تشریف لے گئے اور مولانا منہاج الدین رحمۃ اللہ علیہ ترمذی سے فقہ کی مشہور کتاب نافع پڑھی اور علوم دینیہ حاصل کئے پھر آپ قندھار تشریف لے گئے اور وہاں پانچ سال قیام فرمایا تفسیر و حدیث، فقہ، صرف، نحو، منطق وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ (تجلیات خواجگان چشت ص ۲۶۵)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی مرشد کریم سے پہلی ملاقات کا حال علامہ شمس الدین چشتی نے بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

۵۸۷ھ میں حضرت فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی۔ ایک روز حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے آپ کا معمول تھا کہ مطالعے کے وقت گرد و پیش سے بے خبر ہو جاتے تھے مگر اس روز بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے انہماک میں فرق آ گیا۔ وہ ایک تیز خوشبو تھی جس نے آپ کو چونک جانے پر مجبور کیا۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے نظر اُٹھا کر دیکھا ایک روشن چہرہ بزرگ وضو خانے کی طرف جا رہے تھے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ انہیں دیکھتے ہی رہ گئے۔

Marfat.com

وہ بزرگ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اکبر قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر ملتان تشریف لائے تھے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا دل مطالعے سے اچاٹ ہو گیا۔ بار بار کتاب کی طرف متوجہ ہوتے مگر ایک لفظ بھی سمجھ میں نہ آتا۔ آخر آپ نے کتاب بند کر دی اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھنے لگے۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کیا اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار پھر اپنا مطالعہ جاری رکھنا چاہا مگر یکسوئی حاصل نہ ہو سکی۔ بار بار حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھتے اور اپنے آپ سے سوال کرتے۔

''یہ کون بزرگ ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ ایسی روشنی تو میں نے کسی انسان کے چہرے پر نہیں دیکھی''۔

الغرض حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز ادا کی اور پھر مسجد کے ایک گوشے کی طرف تشریف لائے جو بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعے کے لئے مخصوص تھا جیسے ہی حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نزدیک پہنچے تو فاروقی نسل کا نوجوان وارث آپ کے جلال معرفت سے گھبرا کر اٹھ کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھے رہو فرزند!'' حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت شفقت سے فرمایا۔

اگرچہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہونٹوں پر ایک ملکوتی تبسم تھا لیکن آپ کے جلال روحانی نے بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا تھا اور زبان گنگ ہو کر رہ گئی تھی۔

''کونسی کتاب پڑھ رہے ہو؟'' حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار پھر بزرگانہ محبت کا مظاہرہ کیا۔

''نافع کا مطالعہ کر رہا ہوں'' بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے بمشکل یہ الفاظ ادا ہوئے (واضح رہے کہ جن دنوں حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ملتان کی مسجد میں تشریف لائے تھے' اس وقت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''نافع'' کا

Marfat.com

مطالعہ کر رہے تھے)۔

''انشاء اللہ یہ کتاب تمہیں بہت نفع پہنچائے گی۔'' حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ نے نوجوان طالب علم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا۔

''میرا نفع تو حضرت کی نگاہ کیمیا اثر میں پوشیدہ ہے۔'' بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت وارفتگی کے عالم میں عرض کیا۔

حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ نے نوجوان طالب علم کی طرف بہت غور سے دیکھا۔ ''تمہیں کیا معلوم میں کون ہوں؟''

''بے شک! میں آپ کی ذات گرامی سے واقف نہیں مگر میرا دل کہتا ہے کہ آپ کے قدموں سے اٹھنے والا غبار ہی میری منزل ہے۔'' بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی عقیدت وارفتگی میں کچھ اور اضافہ ہو گیا۔

حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ نوجوان طالب علم کے جذبات سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ پھر آپ نے بابا فریدؒ رحمتہ اللہ علیہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا ''میں شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ'' کا مہمان ہوں اور ان ہی کی خانقاہ میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ اگر تمہیں فرصت ہو تو تم بھی وہاں آ جانا۔''

اس کرم نوازی پر بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ نے حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور دوسرے حکم کا انتظار کرنے لگے۔

حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کو دعاؤں سے سرفراز کیا اور اپنے چند خدمت گاروں کے ساتھ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ پر ایک لمحہ گراں تھا۔ خدا خدا کر کے رات گزری اور پھر فجر کی نماز پڑھتے ہی حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں داخل ہوئے تو وہاں مشتاقان دید کا ایک ہجوم تھا۔ بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے خدمت گاروں سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ سلطان

Marfat.com

الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اکبر حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے ہوئے ہیں اور ان ہی کے دیدار کے لئے اہل ملتان بے قرار و مضطرب ہیں۔

یہ سن کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ پر بے خودی کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ ''شہنشاہ معرفت خود ایک غلام کے پاس تشریف لائے؟ یہ کیسی خوش نصیبی ہے فرید۔؟'' آپ خود کلامی کے انداز میں بول رہے تھے۔ خدمت گار بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کے اس جذب کی اس کیفیت کو نہ سمجھ سکا اور آگے بڑھ گیا۔ آپ بہت دیر تک اسی حالت میں کسی ستون کی مانند کھڑے رہے۔ پھر جب سرشاری کی رو گزر گئی تو آپ نے خانقاہ کے ایک خادم سے عرض کیا۔

''میں بھی حضرت قطب رحمتہ اللہ علیہ کی قدم بوسی کو حاضر ہوا ہوں۔''

''شیخ کو اتنی فرصت کہاں؟'' خادم نے بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو غور سے دیکھا اور ایک عام نوجوان سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔

''راستے میں کھڑے ہو جاؤ صاحب زادے! شیخ گزریں گے تو دیدار کر لینا۔''

''اس چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ساری زندگی کھڑے رہ کر گزار سکتا ہوں مگر تم ایک بار شیخ سے عرض کر کے تو دیکھو۔ شاید وہ اس غلام کو شرف باریابی بخش دیں۔'' بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ نے درخواست کی۔

خدمت گار نے ٹالنا چاہا مگر بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ایک ہی التجا کرتے رہے۔ آخر حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کا خادم جھنجھلا گیا۔

''شیخ سے کیا عرض کروں؟ کون آیا ہے؟''

''بس اتنا عرض کر دینا کہ طالب علم فرید حاضر ہوا ہے۔''

خادم کا خیال تھا کہ اس بزم معرفت میں ایک طالب علم کا گزر نہیں ہوگا مگر جب اس نے حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ کے روبرو ڈرتے ڈرتے بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کا نام لیا تو آپ نے بڑے والہانہ انداز میں فرمایا۔

''اسے جلدی بھیجو۔ ہم اسی کا تو انتظار کر رہے تھے۔''

Marfat.com

واپس آ کر خادم نے بڑی حیرت سے اس نوجوان طالب علم کی طرف دیکھا۔

''جاؤ! شیخ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔''

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ لرزتے قدموں سے مجلس عرفان میں داخل ہوئے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ جیسے بزرگوں کے جلال و نور کا یہ عالم تھا کہ آپ کی آنکھ نہیں اٹھتی تھی بہت دیر تک سر جھکائے دوزانو بیٹھے رہے۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ سے مخاطب ہوئے۔ ''شیخ! یہ فرید ہے میرا فرید۔''

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ نے نوجوان طالب علم کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھا۔ ''ماشاء اللہ! ماشاء اللہ۔''

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ دونوں بزرگوں کی گفتگو سن رہے تھے مگر آپ میں نظر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ آٹھ دن تک ملتان میں مقیم رہے۔ اس دوران بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ ایک خدمت گار کی طرح حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ میں موجود رہے۔ ایک دن خلوت میسر آئی تو حضرت قطب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کرنے لگے۔ ''یہ غلام' شاہ کے دامن لطف وعنایت سے مستقل وابستگی چاہتا ہے''۔

''انشاء اللہ تمہیں یہ وابستگی بھی حاصل ہو جائے گی۔'' حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف قلب کے لئے فرمایا۔

پھر جب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ سے رخصت ہو کر دہلی تشریف لے جانے لگے تو بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ کوئی تین منزل گزر جانے کے بعد حضرت قطب رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مقام پر ٹھہر کر فرید الدین مسعود رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا۔

''بابا فرید! اب تم واپس جاؤ اور کچھ دن تک علم ظاہری حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ دین کا مشاہدہ کرو۔ اس کے بندوں سے ملو کہ کون کس مقام پر کیا کر رہا ہے؟ پھر دہلی کا رخ کرنا!

Marfat.com

تم مجھے اپنا منتظر پاؤ گے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ مرشد کا حکم سن کر اداس ہو گئے۔ آپ کو یہ منزل فراق گوارہ نہیں تھی۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی دلی کیفیت پوشیدہ نہیں تھی۔ اس لئے فرمانے لگے۔ "فراق ووصال کتاب زندگی کے دو باب ہیں یہ جدائی بہت عارضی ہے بندہ جب خدا کے راستے میں قدم رکھے تو سب سے پہلے اسے تسلیم و رضا کے مفہوم پر عمل پیرا ہونا چاہیے اب تم جاؤ کہ مرضی خدا یہی ہے۔"

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ غم ناک آنکھوں کے ساتھ واپس آ گئے اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس ملاقات سے دو تاریخی حقائق سامنے آتے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اٹھارہ سال کی عمر میں ہی سلسلہ چشتیہ سے وابستہ ہو گئے تھے۔ عام طور پر یہی مشہور ہے کہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو ملتان میں بیعت فرمایا تھا۔۔۔ مگر بعض مستند کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملتان میں حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے زبانی طور پر وعدہ کر لیا تھا اور باقاعدہ رسم بیعت کئی سال بعد دہلی میں ادا کی گئی تھی۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ملتان سے رخصت ہوتے وقت حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو بابا کہہ کر پکارا۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ اس وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً ۱۸ سال تھی ۱۸ سال کے نوجوان کو بابا کون کہتا ہے۔ کوئی بھی نہیں کہتا۔ آپ کا بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہنا علم معرفت کے رازوں میں سے ایک راز تھا جس کا اظہار خواجہ صاحب نے کیا۔ یہ نگاہ ولایت کا کرشمہ تھا جو آپ نے بیان فرمایا یہ ولی کامل کی کرامت تھی جس کا اظہار خواجہ صاحب کی زبان مبارک سے ہوا۔ کہ آپ نے آپ کی نوجوانی میں ہی مستقبل کے علوم سے واقفیت حاصل کر کے علوم غیبیہ میں سے علم غیب کا اظہار فرمایا۔

اسی طرح علوم غیبیہ سے متعلق بزرگان دین سے بکثرت کتب تاریخ میں مرقوم ہیں جب شان اولیاء یہ ہے کہ قبل از وقت علوم غیبیہ سے نہ صرف واقف ہو جاتے ہیں بلکہ اوروں کو بھی ان علوم سے آگاہی بخش دیتے ہیں۔ جب اولیائے کرام کے علوم کا یہ حال ہے تو مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا کیا عالم ہوگا۔

Marfat.com

یہ حال ہے خدمت گاروں کا آقا کا عالم کیا ہوگا بہر حال حضرت خواجہ صاحب کی زبان مبارک سے یہ لقب بابا صاحب کو عطا ہوا۔ اسی روز سے یہ لقب اتنا مشہور ہوا کہ آپ کے نام سے بھی زیادہ یہی نام مشہور ہے۔

بے علم زاہد شیطان کا مسخرہ

جب خواجہ قطب الدین دہلی جانے لگے تو بابا صاحب بھی دہلی کی طرف ساتھ چل پڑے مگر حضرت خواجہ نے یہ بات منظور نہ کی اور فرمایا تم ملتان ہی میں رہو ظاہری علوم حاصل کرو۔ پورے عالم بنو پھر ہمارے پاس آنا کیونکہ بے علم زاہد شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے پھر بابا صاحب ملتان سے قندھار گئے (خزینۃ الاصفیاء جلد ۲ ص ۱۱۰)

(فائدہ) اقتباس الانوار میں ہے کہ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جب خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات سے شرفیاب ہوئے۔ دل و جان سے معتقد ہو گئے۔ اس وقت بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے یہ رباعی نکلی

مقبول تو جز مقبل جاوید نہ شد — از فضل تو ہیچ بندہ نومید نشد

لطف بکدام ذرہ پیوست دمے — کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد

یعنی جو شخص آپ کا مقبول ہو وہ مقبل جاوید ہو گیا اور تیرے فضل و کرم سے کوئی ناامید نہ رہا۔ جس ذرے پر تیری نگاہ لطف و کرم ہوئی۔ وہ ذرہ ذرہ ہزار خورشید سے بھی بہتر بن گیا۔

(اقتباس الانوار ص ۴۳۶)

عبادت و ریاضت کا شوق

بہر حال آپ پھر ملتان شریف واپس تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ مزید مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں علوم میں مشغول رہے۔ زمانہ طالب علمی میں ہی آپ کو عبادت و ریاضت کا شوق پیدا ہو گیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کو یہ مشغلہ مبارک اپنی والدہ ماجدہ کی گود مبارک سے ہی حاصل ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی نہایت عابدہ، زاہدہ، صالحہ، ولیہ کاملہ تھیں۔ اسباق سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ عبادت و ریاضت میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ روزانہ ایک قرآن مجید مکمل تلاوت کرنا آپ کا معمول مبارک تھا۔ آپ نے دنیوی علائق سے

Marfat.com

گوشہ نشینی اختیار کی۔ آپ کی گوشہ نشینی اور عبادت وریاضت کی شہرت زمانہ طالب علمی میں ہی ہر طرف پھیل گئی۔

قندھار اور بغداد شریف کے لئے روانگی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ ملتان سے روانہ ہو گئے آپ ملتان سے قندھار تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرتے رہے بعد ازاں قندھار سے بغداد شریف چلے گئے۔

سفرنامہ بغداد شریف

بغداد شریف کی طرف جاتے وقت سفر کے احوال بیان کرتے ہوئے بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں بغداد شریف کی طرف سفر کر رہا تھا شیخ اجل سنجری رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا۔ جو کہ باہیبت بزرگ تھے۔ جب آپ کی خانقاہ میں داخل ہوا اور سلام کہا تو مصافحہ کر کے میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ آ شکر عالم بیٹھ جا! چونکہ مجھ پر نہایت لطف فرمایا۔ چند روز خدمت میں رہا۔ لیکن کبھی نہ دیکھا کہ کوئی شخص خانقاہ سے محروم رہ گیا ہو۔ اگر کچھ نہ ہوتا تو خرما اس کے ہاتھ میں دے کر دعا دیتے کہ اللہ تعالیٰ تیرے رزق میں برکت دے۔ وہاں کے لوگوں سے میں نے سنا کہ جس کو آپ یہ دعا دیتے وہ زندگی بھر محتاج نہ ہوتا۔

جب میں وہاں سے وداع ہوا تو بغداد سے باہر غار میں ایک اور درویش دیکھا۔ میں نے سلام کیا سلام کا جواب دے کر فرمایا۔ بیٹھ جا! میں بیٹھ گیا۔ کہ بدن میں ہڈیاں اور چمڑا ہے۔ گوشت کا نام نہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ بزرگ جنگل میں رہتا ہے اس کی کیا حالت ہو گئی ہے۔ مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے فرید! میں چالیس سال سے اس غار میں رہتا ہوں گھاس تنکوں پر میرا گزارہ ہے۔ جب بھید کھولا تو میں آداب بجالایا اور کہا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے۔ چند روز رہ کر وہاں سے رخصت ہوا۔

پھر بخارا میں شیخ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ باخرزی کی خدمت میں داخل ہوا تو آداب بجالایا۔ فرمایا۔ بیٹھ جا! میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ شیخ بھی مشائخ روزگار سے ہوگا اور تمام جہان میں اس کے مرید اور فرزند ہوں گے پھر سیاہ گدڑی جو کندھے پر

Marfat.com

تھی میری طرف پھینکی اور فرمایا پہن لے میں چند روز حاضر خدمت رہا۔تقریباً ہزار آدمی دستر خوان پر کھانا کھاتے جب کھانا کھا چکتے تو پھر بھی جو شخص آتا محروم نہ جاتا کچھ نہ کچھ لے ہی جاتا پھر میں وہاں سے باہر نکلا اور رات پاس کی ایک مسجد میں گزاری۔صبح سنا کہ وہاں کی ایک کٹیا میں ایک بزرگ رہتا ہے۔جب نگاہ کی تو ایک باہیبت بزرگ مرد دیکھا پہلے ایسا کبھی نہ دیکھا تھا۔عالم تفکر میں کھڑا ہوا دیکھا۔آنکھیں آسمان کی طرف لگائے ہوئے تھا۔تین دن رات بعد عالم صحو میں آیا۔میں نے سلام کیا۔سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ میری وجہ سے تجھے بہت تکلیف ہوئی۔بیٹھ جا میں بیٹھ گیا۔فرمایا میں شمس العارفین کے مریدوں میں سے ہوں اور تیس سال سے اس کٹیا میں معتکف ہوں لیکن اتنی مدت میں حیرت اور مستی کے سوا میرے نصیب کچھ نہیں ہوا کیا تو جانتا ہے؟ کہ یہ کس سبب سے ہے۔میں آداب بجالایا کہ جس طرح فرمان ہو۔فرمایا کہ سیدھی راہ یہی ہے۔جو شخص اس راہ میں راستی سے قدم اٹھاتا ہے۔وہ نجات پا جاتا ہے۔اور اگر دوست کی رضا کے بغیر ایک قدم بھی اٹھائے تو جل جائے بعد ازاں اس بزرگ نے اپنا حال یوں بیان فرمایا کہ اے فرید! اس دن سے مجھے اپنے دروازے پر بلایا ستر حجاب درمیان تھے۔حکم ہوا کہ اندر آجا۔جب پہلے حجاب میں گیا تو مقربان بارگاہ کو دیکھا کہ دونوں آنکھیں آسمان کی طرف کئے کھڑے ہیں۔ہر ایک خاص ہی صفت میں ہے۔اللہ تعالیٰ کا راز اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں معلوم اور سب زبان حال سے کہتے ہیں کہ ہم تیرے دیدار کے مشتاق ہیں۔اسی طرح ہر حجاب سے گزرتا گیا۔تو ہر ایک حجاب میں اور بھی محبوب کو اور ہی حالت میں دیکھا جو ایک دوسرے کے بالکل مشابہ نہ تھے۔جب حجاب خاص میں پہنچا تو آواز آئی کہ اے فلاں! اس حجاب میں وہ شخص آتا ہے جو دنیا و مافیھا بلکہ اپنے آپ سے بھی بیگانہ ہو۔میں نے عرض کیا میں سب سے بے گانہ ہوں۔آواز آئی کہ چونکہ تو سب سے بے گانہ ہو گیا ہے۔اس لئے ہم سے یگانہ ہو۔میں نے آنکھ آگے بڑھائی۔تو اپنے آپ کو اس کٹیا میں دیکھا بس اے فرید! اس راہ میں سب سے بے گانہ ہونا چاہیے۔تاکہ حق سے یگانہ ہو سکیں۔فرمایا جب رات ہوئی تو شام کی نماز ادا کی۔جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ماش کے دو پیالے اور چار روٹیاں عالم غیب سے اس بزرگ کے سامنے موجود ہو گئیں۔مجھے اندر آنے کا اشارہ کیا۔میں اندر گیا کھانا کھایا جو لذت مجھے اس کھانے سے حاصل ہوئی وہ کبھی

Marfat.com

کسی اور کھانے سے نہ ہوئی۔ رات وہیں بسر کی۔ صبح اٹھ کر دیکھا تو وہ بزرگ غائب ہے۔ (راحت القلوب مجلس نمبر۳) پھر میں وہاں سے واپس ملتان آیا۔ (راحت القلوب مجلس ۳) اس کے بعد کا واقعہ صاحب مراۃ الاسرار نے لکھا ہے کہ بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ برادرم شیخ بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ سے ملا مصافحہ کے بعد انہوں نے دریافت کیا کہ ''کار خود تا کجا رسانیدہ'' (اپنے آپ کو آپ نے کہاں تک پہنچایا ہے) میں نے کہا اگر کہوں تو یہ کرسی جس پر آپ بیٹھے ہیں ہوا میں کھڑی ہو جائے۔ ابھی یہ بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ کرسی ہوا میں کھڑی ہوگئی۔ برادرم بہاء الدین کرسی پر ہاتھ مار کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا مولانا فرید خوب مقام حاصل کیا ہے۔ (مراۃ الاسرار ص ۷۵۷)

مختلف بزرگوں کی مجالس میں حاضری

صاحب خزینتہ الاصفیاء تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ فرید الدین کچھ عرصہ ملتان سے قندھار گئے اور علم حاصل کرنے کے بعد بغداد پہنچے اُن دنوں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، سیف الدین باخرزی، سعدی حموی بہاء الدین حموی، شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی، شیخ اوحدالدین کرمانی اور شیخ فرید الدین نیشاپوری جیسے اولیاء اللہ موجود تھے آپ ان بزرگوں کی مجالس میں رہے۔ اور کچھ عرصہ بعد دہلی آ گئے۔ (خزینتہ الاصفیاء جلد۲ ص ۱۱۱-۱۱۰)

علم لدنی

حضرت سلطان المشائخ نے تحقیق سے لکھا ہے کہ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ جب خواجہ قطب الاسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ کی عمر مبارک اٹھارہ سال تھی۔ خواجہ قطب الاسلام سے رخصت ہو کر جب آپ کامل پانچ سال تک طلب علم میں مشغول رہے تو حق تعالیٰ نے علوم لدنی کے دروازے بھی آپ پر کشادہ کر دیئے۔ (مراۃ الاسرار ص [illegible])

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

کتاب راحت القلوب بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات پہ مبنی ہے۔ یہ ملفوظات شریف حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمتہ اللہ نے جمع فرمائے ہیں۔ راحت القلوب میں ہے کہ آپ نے بغداد شریف کا سفر طے کیا اور وہاں کے مشائخ کی زیارت

Marfat.com

سے بھی مستفید ہوئے۔آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بھی حاضری دی۔ بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ اس دعا گو نے شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ' کی زیارت کی ہے اور چندروز آپ کی خدمت بسر کیے ہیں۔ اس عرصہ میں تقریباً چھ ہزار دینار ہر روز آپ کی خانقاہ میں بطور نذر آتے اور سب راہِ خدا میں صرف کیے جاتے۔ اور رات کو ایک پیسہ بھی نہ بچاتے اور ساتھ ہی یہ فرماتے کہ اگر میں کچھ بچاؤں تو مجھے درویش نہیں کہیں گے بلکہ کہیں گے کہ یہ درویش مالدار ہے

(راحت القلوب ص۹۔ ہشت بہشت)

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کا تقویٰ

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس سال تک آنکھ بند رکھی سبب پوچھا تو فرمایا تا کہ لوگوں کے عیب نہ دیکھوں۔ اگر اتفاقاً دیکھ لوں تو پردہ پوشی کروں اور کسی سے نہ کہوں (راحت القلوب ص ۱۱ ہشت بہشت)

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ سے دہلی میں ملاقات

حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ سے ملتان سے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ سے اس ملاقات کے بعد دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ دہلی پہنچے۔ وہاں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کے مرشد کریم نے فرمایا ''مولانا فرید کار خود تمام کردہ بودی آنگاہ بہ من آمدی'' یعنی مولانا فرید اپنا کام پورا کرنے کے بعد میرے پاس آئے ہو (اقتباس الانوار ص ۴۳۸)

شرف بیعت

بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فوائد السالکین میں اپنی بیعت مبارکہ کا ذکر یوں بیان فرمایا ہے کہ۔ فقیر حقیر مسعود اجودھنی جو کہ درویشوں کا غلام بلکہ ان کی خاک پائے یوں عرض کرتا ہے کہ جب دوسری رمضان المبارک ۵۸۴ھ کو پابوسی کا شرف حاصل ہوا تو اسی وقت چو گوشہ ترکی کلاہ جو آپ پہنے ہوئے تھے اس دعا گو کے سر پر رکھی اور نہایت شفقت و مہربانی میرے حال پر فرمائی۔

Marfat.com

قاضی حمید الدین ناگوری اور مولانا شمس الدین ترک، خواجہ محمود، مولانا علاؤ الدین کرمانی، سید نور الدین غزنوی، شیخ نظام الدین ابوالموید اور کئی بزرگ حاضر تھے اولیاء کی کشف وکرامات کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی خواجہ قطب الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا کہ شیخ میں اس قدر دل کی قوت اور ضمیر کی قوت ہونی چاہیے کہ جب کوئی شخص اس کے پاس بیعت ہونے کے لئے جائے تو اس پر واجب ہے کہ اپنی باطنی قوت سے اس شخص کے سینے کے زنگار کو جو دنیاوی آلائشوں سے آلودہ ہو کر صیقل کرے تاکہ کھوٹ، دغا، فریب، حسد، برائی اور دنیاوی آلائشوں سے کوئی کدورت بھی اس کے سینے میں نہ رہے۔ اس کے بعد اس کا ہاتھ پکڑ کر معرفت کے بھیدوں سے واقف کردے۔ اگر پیر کو اس قدر قوت حاصل نہ ہو۔ تو تحقیق جان لو! کہ پیر اور مرید دونوں گمراہی کے جنگل میں سرگرداں ہوں گے (فوائد السالکین ص ۲-۱) ہشت بہشت

(فائدہ) بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس طرح حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوگئے۔ سن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

شجرہ طریقت

۱- حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: پاک پتن شریف (پنجاب پاکستان) وصال: بروز منگل ۵ محرم ۱۷۰ ۶۶ھ

۲- حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: دہلی (ہندوستان) وصال: شب دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ یا ۶۳۴ھ

۳- حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: اجمیر شریف (ہندوستان) عمر ۹۷ سال وصال: چھ رجب بروز دوشنبہ ۶۳۳ھ

۴- حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: مکۃ المکرمہ (سعودی عرب) وصال: ۵ یا ۶ شوال ۶۱۷ھ یا ۵۹۹ھ

۵- حضرت خواجہ شریف زندانی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: زندنہ یا شہر زندان قنوج میں وصال: تین رجب یا ۱۰ رجب ۶۱۲ھ

۶- حضرت خواجہ محمد مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مدفن: چشت شریف نزد ہرات دریا کے کنارے شمال کی طرف

وصال: یکم رجب ۵۳۷ھ یا ۵۲۷ھ بروز بدھ

۷- حضرت خواجہ ابو یوسف ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: چشت شریف نزد ہرات دریا کے کنارے شمال کی طرف

وصال: ۳ رجب ۴۵۹ھ بروز سوموار بوقت چشت

۸- حضرت خواجہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: چشت شریف نزد ہرات دریا کے کنارے شمال کی طرف

وصال: ۴ ربیع الثانی ۴۲۱ھ یا ۴۱۱ھ

۹- حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: چشت شریف نزد ہرات دریا کے کنارے شمال کی طرف

وصال: ۱۴ جمادی الاول ۳۵۵ھ بروز دوشنبہ بوقت چاشت

۱۰- حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی حسنی رحمۃ اللہ علیہ (بانی سلسلہ چشتیہ)

مدفن: عکہ (شام) وصال: ۱۴ محرم یا ۱۴ ربیع الثانی ۳۵۱ھ بروز شنبہ یا ۳۲۹ھ

۱۱- حضرت خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: دینور وصال: چہار شنبہ ۱۴ محرم ۳۲۰ھ قبل نماز عشاء

۱۲- حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: ہبیرہ جنگل بصرہ وصال: اتوار ۷ شوال ۲۹۹ھ یا ۲۸۷ھ بوقت نماز ظہر

۱۳- حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: بصرہ وصال: ۲۴ شوال ۲۵۲ھ

۱۴- حضرت خواجہ ابراھیم ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: حضرت لوط علیہ السلام کے مزار کے قریب (شام)

وصال: اتوار یکم شوال ۱۶۲ھ یا ۱۶۶ھ یا ۱۸۷ھ یا ۲۸۰ھ یا ۲۶۱ھ یا ۲۶۵ھ

۱۵- حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مدفن: حضرت خدیجہ کے مزار کے قریب (مکۃ المکرمہ)

وصال: تین ربیع الاول یا ۴ محرم ۱۸۷ھ

۱۶- حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: بصرہ وصال: بدھ ۲۷ صفر المظفر ۱۷۷ھ

۱۷- حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

مدفن: بصرہ وصال: ۴ محرم ۱۱۱ھ یکم رجب ۱۱۰ھ عمر ۹۸ سال

۱۸- حضرت امیر المومنین شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

مدفن: نجف اشرف وصال: شب جمعہ ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ

۱۹- سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مدفن: مدینۃ المنورہ

بیعت کے بعد

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک ہے کہ فرمایا: میں نے آپ (خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت اختیار کر لی اور شرف بیعت سے مشرف ہو گیا تیسرے روز آپ نے مجھے ہر نعمت عطا کی اور یہ فرمایا کہ مولانا فرید کار خود تمام کردہ بودی آں گاہ بمن آمدی مولانا فرید تم نے اپنا کام پورا کیا ہوا تھا پھر میرے پاس آئے)۔ سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ جب حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اس حرف پر پہنچے تو نعرہ مارا اور گر گئے تین رات دن عالم استغراق میں بے خود رہے۔ جب ہوش میں آئے تو مجھے مخاطب کر کے فرمایا مردانِ خدا نے یہی کیا ہے تب کسی مقام تک پہنچے اس راہ میں دل سے سفر کرو، صدق سے قدم سے چلو اور بغیر آنکھ کے دیکھو ورنہ ہرگز قرب کے مقام تک نہ پہنچو گے۔ (مراۃ الاسرار ص ۵۹۰)

بابا فرید کا عبادت وریاضت میں مشغول ہونا

حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فوائد السالکین میں فرماتے ہیں کہ جب میں خواجہ قطب الاسلام کے شرفِ بیعت سے مشرف ہوا تو آپ نے کلاہ چار ترکی دعا گو کے سر پر رکھی اور بڑی شفقت فرمائی۔ اس وقت قاضی حمید الدین ناگوری، مولانا علی کرمانی، سید نور الدین مبارک شیخ

Marfat.com

نظام الدین ابوالموید، مولانا شمس ترک، شیخ محمود موئنہ اور دیگر عزیز حاضر تھے۔ خواجہ قطب الاسلام نے فرمایا کہ شیخ کو اس قدر قوت ہونی چاہیے کہ جب کوئی شخص بیعت کے لئے آئے تو قوتِ نظر سے اس کے سینہ سے زنگار دھوڈالے حتیٰ کہ اس کے دل میں ذرہ بھر کدورت باقی نہ رہے۔ اس کے بعد اس کا ہاتھ پکڑ کر خدا تک پہنچائے الغرض حضرت گنج شکر نے مریدؔ ہونے کے بعد غربی دروازے کے برج کے نیچے حجرہ بنایا اور حق کے ساتھ مشغول ہو گئے چنانچہ سلطان المشائخ وہاں سے دو ہفتے کے بعد قطب الاسلام کی خدمت میں آتے تھے۔ (مراۃ الاسرار ص ۷۵۸)

چلہ معکوس

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے چلہ معکوس کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ

غرضیکہ شکر کو نمک اور نمک کو شکر بنانے کے بعد آپ نے مقام ''اُچہ'' میں حاج کی جامع مسجد میں معکوس کھینچا' چالیس دن تک اس طرح عبادت کی کہ روزانہ رات کے وقت اس درخت کے سہارے جو کنویں کے کنارے پر ہے اپنے کو کنویں میں لٹکا دیتے اور صبح کو باہر نکل آتے۔ (اخبار الاخیار شریف اُردو ترجمہ ص ۱۲۰)

سیر الاولیاء میں ہے کہ بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کریم سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ایک چلہ کرلوں۔ آپ کی یہ بات شیخ کو پسند نہ آئی۔ مرشد کریم نے ارشاد فرمایا اسکی ضرورت نہیں ہے۔ یہ چیزیں شہرت کا باعث ہوتی ہیں۔ آپ نے عرض کیا کہ شیخ خوب جانتے ہیں کہ بندے کو شہرت مطلوب نہیں بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ساری عمر اس بات کا افسوس رہا کہ میں نے اپنے شیخ کو یہ جواب کیوں دیا جوان کے مزاج کے مطابق نہ تھا۔

شیخ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور چلہ معکوس کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ چلہ معکوس کیا ہوتا ہے میں نے شیخ بدرالدین غزنوی سے کہا کہ شیخ نے مجھے چلہ معکوس کا حکم دیا ہے۔ میں شیخ کے رعب کی وجہ سے یہ نہ پوچھ سکا کہ چلہ معکوس کس طرح ہوتا ہے۔ یا تو آپ خود میری رہبری فرمائیں یا شیخ سے دریافت کر کے اس کا طریقہ مجھے بتائیں۔ حضرت بدرالدین

Marfat.com

غزنوی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ سے چلہ معکوس کی کیفیت پوچھی شیخ نے فرمایا کہ چلہ معکوس یہ ہے کہ چالیس دن یا چالیس رات پاؤں میں رسی باندھ کر کنوئیں میں الٹا لٹک کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔

جب آپ نے چلہ معکوس کی کیفیت سنی تو آپ نے چلہ معکوس کرنے کا ارادہ کرلیا لیکن آپ کی خواہش یہ تھی کہ یہ چلہ اس طرح پورا کیا جائے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ اس لئے آپ ایسا مقام تلاش کرنے لگے کہ کنوئیں والی مسجد ہو اور کنوئیں کے نزدیک ایک درخت ہو۔ اس درخت کی شاخیں کنوئیں پر ہوں کہ ان کا سایہ کنوئیں پر پڑے۔ اور اس مسجد میں ایسا متدین موذن ہو۔ جو درویشوں کی صحبت کے قابل ہو۔ آپ ایسا مقام تلاش کرنے لگے ارد گرد کوئی ایسا مقام نہ ملا۔ اسی جستجو میں چلتے چلتے اُچ شریف (اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) پہنچے۔ وہاں آپ کو ایک ایسی مسجد ملی جو نہایت پُر فضا تھی۔ اس مسجد کو مسجد حاج کہتے تھے اس مسجد میں ایک کنواں تھا۔ اس کے پاس ایک درخت تھا اس درخت کی شاخوں کا سایہ کنوئیں پر پڑتا تھا اس مسجد کا موذن خواجہ رشید الدین مینائی تھا جو کہ ہانسی کا رہنے والا تھا اور آپ سے نہایت عقیدت رکھتا تھا۔ بابا صاحب چند دن اس مسجد میں رہے۔ جب آپ کو موذن کی صدق عقیدت اور اسرار کی محافظت کا پورا یقین ہوگیا کہ وہ کسی سے کچھ بیان نہیں کرے گا تو آپ نے اپنے آنے کا مقصد اس کے سامنے بیان کیا اور تاکید کی کہ وہ کسی سے آپ کی آمد کی غرض بیان نہ کرے۔

الغرض آپ نے موذن سے فرمایا کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد ایک رسی لائے۔ جب موذن رسی لے آیا تو آپ نے وضو کے بعد اس رسی کا ایک سرا اپنے پیروں میں باندھا جو اہلِ یقین کے سر کا تاج ہیں اور دوسرا اُس درخت کی شاخ سے باندھا جو کنوئیں کے اوپر تھی نظامی نے یہ خوب فرمایا ہے۔

دارد دو سر ایک رشتہ یکے عجز و دگر ناز
زیں سو ہمہ عجز آمد و زاں سو ہمہ ناز

ترجمہ: اس عشق کے رشتے کے دو سرے ہیں۔

۱- عجز ۲- ناز اس طرف سے عجز ہے اور اُس طرف یعنی محبوب کی طرف سے سب ناز

Marfat.com

ہی ناز ہے۔

اسی طرح امیر حسن نے بھی کیا خوب فرمایا ہے

کہ دل کہ درد مہر تو آو یختہ شد
آخر آو یختہ شد عاقبت از کنگرۂ عشق

ترجمہ: جو دل تیری محبت سے اٹک گیا ہے وہ دل کنگرۂ عشق سے لٹک گیا ہے۔

اور آپ کنوئیں میں نماز معکوس میں مشغول ہو گئے۔ صبح جب موذن آیا تو اس نے دیکھا کہ آپ اس طرح نمازِ معکوس میں مشغول ہیں مؤذن نے عرض کیا کہ حضور! اب کیا حکم ہے؟ آپ نے موذن سے پوچھا کیا صبح ہو گئی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ پو پھٹ رہی ہے اور صبح قریب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسی کو اوپر کھینچو۔ اس طرح آپ کنوئیں سے باہر تشریف لائے۔ اور مسجد میں قبلہ رخ بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے آپ نے اس طرح متواتر چالیس راتیں چلہ معکوس میں گزاریں اور اپنے مرشد کریم کے ارشاد مبارک کی اس طرح تعمیل کی کہ کسی کو اس کی کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی۔

(صاحب سیر الاولیاء فرماتے ہیں کہ) یہ مسجد ابھی تک اُچ شریف میں موجود برقرار ہے اور یہ متبرک مقام خلق کی حاجت روائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ (سیر الاولیاء ص ۱۶۰ تا ص ۱۶۲)

حکایت

بیان کیا جاتا ہے کہ رشید الدین مینائی موذن نے آپ سے عرض کیا کہ میں ایک درویش ہوں اور میری کئی لڑکیاں ہیں۔ ذرا مجھ پر بھی کرم کیجیے۔ اور دعا فرمایئے کہ میرے رزق میں وسعت ہو۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور وعظ بیان کیا کرو۔ موذن نے عرض کیا۔ میں پڑھنا لکھنا تو جانتا ہی نہیں۔ میں وعظ کیسے کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا منبر پہ قدم رکھنا تیرا کام ہے تم پہ کرم کرنا اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کا کام ہے تم اپنے کام میں لگو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اُسے وہ علم عطا فرمایا کہ وہ ایک مشہور و معروف واعظ بن گیا اور اس کے پاس مال بھی کثرت سے اُس کے پاس جمع ہو گیا۔ (سیر الاولیاء ص ۱۶۲)

(فائدہ) چلہ معکوس کے متعلق اکثر کتب میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ اُچ شریف میں

Marfat.com

آپ نے چلہ معکوس ادا کیا مثلاً (۱) سیر الاولیاء حوالہ مذکور (۲) اقتباس الانوار ص ۴۴۳ (۳) مراۃ الاسرار ص ۶۰ ۷ (۴) انوار الفرید ص ۶۵ (۵) مقام گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۵۱ (۶) اخبار الاخیار شریف ص ۱۲۰

(فائدہ) پس واضح ہوا کہ چلہ معکوس آپ نے اُچ شریف میں کیا تھا جبکہ دیوان چاولی مشائخ میں بھی ایک کنواں موجود ہے اس کے متعلق بھی یہی مشہور ہے یہ وہی کنواں ہے کہ جس میں بابا صاحب نے چلہ معکوس کیا تھا۔ اس کے متعلق الفقیر ابواحمد اویسی نے تو کسی کتاب میں حوالہ نہیں پڑھا اور نہ ہی وہ علامات پائی جاتی ہیں جو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائیں کہ ایسی مسجد ہو کہ جس کے پاس ایک کنواں ہو۔ اب دیوان چاولی مشائخ والا کنواں دیکھیں تو اس کے قریب مسجد بھی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں۔ ہاں یہ بات محض لوگوں کی زبان پہ ہی ہے۔ کوئی تاریخی حوالہ نہیں ملتا جبکہ اُچ شریف کے متعلق تمام ہی تاریخ کی کتابیں گواہی پیش کر رہی ہیں کہ جن میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چلہ معکوس کرنے کا ذکر ہے۔

ان تمام کتابوں میں یہی لکھا ہوا ہے کہ آپ نے اُچ شریف میں چلہ معکوس کیا۔

(فائدہ) (۱) بعض کتابوں میں بزرگانِ دین کا یہ قول ملتا ہے کہ چلہ معکوس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے مثلاً حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کچھ مجھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا میں نے سب پر عمل کیا ہے جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز معکوس بھی ادا کی ہے تو میں ایک کنوئیں کے پاس گیا اور اپنے پاؤں میں رسی باندھ کر سرنگوں لٹک گیا۔ ہمارے سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ ابومحمد چشتی قدس سرہ نے نماز معکوس کثرت سے پڑھی ہے اس سنت کو حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے زندہ کیا۔

اقتباس الانوار ص ۴۴۴ (۲) حضرت امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ نے یہی روایت سیر الاولیاء ص ۱۶۲ پہ نقل کی ہے (۳) انوار الفرید ص ۷۰ (۴) مراۃ الاسرار ص ۶۰ ۷ (۵) مقام گنج شکر ص ۱۵۲ پنجتن پاک کے نام کے پانچ ہی حوالے ماننے والوں کے لئے کافی ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے دفتروں کے دفتر بھی بیکار ہیں۔

Marfat.com

چلہ معکوس کے متعلق حضرت گیسودراز کی وضاحت

جوامع الکلم میں چلہ معکوس کے متعلق حضرت گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ کی وضاحت لکھی ہوئی ہے مقام گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ مولانا الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری صاحب لکھتے ہیں کہ جامع الکلم مین لکھا ہوا ہے کہ ایک دن کسی شخص نے حضرت بندہ نواز سید محمد گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ الٹے لٹکنے کی وجہ سے آنکھوں اور منہ سے خون کیوں نہ جاری ہو جاتا تھا اور نہ خوراک اور پانی باہر نکلتا تھا۔ حضرت اقدس نے جواب دیا کہ ایک ولی اللہ کے سوکھے ہوئے جسم میں خون اور خوراک کہاں باقی رہ جاتے ہیں وہ تو مجاہدہ اور ریاضت میں سوکھ کر ایک انسانی ڈھانچہ رہ جاتا ہے حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ کا جسم مبارک میں خون کہاں تھا آپ تو ہمیشہ فقر و فاقہ سے محبت رکھتے تھے اور صائم الدہر تھے اس کے باوجود دن رات عبادت و ریاضت میں گزارتے تھے آپ نے چالیس سال عشاء کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ اعتراض کرنے والوں میں سے کوئی ہے جس نے ایک رات عشاء کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہو؟ حضرت سید علی ہجویری قدس سرہ نے کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ ابراہیم بن ادہم رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر سحری کر لیتے تھے اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرتے تھے اور پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے اس کے باوجود سارا دن گرمی کے موسم میں گندم کے کھیت میں مزدوری کرتے تھے اور جس قدر غلہ ملتا تھا اس سے روٹی پکا کر احباب کو کھلاتے تھے۔ اب ان کے جسم میں کہاں ہوگا خون اور خوراک بلکہ ان حضرات کا سارا جسم نور ہی نور بن جاتا ہے (مقام گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۱۵۳-۱۵۲)

نمازِ معکوس کے متعلق چند فوائد

صلوٰۃ معکوس کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث صاحب القول الجمیل میں لکھتے ہیں کہ

للچشتیة الصلوٰة تسمی ۔ صلوٰة معکوس لم نجد من السنة و لاقوال الفقهاء ما نشد ها به فلذالك خدمنا ها و العلم عند الله

(القول الجمیل ص ۵۳)(انوار الفرید ص ۷۰-۶۹)

یعنی چشتیہ سلسلہ میں ایک نماز ہے جو معکوس کہلاتی ہے مجھے سنت اور قول فقہاء سے اس کا

Marfat.com

ثبوت نہ ملا، اللہ علیم ہے (انوار الفرید ص ۷۰)

(فائدہ) شاہ صاحب کے اس قول سے تین باتیں اظہر من الشمس ہیں کہ

(۱) نمازِ معکوس چشتیہ سلسلہ میں اکثر مشہور ہے لیکن اس سے بقیہ سلاسل میں اس نماز کے ہونے کی دلیل نہیں سمجھی جاسکتی کیونکہ دیگر سلاسل کے متعلق شاہ صاحب نے کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ دیگر سلاسل کے بزرگوں سے بھی یہ ثابت ہے۔ انوار الفرید میں ہے کہ

''صلوٰۃ معکوس کو چشتیہ سلسلہ سے مختص کرنا تعجب خیز ہے جبکہ دوسرے سلاسل کے اہم بزرگوں نے اس نماز کو عرب وعجم میں ادا کیا ہے حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ عظیم المقام بزرگ ہیں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ ''او آیتے بوداز آیاتِ حق'' (سیر الاولیاء ص ۳۴۷) یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک تھے مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ وہ سلطانِ وقت اور اہل طریقت کے جمال تھے اور فضل وکمال میں ان کا ثانی نہ تھا (اسرار التوحید فی مقامات ابی سعید) اور وہ چشتی بھی نہ تھے انہوں نے آج (تقریباً ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ) سے تقریباً نو سو سال پہلے یہ نماز پڑھی اور فرمایا ''ہر چہ من رسید از نماز حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ بکردم تا آنکہ معلوم کردم کہ حضرت رسالت وقتے نماز معکوس گذاردہ است برفتم و پائے خود بہ رسن بستم وخود را سرنگوں بچاہے در آویختم وہمچناں نماز کردم (فوائد الفواد ص ۔۔) (سیر الاولیاء ص ۔۔) یعنی جو کچھ مجھے حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کی نماز کی بابت معلوم ہوا میں نے اس کی ادا کیا یہاں تک کہ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت نمازِ معکوس ادا کی ہے تو میں نے بھی جا کر اپنے پاؤں میں رسی باندھی اور سر کے بل کنوئیں میں لٹکا اور اسی طرح نماز ادا کی (انوار الفرید ص ۷۰-۶۹) ذرا سی تحریر میں ردوبدل کر کے حوالہ لکھا ہے۔

(۲) شاہ صاحب کے قول الجمیل کے حوالے سے دوسری یہ بات واضح ہوتی ہے۔ اس نمازِ معکوس کی سند قول فقہاء اور سنت سے نہیں مل سکی۔ اس کے متعلق اخبار الاخیار شریف کے اردو ترجمہ میں ہے مولوی فاضل صاحب نے لکھا ہے کہ اس طرح کی شریعت میں کوئی عبادت نہیں البتہ بعض بزرگانِ ملت اپنے نفس کو اس طرح سزا دے کر اس کا علاج کرتے ہیں۔

(اخبار الاخیار شریف ص ۱۲۰ اردو ترجمہ از مولوی سبحان استاد الحدیث دارالعلوم مولوی محمد فاضل صاحب دارالعلوم)

Marfat.com

چلہ معکوس کے متعلق حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

نماز معکوس کے متعلق حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

در کتبِ علم ظاہر نہ دیدم (معارج الولایت ص ۳۱۸) (جوامع الکلم)

یعنی اس کی سند علم ظاہر کی کتابوں میں میں نے نہیں دیکھی (لیکن شیوخ کاملین سے سنا ہے اور دیکھا ہے۔ (انوار الفرید ص ۷۱-۷۰)

(فائدہ) کسی چیز کا انکار محض اس لئے کر دینا کہ یہ بات کتب مروجہ میں لکھی ہوئی نہیں۔ یہ انکار بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ کتابوں کا اعتبار بھی ان کے ثقہ راویوں پہ ہوتا ہے۔ اس طرح اگر کسی کو شیخ وقت اگر کچھ بتائے اور اسے اپنے شیوخ کاملین کے ذریعے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائے تو اس کا انکار گستاخی کے زمرے میں آتا کیونکہ محدثین کرام نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ ان احادیث کے علاوہ کچھ بھی کہیں بھی نہیں ہے انوار الفرید میں اسی اصول کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ۔

''ان کتابوں کا اعتبار ان کے ثقہ راویوں پر قائم ہے پس اسی طرح کوئی شیخ وقت اگر کچھ بتائے اور اس کو اپنے شیوخِ کاملین کے ذریعے سرکارِ رسالت تک متصل کرے تو اس کا انکار کر دینا گستاخی ہے کیونکہ ان محدثین نے کہیں بھی احصا کا دعویٰ نہیں کیا۔ یعنی یہ نہیں فرمایا کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں اور اگر ہے تو وہ زندقہ ہے (انوار الفرید ص ۷۱)

(۳) صلوٰۃ معکوس کا انکار کسی لحاظ سے بھی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے نہیں کیا حقیقت بھی یہی ہے خواہ مخواہ اسے حرام اور ناجائز کہنا قطعاً مناسب نہیں۔

بابا فرید کا لقب گنج شکر

بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کے لقب گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق کافی روایات ملتی ہیں ان میں سے چند عرض کی ہیں۔ ایسی ہی روایات درج کرنے کے متعلق سید مسلم نظامی دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے خیال میں ان سب روایات کو درج کر دینا فائدہ مند ہوگا کیونکہ ایک روایت کی صحت سے دوسری کی تنقیص لازم نہیں آتی بلکہ ایک روایت سے دوسری

Marfat.com

کی توجیہہ اور تطبیق ہوسکتی ہے۔ (انوار الفرید ص ۱۱۳)

۱۔شب معراج شکر کی دعوت

اقتباس الانوار میں ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو گئے اور عرش عظیم پر پہنچے تو آپ کے سامنے شکر کا ایک خوانچہ لاکر رکھا گیا اور حکم ہوا کہ اس میں سے کچھ قبول کرلیں کیونکہ یہ ایک عارف کا خزانہ ہے جو آپ کی امت میں ہوگا اور اس کا نام فرید الدین ہوگا اور اس کی روح نے یہ شکر آپ کی مہمانی کے لئے بھیجی ہے چنانچہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت قبول فرمائی اور قدرے شکر اٹھا کر تناول فرمائی اور باقی اپنے ساتھ دنیا میں لے آئے اور اصحاب میں تقسیم کردی یہی وجہ ہے کہ آپ پیدائش کے بعد سارے عالم میں گنج شکر کے نام سے مشہور ہوگئے۔ (اقتباس الانوار اردو ترجمہ ص ۴۴۲-۴۴۱)

۲۔خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل ہی بشارت

راقم الحروف (مصنف اقتباس الانوار) کہتا ہے کہ یہ حکایت اس لئے صحیح نظر آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے وجود آنے سے پہلے بشارت دی تھی کہ ایک عارف پیدا ہوگا جس کا لقب گنج شکر ہوگا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ سیر الاقطاب میں آیا ہے کہ کتاب گلشن راز کے مصنف (شیخ محمود شبستری رحمتہ اللہ علیہ) اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے وجود میں آنے سے سات سو سال پہلے مشائخ سلف نے پیش گوئی کی تھی کہ گنج شکر کے لقب سے ایک ایسا عارف پیدا ہوگا جو عظمت و بزرگی اور کرامات و کمالات میں مشہور ہوگا اور یہ کہ بہت لوگ ان کی بدولت منزل قرب تک پہنچیں گے اور ان کے مرید قطب وقت ہوں گے (اقتباس الانوار اردو ترجمہ ص ۴۴۲)

۳۔شکر

بچپن میں آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو نماز پڑھنے کے لئے جس مصلیٰ پر نماز پڑھنے کو کہا کرتی تھی۔ نماز سے قبل ہی شکر کی ایک پڑیا رکھ دیا کرتی تھیں۔ نماز پڑھنے کے بعد آپ اٹھالیا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن آپ مصلیٰ کے نیچے شکر نہ رکھ سکیں۔ آپ نے نماز ادا کی اور مصلی اٹھا

Marfat.com

کر دیکھا تو اس دن مصلّٰی کے نیچے شکر کا خزانہ موجود تھا آپ نے جتنی چاہی اٹھا لی اور اس کا تذکرہ اپنی والدہ سے کیا۔ آپ کے لقب شکر گنج کے سلسلے میں ایک یہ واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔

۴۔ سیر العارفین میں لکھا ہے یہ ایک دن آپ اپنے شیخ کی خدمت میں جا رہے تھے اور مجاہدہ کی کمزوری سے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے حتیٰ کہ آپ زمین پر گر پڑے اور منہ میں مٹی چلی گئی۔ جو فوراً شکر بن گئی۔ اسی وقت سے آپ کا لقب گنج شکر ہو گیا (اقتباس الانوار ص ۴۴۰)

۵۔ بعض معتبر کتابوں میں آیا ہے کہ جس زمانے میں حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ دشت و بیابان اور کوہستان میں ریاضت کر رہے تھے اور درختوں کے پتے اور خشک گھاس کے سوا کوئی چیز کھانے کو نہیں ملتی تھی ایک دن پیاس کی شدت کی وجہ سے آپ ایک کوس پر پہنچے اور ڈول اور رسی تلاش کی لیکن کچھ نہ پا کر فکر مند ہو کر کھڑے تھے کہ ہرنوں کا ایک غول آیا اور پانی فوارے کی طرح اوپر آ گیا ہرنوں نے سیر ہو کر پانی پیا اور چلے گئے حضرت اقدس نے چاہا کہ میں بھی پانی پی لوں لیکن جونہی آپ آگے بڑھے پانی کنوئیں کی تہ میں چلا گیا یہ دیکھ کر آپ حیران ہوئے اور زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ اے رب العزت میں تیری یاد میں جل رہا ہوں اور تن من کی بازی لگا رکھی ہے لیکن تیرے نزدیک میں ان ہرنوں سے بھی بے قدر اور کمتر ہوں کہ تو نے ان کو پانی دے دیا ہے اور مجھے محروم رکھا ہے فرمان ہوا کہ اے فرید الدین تیری نظر رسی اور ڈول پر تھی اور اُن ہرنوں کی نظر مجھ پر تھی یہی وجہ ہے کہ اُن کو پانی مل گیا اور تجھے نہ ملا۔ اسی سبب سے آپ نے اس کنوئیں میں چالیس روز صلوٰۃ معکوس (صلوٰۃ معکوس کا مطلب ہے کنوئیں میں الٹا لٹک کر یاد خدا میں مشغول رہنا بعض اولیائے کرام نے صلوٰۃ معکوس کو سنت نبوی قرار دیا ہے حاشیہ اقتباس الانوار از کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری) ادا کی اور چالیس دن تک اپنے نفس کو پانی نہ دیا چالیس دن بعد آپ نے مشتِ خاک اٹھا کر منہ میں ڈالی اور اسی سے روزہ افطار کیا۔ لیکن وہ خاک شکر بن گئی۔ آپ نے غیرت الٰہی سے اُسے منہ سے نکال کر پھینک دیا۔ اس وقت غیب سے آواز آئی کہ اے فرید الدین! تیرا چلہ میری درگاہ میں قبول ہوا ہے اور میں نے تجھے سارے جہاں میں برگزیدہ بنایا ہے اور آج سے تمہارا نام گنج شکر رکھا ہے۔ چنانچہ اسی خطاب سے آپ مشہور ہو گئے۔ (اقتباس الانوار ص ۴۴۳-۴۴۲)

Marfat.com

۶۔منقول ہے کہ جب بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے چاہا کہ مجاہدے اختیار کریں تو آپ نے اس کے متعلق اپنے مرشد کریم حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کی مرشد کریم نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ ''طے'' (کے روزے رکھا) کرو۔آپ نے تین دن تک کچھ نہ کھایا۔تیسرے دن افطار کے وقت ایک شخص چند روٹیاں لایا آپ نے یہ سمجھ کر کہ وہ غیب سے آئی ہیں۔انہیں تناول فرمایا۔کھانے کے بعد آپ نے دیکھا کہ ایک کوا درخت پر بیٹھا ہوا ایک مردار کی آنتوں کے ٹکڑے کر رہا ہے جیسے ہی آپ کی نظر اُس کوے پر پڑی اس منظر کو دیکھ کر آپ کا جی متلایا اور جو کچھ کھایا تھا وہ قے کے راستے باہر نکل گیا اور آپ کا معدہ اُس کھانے سے خالی ہو گیا جب آپ نے یہ بات اپنے مرشد کریم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مسعود! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم نے تین روز (دن) کے بعد جو افطار کیا تھا وہ ایک شرابی کے کھانے سے افطار کیا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی تم پر عنایت تھی کہ تمہارے معدے نے وہ کھانا قبول نہیں کیا اب جاؤ اور پھر ''طے'' کرو (کا روزہ) رکھو۔تین دن کے بعد جو کچھ تمہیں غیب سے ملے اُس سے افطار کرنا چنانچہ آپ نے پھر تین دن کا ''طے کیا'' (تین دن کا روزہ رکھا) اب چھ دن گزر گئے اور کوئی کھانا آپ کو نہ پہنچا انتہا درجے کا ضعف پیدا ہوا یہاں تک کہ ایک پہر رات گزر گئے ضعف اور بھی بڑھ گیا اور بھوک کی حرارت سے نفس جلنے لگا آپ نے ہاتھ مبارک زمین کی طرف بڑھایا اور زمین سے چند سنگریزے اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لئے۔وہ سنگریزے آپ کے دہن مبارک کی برکت سے شکر ہو گئے حکیم سنائی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ۔

سنگ در دست تو گہر گردد　　　　زہر در کام تو شکر گردد

جب آپ نے یہ کرامت دیکھی تو اپنے دل میں کہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بھی شیطان کا مکر ہو۔اس خیال کے آتے ہی آپ نے سنگریزے فوراً تھوک دیئے اور پھر حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی ضعف اور بھی غالب ہوا پھر آپ نے چند سنگریزے زمیں سے اٹھائے اور منہ میں ڈال لیے تو وہ بھی شکر بن گئے لیکن پھر بھی آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ بھی شیطان کا مکر ہو۔آپ نے اس شکر کو بھی تھوک دیا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی یاد میں پھر مشغول ہو گئے۔یہاں تک کہ رات آخر ہو گئی۔آپ کو خیال ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ

Marfat.com

ضعف اس قدر بڑھ جائے کہ میں ذکر الٰہی سے بھی قاصر ہو جاؤں پھر آپ نے چند سنگریزے اٹھائے اور منہ میں ڈال لئے۔ وہ سنگریزے بھی شکر ہو گئے۔ اُس وقت آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ تیسری دفعہ بھی مجھے یہ روزی حاصل ہوئی۔ پھر میرے شیخ نے بھی فرمایا تھا کہ جو کچھ غیب سے پہنچے اُس سے افطار کرنا۔ یہی طیب ہو گا۔ جب صبح ہوئی تو آپ اپنے مرشد کریم کے پاس حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اور رات والا واقعہ بیان فرمایا۔ تو آپ کو مرشد کریم نے فرمایا تم نے اچھا کیا کہ اس سے افطار کیا۔ جو کچھ غیب سے تمہیں روزی میسر آئی وہ طیب ہے جاؤ تم ہمیشہ شکر کی طرح شیریں رہو گے۔ (سیر الاولیاء ص ۱۵۸-۱۶۰)

۷- حکایت

شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جب مجاہدہ کرنا چاہا تو اس سلسلے میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا آپ نے فرمایا طے کا روزہ رکھو (طے کا روزہ وہ ہوتا ہے جس میں افطار صرف پانی سے کرتے ہیں اور یہ کم از کم تین دن کا ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک سال، اس طرح روزہ رکھنا صوفیائے کرام کے ہاں ایک عام رسم ہے اور اکابر علمائے اسلام میں بھی بعض حضرات رمضان میں افطار صرف چائے وغیرہ سے کرنے کے بعد اور کچھ نہیں کھایا کرتے تھے رحمہم اللہ) چنانچہ شیخ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے طے کے روزے رکھنے شروع کر دئے اور تین روز تک کچھ نہ کھایا، تیسرے روز افطار کے وقت ایک آدمی نے آپ کے سامنے چند روٹیاں لا کر رکھیں۔ آپ سمجھے کہ غیب سے آئی ہیں اور انھیں روٹیوں سے افطار کیا لیکن پیٹ نے انھیں قبول نہیں کیا اور کھایا پیا تمام باہر آ گیا، آپ نے یہ واقعہ اپنے پیرو مرشد سے کہا تو انھوں نے فرمایا کہ اے مسعود! تم نے تین روز روزہ رکھنے کے بعد ایک شرابی کا کھانا کھایا لیکن اللہ کی عنایت نے تمہاری دستگیری فرمائی کہ تمہارے معدے میں اس غذا کو رہنے نہ دیا، اب جاؤ اور پھر تین دن طے کا روزہ رکھو اور غیب سے جو کچھ ملے اس کو کھا کر گزر کرو چنانچہ شیخ گنج شکر نے پھر تین دن طے کا روزہ رکھا اور شام کو کوئی کھانا میسر نہ ہوا، یہاں تک کہ رات کا ایک پہر گزر گیا اور کمزوری بڑھ گئی بھوک کی حرارت سے بدن جلنے لگا، اس عالم بیتابی میں آپ نے ہاتھ بڑھا کر زمین سے کچھ سنگریزے اٹھا کر منہ میں ڈالے تو وہ شکر ہو گئے آپ کو

Marfat.com

فوراً خیال آیا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ بھی شیطانی کرشمہ ہو اس لئے ان سنگریزوں کو تھوک دیا، اور پھر یادالٰہی میں مصروف ہوگئے جب آدھی رات ہوگئی تو کمزوری پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی آپ نے پھر زمین سے کچھ سنگریزے اٹھا کر منہ میں ڈال لئے وہ پھر شکر بن گئے آپ نے انھیں بھی تھوک دیا۔ آپ نے تین مرتبہ اس طرح کیا اور ہر مرتبہ یہی کرامت ظاہر ہوتی رہی تو یقین ہوا کہ یہ نعمتِ خداوندی ہے اس لئے انھیں کھالیا، پھر دوسرے روز خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دی پیرومرشد نے فرمایا کہ اچھا کیا جو سنگریزوں سے افطار کیا وہ غیب سے آئے تھے اب جاؤ شکر کی طرح ہمیشہ شیریں رہو گے اُس دن سے شیخ فرید الدین مسعود کو لوگ گنج شکر کہتے ہیں۔ (اخبار الاخیار اردو ترجمہ ۱۱۹-۱۱۸)

۸- سیر العارفین میں مولانا جمالی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس زمانے میں اپنے مرشد قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے مجاہدہ کر رہے تھے غربی دروازے کے قریب حجرہ میں آپ رہا کرتے تھے برسات کا موسم آ گیا اس دفعہ بارشیں اچھی ہوئیں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسب معمول پندرہ دن کے بعد جب اپنے مرشد کریم کی خدمت اقدس میں جانے لگے تو راستہ بارش سے خراب تھا آپ اس وقت نعلین چوبین (کھڑاویں) پہنے ہوئے تھے طے کے روزوں کے سبب آپ بہت نقیہہ اور کمزور ہوگئے تھے۔ اتفاقاً ایک جگہ آپ کا پاؤں پھسل گیا اور آپ گر پڑے اور کچھ مٹی آپ کے منہ میں بھی چلی گئی وہ جاتے ہی شکر بن گئی۔ لیکن آپ نے اسے تھوک دیا اور کلی کر کے منہ صاف کرلیا جب آپ مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سب حال بیان کیا تو انہوں نے فرمایا

فریدالدین مسعود! بدیں پارہ گلی کی دردہنت رسید و شکر گشت عجب نیست کہ حضرت تبارک تعالیٰ وجود ترا گنج شکر گردانیدہ است ہموارہ شیریں خواہد بود (سیر العارفین ص ...)

یعنی فریدالدین مسعود! یہ تھوڑی سی مٹی جو تمہارے منہ میں پہنچ کر شکر ہوگئی ہے عجب نہیں کہ حضرت حق تبارک تعالیٰ نے تمہارے وجود کو گنج شکر بنایا ہو۔ تم ہمیشہ شیریں رہو گے۔

یہ سن کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سجدہ شکر ادا کیا اور جب وہاں سے واپس اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں جہاں چند آدمی آپ کو ملتے تو وہ آپس میں آپ

Marfat.com

کی طرف اشارہ کر کے کہتے یہ حضرت فریدالدین گنج شکر ہیں۔

(سیر العارفین ص ۴۷-۴۶-انوار الفرید ص ۱۱۶-۱۱۵)

۹-ارباب سیر نے یہ بھی لکھا ہے کہ چلہ معکوس کے آخر دن آپ کو غیب سے آواز آئی تھی کہ اے فرید! تیرے چلہ کو ہم نے قبول کر لیا اور تجھے اپنے لئے چُن لیا اور آج سے تجھے گنج شکر کیا۔ (انوار الفرید ص ۱۱۶ بحوالہ معارج الولایت)

۱۰-شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور سیر الاولیاء میں بھی یہی واقعہ لکھا ہے، آپ کے گنج شکر ہونے کی وجہ تسمیہ کا ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ کچھ سوداگر شکر لیکر جا رہے تھے شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کچھ شکر مانگی، انھوں نے کہا شیخ آپ کو مغالطہ ہوا ہمارے اونٹوں پر شکر نہیں بلکہ نمک ہے، شیخ نے فرمایا نمک ہی ہوگا، سوداگروں نے اپنے منزلِ مقصود پر پہنچنے کے بعد جب مال کھولا تو وہ واقعی نمک ہی تھا (وہ سمجھے کہ شیخ کی بددعا سے ایسا ہوا، اس لئے دوڑے دوڑے شیخ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ واقعتہً ہم سے غلطی ہوئی آپ اسے معاف فرمائیں اور دعا کریں کہ یہ شکر ہو جائے آپ نے فرمایا کہ شکر ہو جائے گا، چنانچہ وہ نمک پھر سے شکر ہو گیا (اخبار الاخیار، اقتباس الانوار)

خانخاناں نواب محمد بیرم خاں بڑے صاحب جاہ وجلال اور مراتبِ علیا پر فائز ہونے کے باوجود فقیروں اور درویشوں سے اچھا سلوک کیا کرتے تھے، اوامرِ خداوندی کی تعظیم کے پیش نظر مخلوقِ خدا پر مہربانی اور شفقت کے کامل مجسمہ اور پیکر تھے۔ وہ دنیا کی زندگی نیک بختی سے گزار گئے اور دنیا سے شہادت کی موت گئے کہ مصداق تھے وہ اس واقعہ شکر و نمک کے بارے میں فرماتے ہیں۔

کانِ نمک جہان شکر شیخ بحر و بر — آں کز شکر نمک کند و از نمک شکر

(نمک کی کان، شکر کا خزینہ، بحر و بر کا شیخ وہ ہے جس نے شکر کو نمک اور نمک کو شکر بنا دیا)

رباعی

کانِ نمک و گنج شکر شیخ فرید — کز گنج شکر کان نمک کرد پدید
درکانِ نمک کرد نظر گشت شکر — شیریں تر ازیں کرامتے کس نشنید

Marfat.com

(نمک اور شکر کا خزانہ شیخ فرید ہیں جنھوں نے شکر کے خزانے کو نمک کی کان سے تبدیل کر دیا اور نمک کی کان کو ایک ہی نظر میں شکر بنا دیا اس سے زیادہ بہتر کرامتیں کسی اور کی سننے میں نہیں آئیں،) (اخبار الاخیار ص ۱۲۰-۱۱۹)

الحمد للہ ۔ تلك عشرہ کاملہ

(فائدہ) الغرض ان تمام روایات کے پڑھنے سے یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو برگزیدہ کیا تھا اور لطف و عنایت سے آپ کو گنج شکر کا لقب عطا فرمایا تھا۔ (انوار الفرید ص ۱۱۶)

دادا مرشد کی زیارت اور حصول نعمت

انوار الفرید کے مصنف سید مسلم نظامی دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب اجمیری رحمتہ اللہ علیہ جب دوسری مرتبہ اجمیر شریف سے دہلی تشریف لائے تو حضرت بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ان دنوں چلے میں تھے جب مریدانِ حضرت خواجہ قطب صاحب سلام سے فارغ ہو گئے تو حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا ''بختیار! مسعود کہاں ہے؟ آپ نے جواب دیا ''حضور وہ چلے میں بیٹھا ہے یہ سن کر حضرت خواجہ خواجگان نے حضرت خواجہ قطب عالم سے فرمایا۔ چلو مسعود کے پاس چلیں۔

جب حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ قطب الدین بختیار رحمتہ اللہ علیہ جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چلہ خانہ میں داخل ہوئے تو بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آہٹ پر آنکھیں کھولیں اور اپنے پیر و مرشد کو کھڑے پایا۔ آپ نے بھی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا چاہا مگر نقاہت اس وقت اتنی زیادہ تھی کہ کھڑے نہ ہو سکے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے اپنا سر تعظیماً ان کے سامنے زمین پر رکھ دیا حضرت خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو فرمایا ''بختیار! اس جوان کو کب تک مجاہدہ کی آگ میں جلاؤ گے اب اس کو بخشش دو اور اصلی کام بتا دو۔

مولانا رحیم بخش نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ

باید کہ از کار اصلی اور آگاہی دہ تا از سوزش ریاضت و مجاہدات برہد (شجرۃ الانوار قلمی صفحہ ۳۴۵) یعنی

Marfat.com

چاہیے کہ اصلی کام سے اس کو آگاہی بخشو تاکہ سفر سوزشِ ریاضت ومجاہدات سے چھٹکارا پائے۔

اور صاحب سیر الاولیاء نے لکھا ہے کہ خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ "بختیار ایں جواں راچنداں از مجاہدہ خواہی سوخت چیزے بخشش کن (سیر الاولیاء ص ۷۷) بختیار اس جوان کو کب تک مجاہدہ کی آگ میں جلاؤ گے بس اب اس کو کچھ بخش دو" حضرت قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا آپ کی موجودگی میں بندہ کی کیا مجال آپ نے فرمایا یہ تمہارا مرید ہے اس کا کشود کار تم پر موقوف ہے۔ پھر از راہِ نوازش فرمایا کہ آؤ ہم تم دونوں اس کو کچھ دیں۔ بیا تا ہر دو بخشش کنیم (سیر الاولیاء ص ۷۷) اور خود بابا صاحب رحمتہ للہ علیہ کے دائیں طرف کھڑے ہوئے اور خواجہ قطب صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بائیں طرف کھڑا کیا اور دونوں بزرگوں نے حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کو اپنی توجہ باطنی سے مالا مال فرمایا اور اسم اعظم کی تعلیم دی۔

علامہ عالم فقری نے بیان فرمایا ہے کہ اس موقع پر ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ فرید را برگزیدم یعنی ہم نے فرید کو برگزیدہ کیا ہے۔ (شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۷۶)

خاص نوازشیں

اس بخشش اور عطا کے بعد حضرت خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے خلعت یعنی پیراہن خاص عطا فرمایا اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے دستار عطا فرمائی اور حضرت خواجہ نے یہ بھی فرمایا کہ فرید ایک شمع کی مانند ہے لہٰذا اس سے ایک جہان روشن ہوگا اس کے بعد حضرت خواجہ معین الدین چشتی دہلی میں چند روز قیام کے بعد واپس اجمیر میں تشریف لے گئے۔ (شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ص ۷۶)

شیخ بدرالدین غزنوی کے وعظ میں شمولیت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جتنا عرصہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ العزیز شہر دہلی میں رہے آپ شیخ بدرالدین غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کے وعظ میں ضرور ضرور حاضر ہوتے تھے ایک دن انہوں نے منبر پر ہی آپ کی تعریف کی لیکن حاضرین مجلس نہ سمجھ سکے کہ واعظ کس کی تعریف بیان کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کا لباس پھٹا پرانا تھا۔ وعظ ختم ہونے کے بعد حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو

Marfat.com

ایک شخص آپ کے لئے لباس لے کر آیا آپ نے نیا لباس پہنا اور فوراً اتار دیا اور شیخ نجیب الدین متوکل کو عطا فرما دیے اور ارشاد فرمایا کہ مجھے جو لطف پرانے لباس میں حاصل تھا وہ اس نئے لباس میں نہیں (سیر اولیاء ص ۱۵۲)

استری کی جگہ ایتکر

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دہلی میں ایک بزرگ ایتم نے ایک مسجد بنوائی۔ اور اس کی امامت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کی۔ انہوں نے اپنی صاحبزادی کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی۔ اور اس شادی پر ایک لاکھ جیتل صرف کئے۔ ایک دفعہ دورانِ گفتگو شیخ نجیب الدین متوکل نے ان سے کہا کہ مومن کامل وہ ہوتا ہے کہ جس کے قلب میں حق تعالیٰ کی محبت بچوں کی محبت پر غالب ہو اگر آپ حق تعالیٰ کی راہ میں اُس سے دوگناہ خرچ کریں جتنا آپ نے اپنی بچی کی شادی پر صرف کیا ہے تو آپ مومن کامل ہو سکتے ہیں وہ صاحب آپ کی یہ بات سن کر ناراض ہوئے۔ اور آپ کو اپنی مسجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا جب شیخ نجیب الدین متوکل اجودھن میں بابا فرید الدین کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو سارا واقعہ آپ کے سامنے بیان کیا۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ

مانَنسخ ایة او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا (قرآن مجید)

ترجمہ: ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں اس کی جگہ اس سے بہتر لاتے ہیں یا کم از کم ویسی ہی لاتے ہیں۔

گویا آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کر کے اشارہ فرمایا کہ اس کے دن تھوڑے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کہ اگر استری گیا ہے تو ایتکری ظاہر ہو جائے گا اسی زمانے میں ایتکر نامی ایک بادشاہ اس ملک میں آیا جس نے خانوادۂ فریدیہ کی بہت سی خدمات انجام دیں اور اس خاندان کی خدمت سے منسوب ہوا (سیر الاولیاء ص ۱۰۵)

تذکرہ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ

آپ شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی اور خلیفہ مجاز تھے۔ معاملات میں سخت (یعنی شریعت کے پابند) اور نہایت متوکل تھے۔ ستر برس کی مدت تک شہر میں رہے

Marfat.com

اگر چہ غلہ وغیرہ کی کوئی مستقل آمدنی نہ تھی۔ اور آپ کے بیوی بچے بھی تھے مگر اس کے باوجود (اتنے خوش وخرم رہتے تھے کہ آپ کو یہ بھی خبر نہ ہوا کرتی کہ آج کونسا دن اور کتنی رقم ہمارے گھر میں موجود ہے۔ ایک مرتبہ عید کے دن آپ کے گھر پر چند درویش جمع ہو گئے اتفاق سے اُس دن آپ کے گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔ آپ اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر یادالٰہی میں مشغول ہو گئے آپ نے اپنے دل میں کہا کہ کیا آج عید کا دن یونہی گزر جائے گا اور میرے بچوں کے منہ میں کیا کوئی غذا نہ پہنچے گی اور کیا یہ مہمان یونہی لوٹ جائیں گے اتنے میں دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی مکان کی چھت پر آیا اور یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

با دل گفتم دل خضر را بینی! دل گفت اگر مرا نماید بینم

میں نے اپنے دل سے کہا کہ کیا آپ خضر علیہ السلام کو دیکھتے ہیں؟ تو دل نے جو مجھے جواب دیا کہ اگر وہ مجھے دکھائی دیں تو دیکھوں۔ پھر اس بوڑھے نے کھانا بھرا ہوا خوان پیش کیا اور کہا کہ عرش پر ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے آپ کے توکل کی تعریف کر رہے ہیں۔ آپ پھر بھی اس دنیا کو دل میں لئے ہوئے ہیں۔ اور اس کی طرف میلان کر رہے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اپنے لئے مائل نہیں ہوا۔ بلکہ دوستوں کی ضروریات نے مجھے اس طرف مائل ہونے پر مجبور کر دیا اور غالباً کھانا لانے والے حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے مقبرہ کے راستے میں سلطان محمد عادل بادشاہ کی مشہور عمارت جے منڈل کے سامنے شیخ نجیب الدین متوکل کی مزار ہے۔ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کا مکان بھی اسی جگہ پر تھا۔

خلاصہ از اخبار الاخیار شریف ص ۱۳۵ تا ۱۳۷۔ آپ نے ۹ رمضان المبارک ۶۶۹ھ ۱۲۷۱ء میں وفات پائی۔

خواجہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ علیہ کی بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے لئے دعا

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اس نیت سے بیٹھا ہوا تھا کہ ہانسی چلا جاؤں۔ حضرت شیخ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ کی نظر مبارک مجھ پہ پڑی مجھے دیکھ کر آپ کی مبارک

Marfat.com

آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور فرمایا کہ مولانا فرید الدین! میں جانتا ہوں کہ تم جانا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا جو حکم ہو گا، اس کی تعمیل کروں گا، فرمایا جاؤ۔ مقدر یہ ہے کہ ہمارے سفرِ آخرت کے وقت تم ہمارے پاس نہ ہو گے۔ اس کے بعد آپ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا آؤ! اس فقیر کی نعمتِ دین و دنیا اور فقر کے اضافے کے لئے سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھیں۔ سب نے یہ سورتیں پڑھیں اور دعا کی۔ اس وقت آپ نے مصلیٰ خاص اور عصا مجھے عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری امانتیں یعنی سجادہ، خرقہ اور نعلین قاضی حمید الدین ناگوری کو دے دوں گا۔ وہ پانچویں دن کے بعد تم کو پہنچا دیں گے اسے ملحوظ رکھو کہ ہمارا مقام تمہارا مقام ہے۔ جب حضرت شیخ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بات کی تو تمام اہل مجلس نے نعرہ مارا اور تمام اہل مجلس نے مل کر دعا کی۔ (سیر الاولیاء ص۔۱۶)

حصول خلافت

کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے مرشد کریم رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی عطا کے بعد ہی آپ کے سرانور پر دستار خلافت باندھ دی تھی لیکن کچھ عرصہ بعد خواجہ صاحب نے اپنے مرید حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو خلافت سے نوازا۔ خلافت کی سند لکھ کر عطا فرمائی۔ مگر بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سند خلافت ملنے کے باوجود اپنے مرشد کریم کی زندگی میں مرشد کریم کی خدمت کرتے رہے اور ان کی زیر نگرانی سلوک کی منزلیں طے کرتے رہے۔

جب آپ نے روحانیت میں کمال حاصل کر لیا تو آپ کے مرشد کریم نے ارشاد فرمایا۔ فرید! اب اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی خدمات سرانجام دیں اور فرمایا کہ اے میرے مرید باصفا تم میرے وصال کے وقت میرے پاس نہ ہو گے البتہ میرے وصال کی خبر ملتے ہی دہلی آ جانا۔

مرشد کریم کا وصال

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ عید کا دن تھا کہ حضرت شیخ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ عید گاہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے اس جگہ تشریف لائے جہاں آپ کا روضہ مبارک ہے۔ اس

Marfat.com

وقت یہ زمین جنگل تھی یہاں کوئی گنبد اور قبر نہ تھی۔ شیخ الاسلام یہاں تشریف لائے وہاں کھڑے ہو کر کچھ سوچنے لگے۔ جو عزیز آپ کے ساتھ آئے تھے انہوں نے عرض کیا کہ آج عید کا دن ہے اور مخلوق آپ کی انتظار میں ہوگی کہ مخدوم گھر تشریف لائیں گے اور کچھ تناول فرمائیں۔ آپ یہاں کیوں دیر کر رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس زمین سے اہل دل کی خوشبو آ رہی ہے۔ اُسی زمانہ میں آپ نے اُس زمین کے مالک کو طلب کیا اور اپنے خاص پیسے سے قیمت ادا کر کے اُس زمین کو خریدا۔ اور وصیت فرمائی کہ مجھے اس جگہ دفن کیا جائے۔

یہ فرمانے کے بعد سلطان المشائخ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا کہ شیخ نے جو فرمایا تھا کہ مجھے اس زمین سے اہل دل کی خوشبو آتی ہے، دیکھو کہ اس جگہ کیسے کیسے لوگ سو رہے ہیں۔ (سیر الاولیاء ص ۱۴۱)

واقعہ وصال

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ شیخ السلام شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز چار دن رات سے عالم تحیر میں تھے۔ آپ کی وفات کا واقعہ اس طرح ہے کہ شیخ علی سکزی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں محفل سماع تھی۔ شیخ قطب الدین نور اللہ مرقدہ بھی اس محفل میں حاضر تھے۔ قوال نے یہ شعر پڑھا۔

کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جانے دیگر است

شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز پر اس شعر نے اتنا اثر کیا کہ آپ خانقاہ سے گھر تک مدہوش و متحیر لائے گئے۔ بار بار قوالوں سے فرماتے کہ یہی شعر پڑھو۔ قوال بار بار یہی شعر پڑھتے وہ اسی عالم تحیر اور مدہوشی میں تھے۔ لیکن نماز کا وقت آ جاتا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔ پھر یہی شعر پڑھواتے اور خود بھی یہی شعر پڑھتے۔ آپ اسی عالم تحیر اور مدہوشی میں رہے یہاں تک کہ چار دن رات گزر گئے۔ پانچویں رات آپ کا وصال ہوا۔

شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اُس رات خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر تھا جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُس وقت مجھ پر کچھ غنودگی طاری تھی اُسی غنودگی کے عالم میں میں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ اپنے مقام سے

Marfat.com

اُٹھ کر اوپر کی طرف جا رہے ہیں اور مجھے فرما رہے ہیں، بدرالدین! اللہ کے دوستوں کو موت نہیں آتی جب میں بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ شیخ دارالبقا کو کوچ فرما چکے تھے۔ اس وقت شیخ احمد نہروالی بھی موجود تھے۔ (سیر الاولیاء ص ۱۴۲-۱۴۱)

عالم تحیر کے وقت حکیم کا کہنا

وفات کے متعلق مولانا فخرالدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ کاتب الحروف نے ''رسالہ سماع'' میں جو مولانا فخرالدین زرادی کی تالیف ہے دیکھا ہے کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیخ قطب الدین نور اللہ مرقدہ پر اس سماع کی محفل میں عالم تحیر طاری ہوا۔ اُس زمانے میں ایک حاذق طبیب تھا جس کا لقب شمس الدین دلیل تھا۔ شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے پاس لے گئے تاکہ وہ اُن کے مرض کو سمجھے۔ جب شمس الدین دلیل نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ علامت اُس مرد کی ہے جس نے اپنے آپ کو آتشِ محبت میں جلایا ہے اور جس کا جگر پگھل گیا ہے۔

بے شک طبیب مذکور اپنے قول میں صادق (سچا) تھا اور اس استدلال میں کتنی صحت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پیش ہوا تھا۔

قد لسعت حية الهوى كبدى ولا طبيب له ولا راق الا الحبيب
الذى قد شغفت به فعنده رقيتي و ترياق

بے شک محبت کے سانپ نے میرے جگر کو ڈس لیا ہے اس کے لئے نہ کوئی طبیب ہے اور نہ ہی کوئی دم درود مگر دوست جس پر فریفتہ ہوں اسی کے پاس میرے ڈسے ہوئے کا علاج ہے۔

الغرض قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان المشائخ سے بیان کیا کہ جس سال سلطان شمس الدین التمش نے وفات پائی اسی سال شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز اور مولانا قطب الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔ یہ بات سن کر سلطان المشائخ نے سلطان شمس الدین کی تاریخ وفات یاد کر کے یہ شعر پڑھا۔

بسال ششصد وسی لیکن وسہ بود کہ از ہجر ت نماند شاہ جہاں شمس دین عالمگیر

([illegible] ص ۱۶۳)

Marfat.com

تاریخ وصال

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ ہے۔

اولیائے کرام کے قرب میں دفن ہونے کی وصیت

سیر الاولیاء میں ہی ہے کہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد دس سال تک قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ زندہ رہے جب اُن کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ مجھے شیخ قطب الدین کے بائیں طرف دفن کرنا۔ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اس وصیت پر عمل نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن چونکہ قاضی حمید الدین کی وصیت تھی اس لئے انہوں نے مجبوراً وہاں دفن کیا لیکن ان کا چبوترہ شیخ الاسلام قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کے روضہ متبرکہ سے بلند تعمیر کروایا بعد میں قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں اپنے فرزندوں کو فرمایا کہ تم نے چبوترہ بلند کر کے مجھے شیخ الاسلام قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کے سامنے شرمندہ کیا ہے۔

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ میں نے بارہا ان دونوں بزرگوں کی تربتوں کے درمیان نماز ادا کی ہے اور نہایت ذوق اور سکون پایا ہے یہ جگہ کا اثر نہیں جگہ میں کیا رکھا ہے بلکہ یہ اُن دونوں بزرگوں کا اثر ہے ایک طرف ایک بادشاہ سو رہا ہے اور دوسری طرف دوسرا بادشاہ محو استراحت ہے۔ (سیر الاولیاء ص ۱۴۴-۱۴۳)

Marfat.com

باب 5

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ہانسی اور کھتوال میں قیام

خواجہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ایک علیحدہ حجرہ بنایا تھا۔ آپ کو حجرے میں روحانی تربیت دی گئی اور خرقہ خلافت عطا کیا گیا۔

(خزینۃ الاصفیا جلد 2 صفحہ 111)

ہانسی میں بعض علماء کا بابا صاحب کے متعلق غلط رویہ

جب بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت سے سرفراز ہوئے تو لوگوں کا ہجوم ہوا لیکن آپ اپنے آپ کو چھپانا چاہتے تھے اس لیے آپ دہلی سے نکل کر ہانسی پہنچے اور وہاں سکونت اختیار کی اور ظاہری و باطنی مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول ہو گئے۔ یہاں آپ اپنے آپ کو چھپائے رکھتے تھے اور آپ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی آپ کے حالات سے باخبر ہو۔ یہاں تک کہ ایک دن مولانا نور ترک اور دوسرے علماء نے آپ کو تعصب کے طور پر ناصبی اور مرجئی کہا۔ حالانکہ آپ ان دونوں فرقوں سے پاک تھے اور آپ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔

چنانچہ سلطان المشائخ نے آپ کی بزرگی کے متعلق کئی بار فرمایا ہے۔ جسے امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے ''فوائد الفواد'' میں تحریر فرمایا ہے۔ مختصر یہ کہ مولانا نور ترک ہانسی پہنچے اور وعظ کیا۔ اسی مجلس وعظ میں حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ آپ کا لباس پھٹا پرانا تھا جونہی مولانا نور ترک کی نظر آپ پر پڑی تو انہوں نے کہا اے مسلمانو! ناقد سخن یہاں آپہنچا ہے پھر آپ کی تعریف یوں بیان کی جس طرح کہ بادشاہوں کی تعریف کی جاتی ہے۔

(سیر الاولیا، 153-152)

Marfat.com

مرشد کا وصال

حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ سے یہ روایت ہے کہ جب حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو اس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہانسی میں تھے۔ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ خرقہ مبارک اور سجادہ مجھے عطاء فرمائیں گے اور یہی خواہش حضرت شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے قلب اطہر میں پیدا ہوئی۔ حضرت خواجہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ خرقہ اور نعلین چوبیں فرید الدین مسعود کو دے دینا اور وہ میرا خلیفہ جانشین ہے۔ حضرت قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے وہ امانت دل و جان سے قبول کر لی۔ اسی رات ہانسی میں حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہو گیا۔ آپ صبح سویرے اٹھے اور دہلی کی طرف روانگی اختیار کی۔ آپ وصال کے چار دن بعد دہلی پہنچے۔ مرشد کریم کے مزار پر انوار پہ حاضر ہوئے۔ پھر قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ امانت لا کر آپ کے سپرد کر دی۔ آپ نے اس سرمایہ دارین کو بڑی عقیدت و احترام اور تعظیم کے ساتھ حاصل کیا' خرقہ مبارک پہن کر مسند پہ بیٹھ گئے یہ دیکھ کر ایک جہان آپ کے گرد جمع ہو گیا۔

(اقتباس الانوار صفحہ 446)

سیر الاولیاء میں ہے کہ سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ جب شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے ایک بزرگ کا نام لیا کہ جو آپ کی پائنتی محو استراحت ہیں۔ ان بزرگ کی تمنا یہ تھی کہ وہ شیخ کے وصال کے بعد ان کی جگہ پر بیٹھیں اور حضرت خواجہ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی تمنا رکھتے تھے لیکن جس محفل سماع میں آپ کا وصال ہونے والا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے یہ کپڑے' عصا اور کھڑاؤں' شیخ فرید الدین کو بھجوا دینا۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے وہ جامہ دیکھا تھا وہ دوتہہ تھا۔ جس رات خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ اس وقت شیخ فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ ہانسی میں تھے۔ اس رات بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے مرشد کریم آپ کو بلا رہے ہیں جب صبح ہوئی تو آپ ہانسی سے روانہ ہوئے چوتھے دن آپ دہلی پہنچے۔ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کپڑے جو انہیں شیخ

Marfat.com

کریم نے عطا فرمائے تھے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کیے۔ آپ نے دوگانہ ادا کر کے وہ مبارک کپڑے زیب تن کیے اور مسند نشیں ہوئے۔

(سیر الاولیاء صفحہ 166-165)

سرہنگان کی عقیدت و محبت

ابھی آپ کو تین دن ہی یہاں آئے ہوئے گزرے تھے کہ ہانسی سے سرہنگا نامی شخص دہلی آیا۔ اقتباس الانوار میں ہے کہ اس کا نام سرہنگان لکھا ہوا ہے۔ جبکہ سیر الاولیاء میں اس کا نام سرہنگا لکھا ہوا ہے۔ بہرحال یہ شخص مجذوب تھا اسے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بیحد محبت تھی۔ وہ جب آپ سے ملنے کیلئے دہلی آیا تو دربان نے اسے اندر نہ جانے دیا۔ دربان کی یہ رسم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے چلی آ رہی تھی کیونکہ خلقت کا بے حد ہجوم ہوتا تھا اور خلوت و مشغولی کے وقت لوگوں کو اندر جانے سے روک دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ سرہنگان تین دن تک حضرت شیخ سے شرف ملاقات نہ کر سکا۔ جمعۃ المبارک کے دن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ حسب دستور باہر تشریف لائے تو سرہنگان روتے ہوئے آپ کے پاؤں مبارک پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ ہانسی میں تو روزانہ شرف ملاقات حاصل ہو جایا کرتا تھا یہاں تو تین دن ہوئے محرومی کا شکار ہوں۔ یہاں پڑا ہوا ہوں۔ ملاقات نہ ہو سکی۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا میں اس جگہ رہ نہیں سکتا۔ حاضرین نے عرض کیا آپ کو حضرت قطب الاقطاب نے یہ مقام عطا فرمایا ہے یہ قطعاً مناسب نہیں کہ آپ کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا حضرت نے جو نعمت مجھے عطا فرمائی ہے خواہ شہر ہو یا بیابان وہ ہمیشہ میرے پاس ہے یہ کہہ کر آپ دہلی سے ہانسی تشریف لے گئے چونکہ ہانسی میں آپ کو گوشہ خلوت حاصل تھا اس لیے یہاں آپ کافی عرصہ رہے۔ (اقتباس الانوار صفحہ 446)

فائدہ: یاد رہے کہ ایک بزرگ کے کئی کئی خلیفے ہوتے ہیں ہر خلیفہ و خلیفہ جانشین نہیں ہو جاتا بلکہ خلیفہ جانشین وہ ہوتا ہے جو خلیفہ مرشد کریم کی مسند مبارکہ پہ بیٹھتا ہے اور مخلوق خدا کی ہدایت میں مشغولیت اختیار کرتا ہے۔

شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہونا

حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ ہانسی میں سکونت کے دوران بابا فرید

Marfat.com

الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔آپ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب ترین مرید تھے۔ہانسی میں بھی مخلوق خدا کا ہجوم ہونے لگا۔(اقتباس الانوار صفحہ 446)

صاحب دل درویش کی خدمت

حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ حضرت شیخ الشیوخ فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صاحب دل درویش کو دیکھا اور پہچان لیا۔آپ فوراً گھر تشریف لائے۔گھر میں جوار کے سوا کھانے کیلئے کچھ بھی نہ تھا۔آپ نے جوار خود اپنے ہاتھوں سے پیسی اور آٹا بھی خود ہی چھان کر روٹی پکائی اور جس جامع مسجد میں وہ درویش ٹھہرا تھا وہاں لے گئے۔درویش نے آپ کو دیکھا تو فرمایا میں نے کشفی نظر سے معلوم کیا تھا کہ تمہارے گھر میں جوار کے علاوہ کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں تھا۔پھر تم نے خود ہی کس طرح جوار پیسی اور اس آٹے سے کھانا پکا کر لائے ہو۔مجھے یہ بھی معلوم ہے اب تم جو کچھ چاہتے ہو طلب کرو۔آپ نے مقصد بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس درویش کی نظر لطف وکرم سے آپ کا مقصد پورا ہو گیا۔

(سیر الاولیاء صفحہ 167)

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا لقب مبارک

حضرت امیر خورد بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سید السادات سید حسین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ ایک دفعہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھنا چاہا۔کاغذ ہاتھ میں لیا اور سوچنے لگے کہ خط میں ان کیلئے کیا لقب لکھوں؟ پھر آپ کے دل میں آیا کہ جو خطاب ان کا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے وہی لکھوں۔آپ نے اس مقصد کیلئے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا تو حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا لقب لوح محفوظ میں لکھا ہوا دیکھا وہی لکھا۔آپ نے اس مقصد کیلئے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا تو حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا لقب لوح محفوظ میں شیخ الاسلام لکھا ہوا دیکھا۔پھر آپ نے یہی لقب خط میں لکھا۔کسی اللہ کے ولی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

قلوب العارفین لها عیون تری مالا یراه الناظرینا (73)

ترجمہ: عارفین کے دلوں کو وہ آنکھیں میسر ہیں کہ جن سے وہ ایسی ایسی چیزیں بھی دیکھ لیتے ہیں کہ جنہیں عام دیکھنے والے نہیں دیکھ سکتے۔

Marfat.com

ماجنحة تطير بغير ريش انی ملکوت رب العالمینا

ترجمہ: وہ عالم ملکوت رب العالمین کی طرف بغیر پروں کے بازوؤں کے اڑتے ہیں (سیرالاولیاء،179-180)

بیماری فوراً دور

خواجہ احمد سیوستانی آپ کے مریدوں میں سے تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں شیوخ العالم فریدالحق والدین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے وضو اور غسل کا پانی بھر کر پہنچایا کرتا تھا۔ ایک دن میری کمر میں درد ہو گیا۔ آپ نے مجھے پانی لانے کیلئے بلوایا تو میں نے عرض کیا کہ میری کمر میں درد ہے۔ میں مشک نہیں اٹھا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے بڑی شفقت فرمائی اور فرمایا کہ جھکو۔ میں جھکا تو آپ نے میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جاؤ اب پانی لاؤ۔ میں اس وقت جوان تھا آج میری عمر سو سال کے قریب ہے کبھی بھی میری کمر میں درد نہیں ہوا حالانکہ میں بکثرت پانی کی مشکیں اٹھایا کرتا تھا۔ (سیرالاولیاء،184)

صوم داؤدی چھوڑ کر صوم الدہر اختیار کرنا

مقام گنج شکر میں ہے کہ حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب شیخ الاسلام گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہانسی میں قیام فرماتے تھے تو شیخ علی گردمیر ٹھ سے آپ کو ملنے آئے ان ایام میں حضرت اقدس صوم داؤدی رکھتے تھے یعنی ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے جس دن روزہ نہیں تھا حضرت اقدس نے شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے پر بلایا۔ ابھی کھانا شروع نہیں ہوا تھا کہ شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال آیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ حضرت خواجہ گنج شکر صائم الدہر ہوتے یعنی ہر روز روزہ رکھتے جونہی ان کے دل میں یہ خیال آیا حضرت شیخ الاسلام کو روشن ضمیری سے اس کا علم ہو گیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ جو کچھ خاصانِ خدا کے دل میں آتا ہے اسی پر عمل کرنا بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس روز کے بعد آپ نے صوم الدہر شروع کر دیا۔

(مقام گنج شکر 176)

Marfat.com

کھتوال میں تشریف آوری

آپ دنیوی شہرت کو پسند نہیں فرمایا کرتے تھے اور نہ ہی مخلوق خدا کا ہجوم اور بھیڑ آپ کو اچھی لگتی تھی بلکہ امراءٔ وزراء اور بادشاہوں کی صحبت کا تو آپ بہت پرہیز کرتے تھے۔ اقتباس الانوار میں ہے کہ ہانسی میں خلقت کا ہجوم ہونے لگا تو آپ قصبہ کوٹھےوالا پہنچے جہاں آپ کے آباؤ اجداد رہتے تھے وہاں آپ کچھ عرصہ رہے چونکہ یہ مقام ملتان سے قریب ہے اس لیے آپ وہاں بھی چھپ کر حق تعالیٰ کی عبادت میں مصروف نہ ہو سکے۔ خلقت کی آمدورفت سے آپ پریشان ہو گئے۔ آپ نے چاہا کہ لاہور چلے جائیں لیکن اس زمانے میں لاہور کو مغلوں نے تاخت و تاراج کر ڈالا تھا اس لیے آپ نے اجودھن' پاکپتن شریف میں سکونت اختیار کر لی۔ (اقتباس الانوار صفحہ 446-447)

حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت شیخ امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں۔ اپنی بہترین تصنیف لطیف سیر الاولیاء میں بیان فرماتے ہیں کہ سلطان المشائخ رحمۃ نے فرمایا کہ اس زمانے (کھتوال میں رہائش کے دور میں) حضرت شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز جب ملتان شریف سے دہلی آ رہے تھے کہ کھوالا پہنچے تو انہوں نے پوچھا یہاں کوئی درویشوں میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ جس سے ملاقات کی جائے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایک قاضی بچہ ہے جو شیخ الاسلام قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہے۔ کھتوال کی نمازگاہ کے پیچھے عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ شیخ جلال الدین آپ کی ملاقات کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک شخص ایک انار لے کر ان کی خدمت اقدس میں آیا۔ شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے وہ انار اس سے لے لیا اور وہ انار لے کر حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے۔ ملاقات کے بعد جب بیٹھے تو شیخ جلال تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس انار کو توڑ کر کھانا شروع کیا۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ چونکہ روزے سے تھے اس لیے آپ نے نہ کھایا۔ آپ کا پاجامہ پھٹا ہوا تھا۔ گفتگو کے دوران جب ہوا کپڑے کے پھٹے ہوئے حصے کے سوراخوں میں داخل ہوتی تو آپ بار بار اپنے دامن مبارک سے اسے ڈھانپتے۔ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی اس کیفیت کو

Marfat.com

محسوس کر کے ارشاد فرمایا کہ بخارا میں ایک درویش تھا جو تعلیم میں مشغول تھا۔ سات سال تک اس کے پاس پاجامہ نہ تھا اس لیے وہ محض ایک لنگوٹ باندھے رہتا اس لیے دل کو اس واقعہ سے تسلی دیجئے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پھر سلطان المشائخ نے فرمایا کہ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی اس درویش سے مراد خود ان کی اپنی ذات تھی۔

غرض یہ کہ جب شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ انار رکھ لیا اور آپ نے روزہ افطار نہ کیا۔ بہر حال شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اٹھے اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی روانگی کے بعد آپ کو افسوس ہوا کہ میں نے روزہ کیوں نہ افطار کر لیا؟ (کیونکہ یہ روزہ نفلی تھا) اتفاقاً اس انار سے ایک دانہ زمین پر گر پڑا تھا۔ آپ نے اس دانے کو اپنی دستار مبارکہ میں اس نیت سے باندھ لیا کہ رات کو اسی دانے سے روزہ افطار کریں گے، جب رات ہوئی' روزے کی افطاری کا وقت ہو گیا تو آپ نے اسی دانے سے روزہ افطار کیا۔ وہ دانہ کھاتے ہی آپ نے اپنے قلب مبارک میں ایک روشنی سی محسوس کی۔ آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ میں نے اس انار کے دانے زیادہ کھائے۔

جب بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ دہلی آئے اور اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملے تو انہوں نے ارشاد فرمایا مسعود! تسلی رکھو انار کا دانہ جو مقصود تھا وہ تمہیں مل گیا۔ (سیر الاولیاء صفحہ 154-153)

کھتوال کے متعدد نام کتب تاریخ میں محفوظ ہیں اس پہ پہلے کافی بحث ہو چکی ہے۔ یہ وہی مقام ہے جسے آجکل چاولی مشائخ (حاجی شیر) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ قصبہ بورے والا کے قریب ہے۔ (فائدہ) سیر الاولیاء کے مؤلف حضرت امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں حضرت شمس بریلوی صاحب نے لکھا ہے کہ سیر الاولیاء برکوچک ہندو پاک میں یہ سب سے پہلا تذکرۃ الصوفیہ ہے جس کو حضرت چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید شیخ امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ نے 712ھ میں تغلق خاندان کے دور عروج میں تالیف کیا۔

(مقدمہ عوارف المعارف صفحہ 63)

Marfat.com

(فائدہ) کھتوال کی رہائش کے دوران میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا دہلی تشریف لے جانا مرأۃ الاسرار صفحہ 764 پر' سیر الاسرار صفحہ 153' اقتباس الانوار صفحہ 446' بابا فرید الدین مسعود گنج شکر۔ انوار الفرید المعروف بہ تاریخ فریدی میں بھی آپ کا کھتوال میں رہنے کا دورانیہ اور اسی دورانیہ میں حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کھتوال میں بیان کی گئی ہے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ یہ ملاقات اس دور میں ہی ہوئی ہوگی جس دور میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ حیات ظاہری سے ابھی تک موصوف تھے۔ اسی دورانیہ میں کچھ وقت کیلئے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھتوال تشریف لائے ہوں گے کچھ وقت آپ نے یہاں بسر کیا ہوگا ورنہ دہلی کے بعد آپ ہانسی تشریف لے گئے وہاں تقریباً دو سال کا عرصہ گزارا اسی دورانیے میں خواجہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ وصال کے وقت آپ کا ٹھکانہ مبارک ہانسی میں تھا اس کے بعد بھی آپ کچھ عرصہ ہانسی میں رہے۔ پھر آپ کھتوال تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ بعد کھتوال میں ٹھہرنے کے عرصہ میں اگر تسلیم کی جائے تو یہ بظاہر ممکن نظر نہیں آتا کیونکہ اس سے کچھ عرصہ پہلے خواجہ قطب الاقطاب کا وصال مبارک ہو چکا تھا۔ انار والا دانہ کھانے کے بعد آپ کا افسوس کرنا اور جب آپ دہلی پہنچے تو قطب الاخطاب کا آپ کو تسلی دینا چہ معنی دارد؟۔ پس واضح ہوا کہ یہ واقعہ پہلے کا ہے۔

Marfat.com

باب نمبر ۴

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا اجودھن (پاکپتن شریف) میں قیام

اجودھن (پاکپتن شریف) میں آپ کی تشریف آوری

حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک نقل کیا ہے کہ "مجھ کو ایسا نیا مقام پسند ہے جہاں کوئی میرا معتقد نہ ہوتا کہ میں آرام سے عبادت میں مشغول رہا کروں (ترجمہ خیر المجالس صفحہ 62) (انوار الفرید صفحہ 91) حضرت امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب آپ کی شہرت عام ہوئی اور اعلیٰ وادنیٰ آپ کی خاک بوسی کیلئے آنے لگے چونکہ موضع کھتوال ملتان سے قریب تھا اسی لیے ملتان کی خلقت آپ کی زیارت کیلئے ٹوٹ پڑی تو آپ کھتوال سے اجودھن تشریف لے آئے۔

نام اجودھن سے پاکپتن شریف

سید مسلم نظامی دہلوی صاحب نے لکھا ہے کہ اس شہر کی قدامت کی کڑیاں راجہ رام چندر جی کے زمانے تک مل جاتی ہیں۔ برصغیر ہند میں راجپوتوں کی تین عظیم راجدھانیاں تھیں۔ 1 اجین 2 اجودھیا اور 3 اجودھن۔ کہا جاتا ہے کہ راجہ رام چندر کے آباؤ اجداد جن کی اجودھیا میں حکومت تھی انہی کے ایک بھائی کا دار الحکومت اجودھن تھا۔

اور یہ بھی روایت ہے کہ کوروں پانڈوں کی لڑائی کے وقت (جنگ مہابھارت) میں اس کا نام دھارانگری تھا اس کا قدیم نام گڑوا بھی ہے۔ پھر شہنشاہ اکبر کے حکم سے اس کا نام پاکپتن پاپتن بابا فرید رکھا گیا (آئین اکبری) قدیم زمانے میں دریائے ستلج اس شہر کے قریب بہتا تھا اور ملتان سے دہلی جانے والے مسافر دریائے ستلج کو اسی جگہ سے عبور کرتے تھے یہ پتن بہت مشہور تھا۔ (انوار الفرید صفحہ 92)

Marfat.com

تاریخ فرشتہ

جب وہاں (ہانسی میں) بھی خلق کا ہجوم زیادہ ہوا شیخ جمال الدین ہانسوی کو خرقہ تبرک دے کر اس مقام کو چھوڑا اور خود بدولت نے یہ ارادہ کر کے کہ میں اب کی مرتبہ ایسی جگہ جاؤں کہ کوئی مجھے نہ پہچانے۔ مسافرت اختیار کی اور جب قصبہ اجودھن میں کہ فی الحال یہ پٹن شیخ فرید مشہور ہے اور دیپالپور کے قریب واقع ہے پہنچے۔ (تاریخ فرشتہ جلد 4 صفحہ 753)

بابا صاحب اجودھن میں

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجودھن پہنچے تو شہر سے باہر ویرانے میں اترے یہاں ایک جگہ چند درخت کریل (یعنی کریر جسے پنجابی میں کری کہا جاتا ہے) اور قریب ہی شہداء کے مزارات تھے اس کی تصدیق سیر الاولیاء اور فوائد الفواد کے بیانات سے ہوتی ہے اس وقت ہمارے زمانے میں یہ جگہ ٹو یہ گنج شہیداں کہلاتی ہے اس جگہ حضرت سیدنا عبدالعزیز مکی رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور و معروف مزار ہے مولانا جمالی لکھتے ہیں کہ۔

بیرون قصبہ درختاں بودند کہ درمیان آں درختاں درخت کلاں دیدہم در زیر آں درخت گلیمے انداخت و آنجا مشغول شد۔ چنانچہ از ہیچ مردم در آنجا مزاحم او ونگشت فراغت کلی یافت (سیر العارفین صفحہ 33)

قصبہ کے باہر درخت تھے ان درختوں میں ایک بڑا درخت تھا اس درخت کے نیچے اپنی گلیم بچھائی اور وہاں مشغول ہو گئے۔ چنانچہ کوئی آدمی وہاں آپ کا مزاحم نہ ہوا اور آپ کو کلی فراغت حاصل ہوئی۔

حضرت بابا صاحب تقریباً ستر یا اکہتر سال کی عمر میں اجودھن تشریف لائے تھے ایک روایت کے مطابق 18 سال اور دوسری کے مطابق 24 سال آپ نے یہاں بسر کیے امیر خورد کرمانی کا بیان ہے کہ تا آخر عمر در اجودھن ماندہ و آں مقام بوجود مبارک او قبلہ ہندوستان و خراسان شد و تا روز قیامت ملجائے بیچارگاں و مسکیناں و ملوک و بادشاہاں گشت

(سیر الاولیاء صفحہ 64-63)(انوار الفرید صفحہ 94-93)

اجودھن میں قیام

شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ

Marfat.com

آپ کا شمار اکابر اولیاء کرام میں سے ہے۔ ریاضت‘ مجاہدہ‘ فقر اور ترک دنیا آپ کے محبوب ترین مشغلے تھے آپ کشف و کرامت کی علامت اور ذوق و محبت کی درخشندہ نشانی تھے ہمیشہ سروخفی میں کوشاں رہتے‘ خود کو لوگوں کی نظروں سے چھپائے رکھتے اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی جانب کوچ فرماتے رہتے‘ آخر کار اجودھن (موجود پاکپتن تشریف لائے‘ یہاں کے باشندے تند خو‘ ظاہر پرست اور خاص کر فقیروں اور درویشوں کے دشمن تھے) آپ نے اس جگہ پہنچ کر فرمایا کہ یہ مقام میرے رہنے کے مناسب ہے چنانچہ وہیں رہنے لگے‘ آپ کا یہاں پر کوئی پرسانِ حال نہ تھا قصبہ کے باہر کریر کے درخت تھے ان میں سے ایک گھنے درخت کے نیچے بیٹھ کر یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ یہاں کی مسجد میں اکثر و بیشتر نماز پڑھتے اور عبادت کرتے‘ یہیں آپ کے فرزند پیدا ہو گئے اور یہیں آپ نے فاقے کیے اور یہیں مجاہدے اور ریاضت کی صعوبتوں کو برداشت کرتے رہے چونکہ زبردست روحانیت کے مالک تھے اس لیے پوشیدہ نہ رہ سکے۔ (اخبار الاخیار)

سیر الاولیاء میں لکھا ہے کہ لوگوں کے اژدہام سے گھبرا کر آپ وہاں سے اجودھن چلے گئے۔ وہ ویران جگہ آپ کو بہت پسند آئی کہ یہاں عبادت و ریاضت کا موقع کافی ملے گا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد وہاں سے بھی کہیں دوسری جگہ جانے کا آپ نے ارادہ کیا لیکن آپ کے پیر کا حکم ہوا کہ وہیں ٹھہرنا ہے چنانچہ آپ نے وہیں مسکن بنالیا۔ ایک دن سلطان غیاث الدین آپ کی قدمبوسی کیلئے حاضر ہوا تو لوگوں کا اتنا زیادہ ہجوم ہوا کہ آپ گھبرا گئے غیب سے آواز آئی کہ اے شیخ نہ گھبراؤ‘ تحمل سے کام لو۔ پھر آپ نے کسی کو زیارت سے نہیں روکا اور نہ گھبرائے۔

(سیر الاقطاب صفحہ 190)

صاحب خزینۃ الاصفیاء کی روایت

آپ حتی الامکان کوشش کرتے کہ عام لوگوں سے دور رہیں چنانچہ آپ قصد او ہلی چھوڑ کر ہانسی چلے گئے اور وہاں دو سال تک رہے مگر وہاں بھی لوگوں نے آپ کو گھیر لیا چنانچہ وہاں سے چل کر ایک غیر معروف مقام (اجودھن) پاکپتن قیام فرما ہوئے۔ وہاں کے لوگ جاہل اور درشت تھے اور ان میں سے اکثر بزرگان دین کے منکر بھی تھے۔ آپ شہر کے باہر کیکر کے درختوں کے ایک جھنڈ میں رہنے لگے۔ وہاں آپ کے اہل و عیال اور دوسرے متعلقین اکثر

Marfat.com

فاقہ میں گزر بسر کرتے۔ بعض اوقات یوں ہوتا کہ انہیں تین دن کے بعد مشکل سے کھانا میسر آتا چونکہ آپ کو اللہ پر پورا بھروسہ تھا آپ نے اس فاقہ کشی کی کبھی پرواہ نہ کی تھی۔ آہستہ آہستہ فتوحات اور نذرانے پہنچنا شروع ہوئے لیکن جو کچھ آتا آپ غریبوں اور مسافروں میں تقسیم کر دیتے اور خود ڈیہلے (کریر درخت کا پھل جسے ڈیہلے کہتے ہیں) کھا کر گزارا کرتے۔

(خزینۃ الاصفیاء جلد 6' صفحہ 111)

نذرانے

ہر چاندرات کو لوگ مٹھائی اور نقدی پیش کرتے تھے اور آپ کے سامنے ڈھیر لگ جاتے تھے۔ جو شخص ماہِ نو کی آپ کو مبارک باد دینے آتا آپ اس کے حال کے مطابق کسی کو شیرینی اور کسی کو نقدی تقسیم فرماتے تھے اور خود اس طرح قناعت سے بسر فرماتے تھے کہ سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ آپ صوم دوام (ہمیشہ کا روزہ) رکھتے تھے اور اکثر روزہ شربت سے افطار فرماتے۔ سیاہ یا سرخی مائل سیاہ رنگ کے انگوروں کے چند دانے پیالے میں ڈال کر شربت بنا لیتے اور آپ کو پیش کرتے جس میں سے نصف یا تہائی شربت آپ حاضرین میں تقسیم کر دیتے اور باقی خود پی لیتے بلکہ اس سے بھی بچا کر کسی کو عنایت کرتے تھے لوگ اس انتظار میں رہتے تھے کہ یہ تبرک کسے نصیب ہوتا ہے اس کے بعد نماز سے پہلے دو گھی لگائی ہوئی روٹیاں (جسے پنجابی میں چوپڑی ہوئی روٹیاں کہتے ہیں) پیش کی جاتیں آپ ایک روٹی حاضرین میں تقسیم فرماتے اور ایک روٹی خود کھا لیتے تھے اس میں سے بھی بچا کر کسی کو دے دیتے یہ دونوں روٹیاں ایک سیر آٹے سے کم ہوتی تھیں۔ (مراۃ الاسرار صفحہ 765)

جوگی کی قبیح حرکات کا خاتمہ

حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ جب اجودھن تشریف لائے تو کئی صوفیاء ان کے ساتھ تھے۔ جس جنگل میں آپ نے قیام فرمایا وہاں وحشی جانور کافی تھے۔ یہ جگہ آپ کو عبادت و ریاضت کیلئے بہت پسند آئی۔ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت دودھ کا کوزہ سر پر لیے ادھر سے گزری۔ آپ نے اس سے پوچھا ماں! کہاں سے آرہی ہو؟ کہاں جارہی ہو اور سر پر کیا رکھے ہوئے ہو؟ وہ عورت اس سوال پر رونے لگی اور کہا اے خدا کے نیک بندے! اس قصبہ میں ایک جوگی رہتا ہے جو ہم غریبوں پر مصیبت لائے ہوئے ہے۔ اگر اس کے حکم سے

Marfat.com

کوئی ذرا بھی سرتابی کرتا ہے تو اس پر بلا نازل کرتا ہے اور اسے تباہ کر دیتا ہے۔ جس سے جو چاہتا ہے اپنے چیلوں سے منگوا لیتا ہے کسی کو انکار کی مجال نہیں ہے۔ مثلاً ابھی جو میں یہ دودھ لے جا رہی ہوں اگر نہ پہنچاؤں تو میرے گھر میں جتنا دودھ ہے سب خون ہو جائے گا اس ڈر سے لوگ خود ہی پہنچا دیتے ہیں۔ ابھی جو آپ سے بات کرنے میں دیر ہو گئی ہے معلوم نہیں اس کی کیا سزا مجھے ملے گی۔ بابا فرید شکر گنج نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ' گھبراؤ نہیں اور یہ دودھ سب فقراء کو خوشی سے تقسیم کر دو۔ تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اس جوگی کا چیلا پہنچا اور اس نے اس عورت کو ڈانٹنا چاہا لیکن حضرت نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا خاموش بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گیا اور اس کی زبان بند ہو گئی۔ دوسرا پہنچا وہ بھی چپ بیٹھ گیا اسی طرح اس کے سب شاگرد آتے گئے اور بیٹھتے گئے۔ کوئی بھی ان میں سے اٹھنا چاہتا تو اٹھ نہیں سکتا اور تم کر رہ گیا۔ آخر میں ان لوگوں کا گرو جوگی پہنچا اس نے اپنے چیلوں کی یہ بے بسی دیکھی تو غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور جادو سحر کے ذریعہ ان کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن اس نے اس کوشش کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخر میں جب اس نے دیکھا کہ درویش کے سامنے اس کی کچھ نہیں چلے گی تو عاجزی اور انکساری سے عرض کیا کہ میرے شاگردوں کو چھوڑ دیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے شاگردوں کو ایک شرط پر رہائی مل سکتی ہے کہ تو اس دیار سے دفع ہو جا اور کبھی اس طرح کی ظالمانہ اور بیہودہ حرکتوں کے کرنے کا ارادہ نہ کرنا۔ اس نے منظور کیا اور اپنے شاگردوں سے اپنا سب سامان اپنے گھر سے منگوا کر وہیں سے کہیں دوسری جگہ چلا گیا اور اس جگہ سے کفر و ضلالت اور ظلم کے وجود کا خاتمہ ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اس جوگی کے ٹھکانے پر آ کر اقامت گزیں ہو گئے۔ اور فرمایا کہ فقیر کے گھر فقیر کے سوا اور کون رہ سکتا ہے۔ (ایضاً کتاب 190-191)

جوگی کا اسلام لانا

دیپالپور شہر میں جو اجودھن عرف پاکپتن شریف سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے ایک جوگی رہتا تھا جو اپنے فن میں کمال رکھتا تھا اس نے مدت سے اپنے دل میں یہ قرار داد پختہ کر رکھی تھی کہ اگر کوئی بزرگ ایک نگاہ مبارک سے میرے دونوں مندروں کو جو میرے مکانوں میں ہیں نیچے گرا دے تو میں اس کا مرید ہو جاؤں گا وہ اسی خیال میں تھا کہ کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ گنج

Marfat.com

شکر رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں سے گزر ہوا اور جوگی کا مقام دیکھ کر اس کی طرف چلے گئے۔ حتیٰ کہ آپ کی نظر مبارک جوگی پر پڑی، نظر مبارک کا اس پر پڑنا تھا کہ اس کے کان کے مندرے نیچے گر پڑے۔ جوگی سمجھ گیا کہ واقعی مرد کامل اور باعظمت ہے لیکن آزمائش کی خاطر اس کے دل میں ایک اور خیال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ اگر یہ شخص ان مندروں کو اٹھا کر زمین میں گاڑھ دے اور وہاں دو درخت اُگ آئیں تو مجھے یقین ہو جائے گا کہ دنیا میں اس کی مثل کوئی اور بزرگ نہیں۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے دل کی بات معلوم ہوگئی اور آپ نے مندروں کو اٹھایا اور بسم اللہ پڑھ کر زمین میں گاڑھ دیا۔ اس کے فوراً بعد اس جگہ پر دو متصل درخت نمودار ہوئے اور بڑے ہو گئے۔ آپ کا یہ تصرف دیکھ کر وہ جوگی مسلمان ہو گیا۔ شرف بیعت حاصل کیا اور کچھ عرصہ آپ کی خدمت اقدس میں رہ کر ظاہری و باطنی توجہ سے واصلانِ حق میں سے ہو گیا۔

(اقتباس الانوار صفحہ 449-448)

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا مخالف قاضی شہر

گنتی کے چند مولویوں اور قاضیوں نے فقراء کی مخالفت کر کے اور ان کو سولی دلوا کر عوام میں یہ تاثر پیدا کر دیا ہے کہ مولوی ملا لوگ ہمیشہ فقراء کے مخالف ہوتے ہیں۔ حالانکہ تمام عالم اور مفتی وغیرہ ایسے نہیں ہوتے، کتب تاریخ و سیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی افسوسناک مثالیں چھوڑ جانے والے چند نام نہاد مولوی یا جاہ طلب مفتی ہوئے ہیں، ورنہ علماء تو خود درویش صفت اور درویشوں کے خادم ہوتے آئے ہیں۔

جن مولویوں نے فقیروں اور درویشوں کو ستا کر اپنے نفس کو خوش کیا انہیں میں سے اجودھن کا ایک قاضی عبداللہ تھا جو اپنے تئیں قاضی محمد ابوالفضل عبداللہ کہلوایا کرتا تھا۔ اسلامی عہد حکومت میں قاضی شہر کو اسی طرح کے اختیارات حاصل ہوتے تھے جیسے آج کل سول جج کو ہوتے ہیں۔

اس قاضی کو جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اثر و رسوخ اور عوام کی آپ کے ساتھ بے پناہ محبت سخت ناگوار تھی اور وہ اس کو کم کرنے کیلئے اپنی نجی مجلسوں سے لے کر منبر تک پر آپ کو برا کہتا رہتا تھا۔ خصوصاً ان مجالس میں جہاں حضرت بابا صاحب کے مریدین یا بچوں میں سے کوئی ہوتا تو اس کا پارہ زیادہ چڑھ جاتا تھا۔ وہ آپ پر طرح طرح کے بہتان باندھا کرتا تھا۔

Marfat.com

غرض وہ اس دشمنی میں اس قدر از رفتہ ہو گیا تھا کہ اسے اپنے خسران آخرت کا بھی خوف نہ تھا۔

ایک دن جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ گنج علم شہر کی کسی مجلس میں تھے کہ قاضی مذکور بھی وہاں آ گیا اور اس نے جو وہاں آپ کو دیکھا تو بس اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان پاک میں گستاخیاں کرنے لگا۔ مگر حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق حلم و بردباری کے ساتھ خاموش بیٹھے رہے جب آپ واپس آئے تو آپ نے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی اس تکلیف کا حال بیان کیا جو قاضی کی بدگوئی سے آپ کو پہنچی تھی۔ انہوں نے عرض کیا کہ قاضی کو ہم سے ایسی خصومت ہو گئی ہے کہ جہاں ہم میں سے کسی کی صورت اس کو نظر آئی اور وہ چراغ پا ہوا پھر جو کچھ وہ کہتا ہے وہ سنا نہیں جاتا۔ حالانکہ ہم نے آج تک آپ کے ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہوئے اس کی ناگفتنی کا جواب نہیں دیا۔ کوئی سی محفل ہو، کسی قسم کے لوگ وہاں جمع ہوں، مگر وہ آپ کی توہین کیے بغیر نہیں رہتا۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لخت جگر کی یہ باتیں سنیں اور فرمایا بیٹا جو روجفائے ایشاں بکشید کہ کشندہ کشندہ باشد (سیر العارفین صفحہ 34)

یعنی ان کی سختیاں اٹھاؤ کیونکہ برداشت کرنے والا مار ڈالتا ہے۔ صبر کرو برائی اور بدگوئی کا جواب برائی اور بدگوئی نہیں ہے بلکہ عفو و درگزر ہے۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس صبر و برداشت پر بھی قاضی نے اپنی اصلاح نہیں کی بلکہ آپ کو اور زیادہ تنگ کرنے کی یہ تدبیر نکالی کہ ایک قلندر کو چیتل دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے منہ پر آپ کو گالیاں نکالے اور آپ کی توہین کرے۔

جب یہ قلندر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اس وقت آپ مصلیٰ پر تشریف فرما تھے اور مولانا بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ پیشی میں حاضر تھے۔ ان سے پیچھے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دست بستہ کھڑے تھے کہ اس قلندر نے قریب آ کر کرخت لہجے میں آپ کو مخاطب کر کے کہا۔ میں نے سنا ہے کہ تو نے اپنے تئیں بت بنا رکھا ہے اور لوگوں سے

Marfat.com

اپنے آپ کو سجدہ کراتا ہے۔

یہ سنکر آپ نے فرمایا:

من نہ ساختہ ام خدائے تعالیٰ ساختہ است (فوائد الفوائد صفحہ 48)

میں نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ قلندر نے نہایت زور سے کہا کہ نہیں تو نے اپنے تئیں بت بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خود کوئی کچھ نہیں بن سکتا جو کچھ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے یہ جواب آپ نے کچھ اس طرح دیا کہ قلندر لاجواب ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا:

آفرین بر تحمل شما باد تا جہان آباد این تحمل بہ تجمل باد ایں بشنید وخجل شد باز گشت

یعنی تمہاری برداشت پر آفریں ہے۔ جب تک جہاں آباد ہے خدا کرے تمہارا تحمل اسی شان سے قائم رہے۔ یہ کہا اور چلا گیا۔ (سیر العارفین صفحہ 34)

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف فتوے

قاضی نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صبر و تحمل سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا' کیونکہ مفتری میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ حق کی طرف آئے' بلکہ وہ الٹا ہی سوچتا ہے۔ یہی روش قاضی عبداللہ کی تھی اور وہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زک پہنچانے کیلئے ہر روز نئی تجویزیں سوچتا رہتا تھا۔ جب اس کی ایک تدبیر ناکام ہو جاتی تو وہ کھسیانہ ہو کر دوسری سوچتا رہتا تھا۔ جب اس کی ایک تدبیر ناکام ہو جاتی تو وہ کھسیانہ ہو کر دوسری سوچتا۔ بالآخر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ پہلے ملتان جا کر وہاں کے سہروردی مشائخ اور علماء کو ہموار کیا جائے اور پھر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ان لوگوں سے فتویٰ حاصل کیا جائے۔

چنانچہ قاضی ملتان گیا اور اس نے علماء اور مشائخ پر اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کیا اور پھر ان کے سامنے یہ فتویٰ پیش کیا۔

''روا باشد کہ شخص اہل علمے خود را درویش گویاند و پیوستہ در مسجد ماند و آنجا سرود شنود و رقص کند''

یعنی کیا یہ جائز ہے کہ ایک شخص اہل علم ہے وہ اپنے آپ کو درویش کہلواتا ہے اور وہ ہمیشہ مسجد میں رہتا ہے اور وہاں سرود سنتا اور رقص کرتا ہے۔ ملتان کے علماء نے قاضی مذکور سے پوچھا کہ ایسا کون شخص ہے جس کے متعلق تو یہ کہتا ہے۔ قاضی نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

اسم گرامی لیا۔ جیسے ہی علماء اور مشائخ نے آپ کا نام نامی سنا سب نے ایک دم قاضی سے منہ پھیر لیا اور کہا قاضی۔

''تو نام درویشے مے گیری کہ مجتہدان را یارائی آن نیست کہ برقول وفعل او اعتراض نمایند و در معرض مخالفت درآیند''

یعنی افسوس ہے کہ تو ہم سے ایک ایسے پاک و پاکیزہ و برگزیدہ اور عالم فاضل بزرگ کے متعلق فتوی لینا چاہتا ہے جن کے سامنے مجتہد وقت کو بھی زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ان کا قول وفعل تو علماء کیلئے حجت ہے۔ تجھے حسد نے صراط مستقیم سے ہٹا دیا ہے۔ یہ سن کر قاضی بہت شرمندہ ہوا اور واپس آ گیا مگر آپ کی دشمنی سے باز نہیں آیا۔

ہرجا کہ فرزندان و معتقدان حضرت شیخ المشائخ می دید بوسع امکان خودی رنجایند ایشان حضرت شیخ المشائخ عرض نمودند کہ قاضی و خیلد اران این مقام بسیار رنجشے برسانند و جور و جفا از حد میگزارند۔ حضرت ہمین جواب میداد کہ جور و جفائے ایشان بکشید' کہ کشندہ کشندہ باشد (سیر العارفین صفحہ 34)

یعنی جہاں کہیں آپ کے لڑکوں اور معتقدوں کو دیکھتا حتی الامکان ان کو رنج پہنچاتا اور وہ جب حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرتے کہ قاضی اور اس کی پارٹی کے لوگ ہم کو بہت پریشان کرتے ہیں اور ان کی جور و جفا حد سے تجاوز کر گئی ہے تو حضرت یہی جواب فرماتے ہیں کہ ان کی جور و جفا برداشت کرو کہ برداشت کرنے والا مارڈالتا ہے۔

الغرض قاضی کو اپنے اس منصوبہ کی ناکامی سے بڑی تکلیف ہوئی اور وہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرا دینے کے متعلق غور کرنے لگا۔

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر قاتلانہ حملہ

آخر قاضی نے ایک ترک بدمعاش کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ چھری سے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کر دے۔ (تاریخ فرشتہ) قاضی نے زر کثیر دے کر ایک شخص کو حضرت بابا صاحب کے قتل پر راضی کیا تھا۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تھا کہ آپ عشاء کی نماز کے بعد بڑے طویل سجدے کیا کرتے تھے اور اگر سردی کا موسم ہوتا تو پوستین اوپر ڈال لیتے تھے۔ حسن علا سجزی اور

Marfat.com

امیر خورد کرمانی لکھتے ہیں:

''سر برزمین نہادہ و مستغرق شغل شدے و بدیں ہئیت بسیار بودے (فوائد الفوائد صفحہ 153) یعنی آپ زمین پر سر رکھ کر اپنے شغل میں مستغرق ہو جاتے اور اس طرح آپ بہت دیر تک رہتے تھے کبھی کبھی دو دو تین تین گھنٹے آپ کے اسی طرح گزر جاتے تھے اور اکثر نماز کے بغیر بھی آپ اپنی نشستگاہ پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ (سیر العارفین 35)

''بعد ہر نماز سر بر خاک نہاد تا دوگان دسہ گان ساعت ہمدران حالت می بود یعنی ہر نماز کے بعد سر زمین پر رکھتے اور دو دو تین تین گھنٹہ اسی حالت میں رہتے تھے۔

جاڑے کا موسم تھا اور حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ صبح کی نماز کے بعد سجدہ میں تھے۔ آپ کے اوپر پوستین پڑی ہوئی تھی کہ اتنے میں وہ ترک غنڈہ چادر اوڑھے اور خنجر لیے مسجد میں داخل ہوا۔ اتفاقاً اس مسجد میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ اس نے آ کر زور سے ایک قلندرانہ نعرہ مارا اور آپ کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ آپ کی طرف چلا آپ نے سجدہ ہی میں پکار کر پوچھا کہ یہاں کوئی ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے کہا کہ غلام حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف ایک ترک آ رہا ہے جس کا قد درمیانہ اور رنگ زرد ہے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف دیکھا اور عرض کیا کہ جی ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کی کمر میں زنجیر بھی پڑی ہوئی ہے؟ ترک نے جب یہ باتیں سنیں تو وہیں رک گیا اور خواجہ صاحب نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جی ہاں' زنجیر بھی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اس کے کان میں ایک آویزہ ہے جس میں سفید رنگ کا نگ ہے۔ خواجہ صاحب نے پھر اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ جی ہاں۔ حضرت نے پھر فرمایا کہ نظام الدین اس کی بغل میں ایک خنجر بھی ہے جسے اس نے چادر میں چھپایا ہوا ہے اور یہ برے ارادے سے یہاں آیا ہے اس سے کہہ دو کہ بھاگ جائے ورنہ خراب ہوگا۔ جیسے ہی ترک غنڈے نے یہ باتیں سنیں گھبرا گیا اور فوراً بھاگ کھڑا ہوا' (سیر الاولیاء صفحہ 80) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اس کی طرف لپکے لیکن حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو آواز دے کر واپس بلا لیا۔

''قاضی اجودھن کا خاتمہ''

عفو و درگزر شیوۂ پیغمبری ہے اور فقراء سنت نبوی کے اتباع میں غلو کرتے ہیں۔ ان کی

Marfat.com

زندگی کا کوئی وقت سنت نبوی کے اتباع سے خالی نہیں ہوتا وہ اپنے دشمنوں کی برائیوں کا جواب برائیوں سے نہیں دیا کرتے کیونکہ اس طرح کانٹے ہی کانٹے ہو جاتے ہیں۔

درویشوں کا اصول یہ ہے کہ بانغزاں نغزی وبا کوزاں ہم نغزی یعنی وہ نیک کے ساتھ نیک اور برے کے ساتھ بھی نیک ہوتے ہیں۔

اجودھن کا یہ قاضی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو 18 سال تنگ کرتا رہا مگر حضرت نے کبھی اس کی برائیوں اور بدخواہیوں کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے مریدوں معتقدوں اور صاحبزادوں کو یہی تلقین فرمائی کہ برائی کا جواب عفو ودرگزر ہے لیکن مذکورہ قاضی حضرت کی اس روش کو آپ کی کمزوری پر محمول کرتا رہا۔ (فوائد فواد صفحہ 94)

ایک دن جمعہ کی نماز میں قاضی کے نائب نے غلطی کی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شریعت کے حکم کے مطابق نماز نہیں ہوئی اس لیے نماز دوبارہ پڑھائی جائے۔ جیسے ہی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا تو سب نمازیوں نے نماز دوبارہ دوہرانے کا مطالبہ کر دیا۔ عوامی مطالبہ سے قاضی بہت گھبرایا اور اس نے نماز تو دوبارہ پڑھا دی مگر منبر پر جا کر حضرت کی شان پاک میں نازیبا اور ناشائستہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہنے لگا۔

مشتے کار از گر سنگان از جا بجا این جا آمدہ اند (سیر الاولیاء صفحہ 84)

یعنی زمانہ بھر کے مفت خور اور کام چور یہاں جمع ہوتے جا رہے ہیں اور اب یہ لوگ شریعت کے کاموں میں بھی مداخلت کرنے لگے ہیں۔ مگر میں اس مداخلت کو برداشت نہیں کروں گا اور بہت جلد اس کا انتظام کروں گا۔ قاضی منبر پر کھڑا اس طرح کی غیر مناسب باتیں کر رہا تھا کہ ایک دم اس پر لقوہ اور فالج کا حملہ ہوا اور وہ زمین پر گر پڑا اور اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا اور زبان سوج گئی۔ لوگ اس کو اٹھا کر اس کے مکان پر لے گئے۔ قاضی کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے چلو تاکہ میں ان سے معافی مانگ لوں۔ قاضی کے رشتہ دار قاضی کو ایک چارپائی پر ڈال کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائے اور ایک کوزہ شکر کا اور ایک بکری بھی نذر کیلئے ساتھ لائے انہوں نے قاضی کو جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر ڈال دیا۔ آپ نے قاضی سے پوچھا کہ قاضی صاحب کیا حال ہے۔ قاضی نے جواب نہ دیا کیا آپ اس کی

Marfat.com

تکلیف پر اظہار افسوس کرتے رہے۔ پھر فرمایا قاضی صاحب

درمدت ہژدہ سال ہر کسے از تو چیزے بمن میرسانید اکنوں ہرچہ در

فال مصحف بیرون آید حکم ہماں باشد

یعنی اٹھارہ سال سے جو تمہارا دل چاہتا رہا مجھے کہتے رہے ہو اور میرے پاس آنے والوں کے ذریعہ کچھ نہ کچھ مجھے کہہ کر بھیجتے رہے ہو مگر میں نے کبھی تمہارے فرمائے ہوئے پر توجہ نہ کی اور ہمیشہ اپنے مریدوں اور بچوں کو صبر و برداشت اور عفو و درگزر کی تلقین کرتا رہا ہوں۔ جو کچھ تم مجھے کہتے رہے ہو میں نے معاف کر دیا ہے لیکن میں تمہاری نذر قبول نہیں کر سکتا۔ اب میں تمہارے لیے قرآن شریف میں فال دیکھتا ہوں' جو حکم قرآنی ہوگا' وہی ہوگا۔

چوں مصحف بکشادند قصہ مہتر نوح علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بیرون آمد قال یا نوح انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح (سیر الاولیاء صفحہ 84)

یعنی جب قرآن شریف کھولا گیا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ نکلا کہ اے نوح (یہ لڑکا) تمہارے اہل میں سے نہیں ہے۔ بیشک یہ غیر صالح عمل رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا بس یہی حکم الٰہی ہے۔ تم اپنی بکری اور شکر واپس لے جاؤ۔ یہ سن کر قاضی کے رشتہ دار قاضی کی چارپائی اٹھا کر گھر واپس روانہ ہوئے راستے میں قاضی کا انتقال ہو گیا۔

''سرکاری ملازموں کیلئے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت''

عام طور پر لوگ دولت و طاقت کے گھمنڈ میں کسی پر ظلم و زیادتی کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ اقتدار کے نشہ میں ایسے بدمست ہو جاتے ہیں کہ کسی غریب کی جائز شکایت سننا تو ایک طرف اس کا اپنے سامنے زبان کھولنا بھی اپنے وقار کے خلاف گستاخی خیال کرتے ہیں لیکن جب خود کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو پھر خدا یاد آتا ہے اور فقراء کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں بعض سرکاری ملازمین بھی شامل ہیں جن کا مصیبت میں پھنس جانے کے بعد یہ حال ہوتا ہے۔

اہل کاران بوقت معزولی — شبلیؒ وقت و بایزیدؒ شوند
چون برآیند باز بر سرِ کار — شمر ذی الجوشن و یزید شوند

Marfat.com

یہ مرض پرانا ہے اور ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے ہیں۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں اجودھن میں ایک سرکاری منشی تھا جو اپنے ماتحتوں اور غریب عوام کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتا تھا اور کسی پر ظلم و زیادتی کرتے بالکل نہ ڈرتا تھا۔ حالانکہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن

اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

یعنی مظلوم کی آہ سے ڈر کہ جب وہ بیچارگی کے وقت دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت اس کی دعا کے استقبال کیلئے آجاتی ہے۔ اتفاقاً اجودھن کے منشی صاحب سے ان کا افسر اعلیٰ سخت ناراض بلکہ درپے آزار ہو گیا۔ منشی صاحب کو جب اپنی کوششوں میں ناکامی ہوئی تو خدا یاد آیا وہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور حاکم شہر خواہ میرے درپے آزار ہے اگر جناب ازراہ کرم اس سے میری سفارش کر دیں تو انتہائی ممنون ہوں گا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کے ہاتھ اسے لکھ بھیجا کہ۔

"بمنت این درویش از این نویسندہ دریش متحرز باید بود"

اس درویش کی منت قبول کرو اور اس شکستہ دل نویسندہ کو آزار مت پہنچاؤ لیکن حاکم نے باوجود وعدہ کر لینے کے اس کو ستانا نہ چھوڑا بلکہ پہلے سے زیادہ آزار پہنچایا۔ ایک روز وہ منشی حضرت کی خدمت میں آیا اور سب ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس سے تیری سفارش کر دی مگر اس نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ شاید کوئی مظلوم تیرے پاس بھی فریادی آیا ہوگا اور تو نے بھی اس کی فریادرسی نہ کی ہوگی۔ یہ سنتے ہی وہ منشی شرمندہ ہو گیا اور اس نے توبہ کی اور عہد کیا کہ وہ آج سے کسی کو نہ ستائے گا اور جہاں تک اس کے امکان میں ہوگا لوگوں کی خدمت کرے گا۔ اگرچہ وہ اس کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔

اس عہد اور توبہ کو تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ وہ حاکم خود حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کی سفارش پر عمل نہ کرنے کی معافی مانگی اس منشی سے راضی ہو گیا بلکہ اس کو ایک گھوڑا اور خلعت انعام میں دیا۔ آپ نے پھر اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے افسر تم سے اچھا برتاؤ کریں تو تم بھی اپنے ماتحتوں

Marfat.com

سے اچھا برتاؤ کرو اور مظلوموں کی فریاد کو فوراً پہنچو ورنہ تمہاری دعا بھی قبول نہیں ہوگی۔'' (انوار فرید صفحہ 214-213)

جادو کے اثر سے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیمار ہو جانا

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب اجودھن آئے ہیں تو یہاں اس وقت جوگیوں اور جادوگروں کا بڑا اثر و اقتدار تھا اور دور ونزدیک یہ شہر جادونگری کے نام سے مشہور تھا۔ غیر مسلموں کے علاوہ یہاں کے مسلمان بھی جوگ اور جادو سے واقفیت رکھتے تھے۔ خاص شہر اجودھن (پاکپتن) میں ایک بڑا مشہور ومعروف مسلمان جادوگر رہا کرتا تھا جس کا نام ''شہاب'' تھا۔ اسی کے لڑکے نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جادو کیا تھا جس سے آپ سخت بیمار ہو گئے تھے۔ لیکن چونکہ آپ کا عمل تمام عمر عفو و درگذر کی پیغمبرانہ سنت پر رہا۔ اس لیے آپ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔ آپ ہمیشہ اپنے مریدین اور متعلقین کو یہی نصیحت فرماتے رہتے تھے کہ کسی کی برائی کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے اور نہ کسی سے دشمنی رکھنی چاہیے۔ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو اس کا جواب غلط کاری نہیں ہے بلکہ عفو و درگزر ہے۔ اب آپ پورا واقعہ پڑھیئے اور دیکھئے کہ خود حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان باتوں پر کس قدر سختی سے عمل پیرا تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سخت بیمار ہوئے۔ بھوک بند ہوگئی اور کھانا پینا ترک ہو گیا۔ آپ کے صاحبزادگان اور مریدین جمع ہوئے۔ طبیبوں کو بلایا گیا۔ انہوں نے نبض دیکھی اور پیشاب کا کیمیاوی تجزیہ کرنے کے بعد کہا کہ ہم کو کسی مرض کا پتہ نہیں چلتا۔ ہمارا علم آپ کے مرض کی پہچان سے قاصر ہے۔ حضرت بابا صاحب کی بیماری نے شدت اختیار کر لی اور متعلقین بڑے سراسیمہ اور پریشان ہو گئے ایک دن صبح حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اور (حضرت) بدر سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور چند دوسرے خاص لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ آج رات تم سب مشغول رہو اور میری صحت کیلئے دعا کرو۔ ہم سب نے ایسا ہی کیا۔ آخری شب حضرت بدر سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک بزرگ کھڑے فرماتے ہیں کہ تمہارے باپ پر شہاب جادوگر کے لڑکے نے جادو کیا ہے اور وہ شہاب کی قبر میں دفن ہے اور تم اس کی قبر پر جا کر یہ کلمات پڑھو تو جادو ظاہر ہو جائے گا۔

Marfat.com

ایها المقبور المبتلی اعلم بان ابنك قدسحر و اذی فضل له لیکف باسمعنا دالا تلحقه بالحق بنا

حضرت بدر سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر فرمایا کہ یہ کلمات یاد کرو اور لوگوں سے شہاب ساحر کی قبر معلوم کرو اور اس کے سرہانے بیٹھ کر یہ پڑھو۔

بموجب ارشاد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کلمات یاد کیے اور پھر شہاب جادوگر کی قبر پر گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر آپ نے یہ کلمات پڑھنے شروع کیے اور مقررہ تعداد میں پڑھنے کے بعد آپ نے زمین پر دستک دی تو معلوم ہوا کہ اندر کوئی چیز دفن ہے۔ آپ نے مٹی ہٹائی تو اندر سے مٹی کا ایک گولہ نکلا۔ آپ نے اور مٹی ہٹائی تو اس میں سے ایک پتلا برآمد ہوا جس میں کچھ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں اور گھوڑے کی دم کے بال اس میں بندھے ہوئے تھے۔ آپ اس پتلے کو لے کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کو آپ کے سامنے ڈال دیا۔

جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آٹے کے پتلے کو دیکھا اور فرمایا کہ اس میں سے سوئیاں نکالو اور بالوں کی گرہوں کو کھولو اور پھر اس پتلے کو توڑ کر دریا میں ڈال دو۔ حضرت محبوب الٰہی نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کی تعمیل کی جیسے جیسے سوئیاں اس میں سے نکلتی تھیں اور بالوں کی گرہیں کھلتی تھیں حضرت کی طبیعت درست ہوتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ جب تمام سوئیاں نکال لی گئیں اور سب گرہیں کھول دی گئیں تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ اٹھ بیٹھے اور بالکل تندرست ہو گئے۔ حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پتلے کو توڑ کر دریا میں ڈال دیا۔

حضرت کی اس بیماری کا چرچا عام تھا۔ اب اس جادو کی برآمدگی کا شہرہ بھی تمام شہر میں ہو گیا کہ شہاب جادوگر کے لڑکے نے بعض لوگوں کے کہنے پر حضرت پر جادو کیا تھا۔

والی اجودھن کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے ابن شہاب کو گرفتار کر کے حضرت کی خدمت میں بھیج دیا اور عرض کرایا کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ آپ صرف یہ حکم فرمائیں کہ اس کو کس طرح قتل کیا جائے۔ آپ نے والی کو یہ جواب بھیجا۔

''چون درحق من خدائے تعالیٰ صحت بخشید من نیز بہ شکرانہ آن صحت عفو کردم وخطا

Marfat.com

از بخشیدم تو نیز تعرض نہ رسانی''۔

یعنی چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی ہے۔ میں بھی اس صحت کے شکرانے میں اس کو معاف کرتا ہوں اور اس کی خطا کو بخشتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے کوئی تعارض نہ کرو۔

حجام کی عقلمندی

شروع شروع میں ایک دن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ جب اجودھن میں تشریف لائے تو ایک دن پانی تلاش کر رہے تھے کہ پانی تلاش کرتے کرتے آپ ایک کنویں پہ گئے۔ اس کنویں پہ ڈول اور رسی نہ تھی آپ سوچنے لگے کہ پانی کیسے نکالا جائے۔ اچانک ایک حجام آ گیا اس کے پاس ڈول بھی تھا اور رسی بھی۔ اس نے آپ کو دیکھا' آپ کی فقیرانہ وجاہتؒ سے متاثر ہو کر ڈول اور رسی کے ذریعے پانی نکالا' آپ کو پانی دیا۔ آپ اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو اس نے بڑے ادب سے آپ کے بال بھی تراشے اور وضو کروایا۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اس لکھو حجام کی اس بے لوث خدمت سے بڑے خوش ہوئے۔ آپ اس پہ ہمیشہ شفقت فرماتے رہے وہ آخری وقت تک بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کی حجامت کی خدمت بھی سرانجام دیتا رہا۔

(شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

والدہ کے وصال کا حادثہ

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جب مستقل طور پر اجودھن میں قیام کر لیا تو آپ کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ والدہ محترمہ کو بھی اپنے آبائی قصبہ کھتوال سے اجودھن لے آئیں چنانچہ ایک دن آپ نے اپنے حقیقی بھائی حضرت نجیب الدین متوکل کو والدہ کے پاس کھتوال بھیجا آخر حضرت نجیب الدین متوکل بڑا کٹھن سفر طے کرتے ہوئے اپنے آبائی قصبے میں والدہ کے پاس پہنچ گئے اور ان کی خدمت عالیہ میں التماس کی کہ آپ یہاں سے اجودھن میں حضرت بابا فرید کے پاس چلیں کیونکہ ان کا ارادہ ہے کہ اب آپ ضعیف العمری میں ہیں۔ آپ ہمیشہ ان کے پاس رہیں۔ والدہ اجودھن جانے کیلئے رضامند ہو گئیں آخر ایک روز شیخ نجیب الدین والدہ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے اجودھن کی طرف چل دیئے راستے میں ایک بڑا جنگل پڑتا تھا جو بڑا پرخطر اور دشوار گزار تھا اس میں سے گزرتے ہوئے جنگلی جانوروں کے حملے

Marfat.com

کا خطرہ لاحق رہتا تھا۔ دوران سفر والدہ کو اس جنگل میں پانی کی سخت پیاس محسوس ہوئی۔ والدہ نے بیٹے سے پانی طلب کیا تو حضرت نجیب الدین متوکل انہیں ایک درخت کے نیچے بٹھا کر خود پانی کی تلاش میں چلے گئے۔ بڑی دیر کے بعد پانی لے کر آئے تو دیکھا اس درخت کے نیچے والدہ موجود نہ تھیں۔ والدہ کو نہ پا کر بڑے پریشان ہوئے ان کی تلاش میں جنگل میں ادھر ادھر دوڑے دیوانہ وار والدہ کو بلند آوازیں دیں لیکن کہیں سے بھی والدہ نہ ملیں ہر چند تلاش کے بعد غم بھرے دل کے ساتھ بالآخر حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لوٹ آئے اور والدہ کے لاپتہ ہونے کا پورا واقعہ حضرت کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ اس واقعہ سے بڑے رنجیدہ ہوئے آپ سمجھ گئے کہ والدہ کسی درندے کا شکار ہوگئی ہیں اور اس دار فانی سے اس طرح اللہ کو پیاری ہوگئی ہیں اور اسے رضائے الٰہی خیال کرتے ہوئے صبر کر لیا۔

کہا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ نجیب الدین متوکل کا گزر اسی مقام سے ہوا جہاں والدہ گم ہوگئیں تھیں آخر انہوں نے ایک جگہ پر انسانی ہڈیاں دیکھیں تو انہوں نے خیال کیا کہ والدہ کو کوئی جانور کھا گیا ہے۔ آخر وہ ہڈیاں جمع کر کے ایک تھیلے میں ڈال لیں اور واپس آ کر جنگل سے ہڈیاں ملنے کا ذکر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے کیا اس پر آپ نے فرمایا کہ ہڈیوں کو نکال کر میرے مصلے پر رکھو شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے جب تھیلا کھولا تو اس میں کوئی ہڈی نہ تھی اس پر وہ بڑے حیران ہوئے حالانکہ وہ ہڈیوں کو بڑی حفاظت سے لائے تھے۔ آخر اس حادثہ کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے سر تسلیم کر لیا۔

(شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۸۵ و فوائد الفواد ... صفحہ 132)

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی اور بہنیں

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں۔

1- محمد عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ

تولد ہی کے زمانہ سے خاموش رہا کرتے تھے روز اتوار وقت طلوع آفتاب 27 رجب 529ھ میں تولد (پیدا) ہوئے۔ بروز پنجشنبہ (جمعرات) وقت چاشت 16 محرم 555ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار مبارک کوٹھیوال (چاولی مشائخ دیوان حاجی شیر نزد بورے والا) میں ہے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔ (اسرار حضرت فریدی صفحہ 49)

Marfat.com

2-محمد نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی پیدائش مبارکہ بروز بدھ وقت ظہر بعد نماز ظہر 15 صفر المظفر 541ھ کو ہوئی۔ ولادت کے پانچویں دن ایک ابدال ہفتم داجہ آدھی رات کے وقت آیا اور مائی صاحبہ سے عرض کی کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ تو اس لڑکے کو اپنی زبان چوسا دے۔ اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق عمل کروں۔ مائی صاحب رحمۃ اللہ علیہا نے اجازت عطا فرمائی۔ اس ابدال نے اپنا لعاب دہن حضرت محمد نجیب الدین متوکل کے منہ مبارک میں ڈالا۔ مبارک باد دی اور چلا گیا۔ (اسرار عترت فریدی صفحہ 50-49)

بہنیں

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی دو بہنیں تھیں

1-حضرت بی بی زینب رحمۃ اللہ علیہا

حضرت بی بی زینب رحمۃ اللہ علیہا مادر زاد ولیہ تھیں۔ آپ 16 رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک مغرب کے وقت پیدا ہوئیں۔ آپ شب و روز تلاوت قرآن مجید اور درود چشتیہ میں مصروف رہتی تھیں۔ اگر کسی نے آپ کو کھانا کھلا دیا تو کھانا کھا لیا۔ اگر کسی نے پانی پلا دیا تو پانی پی لیا۔ 12 صفر المظفر 555ھ بروز جمعۃ المبارک کو نماز سے پہلے آپ فوت ہوئیں۔ آپ کا مزار کوٹھوال میں ہے۔ (خلاصہ اسرار عترت فریدی صفحہ 50)

2-حضرت بی بی حاجرہ ملقب خاتون جمیلہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ بروز بدھ تہجد کے بعد 4 رجب 557ھ کو پیدا ہوئیں۔ آپ کا نکاح 17 جمادی الآخر 571ھ کو شب جمعرات وقت عشاء کوٹھووال میں ہوا۔ آپ جناب مخدوم پاک علی احمد صابر کلیر شریف کی والدہ ماجدہ ہیں۔ دق کے عارضہ سے 2 محرم 614ھ روز جمعۃ المبارک نماز مغرب کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وصیت کے مطابق کوٹھووال میں والدہ صاحبہ کے مزار کے ساتھ ہی لے جا کر آپ کو دفنایا گیا۔ (اسرار عترت فریدی صفحہ 50)

(فائدہ) اسرار عترت فریدی میں یہ ہے کہ جبکہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ

Marfat.com

کے وصال کے واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کو دفن کرنے والا معاملہ ہی پیش نہیں آیا پھر کوٹھووال یعنی (دیوان حاجی شیر چاولی مشائخ) میں مزار کہاں۔ جبکہ کوٹھووال میں آپ کی والدہ کا مزار مشہور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مجاہدہ

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدوں اور ریاضتوں کا حال تسلسل زمانہ کے ساتھ تو بیان نہیں کیا جا سکتا یہ انتہائی دشوار امر ہے یہ حقیقت ایک مسلمہ ہے جسے محمد غوثی شطاری نے بھی بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے تمام مشائخ متفق اللفظ کہتے ہیں کہ ریاضت اور پرورش روح میں حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مانند کوئی درویش پیدا نہیں ہوا۔

(انوار الفرید صفحہ 75 بحوالہ گلزار صابری صفحہ 49)

ازواج واولاد

ولایت کی منزلیں طے کرنے کے بعد بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کے مطابق ازدواجی زندگی اختیار کرنے کا حکم ہوا تو مختلف اوقات میں چند عورتوں سے یکے بعد دیگرے نکاح کیا۔ بعض تذکرہ نگار کہتے ہیں کہ آپ نے تین عورتوں کے ساتھ نکاح کیا جبکہ بعض کے نزدیک آپ نے چار عورتوں کے ساتھ نکاح کیا ان میں سے تین کے نام تو ملتے ہیں مگر چوتھی کا نام تاریخ میں نہیں ملتا۔

1- آپ کی پہلی زوجہ محترمہ کا نام شہزادی ہزیرہ بانوان کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ غیاث الدین بلبن کی صاحبزادی تھیں 2- بی بی مجیب النساء 3- ام کلثوم

شہزادی سے نکاح کا واقعہ

یہ واقعہ جناب عالم فقری نے خوب لکھا ہے

حضرت خواجہ قطب الاقطاب کے وصال کے بعد جب حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ شکر مسند نشین ہوئے تو سلطان غیاث الدین بلبن حضرت اقدس سے بے حد عقیدت رکھتا تھا اور اکثر خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تھا۔ ایک دن اس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یہ بندہ خود تو حاضر ہو کر آستانہ بوسی کی سعادت حاصل کر لیتا ہے لیکن بندہ کے حرم کے لوگ پردہ کی

Marfat.com

وجہ سے زیارت سے محروم ہیں وہ اس نعمت کے بے حد خواہش مند ہیں اگر حضور مہربانی فرمادیں تو تشریف لے چلیں تاکہ وہ سب زیارت سے مشرف ہوں۔ حضرت اقدس نے بادشاہ کی درخواست قبول فرمائی اور محل کے اندر تشریف لے گئے۔ تمام مستورات نے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف زیارت حاصل کیا لیکن بادشاہ کی بیٹی جس کا نام شہزادی ہزیرہ بانو تھا دور کھڑی رہی۔ حضرت اقدس نے سراوپر اٹھا کر ایک طرف دیکھا تو شہزادی کو کھڑے ہوئے پایا۔ اس کے بعد گردن جھکالی۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے دوبارہ سراٹھایا اور شہزادی کو غور سے دیکھا اور پھر سرنگوں ہوگئے جب حضرت اقدس محل سے تشریف لے گئے تو بادشاہ عقلمند تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی بات ضرور ہے چنانچہ اس نے وزیر کو حضرت اقدس کے پاس بھیج کر کہلا بھیجا کہ حضور نے دو مرتبہ میری بیٹی کو غور سے دیکھا ہے اگر حضور کا حکم ہو تو یہ بندہ درگاہ اپنی بیٹی کو خدمت گزاری کیلئے پیش کرے۔ جب وزیر نے حضرت اقدس کی خدمت میں جا کر بادشاہ کی عرضداشت پیش کی تو آپ نے دعوت قبول فرمائی اور کہلا بھیجا کہ میری خواہش مطلقاً یہ نہیں تھی کہ اپنے آپ کو اس تعلق سے آلودہ کرلوں لیکن میرے پروردگار کا متواتر حکم آرہا تھا کہ اے فرید میری رضامندی یہی ہے کہ تم میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نکاح کرو۔ چنانچہ میں نے یہ بات تسلیم کرلی۔ لیکن مجھے اندیشہ پیدا ہوا کہ کہاں کا حکم ہوتا ہے جب بادشاہ مجھے محل کے اندر لے گیا تو میں متوجہ الی اللہ تھا۔ مجھے حکم ہوا کہ فرید سراٹھا کر دیکھو۔ جب میں نے سراٹھا کر دیکھا تو بادشاہ کی بیٹی کو کھڑا پایا۔ اس کے بعد میں نے سرنگوں کرلیا۔ حق تعالیٰ سے فرمان ہوا کہ اس لڑکی کے ساتھ شادی کروگے۔ چنانچہ میں نے دوبارہ سراٹھا کر اچھی طرح دیکھا اور حق تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ حکم کی تعمیل کرے گا۔ جب وزیر یہ پیغام لے کر بادشاہ کے پاس آیا تو وہ بے حد خوش ہوا خاص طور پر اس بات سے زیادہ خوش ہوا کہ حق تعالیٰ نے اس کی بیٹی کیلئے حکم فرمایا ہے چنانچہ اس نے فوراً شادی کا انتظام کیا اور شہزادی کو حضرت اقدس کی خدمت میں بھیج دیا۔ رات کے وقت جب حق تعالیٰ کے حکم سے حضرت اقدس منکوحہ کے پاس تشریف لائے تو گھر میں سازوسامان دیکھ کر کافی دیر تک حیرت زدہ ہوکر کھڑے رہے اور عبادت کیلئے جگہ تلاش کرتے رہے۔ کونے میں ایک خالی جگہ دیکھ کر آپ نے مصلیٰ بچھایا اور عبادت میں مشغول ہوگئے۔ یہ دیکھ کر شہزادی فوراً اپنی مسند سے اٹھ کر نیچے آئی

Marfat.com

اور دست بستہ ہو کر پاس کھڑی ہو گئی حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور حضرت اقدس باہر چلے گئے۔ دوسری رات پھر یہی واقعہ ہوا۔ تیسری رات بھی یہی ہوا چوتھی رات شہزادی نے عرض کیا حضور مجھے معلوم نہیں کہ مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے کہ حضور میری طرف توجہ نہیں فرماتے۔ آپ نے فرمایا بی بی فقیروں کی رضامندی خداتعالیٰ کی رضامندی میں ہوتی ہے۔ اگر تجھے خداتعالیٰ کی رضامندی درکار ہے تو دنیا کو ترک کر دے درویشوں کا لباس پہن لے اور عبادت میں مشغول ہو جا اور یہ سارا مال و متاع راہ خدا میں خیرات کر دے بی بی نے یہ سنتے ہی دوسرے روز فوراً سارا مال و متاع درویشوں کو دے دیا اور گھر میں کوئی چیز باقی نہ رکھی۔ اس سے حضرت اقدس بہت خوش ہوئے اور بادشاہ کے محل سے جو اس نے اپنی بیٹی کو دیا تھا باہر آ کر احباب سے کہا کہ ایک جوڑا موٹے کپڑوں کا میرے اہل خانہ کیلئے لاؤ۔ شیخ محمود موینہ جو کہ وہاں موجود تھے۔ وہ اٹھ کر چلے گئے اور کپڑوں کا جوڑا لا کر پیش کیا۔ حضرت اقدس نے وہ جوڑا حضرت بی بی صاحبہ کو پہنایا۔ جب بادشاہ کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے اسی مقدار میں دوبارہ مال و متاع بھیج دیے۔ بی بی صاحبہ نے وہ بھی خیرات کر دیا اور صرف تین سو باندیاں رہ گئیں۔ جو خدمت گزاری کیلئے بی بی صاحبہ کے ساتھ آئی تھیں۔ بی بی صاحبہ نے کہا کہ ان میں سے اکثر قدیمی خدمتگار ہیں۔ میرے لیے یہ مناسب نہیں کہ ان کو کسی اور کے حوالے کر دوں اس لیے ان کو میں اپنے والد کے پاس بھیجنا چاہتی ہوں۔ اس میں سے جو آنحضرت کو پسند آئیں اپنی خدمت کیلئے رکھ لیں۔ چنانچہ حضرت اقدس نے ان میں سے دو خادماؤں کو رکھ لیا۔ ایک کا نام مشارو تھا اور دوسری کا نام شکرو اور باقی سب کو بادشاہ کے پاس واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد بی بی صاحبہ نے عرض کیا کہ اب ہمارا اس جگہ رہنا مناسب نہیں ہے کیونکہ جب میں فقر و فاقہ میں زندگی بسر کروں گی تو میرے والد کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ میری خبر گیری نہ کریں اس لیے بہتر یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ پر چلے جائیں جہاں ہمیں کوئی نہ جانتا ہو۔ اور پھر ہم دل جمعی سے عبادت کریں گے یہ بات حضرت اقدس کو پسند آئی اور وہاں سے رات کے وقت کوچ کر کے اجودھن پہنچ گئے۔ روایات میں ہے پہلے کچھ عرصہ ہانسی رہے اور پھر وہاں سے اجودھن تشریف لے گئے سیر الاقطاب کی اس روایت کے متعلق کافی اختلاف پایا جاتا ہے واللہ اعلم۔

(شان حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 175 تا 178)

Marfat.com

اولاد

اولاد حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں ان کے اسماء گرامی یہ ہیں 1- حضرت خواجہ نصیرالدین' 2- حضرت خواجہ شہاب الدین گنج علم' 3- حضرت خواجہ بدرالدین سلیمان' 4- حضرت خواجہ نظام الدین' 5- حضرت خواجہ یعقوب' 1- حضرت بی بی مستورہ' 2- حضرت بی بی شریفہ' 3- حضرت بی بی فاطمہ رحمہم اللہ اجمعین۔

کاٹھ کی روٹی

جواہر فریدی میں ہے کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال جنگلی درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا پھر بارہ سال لکڑی کی روٹی پاس رکھی اور کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد بارہ سال کنویں میں الٹے لٹک کر مجاہدہ کیا (جواہر فریدی صفحہ 186) (انوار الفرید صفحہ 75)

مگر مورخین جواہر فریدی کے احوال کو افسانہ سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے لیکن یہی حقیقت ہے کہ آپ جیسی نفس کشی اور سخت ریاضت تاریخ میں بہت ہی کم بزرگوں میں دیکھنے میں آئے گی۔

انوار الفرید میں ہے کہ آپ نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔ اس ریاضت و مجاہدہ کے زمانہ میں چونکہ ہر ایک کا کھانا کھانے میں محتاط تھے اس لیے لکڑی کی ایک روٹی کپڑے میں لپٹی ہوئی پاس رکھتے تھے جب کوئی ناواقف کھانے کو پوچھتا تو آپ اس کی طرف اشارہ کر کے فرماتے یہ جو موجود ہے آپ نے فرمایا ''نان ہر کس مخور ہر کس رابدہ (سیر الاولیاء صفحہ 76) یعنی ہر ایک کی روٹی نہ کھا مگر ہر کسی کو کھلا۔ بھوک کی شدت میں نفس کی خواہش کے خلاف جنگلی درختوں کے بے مزہ پھل اور پتے کھایا کرتے تھے۔ مثل پیلو و ڈیلہ کہ از جنگل آں ولایت خیز دوقانع می بودند (سیر العارفین صفحہ 48) مثلاً پیلو یا ٹینٹ (کریل کا پھل) پر جو اس ولایت کے جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ قناعت کرتے تھے۔

بنانِ درویشانہ و چیز ہائے کہ دراں دیار خیزد چوں پیلو و مانند آں قانع گشت (سیر الاولیاء صفحہ 64) نان فقیرانہ اور اس دیار کی پیداوار مثل پیلو وغیرہ پر قناعت کرتے تھے۔ مسلسل روزوں اور شب بیداری اور کثرت اذکار و اشغال کی وجہ سے آپ ایک انسانی ڈھانچہ رہ گئے تھے مگر مجاہدوں میں کمی

Marfat.com

نہ ہوئی بلکہ روزانہ زیادتی ہی تھی۔ جوانی ڈھل گئی، بڑھاپا آ گیا مگر ریاضت ہائے شاقہ اسی طرح جاری رہا۔ (انوار الفرید صفحہ 75) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

بغایت ریاضت ومجاہدہ فقر وتجرید داشت (اخبار الاخیار صفحہ 76)

ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اگر کوئی عارضہ لاحق ہوتا یا فصد کھلواتے تب بھی روزہ نہ چھوڑتے تھے مولانا جمالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت فرید الملۃ والدین صوم دوام بودے بحدیکہ اگر عارضہ داشتے یا فصد نمودے ہرگز افطار نفرمودے (سیر العارفین صفحہ 48) یعنی حضرت فرید الملۃ والدین ہمیشہ روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر بیمار ہو جاتے یا فصد کھلواتے تب بھی روزہ ترک نہ کرتے تھے۔ (انوار الفرید صفحہ 76)

محبوب الٰہی کا فرمان

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ذیشان ہے کہ

دراں شب کہ ڈیلہ یا گل کریر درخانۂ شیخ سیری خوردیم مارا روز عید بودے (اخبار الاخیار شریف) جس رات ڈیلہ یا کریر کے درخت کے پھول (کریر کا بانڈ) حضرت شیخ کے گھر میں ہمیں سیر ہو کر کھانے کو مل جاتے تھے وہ دن ہمارے لیے عید کا دن ہوتا تھا۔

پرانے لباس میں لطف وسرور

ایک دفعہ آپ کا زیب تن لباس پارہ پارہ اور بوسیدہ ہو گیا۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں ایک کرتہ لایا۔ آپ نے وہ کرتہ زیب تن فرمایا اور فوراً ہی اتار کر شیخ نجیب الدین المتوکل کو دے دیا اور فرمایا کہ جو لطف اور سرور مجھے اس پرانے کرتے میں ہے وہ نئے کرتے میں نہیں آتا۔ (اخبار الاخیار صفحہ 117)

آپ کا کھانا پینا اور بستر

حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ اکثر و بیشتر شربت سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے۔ اسی عادت کے موافق جب افطار کا وقت ہوتا تو آپ کے سامنے ایک شربت کا گلاس جس میں منقی کے دانے ہوتے پیش کیا جاتا جس میں سے آدھا بلکہ دو تہائی تو حاضرین مجلس میں تقسیم فرما دیتے اور باقی خود نوش فرماتے اور بعض دفعہ اس میں سے بھی کچھ کسی طلبگار کو

Marfat.com

دے دیا کرتے تھے پھر دو روغنی روٹیاں آپ کے سامنے پیش کی جاتی تھیں جن میں سے ایک ٹکڑا اٹھا کر باقی حاضرین مجلس میں تقسیم کر دیتے۔ اس کے بعد دستر خوان پر مختلف قسم کے کھانے چنے جاتے جو تمام لوگ کھاتے اور آپ دوسرے دن افطار تک کچھ نہ کھاتے۔ سوتے وقت اسی کمبل کو جس پر دن کو بیٹھتے تھے بچھونا بنا لیتے اور یہ کمبل مبارک اتنا چھوٹا تھا کہ اس کے بچھونے پر لیٹتے وقت آپ کے پاؤں مبارک اس سے باہر ہی رہتے تھے۔ (اخبار الاخیار شریف صفحہ 117)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر زنبیل میں رکھی ہوئی روٹی کھایا کرتے تھے اور افطار کے وقت زنبیل میں سے ایک دو ٹکڑے لازماً آپ کے سامنے لائے جاتے تھے۔ شیخ فرید الدین محمود کا بیان ہے کہ میں نے ایک بڑی مدت تک شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زنبیل گردانی کی ہے اور نظام الدین اولیاء کی خدمت اقدس میں حاضری دیتے وقت کئی بار کہا ہے کہ ہم جس رات شیخ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دلیہ یا کریر کے پھول پیٹ بھر کر کھا لیتے اس دن ہماری عید ہو جاتی اور جو ہم سے بچتا وہ ہمارا ایک دوست چن لیتا جسے دوسرے سب لوگ کھا لیتے تھے البتہ جب دلیہ یا کریر کے پھول وغیرہ نہ ہوتے تو ہم زنبیل گردانی کرتے۔

(اخبار الاخیار شریف صفحہ 118-117)

خیانت کی بو

شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا نوکر ایک دن ایک پیسے کا نمک ادھار لے کر آیا جب اس نے کھانا پکا کر شیخ کے پاس بھیجا تو آپ کو باطنی نور کے ذریعہ معلوم ہوا تو نوکر سے فرمایا کہ اس کھانے سے خیانت کی بو آرہی ہے میرے لیے یہ کھانا جائز نہیں (آپ نے وہ کھانا واپس کر دیا' نہ کھایا) (اخبار الاخیار صفحہ 118)

اللہ کی جانب متوجہ کرنے کا عجیب انداز

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کی زوجہ محترمہ نے آکر عرض کیا کہ ایک لڑکا بہت بیمار ہے۔ (مائی صاحبہ نے تو اس لیے عرض کیا کہ اس کیلئے کھانے اور علاج کا کچھ نہ کچھ سوچا جائے)۔ شدت بھوک کی وجہ سے مر رہا ہے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے سر مبارک اٹھا کر جواب دیا کہ مسعود کیا کرے۔ اگر موت آجائے اور بچہ بھوک سے مر جائے' دنیا سے کوچ کر جائے تو پھر اس

Marfat.com

کے پاؤں میں رسی باندھ کر باہر پھینک دو یعنی (قبر کے حوالے کر دینا۔ اس طرف سے ذہن ہٹاؤ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہی توجہ رکھو) (اخبار الاخیار شریف صفحہ 118)

چند حکایات

نماز میں معراج

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ محمد نام آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھا جو کہ بعض امور میں حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا محرم راز تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ جمعہ کے دن مسجد میں گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

ابھی تھوڑا سا وقت ہی گزرا ہو گا کہ وہ بے ہوش ہو گیا آپ نے پوچھا تجھے کیا ہو گیا۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ اس وقت مجھے نماز میں معراج نصیب ہوا اور تجھے بھی درویشوں کی نعمت سے حصہ ملا۔ حدیث نبوی ''الصلوۃ معراج المومنین' یعنی نماز مومنین کا معراج ہے اسی راز کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن اجودھن کا قاضی فقیہہ حضرت خواجہ سے سختی سے پیش آیا کیونکہ آپ کے بعض احوال اس کی سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ اس لیے اس نے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ایک محاذ قائم کر لیا اور چند ہی دنوں کے اندر اندر خود مع مال و اسباب تباہ و برباد ہو گیا اس کے گھر میں ایک فرد بھی سلامت نہ رہا۔ (مراۃ الاسرار صفحہ 766)

محفل سماع

حکایت: ایک محفل میں بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے اور سماع کے جواز اور عدم جواز کے متعلق علمائے کرام کے اختلاف کا ذکر کر رہے تھے ان لوگوں کی تمام گفتگو سننے کے بعد آپ نے فرمایا' سبحان اللہ ایک جل کر راکھ ہو چکا ہے اور دوسرے ابھی تک اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ تدبیر اور زیادہ غور و فکر کرنے سے آفت آتی ہے اور تسلیم کر لینے میں سلامتی ہے علماء کرام عام لوگوں میں زیادہ باعزت ہیں اور درویش اور فقیر لوگ باعزت لوگوں میں زیادہ معزز اور سردار شریف ہیں عالموں اور فاضلوں میں شریف کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان کے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند

Marfat.com

ذلیل ترین وہ انسان ہے جو اپنے کو کھانے، پینے اور پہننے میں مشغول رکھتا ہے۔

(اخبار الاخیار صفحہ 166)

درویشی کی تعریف

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ درویشی نام ہی ہے خودفروشی اور بے خویشی کا جیسا کہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کو ایک مرتبہ اس فقیر نے دیکھا کہ کم وبیش دس ہزار درہم روزانہ ان کے پاس آتا تھا اور وہ سب کا سب اللہ کی راہ میں تقسیم کردیتے تھے۔ یہاں تک رات کو ایک پیسہ بھی باقی نہ رہتا۔ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے فرمایا تھا کہ ایک مرتبہ حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر کچھ نمک اس میں ہوتا تو بہتر تھا۔ درویش کی لڑکی نے سنا تو گھر کا ایک برتن بقال کے یہاں گروی رکھ کر نمک لے آئے اور حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے کہا البتہ قناعت اس کو کہتے ہیں۔ لڑکی نے جواب دیا کہ اگر قناعت ہوتی تو بقال کی دکان پر نمک کیلئے میرا کوزہ گروی نہ ہوتا کئی سال سے ہم لوگوں نے نمک کی صورت نہیں دیکھی ہے۔ (سیر الاقطاب 192)

اس مجلس میں شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور داماد شیخ بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ اسراف کس کو کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جو خرچ نہ ہو وہ اسراف ہے۔

Marfat.com

باب نمبر 7

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات

1- شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا نوکر ایک دن ایک پیسے کا نمک ادھار لے کر آیا جس اس نے کھانا پکا کر شیخ کے پاس بھیجا تو آپ کو باطنی نور کے ذریعہ معلوم ہوا تو نوکر سے فرمایا کہ اس کھانے سے خیانت کی بو آ رہی ہے میرے لیے یہ کھانا جائز نہیں' چنانچہ وہ کھانا واپس کر دیا اور کھایا نہیں۔ (اخبار الاخیار شریف 118)

حق بہ حق دار رسید

ایک شخص حضرت بابا فریدالدین شکر گنج کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کو کھانا عنایت فرمایا۔ اس نے کھانا کھانے کے بعد عرض کیا کہ میں فلاں موضع کا باشندہ ہوں شاہی فوج نے اس کو تاراج کر دیا ہے اور میری بیوی...... کو قید کر کے لے گئے ہیں۔ اسی اثنا میں ایک کارندہ کو سپاہی پابہ زنجیر کر کے دربار شاہی میں لے جا رہے تھے جب اس کارندہ نے حضرت مخدوم کو دیکھا تو گڑگڑا کر دعا کرنے کی درخواست کی آپ نے دعا فرمائی اور کہا کہ جب تو سلطان کے حضور پہنچے گا انشاءاللہ بادشاہ تجھ پر مہربان ہو جائے گا اور تجھ کو رہا کر کے انعام و اکرام بھی دے گا۔ انعام بھی تجھ کو ایک لونڈی بھی ملے گی لیکن تجھ کو چاہیے کہ جیسے ہی لونڈی ملے فوراً اس شخص سے حوالے کر دے کیونکہ یہ اس کا حق ہے۔ اس نے دل و جان سے قبول کر لیا۔ حضرت مخدوم نے اس آدمی کو بھی اس کے ساتھ کر دیا۔ جب وہ عامل بادشاہ کے حضور پہنچا بادشاہ نے دیکھتے ہی اس کا قصور معاف کر کے اس کو انعام و اکرام سے نوازا۔ انعام میں ایک برقعہ پوش لونڈی بھی دی۔ عامل نے حضرت کے حکم کے مطابق لونڈی اس شخص کے حوالہ کر دی جب اس مرد نے اس کا برقعہ کھولا تو وہ اس کی اپنی ہی بیوی تھی۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ (سیر الاقطاب 197)

Marfat.com

لکڑیوں کا گٹھا سونا بن گیا

خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ چند مسافر شیخ فریدالحق والدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔آپ سے جو بھی سوال کرتے امتحان کے طور پر کرتے آپ کے سامنے لکڑیوں کا ایک گٹھا رکھا ہوا تھا۔ان میں سے ایک نے سوال کیا کہ درویش کی ذات میں کتنی روحانی قوت ہوسکتی ہے؟ آپ نے فوراً دونوں ہاتھ لکڑیوں کے گٹھے پر مارکر فرمایا کہ اگر اس گٹھے کو کہے تو یہ سونے کا بن جائے۔ابھی یہ کلمات شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ لکڑیوں کا گٹھا سونے کا بن گیا۔

(افضل الفوائد حصہ اوّل صفحہ 126)

بے ادب بے نصیب

راویوں نے روایت کی ہے کہ قصبہ اجودھن کے حاکم نے قاضی کے وسوسہ سے شیخ کے فرزندوں پر سختی حد سے زیادہ کی۔ایک دن شیخ کے بڑے صاحبزادے نے آزردہ ہوکر باپ سے عرض کی کہ آپ کی بزرگی سے ہمیں یہ فائدہ پہنچا ہے کہ حاکم کی طرف سے رات دن غم والم میں رہتے ہیں شیخ یہ کلام سن کر آزردہ ہوئے اور عصا جو ہاتھ میں رکھتے تھے اٹھا کر زمین پر مارا۔ اسی دم حاکم دردشکم میں گرفتار ہوا اور کہا مجھے شیخ کے مکان پر لے چلو ابھی حضرت کے مکان پر نہ پہنچا تھا کہ طائر روح اس کا اثنائے راہ میں قفس تن سے پھڑک کر نکل گیا۔

(تاریخ فرشتہ جلد 4 صفحہ 754)

کیا خوب کسی نے فرمایا کہ باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔

تبرکات میں شفا

5- حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے شیخ شیوخ العالم بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میری ایک درخواست ہے اگر آپ اسے قبول فرمالیں، فرمایا کہو۔میں نے عرض کیا کہ آپ کی داڑھی کا ایک بال گر گیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے تعویذ کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھوں؟ فرمایا اچھا تم رکھ سکتے ہو میں نے اسے انتہائی تعظیم کے ساتھ اٹھالیا اور اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر

Marfat.com

اپنے ساتھ شہر لے گیا۔

سلطان المشائخ یہ واقعہ بیان کر کے آب دیدہ ہو گئے پھر فرمایا میں نے اس بال کے بہت سے کرشمے دیکھے ہیں۔ جب کوئی بیمار اور مریض مجھ سے آ کر تعویذ مانگتا تو میں وہی بال بطور تعویذ کے اسے دے دیتا اور حق تعالیٰ اسی سے اس کو شفا عطا فرماتا۔ ایک دفعہ میرے دوست تاج الدین مینائی کا چھوٹا بیٹا بیمار ہوا۔ جب اس نے آ کر مجھ سے تعویذ مانگا تو میں نے اس جگہ جہاں میں نے یہ تعویذ رکھا تھا بہت ڈھونڈھا مگر یہ تعویذ مجھے نہ ملا چنانچہ جب وہ لڑکا فوت ہو گیا تو پھر وہ تعویذ مجھے اسی جگہ سے ملا جہاں میں نے اسے رکھا تھا چونکہ اس لڑکے کی موت آ چکی تھی اسی لیے وہ تعویذ مجھے نہ ملا۔ (سیر الاولیاء صفحہ 174-173) (تاریخ فرشتہ جلد 4 صفحہ 760)

الشفافی تبرکات

اس حکایت مبارکہ اور اس قسم کی دیگر حکایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بزرگوں کے تبرکات میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے جیسا کہ خالق کائنات کا ارشاد گرامی ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ ... تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ (سورۃ بقرہ پارہ 2 آیت نمبر 248)

ترجمہ: اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے (کنز الایمان)

6-علم غیب

حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مشہور عقل مند اور فلسفی جس کا نام ضیاء الدین تھا اور جو منارہ کے نیچے پڑھایا کرتا تھا ان کی زبانی میں نے خود سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں خواجہ فرید الدین شکر گنج کے پاس گیا میں ظاہر شریعت کے علوم کے علاوہ کچھ نہ جانتا تھا میرے دل میں خیال آیا کہ اگر شیخ نے ظاہری علوم کے علاوہ کچھ اور پوچھا تو میں کیا جواب دوں گا میں ابھی اسی خیال میں تھا کہ شیخ نے مجھ سے پوچھا تنقیح مناط کیا ہے؟ (تنقیح مناط کے معنی ہیں سبب خودی کے اسباب جس کو اہل تصوف کی اصطلاح میں وجد و حال

Marfat.com

کہتے ہیں) چونکہ تنقیح مناط علم خلاف کا ایک خاص مسئلہ ہے' شیخ کے اس مسئلہ پوچھنے سے مجھے بڑی مسرت ہوئی اور میں نے اس مسئلہ کو بڑی وضاحت سے بیان کیا اور اس کے نفی واثبات کے ہر پہلو کو اجاگر کیا۔ (اخبار الاخیار شریف)

7- چند لمحوں میں کئی مقامات سے ہو کر آنا

سلطان المشائخ نے فرمایا کہ یوسف ہانسوی دیرینہ دوست تھے ایک دفعہ جب وہ سفر سے واپس آئے حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ اس سفر میں تم نے کس کس بزرگ کی زیارت کی انہوں نے جواب دیا کہ فلاں بزرگ اس طرح مشغول ہے اور فلاں اس طرح مجاہدات کر رہا ہے یہ سن کر آپ کے دل میں رغبت پیدا ہوئی کہ انہیں دیکھنا چاہیے آپ وضو کرنے کیلئے اٹھے لیکن جلد ہی واپس تشریف لے آئے یوسف نے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لے گئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے جو بعض مشائخ کی تعریف کی تھی میرے دل میں ان کے ملنے کا شوق پیدا ہوا میں نے جا کر سب کو دیکھا ہے سب نے دکانداری کر رکھی ہے اور روزی کی خاطر پیر بنے ہوئے ہیں۔ (مراۃ الاسرار صفحہ 767' سیر الاولیاء صفحہ 178)

8- نگاہ ولی کا کرشمہ

شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ نماز کے بعد دو ساعت سر خاک پر رکھ کر ساتھ حق کے مشغول ہو جاتے تھے اور سردیوں کے موسم میں مرید پوستین حضرت پر ڈالتے تھے۔ شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن میرے سوا مریدوں میں سے کوئی بھی نہ تھا کہ ایک قلندر حرم پوش حلقہ بگوش آیا اور باآواز بلند ہر طرح کے رطب و یابس بکنے شروع کیے۔ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے سجدے کی حالت میں ہی فرمایا کہ یہاں کوئی موجود ہے میں نے عرض کی آپ کا غلام نظام الدین حاضر ہے پھر فرمایا میرے قریب ہی ایک قلندر کھڑا ہے میں نے عرض کی ہاں۔ پھر فرمایا زنجیر کمر پر رکھتا ہے میں نے عرض کیا جی حضور پھر ارشاد فرمایا حلقہ سفید کان میں رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جی! پہنے ہوئے ہے۔ الحاصل جب میں اس پر نظر کرتا تھا تو اس کا رنگ بدل جاتا تھا۔ شیخ نے پھر سجدے میں ہی ارشاد فرمایا کہ اے نظام الدین وہ ایک ننگی چھری کمر میں رکھتا ہے اس سے کہو کہ فضیحت نہ ہو یہاں سے دفع ہو جا۔ وہ قلندر یہ بات سنتے ہی بھاگ گیا اور کہتے ہیں

Marfat.com

کہ اجودھن کے قاضی نے زر خطیر اس قلندر کو دے کر شیخ کی شہادت پر راضی کیا تھا کہ عین سجدہ میں آپ کو شہید کر دے (تاریخ فرشتہ جلد 4 صفحہ 754) (سیر الاولیاء صفحہ 177)

10-مریض کی صحت یابی

ایک مرتبہ محمد شاہ نام کا ایک شخص حضرت بابا فرید الدین شکر گنج کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا بھائی حالت نزع میں ہے دعا فرمائی جائے آپ نے اس کا پورا حال پوچھا پھر فرمایا جاؤ تمہارا بھائی صحت یاب ہو گیا ہے جب وہ گھر آیا تو دیکھا کہ بھائی بھلا چنگا کھانا کھا رہا ہے (سیر الاقطاب 194-193) (تاریخ فرشتہ جلد 4 صفحہ 755)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

11-مسافروں کی مدد

ایک دن درویشوں کی ایک جماعت حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض پرواز ہوئی کہ ہم لوگ مسافر ہیں اور سفر خرچ کیلئے پیسے نہیں ہیں۔ حضرت نے کئی تخم خرما کے جوان کے سامنے رکھے تھے اٹھا کر اپنے ہاتھ سے دے دیئے اور رخصت کر دیا۔ سامنے سے ہٹنے کے بعد ان لوگوں نے چاہا کہ اسے پھینک دیں مٹھی کھولی تو وہ سب سونے کے تھے۔ (سیر الاقطاب صفحہ 194)

12-برگد کے درخت کا واقعہ

ایک مرتبہ حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ مالوہ کی طرف سفر کر رہے تھے۔ ایک دن ایک برگد کے درخت کے قریب پہنچے جو پرگنہ منجور کے قصبہ بروہ میں تالاب کے کنارے واقع تھا۔ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جانب سے سخت آندھی اٹھی' تیز ہوا سے درخت جڑ سے اکھڑنے لگے۔ آپ جس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اس کی ایک بڑی شاخ ٹوٹ کر گری آپ کی نگاہ اس کی طرف اٹھی ہی تھی کہ وہ شاخ اس جگہ معلق رہ گئی اور وہ اب تک درخت سے علیحدہ معلق سرسبز موجود ہے۔ (سیر الاقطاب 196) (اقتباس الانوار صفحہ 459)

13-مرید کو تنبیہہ

ایک شخص حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج سے مرید ہونے کے ارادے سے دہلی سے روانہ

Marfat.com

ہوا راستے میں ایک گانے والی اس کی کشتی میں سوار ہوگئی۔ اتفاق سے وہ آدمی تو بہت نیک اور شریف تھا لیکن وہ مطربہ بہت بے حیا اور غایت درجہ حسین تھی۔ اس کے ساتھ بے تکلفی پیدا ہونے پر اس آدمی کا دل قابو میں نہیں رہا اور اس نے دست درازی کرنی چاہی۔ یکا یک غیب سے ایک آدمی نمودار ہوا اور اس نے اس مرد کے چہرے پر زور کا ایک طمانچہ رسید کیا اور کہا مرید اور تائب ہونے کیلئے جا رہا ہے اور یہ حرکت کرتا ہے وہ آدمی اس مطربہ کی صحبت سے دور ہوگیا۔ جب وہ حضرت مخدوم کی خدمت میں پہنچا تو حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا فلاں روز تجھ کو اللہ نے کس طرح معصیت سے بچالیا اس نے اپنا سر قدموں پر رکھ دیا اور مرید ہوگیا کچھ دنوں کے بعد وہ حضرت مخدوم کے مخصوص مریدوں میں ہوگیا۔

(سیر الاقطاب 196) (تاریخ فرشتہ جلد 4 صفحہ 755)

کیا خوب سید شبیر حسین شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ

ملاقات حبیب ساڈی عید ہوگئی ، ساڈا حج اکبری تیری دید ہوگئی

14- اینٹیں سونے کی بن گئیں

ایک دفعہ حسن قوال نے حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری لڑکی کی شادی قریب ہے مجھے کچھ عطا فرمائیں کہ کارِ خیر انجام پائے۔ آپ نے فرمایا تجھے معلوم ہے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حسن نے عرض کیا کہ آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے یہی اینٹ جو پڑی ہے آپ حکم دیں کہ لے لو یہ سن کر حضرت اقدس نے تھوڑی دیر توقف کرنے کے بعد فرمایا کہ لے لو۔ جونہی اس نے اینٹ اٹھائی وہ سونے کی بن گئی۔ پھر ایک اور اینٹ حسن قوال کو نظر آئی۔ اس نے عرض کیا آپ فرمائیں کہ یہ بھی لے لو۔ آپ نے فرمایا اسی پر اکتفا کر حسن نے عرض کیا بس اسی دفعہ فرما دیں پھر نہیں کہوں گا آپ نے فرمایا لے لو حسن نے اسے اٹھایا تو وہ اینٹ بھی سونے کی بن گئی۔ پھر اس نے تیسری اینٹ دیکھی تو عرض کیا کہ اس کے متعلق بھی حکم دے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ پھر نہیں مانگوں گا۔ اس نے عرض کیا آپ کا اتنا کہنے میں کیا بگڑتا ہے۔ آپ حکم دے دیں کہ اٹھا لو۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا لے لو۔ حسن نے اسے اٹھایا تو وہ اینٹ بھی سونا بن گئی۔ وہ تینوں اینٹیں لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ (اقتباس الانوار صفحہ 461)

Marfat.com

15-نمک شکر بن گیا

ایک دن اثنائے راہ میں بنجارے نمک دہلی میں لاتے تھے۔ شیخ فرید سے ملے' تھوڑی سی شکر خدمت اقدس میں پیش کی ا عرض کی کہ ہمارے حق میں دعا کیجئے کہ ہماری پونجی میں برکت ہو اور مہنگی بکے۔ حضرت شیخ نے اس گمان سے کہ یہ تمام شکر لادے ہوئے ہیں توجہ کر کے فاتحہ پڑھی۔ دس دن بعد وہ بنجارے دہلی پہنچے جب بورے کھولے تو تمام شکر تھی۔

(تاریخ فرشتہ جلد 4 صفحہ 758)

درویشوں کی کرامات

ایک مرتبہ حضرت بابا فرید الدین شکر گنج سیوستان میں سفر کر رہے تھے وہاں شیخ اوحد الدین کرمانی قدس اللہ سرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بڑی عزت وتکریم سے استقبال کیا اور کہا کہ آج کیسا سعید دن ہے کہ آپ سے ملاقات ہوئی۔ اسی درمیان میں دس دوسرے صاحب کرامت درویش بھی اس جگہ آ گئے اور زمین پر بیٹھ گئے۔ گفتگو کرامت کی بات چھڑ گئی۔ یہاں تک کہ بات یہ طے ہوئی کہ ہم میں سے جو صاحب ولایت ہے وہ پہلے اپنی کرامت دکھلائے۔ سب سے پہلے ان درویشوں نے شیخ اوحد الدین کرمانی سے درخواست کی۔ حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس شہر کا حاکم جو مجھ سے عداوت رکھتا ہے امید نہیں کہ میدان سے زندہ وسلامت لوٹے۔ ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ ایک آنے والے نے خبر دی کہ اس شہر کا والی میدان میں گیند کھیل رہا تھا' پولو کھیلتا ہوا گھوڑے سے گرا اور مر گیا۔ پھر ان درویشوں نے حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج سے درخواست کی۔ حضرت شیخ مخدوم مراقبہ میں گئے اور پھر آنکھ کھول کر حاضرین سے فرمایا کہ غور سے دیکھو سبھوں نے حکم بجا لایا۔ دیکھا کہ حضرت مخدوم کے ساتھ سب لوگ خانہ کعبہ میں کھڑے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ان لوگوں نے اپنے کو سابق مقام پر پایا تو بولے درویشی اس کو کہتے ہیں۔ پھر حضرت مخدوم اور حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے درویشوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ بھی کچھ دکھاؤ۔ ان درویشوں نے فوراً اپنا سر خرقہ کے اندر کر لیا اور غائب ہو گئے اور ان کے سارے خرقے خالی پڑے رہ گئے۔ (سیر الاقطاب 195-194)

Marfat.com

پانی پر راستہ بن گیا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مولانا بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ حکایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس سرہ العزیز سفر کرتے ہوئے دریا کے کنارے پہنچے جہاں دریا عبور کرنے کیلئے کشتی موجود نہ تھی شیخ صاحب نے فرمایا کہ میری اور اپنی نعلین ہاتھ میں پکڑ لے جب ہم پانی کے قریب پہنچے تو فرمایا آنکھیں بند کرو۔ جب میں نے آنکھیں بند کیں تو ہم پانی سے گزر گئے۔ آپ کی ہیبت مجھ پر طاری ہوئی وجہ نہ پوچھ سکا جب ایک منزل پر پہنچے تو عمدہ موقع پا کر میں نے اس حالت کی بات عرض کی تو فرمایا کہ میں نے سورۂ مزمل پڑھ کر اپنے پر اور تم پر دم کیا تو راستہ بن گیا۔ (افضل الفوائد صفحہ 103 حصہ اوّل)

زمین کی گواہی

حضرت بابا فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی ایک قطعہ زمین تھی۔ بدنیتی سے ایک شخص نے اس پر دعویٰ کر کے حاکم شہر کے حضور میں مقدمہ دائر کر دیا۔ حاکم شہر نے حضرت کے پاس طلبی کیلئے آدمی بھیجا۔ حضرت مخدوم نے جواب میں کہلا بھیجا کہ اس معاملہ کی تحقیقات مقامی لوگوں سے کر لی جائے سب ہی حقیقت بتا دیں گے۔ حاکم نے توجہ نہ دی اور پھر طلبی کیلئے آدمی بھیجا کہ توکل سے کام نہیں چلے گا خود حاضر ہوں یا وکیل کے ذریعہ ثبوت پیش کریں۔ حضرت مخدوم کو اس بات سے کافی تکلیف پہنچی اور غصہ میں فرمایا کہ اس گردن شکستہ کو کہو کہ میرے پاس نہ ثبوت ہے نہ گواہ اگر اس کی تحقیقات کرنا ہے۔ تو اس سرزمین پر چلا جائے اور خود زمین سے پوچھے کہ وہ کس کی ملکیت ہے۔ وہ زمین جس کی ملکیت ہوگی اللہ کے حکم سے خود بتا دے گی حاکم بہت متحیر ہوا اور آزمائش کے طور پر اس قطعہ زمین پر جا کھڑا ہوا۔ لوگوں کا بھی ہجوم تھا پہلے اس جھوٹے بے ایمان مدعی نے زمین سے پوچھا کہ اے زمین! بتا تو کس کی ملکیت ہے۔ کوئی آواز نہ آئی تو اس نے پھر پوچھا۔ اسی جگہ حضرت مخدوم کے خادم خاص بھی کھڑے تھے۔ ان سے خاموش نہ رہا گیا۔ انہوں نے زور سے کہا کہ اے زمین میرے پیر دستگیر کا حکم ہے کہ تو خدا کے فرمان سے صحیح صحیح بتا دے کہ تو کس کی زمین ہے۔ یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے نادان! کیا پوچھتا ہے میں مکمل طور پر حضرت مخدوم شکر گنج کی زمین ہوں اور عرصہ دراز سے ان کے قبضے

Marfat.com

میں ہوں اور سچ بات یہ ہے کہ میں ہی کیا اللہ کی ساری زمین حضرت مخدوم شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ہے۔ حاکم شہر سخت حیران اور شرمندہ واپس گیا لیکن گھر پہنچ کر جیسے ہی گھوڑے سے اترنے لگا پیر پھسل گیا اور گردن ٹوٹ گئی۔ (سیر الاقطاب صفحہ 194)

19- بزرگوں کی محفل ہونی چاہیے نزدیکی دوری میں کوئی فرق نہیں

منقول ہے کہ سلطان المشائخ کی مجلس میں کسی مرید نے کہا کہ بہاء الدین خالد کہتا تھا کہ میں اجودھن میں شیخ شیوخ العالم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور جامع مسجد میں محراب کے آگے بیٹھ گیا لیکن لوگوں نے مجھے آپ تک نہ پہنچنے دیا محراب میں ایک شگاف تھا اس میں کاغذ کا ایک ٹکڑا دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ خالد کو فرید کی طرف سے سلام پہنچے یہ فقیر حیران رہ گیا پھر میں شیخ شیوخ العالم میں خدمت اقدس میں گیا اور یہ واقعہ بیان کیا۔ ایک مرید نے سلطان المشائخ سے پوچھا کہ یہ کاغذ کون لکھتا ہے یا بارگاہ الٰہی سے آتا ہے؟ سلطان المشائخ نے فرمایا ملہم نام ایک فرشتہ ہے جب وہ نقش دل میں لکھتا ہے تو الہام ہوتا ہے پھر اس شخص نے پوچھا کہ شاید یہ کاغذ بھی وہی فرشتہ تحریر کرتا ہے؟ سلطان المشائخ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ملہم کے تین کام ہیں 1- تو یہ کہ دل میں کسی بات کا خیال لاتا ہے 2- دوسرے ہاتف غیب سے آواز دیتا ہے تیسرے کاغذ پر لکھ کر ظاہر کرتا ہے اولیاء صرف نقش کو دیکھتے ہیں نقاش کو نہیں دیکھتے لیکن انبیاء کرام نقش بھی دیکھتے ہیں اور نقاش کو بھی جس وقت نقش ظاہر ہو تو اگر دل میں نور پیدا ہو تو وہ رحمانی ہے جسے فرشتے نے لکھا ہے اگر تاریکی پیدا ہو تو شیطانی ہے کیونکہ شیطان بھی دل میں القا کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر فرشتے کا کیا کام اور شیطان کی کیا مجال کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی طرف سے ہوتا ہے۔ (سیر الاولیاء صفحہ 179-178)

درویش کا مقام و مرتبہ

ایک مرتبہ ایک درویش کئی صوفیا کے ساتھ بیت المقدس سے حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد درویش کے ساتھیوں نے حضرت کو غور سے دیکھنا شروع کیا ان لوگوں کی متجسسانہ آنکھوں سے بچنے کیلئے حضرت نے سر جھکا لیا۔ آخر وہ درویش اٹھا اور قدموں پر سر رکھ کر بولا کہ حضرت! آپ کو تو میں نے بیت المقدس میں دیکھا تھا بلکہ آپ کا نام بھی پوچھا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ میں شیخ اجودھنی ہوں۔ آپ نے

Marfat.com

جواب دیا یہ صحیح ہے لیکن تم نے بھی تو وعدہ کیا تھا کہ یہ بات کسی سے نہ کہوں گا۔ درویش کو بات یاد آ گئی اور وہ شرمندگی سے سر جھکا کر بولا جی ہاں میں نے وعدہ کیا تھا مگر اس وقت حضور کی ایسی دہشت طاری ہوئی کہ بھول گیا۔ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اے عزیز! اللہ کے بندے جس جگہ بھی رہیں بیت المقدس' کعبہ معظمہ' عرش و کرسی سب اسی جگہ ہوتا ہے اور دنیا میں جو کچھ موجود ہے سب ان کی نظروں کے سامنے رہتا ہے۔ درویش خاموش رہا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم کو یقین نہ آتا ہو تو آنکھ بند کرو۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو واقعی بیت المقدس کعبہ اور عرش و کرسی سب اس کی نظروں کے سامنے آ گیا وہ نعرہ مار کر بیہوش ہو گیا' ہوش آیا تو حضرت کے قدموں پر گر گیا اور مرید ہو گیا اور تھوڑی ہی مدت میں خلافت و اجازت لیکر سیوستان رخصت ہوا۔

(سیر الاقطاب 194-195)

کتاب کی ضخامت کے پیش نظر بیس کرامات پر ہی اکتفا کیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی حیات طیبہ کا کوئی بھی لمحہ کرامت سے کم نہیں تھا۔ مزید کرامات کا مطالعہ کرنے کا شوق ہے تو آپ کی حیات مبارکہ پہ لکھی گئی دیگر تصانیف کا مطالعہ مفید رہے گا۔ الحمد اللہ ہم بھی ایک اور تصنیف تالیف کر رہے ہیں جس میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور شرف قبولیت سے بھی نوازے۔

مزید کرامات کے سلسلے میں حیات الفرید جلد ۲ المعروف تجلیات الفرید ہماری زیر ترتیب کتاب کا مطالعہ کیجئے۔

Marfat.com

باب 8

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات

اللہ تعالیٰ کی بخشش

فرمایا! جب اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل حال ہوتی ہے تو ہزار ہا گنہگاروں کو تھوڑی سی رحمت کی وجہ سے دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کرتے ہیں (اسرار الاولیاء فصل 14 صفحہ ۱۲۲)

تذکرۃ الموت

فرمایا! جس کی خاطر تمام مخلوقات پیدا کی گئی اور جس کی دوستی کی خاطر حق تعالیٰ نے اپنی سلطنت ظاہر کی اس (محبوب ہستی) کو جہان سے اٹھالیا گیا تو ہم تم کس گنتی میں ہیں پس ہمیں بھی مردہ ہی خیال کرنا چاہیے اور غفلت اور گفتگو میں مشغول نہیں ہونا چاہیے تاکہ قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو (راحت القلوب ص ۱۰۱) مجلس ۲۳

لوگوں کی شکلیں متفرق ہونے کا سبب

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے شیخ فرید الحق والدین قدس اللہ العزیز کی زبان مبارک سے سنا کہ ایک دفعہ میں بغداد شریف کی طرف سفر میں تھا کہ مسجد کنف میں شیخ اوحد کرمانی کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور بہت سے عزیز بھی حاضر تھے بات ہو رہی تھی کہ لوگوں کی شکلیں آپس میں کیوں نہیں ملتی جلتی ہیں طور اطوار بھی متفرق ہیں۔

شیخ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار الاولیاء میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و کیسے پیدا کیا کہ آدم علیہ السلام کے بیٹے ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں تھے۔ نبی کریم رؤف

Marfat.com

الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عبداللہ بن عباس! اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے چہرے کو مکے کی زمین سے بنایا۔ آپ کے سر مبارک کو بیت المقدس کی خاک سے بنایا۔ پلکیں اور آنکھ دنیا کی آنکھ سے پیدا کیں۔ دونوں پاؤں کو ہندوستان کی زمین سے تخلیق کیا۔ دیگر کچھ اعضائے جسمانی جزیرہ سراندیپ کی مٹی سے اور آپ کی کمر مبارک مشہد کی زمین سے۔ پس اے عبداللہ! اگر حضرت آدم علیہ السلام کی مکمل خاک ایک ہی مقام سے حاصل کی جاتی تو آپ کی اولاد میں سے ایک دوسرے کو پہچانا بھی نہ جاسکتا۔ سب کی شکل ایک جیسی ہوتی۔

(راحت المحبین صفحہ ۱۴۵)

اللہ کے ذکر کا پھل

کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا اسے بڑھنا ہی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا پھل (نتیجہ اور ثواب) تمام طاعتوں سے زیادہ ہے۔

(راحت القلوب ۶۵)

زبان پہ ذکر اللہ

فرمایا زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رکھنا ایمان کی علامت نفاق سے بیزاری' شیطان سے حفاظت اور آتش جہنم سے بچنے کی ایک صورت ہے۔ (راحت القلوب ۶۳)

ذکر الٰہی چھ باتوں سے حاصل ہونا

فرمایا! ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں لاہور جا رہا تھا ایک بزرگ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا انہوں نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ چھ باتوں سے لوگوں کو حق تعالیٰ کا ذکر حاصل ہوتا ہے۔

(1) ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ وہ حق تعالیٰ کو یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھ رہا ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو گناہوں سے بچاتا ہے جو ذکر کے وقت گناہوں کی فکر میں سمجھ لیجئے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ دور پھینک دیتا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرے اور حق تعالیٰ کی دوستی دل میں مضبوط کرے۔

Marfat.com

(4) جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو دل میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوست بنالیتا ہے۔

(5) اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والا دیو پری کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

(6) قبر میں اللہ تعالیٰ اس شخص کا مونس و غمخوار ہوتا ہے۔ (راحت القلوب صفحہ ۶۵، ۶۴ مجلس ۱۵)

ذکر خفی کا طریقہ

حضرت شیخ العالم خواجہ فرید الحق قدس سرہ العزیز نے لکھا ہے کہ ذکر خفی میں دم بند کر کے ذکر کرے جب تنگ ہو تو آہستہ سے ناک کی راہ سانس لے۔ منہ پھر بھی بند رکھے ایسے اشغال سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ سانس کی رکاوٹ آگ کی تنگی سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے دل کے اردگرد کی غلاظتیں جل کر خاک اور سیاہ ہو جاتی ہیں (اس طرح) دل صاف و شفاف ہو جاتا ہے (مفتاح العاشقین صفحہ ۱۱)

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور محبت

فرمایا! اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بزرگ و برتر ہے۔ جب یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے تو پھر لوگ ایسی عظیم نعمت سے اپنے آپ کو محروم کیوں رکھتے ہیں اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے فکر اور ذکر میں صرف کیوں نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے ایسے بھی بندے موجود ہیں کہ محبوب (حق تعالیٰ) کا اسم گرامی سنتے ہی اپنی جان و مال نثار کر دیتے ہیں۔

حکایت: چنانچہ اسرار تابعین میں لکھا ہوا ہے کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگل میں ایک درویش عالم تفکر میں رہا۔ ایک غیبی آواز آئی کہ یا اللہ! جب حق تعالیٰ کا اسم گرامی درویش نے سماعت فرمایا تو نعرہ مارا اور گر پڑا۔ جب انہیں دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی جان خالق کائنات کے حضور پیش کر چکا ہے۔ (راحت القلوب صفحہ ۶۳ مجلس ۱۵)

وظیفہ کے ناغہ کی نحوست

فرمایا! اگر اہل سلوک لمحہ بھر بھی حق تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جائیں تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ ہم مردے ہیں اگر ہم زندہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی یاد ہم سے فوت نہ ہوتی بعد ازاں موقع کی مناسبت سے ارشاد فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شریف میں ایک بزرگ روزانہ ایک ہزار بار اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا وہ ایک دن ذکر نہ کر سکا۔ ناغہ ہو گیا غیب سے ندا آئی کہ فلاں فلاں کا بیٹا

Marfat.com

زندہ نہیں رہا بلکہ فوت ہوگیا یہ سنتے ہی سبھی شہر میں بسنے والے[1] اس بزرگ سے معافی خواستگار ہوئے وہ بزرگ یہ سن کر مسکرائے ارشاد فرمایا تم بھی سچے ہو واقعی جیسی تم نے ندا سنی اسی طرح ہی سمجھو کیونکہ آج میں وظیفہ نہ پڑھ سکا۔ ناغہ ہوگیا اسی لئے ندا آئی ہے کہ فلاں فلاں کا بیٹا مر گیا ہے۔ (راحت القلوب صفحہ ۶۳ مجلس ۱۵)

(فائدہ) گویا ذکر حق سے غفلت انسان کے لیے موت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے زندگی عطا فرمائے جس کا ہر لمحہ ذکر اللہ سے معمور ہے۔

ذکر حق کرنے والے کے لئے خوشخبری

فرمایا! زبان پہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر ایمان کی علامت ہے۔ نفاق سے بیزاری ہے۔ شیطان سے حفاظت ہے اور نار جہنم سے نجات کا سبب ہے فرمایا کہ شرح مشائخ میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذکر کے لئے جب مومن منہ کھولتے ہیں تو آسمان سے صدا آتی ہے اٹھو خوشی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ (راحت القلوب مجلس ۱۵) صفحہ ۶۳

درود شریف کا ناغہ

فرمایا! صحابہ کرام تابعین اور مشائخ میں سے ہر ایک نے درود شریف کو اپنا وظیفہ مقرر کیا ہے اگر کسی رات اس وظیفے (درود شریف) میں ناغہ ہو جاتا تو اپنے آپ کو مردہ تصور کرتے اور اپنا ماتم کرتے کہ آج رات ہم مردے ہیں اگر زندہ ہوتے تو خواجہ کائنات کے درود میں ہم سے ناغہ نہ ہوتا (راحت القلوب ۷۹)۔

درود شریف کے مزید فوائد فقیر ابواحمد اویسی کے رسائل ''درود و سلام علیٰ خیر الانام''[2]

فضیلت درود شریف

فرمایا! آثار مشائخ میں میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایک دفعہ درود شریف بھیجتا ہے تو وہ شخص گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی ابھی اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے اور ایک لاکھ نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور اسے اولیاء اللہ سے پکارا جاتا ہے۔ (راحت القلوب صفحہ ۷۹ مجلس ۱۸)

---

[1] اس کے گھر آئے مگر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ حضرت صاحب تو بالکل تندرست تشریف فرما ہیں۔

[2] پنجابی ترجمہ دلائل الخیرات شریف اور درود شریف اور عقائد اہلسنت میں ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

اختیار حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا! ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے ایک پہاڑ کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بکریاں چرا رہے تھے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تھوڑا سا دودھ طلب فرمایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں امین ہوں اس لئے میں دودھ کیسے دے سکتا ہوں؟

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں آپ کا ساتھی ہوں اگر تو تھوڑا سا دودھ دے دے گا تو تجھے کچھ بھی نہیں ہوگا اس نے عرض کیا کہ میں امین ہوں مجھے کسی کو دودھ دینے کی اجازت بالکل نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ایسی بکری لاؤ جو ابھی تک آس نہ ہوئی ہو حضرت عبداللہ بن مسعود ایک ایسی بکری لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کی پیٹھ پہ ہاتھ مبارک پھیرا تو اس بکری نے بہت زیادہ دودھ دیا پھر بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ بکری جب تک زندہ رہی وہ روزانہ پانچ سیر دودھ بلا ناغہ دیتی رہی ہے۔

(اسرار الاولیاء) صفحہ ۱۳۲ فصل ۲۰

فائدہ: مسلمانو! ذرا غور فرمایئے امانت کا لحاظ کتنا ضروری ہے اور آج ہمارا عمل اس کے متعلق کیا ہے۔

فائدہ نمبر۲: اس روایت میں امانتداری بھی واضح ہوئی اس کے ساتھ اختیار مصطفیٰ بھی بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے خوب واضح فرمایا ہے کوئی مانے یا نہ مانے یہ اس کی مرضی ورنہ اس روایت مبارکہ کے بیان سے واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کے متعلق بابا فرید کا بھی یہی عقیدہ مبارکہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو کتنے اختیارات سے نوازا ہے۔ غور فرمایئے یہ نبی کریم کے اختیارات کا کرشمہ ہے کہ سورج واپس پلٹا چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا آپ کے ایک اشارے سے کنکروں نے توحید و رسالت کی گواہی دی آپ کے حضور جانوروں نے حاضری دی درخت آپ کے فرمان پہ لبیک کہتے ہوئے آپ کے حضور حاضر ہوا وغیرہ یہ معجزہ اور اس جیسے دیگر معجزات سیرت مقدسہ اور احادیث مبارکہ کی کتب

Marfat.com

میں بکثرت وارد ہیں۔ اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمارا عقیدہ الحمداللہ اولیاء کرام کے عقائد کے مطابق ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے عقائد کے مطابق ہمارا عقیدہ ہے اگر کوئی نہیں مانتا تو اس کی مرضی ورنہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار الاولیاء میں اولیائے کرام کے اختیارات کے متعلق تو کافی حکایات بیان فرمائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خزانوں کی چابیاں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی سائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست سوال دراز کیا اتفاقاً اس وقت بظاہر آپ کے پاس کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ فقیر واپس خالی ہاتھ چلا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر میں بے حد صدمہ ہوا اگر میرے پاس دنیا کی کوئی چیز ہوتی تو یہ فقیر خالی ہاتھ نہ جاتا جونہی آپ کے قلب اطہر میں یہ خیال پیدا ہوا حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دین و دنیا کے خزانوں کی چابیاں آپ کے سامنے پیش کر دیں کہ اگر آپ چاہیں تو انہیں آپ استعمال کر سکتے ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا جس نے اپنے اختیار سے فقیری پسند کی ہو وہ ان خزانوں کا کیا کرے گا۔

(اسرار الاولیاء صفحہ ۱۰۷ فصل ۱۳)

فائدہ: معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں جہان میں مالک کون ومکان بنایا ہے آپ کا فقر اختیار کرنا اختیاری ہے آپ کے فقر کی بنا پر سوقیانہ جملے بازی کرنا خبث باطنی کا غماض ہے۔ اس سے چند مسائل واضح ہوئے۔

(1) بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ واضح ہوا کہ آپ کا عقیدہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کا مالک بنایا ہے۔

(2) یہ بھی واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کائنات نے مختار بنایا ہے۔ آپ کے اختیار کو سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے بھی تسلیم کیا۔

(3) واضح ہوا کہ الحمداللہ اہلسنّت وجماعت کے عقائد بزرگان دین کے عقائد کے مطابق ہیں جو کہ قرآن وسنت کے خلاف نہیں بلکہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں۔

(4) اختیاراتِ مصطفیٰ پہ کوئی ناک بھوں چڑھائے تو اس کی مرضی ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ واللہ یعطی وانا قاسم یعنی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

عطاء سے میں دنیا جہان کی نعمتوں کو تقسیم کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث مبارکہ اور اس جیسی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو بے شمار اختیارات سے نوازا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات سے انکار کرنا عقائد کی خرابی کو واضح کرتا ہے۔ زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو علمائے اہلسنت و جماعت کی کتب سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

(فقط الفقیر القادری ابو احمد غلام حسن اویسی)

شایان حبیب الرحمٰن بزبان حبیب الرحمٰن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نفل نماز میں مصروف تھے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کی وجہ سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ نے نماز نفل میں مشغولیت کے باعث جواب نہ دیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تجھے بلایا تھا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آواز تو میں نے سنی تھی مگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا تھا اس لئے آپ کی آواز پہ جواب نہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آواز دیں تو نفل نماز چھوڑ دو اور فوراً جواب دو کیونکہ ایسا کرنا نفل نماز سے کئی درجے بہتر ہے۔

سنت حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت

فرمایا! ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ العزیز سے سنا کہ میں ایک بزرگ کے ساتھ خانہ کعبہ شریف کے طواف میں مصروف تھا اسی دوران ایک شخص نے آ کر سلام کیا وہ بزرگ اس آنے والے آدمی کے ساتھ گفتگو فرمانے لگے مجھے ان کی باتوں کی مصروفیت کو دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کیونکہ طواف کے دوران گفتگو میں مصروف ہونا کوئی واجب تو نہیں تھا یعنی (باتیں بعد میں بھی کی جا سکتی تھیں) اس بزرگ نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا میں نے سنا ہے کہ ایک دفعہ اسی طرح نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا تھا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پہ عمل کو غنیمت جانتے ہوئے) میں نے بھی اسی طرح کیا ہے۔

الفقیر ابو احمد اویسی نے عرض کیا کہ

Marfat.com

عہد وفا کو وفا کر رہا ہوں　　سنت مصطفیٰ کو ادا کر رہا ہوں
ریت محبت ہے سنت پہ چلنا　　راہ محبت کی صدا کر رہا ہوں

(فائدہ) دعوت فکر ہے کہ میرے میٹھے میٹھے مدنی اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیے ہمارے لیے یہ حکایت مبارکہ دعوت فکر ہے کہ بزرگانِ دین کس طرح معمولی معمولی بات پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق محض سنی ہوئی سنت پہ عمل کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے آج ہم ہیں کہ محبت کے دعویدار بھی ہیں اور مسنون طریقوں سے بیزاری کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نقش قدم کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے ورنہ آج بھی شرمندگی کل کلاں بھی شرمندگی۔ (الفقیر القادری الواحداویسی)

عدل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک چھاچھ فروخت کرنے والی عورت کو روتے ہوئے دیکھا۔ اس عورت نے کہا کہ کیا یہ جائز ہے کہ تیری خلافت کے دور میں زمین میری چھاچھ پی جائے؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زمین کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! ''اے زمین! اس بڑھیا کی چھاچھ واپس دے دے نہیں تو اسی درے سے تیری خبر لوں گا۔ آپ نے ابھی تک یہ بات پوری زبان مبارک سے نہ کہی تھی کہ زمین پھٹ گئی اور ساری چھاچھ زمین سے باہر آ گئی۔ اس عورت نے وہ چھاچھ اپنے برتن میں ڈالی اور چلی گئی۔

(راحت القلوب صفحہ ۵۵ مجلس ۱۱)

فائدہ: یہ ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کیا مقام ہے۔ اس کے باوجود جو لوگ آپ کے خلاف زبان طعن اختیار کرتے ہیں انہیں حقیقت سے آشنائی حاصل کر کے صحیح طرز فکر پیدا کرنی چاہیے ورنہ کل قیامت کے روز پچھتانے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کی غلامی اختیار کر لیتی ہے یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بن جاتا اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کی غلام بن

Marfat.com

جاتی ہے۔

بن گئے غلام جیہڑے شاہ ابرار دے　　　　دیکھ لیے نظارے اوہناں پروردگار دے

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ علامہ اقبال بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسے حکم ہوتا ہے کہ

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

چار مذاہب

فرمایا: پہلا مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا دوسرا مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کا' تیسرا مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ کا اور چوتھا مذہب امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کا پس لوگوں کو ان چاروں مذاہب میں شک وشبے کا شکار نہیں ہونا چاہیے تاکہ سنی مسلمان ہوں۔

فضیلت امام اعظم رضی اللہ عنہ و مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ

فرمایا: اس بات کا یقین کریں کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب باقی تین مذاہب سے افضل ہے کیونکہ باقی تینوں سے پہلے یہی مذہب رائج تھا والفضل المقدم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حق مذہب ایک ہی ہے جس مذہب میں ہم ہیں وہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے یہ مذہب بالکل درست ہے اس میں خطاؤں کا احتمال تک نہیں۔

(راحت القلوب مجلس 17)

حکایت: فرمایا فتاویٰ ظہیری میں صاحب فتاویٰ لکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں کے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے آخری مرتبہ حج کیا تو دل میں سوچا کہ شاید پھر حج کرنے پر قادر نہ ہو سکوں۔ خانہ کعبہ کے دربان کو فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اس بات کی اجازت دو کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ دربان نے کہا "آپ سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہوا اگر لوگ آپ سے علم میں اقتداء کریں تو پھر میں دروازہ کھول دوں گا" بہر حال حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کیلئے دروازہ کھولا گیا۔ آپ کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے اور دونوں ستونوں کے درمیان بایاں پاؤں دائیں پاؤں پہ رکھ کر آدھا قرآن مجید پڑھا اور نماز مکمل کرنے کے بعد دعا کی۔ یارب میں کماحقہٗ عبادت نہیں کر سکا جیسا کہ تیری عبادت کرنے کا حق ہے اور نہ ہی کماحقہٗ پہچانا جیسا کہ تجھے پہچاننے کا حق ہے۔ یا اللہ! میری خدمت کی کمی سے اپنی کمال معرفت کی وجہ سے درگزر فرما" ہاتف غیبی نے آواز دی "اے ابوحنیفہ واقعی تو نے میری عبادت

Marfat.com

کی اور مجھے پہچانا' میں نے تجھے بخش دیا اور نیز ان کو بھی میں نے بخش دیا جو قیامت تک تیرے مذہب کی پیروی کریں' یہ فوائد بیان کرنے کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم آپ ہی کے مذہب میں ہیں۔

(راحت القلوب مجلس 17)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک عرش عظیم پر

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پہنچے تو حکم ہوا کہ نعلین اتار کر آؤ۔ تاکہ مبارک پہاڑ کی مبارک گرد تمہارے قدموں کو لگے تو تجھے بخشش حاصل ہو۔ مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات عرش عظیم کے قریب پہنچے تو خالق کائنات کا فرمان ہوا کہ یا محمد نعلین سمیت آیئے تاکہ آپ کے نعلین مبارک کی گرد مبارک عرش پر لگے تو اس کی بے قراری دور ہو۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 45 مجلس 5)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وصال

فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کفایہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحیح روایت سے تحریر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 2 ربیع الاوّل شریف کو وصال فرمایا۔ دوسرا روز معجزے کیلئے رکھا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر سے بڑی بہترین خوشبو آتی تھی جیسے پوری دنیا کے سارے عطریات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر میں موجود ہیں۔ آپ کی صورت طیبہ میں ذرہ بھر فرق پیدا نہ ہوا۔ آپ کی صورت مبارکہ جیسے حالت حیات میں تھی اس طرح ہی وصال کے بعد بھی تھی۔ (آپ کا یہ معجزہ مبارک دیکھ کر) اس دن کئی یہودی کافر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کا وجود مبارک دس دن تک رکھا گیا۔ یہ محض معجزے کی حیثیت سے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نو ہجرے مبارک تھے۔ جب نو ہجرے ہو چکے تو دسویں دن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے طعام دیا یہ کھانا سارے مدینے والوں نے کھایا جب بارہواں دن ہوا تو عام شہرت ہوگئی اس لیے مسلمان بارہویں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک کرتے ہیں اور بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک کر رہے ہیں اور بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک بارہویں تاریخ (بارہ ربیع الاوّل) کو ہوتا ہے لیکن صحیح روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

وصال مبارک دوسری ربیع الاوّل کو ہوا۔ (راحت القلوب 106-105)

(فائدہ) اس سے واضح ہے کہ مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ۲، ربیع الاوّل شریف کے روز ہوا جبکہ ولادت باسعادت ۱۲، ربیع الاوّل کے روز ہوئی۔ اسی لئے الحمد للہ ہم جشن ولادت حبیب کبریا ۱۲، ربیع الاوّل کو مناتے ہیں۔ آپ کی تاریخ وصال کے متعلق دیوبند مکتبہ فکر کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب نے بیان کیا ہے کہ حضور کی تاریخ وفات ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ ہے۔ حوالہ ملاحظہ فرمایئے۔

(فائدہ) حکایت: فرمایا مائی زلیخا نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا دین قبول کرلیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مائی زلیخا کے ساتھ نکاح کرلیا۔ مائی زلیخا بارگاہِ حق میں حاضر ہو کر یادِ حق میں مشغولیت اختیار کرلی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مائی زلیخا کے پیچھے پیچھے اور مائی زلیخا آگے آگے تھے۔ یوسف علیہ السلام نے ایک دن پوچھا کہ اے زلیخا ایک دن وہ بھی تھا کہ تو میرا پیچھا کرتی تھی اور میں پیچھا چھڑاتا تھا آج کیا ماجرا ہے کہ میں تیرے پیچھے پیچھے ہوں اور تو پیچھا چھڑاتی ہے۔ مائی زلیخا نے کہا ''اے یوسف! اس دن تک میں اللہ تعالیٰ سے آشنا نہ تھی اس کی عبادت سے دور تھی۔ اس وقت میں صرف تجھے ہی جانتی تھی اس وقت میرے لیے صرف تو ہی تو تھا۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں اس لیے اس وقت میں تیرا پیچھا کرتی تھی لیکن اب مجھے حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو چکی ہے اب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت میں مصروف ہوں۔ میری منزل اب مجاہدہ سے گزر کر مشاہدہ بن چکی ہے حق تعالیٰ کی محبت میرے دل میں پیدا ہو چکی ہے۔

علم اور علماء کی محبت

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءِ لَایُکْتَبُ خَطِیْئَۃٌ یعنی علم اور علماء سے جو بھی محبت کرتا ہے۔ اس کا کوئی بھی گناہ نہیں لکھا جاتا (اسرار الاولیاء، صفحہ 128 فصل 18) فرمایا کہ سچی محبت ان کی اتباع اور فرمانبرداری ہے جب کوئی ان سے محبت کرے گا تو ضرور ان کی اتباع و فرمانبرداری کرے گا اور گندی حرکتوں سے رک جائے گا۔ جب یہ حالت ہوگی تو پھر اس کا کوئی بھی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔

(اسرار الاولیاء، صفحہ 128 فصل 18)

Marfat.com

فرمایا: جس دل میں علماء اور مشائخ عظام کی محبت ہو ان کی محبت کا ایک ذرہ گناہوں کے ڈھیر کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 129 فصل 18)

فرمایا: ایک دفعہ میں اور شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہ العزیز اکٹھے تھے انہوں نے فرمایا: علم ایک چراغ ہے جو پاک شیشے میں رکھا ہوا ہے۔ علم سے عالم ناسوت اور عالم ملکوت روشن ہیں۔ اس لیے جو شخص علم میں مصروف ہے اسے جہالت کے اندھیرے سے کیا خوف؟ کیونکہ اس کے جسم میں تو سارا جہان ہی منور ہے۔ (راحت القلوب 59 مجلس 14)

علم کیلئے چلنے کا ثواب

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سراہ العزیز کی زبان مبارک سے میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے سنا' جبرائیل نے اسرافیل سے سنا' انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سنا کہ علم حاصل کرنے کیلئے جو شخص دو قدم چلے' اور عالم دین کے پاس بیٹھے اور اس سے دین کے متعلق دو باتیں سنے تو اللہ تعالیٰ اسے بہشت عطاء فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

(افضل الفوائد حصہ اوّل صفحہ 7)

فائدہ: علم دین کے حصول کیلئے جو سعی کی جائے اس کی کتنی فضیلت ہے پھر کیوں نہ شیطان کے پیٹ میں مروڑیں اٹھیں یہ شیطان کے مروڑوں کا ہی اثر ہے کہ آج بعض قومیں دین اسلام کے علوم اور علماء سے خائف ہیں۔ ان کے علاوہ علماء کرام کے متعلق عجیب وغریب قسم کی باتیں لطائف کی شکل میں جو سننے میں آئی ہیں۔ یہ سب شیطانی چالیں ہیں تاکہ لوگ مولویوں کے متعلق اس قسم کے من گھڑت لطائف سنیں سنائیں) اور علماء سے دور رہیں کیونکہ اگر لوگ علم دین کے حصول کیلئے علماء کرام کے نزدیک ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی لوگ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازے جائیں گے یہی انسان کے ازلی دشمن کیلئے موت ہے۔ اس لیے شیطان ہاتھ پاؤں مارتا ہے اس کے حواری لوگوں کو علم دین سے دور رکھنے کیلئے بڑے بڑے پاپڑ بیلتے ہیں بلکہ ہزار ہا محکمے صرف اسی لیے بنائے گئے ہیں کہ راہ حق سے لوگوں کو ہٹایا جائے۔ گیمز کے نام پر عریانی کی حالت میں عورتوں کا کھیلنا کودنا' دوڑنا' آرٹ کے نام پر ڈانس پارٹیوں کا اودھم مچانا' مدارس اسلامیہ کے منسلکین کو ہراساں کرنا صحیح

Marfat.com

علمائے اسلام کو گولیوں کا نشانہ اور بم دھماکوں سے اڑانا یہ سب کچھ کیا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ سے مخلوق خدا کو دور کرنے کے مختلف رنگ اور شیطانی ہتھکنڈے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی شیطانی چالوں سے ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ (الفقیر القادری ابواحمد اویسی)

علمائے کرام انبیائے کرام کے وارث

فرمایا: علماء کرام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں اور مشائخ عظام حق تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔ اگر جہاں میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی برکت نہ ہوتی تو پھر لوگوں کے اعمال کی شامت کے سبب روزانہ ہزاروں بلائیں نازل ہوتیں۔ پس اے درویش! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے ان دونوں گروہوں پہ فخر کیا ہے کیونکہ وہ دین کے ستون ہیں جوان دو گروہوں کا ہو رہتا ہے وہ قیامت کے روز کے عذاب سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 129 فصل 18)

عالم عابد سے افضل

فرمایا: حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک فقیہہ عالم دین ایسے ہزار عابدوں سے بہتر ہے جو ساری ساری رات شب بیداری میں مشغولیت اختیار کریں اور دن روزہ میں گزار دیں۔ عالم کی ایک روزہ عبادت اس عابد کی چالیس سالہ عبادت وریضت کے برابر ہے۔ جو عابد عالم نہ ہو (اسرار الاولیاء صفحہ 129 فصل 18)

علماء ومشائخ کی فضیلت

فرمایا: جب بلائیں آسمان سے اترتی ہیں تو علماء اور مشائخ عظام جس شہر میں بستے ہیں اس میں کم اترتی ہیں (اسرار الاولیاء فصل 18 صفحہ 129)

فائدہ: علماء کرام اور مشائخ عظام کی شان بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ملاحظہ فرمائیے اور پھر ان لوگوں کی لاف زنی ملاحظہ فرمائیے جوان دونوں گروہوں کے خلاف اپنی بدباطنی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ جن علمائے کرام کی فضیلت قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی۔ جن علماء کرام کی فضیلت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں بیان فرمائی تو ان کے متعلق کوئی اپنی بدباطنی کا اظہار کرے تو یہ اپنی بدقسمتی کا

Marfat.com

اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ اس گروہ کا کچھ نہیں بگڑتا ہے جیسے اگر آسمان پر تھوکا جائے تو اس کا تھوک سورج یا آسمان پہ تو نہیں جائے گا بلکہ اس کے اپنے ہی منہ پر آئے گا۔ ایسا ہی کچھ حال ان دونوں گروہوں کے مخالفین کا ہے۔ علمائے کرام کے خلاف یہ آوازہ اکثر جہلاء میں گونجتا رہتا ہے کہ دیکھیں جی ان مولویوں کا کیا ہے ان کے متعلق تو بگھیاڑ نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا تھا کہ اگر میں نے یوسف علیہ السلام کو کھایا ہو تو چودھویں صدی کے مولویوں میں سے ہوں۔ یہ مقولہ اور علمائے کرام کے متعلق دیگر من گھڑت لطیفے محض یہود و ہنود اور نصاریٰ کا طریقہ ہے یہ انہیں کی زبان ہے جو اپنی ناسمجھی کی بنا پر ہم اپنی زبان پہ لاتے ہیں اور اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرتے رہتے ہیں یاد رکھیے یہ جہالت پہ مبنی مقولے ہیں کوئی صداقت نہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے دور سے ہزاروں سال بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہے اور آپ کی نبوت کا اظہار چالیس سال کی عمر میں ہوا پھر تقریباً 13 سال بعد ہجرت ہوئی اور ہجرت سے ہجری سال کی ابتداء ہوئی اور ہجری سال کے بعد چودہ صدیوں سے بھی زیادہ عرصہ بیت گیا ہے یہ کیسے سچا واقعہ ہو سکتا ہے یہ یہود و ہنود اور نصاریٰ کی سازش تھی کہ لوگوں کو ان کے علمائے کرام سے دور کیا جائے تا کہ یہ لوگ دین اسلام سے دور ہوتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ اس مسئلہ کی حقیقت پہ ایک رسالہ سپردِ قلم کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ اس کی وضاحت حیات الفرید جلد ۲ المعروف تجلیات الفرید میں بھی ہو گی۔

علم کی فضیلت

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ، نماز اور حج وغیرہ بھی (اعمال) میں سے سب سے زیادہ افضل عبادت علم ہے۔ (راحت القلوب 58، مجلس 14)

فرمایا: اگر لوگوں کو علم کا مقام اور درجہ معلوم ہو جائے تو پھر لوگ سب کچھ چھوڑ کر صرف علم حاصل کرنے میں مصروف ہو جائیں کیونکہ علم ایک ایسا بادل ہے جو رحمت کی بارش کے سوا نہیں برستا۔ اس لیے جو بھی اس بادل کے حصول کی کوشش کرتا ہے وہ تمام گناہوں کی آلائش سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ (راحت القلوب مجلس 14) صفحہ 58'

علم کے متعلق حکیمانہ گفتگو

فرمایا میں نے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ عقل کے

Marfat.com

درخت کو سوچ بچار کے پانی سے سیراب کرنا چاہیے تاکہ عقل کا درخت خشک نہ ہو جائے اور پھلے پھولے، غفلت کے درخت کو جہالت کے پانی سے سیراب کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی بڑھے۔ توبہ کے درخت کو ندامت کے پانی سے سیراب کرنا چاہیے تاکہ توبہ کا درخت پھلے پھولے اور محبت کے درخت کو موافقت کے پانی سے سیراب کرنا چاہیے تاکہ اس کی نشو ونما صحیح ہو۔

(راحت القلوب صفحہ 40 مجلس 14)

علم اور عقل

فرمایا: حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ بیشک عقل اور علم ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہیں کیونکہ عقل کیلئے علم ضروری ہے اور علم کیلئے عقل ضروری ہے اس لیے بندوں میں سے سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچانے۔ اس صورت میں عقل مختار ہے۔

(راحت القلوب مجلس 13 صفحہ 58)

علم اور عقل

فرمایا: قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے تواریخ میں لکھا ہے کہ ہر چیز کی ایک انتہا ہوتی ہے۔ عبادت کی انتہا عقل ہے۔ اس لیے کہ علم کے بغیر عبادت محض بیکار تکلیف ہے۔ (یعنی صرف تکلیف کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا) اور علم عقل کے بغیر محض سر دردی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ قیامت کے روز کی یہی عقل محبت ہے۔

(راحت القلوب 58 مجلس 13)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ ہر آیت مبارکہ اور حدیث مبارکہ سے ہزار مسائل کا استخراج کرتے ہیں۔ یہ ہر آیت اور حدیث مبارکہ سے ہزار مسائل کا استخراج کس چیز کی مدد سے کرتے ہیں؟ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا عقل کی مدد سے۔ (راحت القلوب مجلس 13 صفحہ 58)

عقل شریف چیز

فرمایا: عقل سب سے زیادہ شریف چیز ہے۔ اس لیے کہ اگر عقل نہ ہوتی تو پھر حق تعالیٰ

Marfat.com

کی معرفت کا علم بھی نہ ہوتا۔ (راحت القلوب مجلس 13 'صفحہ 58)

فقراء اور علماء میں تضاد کا سبب

فرمایا: فقراء اہل عشق ہیں جبکہ علماء اہل عقل' اسی وجہ سے ان کے درمیان تضاد رہتا ہے۔

(اسرار الاولیاء فصل اوّل صفحہ 5)

فائدہ: آپ کے اس فرمان سے مراد محض خشک ملاں' جو محض ظاہری مفہوم کو دیکھ کر اپنی مولویت پہ نازاں ہوتے ہیں۔ حقیقت سے ان کا دور سے بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ حقیقت سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ محض علمی گھمنڈ میں متکبرانہ شان اختیار کیے رہتے نہ کچھ سمجھتے ہیں اور نہ ہی کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی ضد' ہٹ دھرمی اور انانیت کے دیو کے چنگل میں اتنے قید ہو چکے ہوتے ہیں کہ اولیائے کاملین سے دلائل و براہین ملاحظہ کرنے کے باوجود نہیں مانتے کہ ہم اتنے بڑے مولوے ہیں اور اس فقیر کی بات مان لیں تو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ ان کے سامنے میری کیا وقعت رہ جائے گی ورنہ حقیقی علماء تو فقراء کے راستہ ہی کے متلاشی ہوتے ہیں یہ فقراء بھی تو علماء ہی ہوتے ہیں۔

فقط الفقیر القادری ابواحمد اویسی

علماء کی دنیا میں مشغولیت کی سزا

فرمایا: علماء کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ دنیا میں مشغول و مصروف مولویوں کے متعلق قیامت کے دن حکم ہوگا جو علمی کام نہیں کیا کرتے تھے کہ ان کے گلے میں آگ کے انگارے پہنا کر دوزخ میں پھینک دیا جائے۔ (راحت القلوب صفحہ 59' مجلس 14)

جیسے سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

ع: علموں باجھوں فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہو
سے ورھیاں دی کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ہو
غفلت کنوں نہ کھلیں پردے' دل جاہل بت خانہ ہو
میں قربان تنہاں توں باہو' جنہاں ملیا یار یگانہ ہو

اسی طرح بعض نام نہاد علماء اپنے علم پر مغرور اتنے ہوتے ہیں کہ علم کی حقیقت اور بے عملی سے دور جا پڑتے ہیں۔ اسی لئے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

Marfat.com

پ: پڑھیا علم تے ودھی مغروری، عقل بھی گیا تلوہاں ہو
بھلا راہ ہدایت والا نفع نہ کیتا دوہاں ہو
سر دتیاں جے سر ہتھ آوے، سودا بار نہ توہاں ہو
وڑیں بزار محبت والے باہوؒ کوئی رہبر لے کے سوہاں ہو

(ابیات باہو 175)

اس بیت میں سلطان العارفین نے فیصلہ کر دیا کہ اس اختلاف کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ

الف اللہ پڑھیوں پڑھ حافظ ہویوں، ناں گیاں حجابوں پردا ہو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں، بھی طالب ہویوں زر دا ہو
سیئے ہزار کتاباں پڑھیاں، پر ظالم نفس نہ مردا ہو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہوؒ ایہہ چور اندر دا ہو

(ابیات باہو صفحہ 66)(ابیات باہو مع شرح از سعدان الطاف علی)

جہاں جہاں بھی بزرگوں نے علماء اور فقراء کی تقسیم کی ہے وہاں وہ نام نہاد علماء ہی مراد ہوتے ہیں جو حقیقت علم سے بے خبر ہوتے ہیں۔ علم کو محض روزی کے دھندے کے طور پر اپنائے ہوئے ہیں جیسے بابا بلھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

علموں بس کریں او یار — اکو الف تیرے درکار
علم نہ آوے وچ شمار — جاندی عمر نہیں اعتبار
علموں بس کریں او یار
اکو الف تیرے درکار
پڑھ پڑھ شیخ مشائخ کہاویں — الٹے مسئلے گھروں بناویں
بے علماں نوں لٹ لٹ کھاویں — جھوٹے سچے کریں اقرار
تینوں کیتا حرص خوار
علموں بس کریں او یار
پڑھ پڑھ مسئلے پیا سناویں — کھانا شک شبے دا کھاویں
دسیں ہور تے ہور کماویں — اندر کھوٹ باہر سچیار

Marfat.com

علموں بس کریں او یار
اکو الف تیرے درکار

(کلام بابا بلھے شاہ صفحہ 48 از صوفی تاج دین رحمانی نوشاہی قادری)

فائدہ: جہاں بزرگان دین نے مولویوں کے متعلق کوئی ایسی گفتگو فرمائی ہے اس سے مراد یہی بے عمل مولوی، لالچی اور بے ضمیر قسم کے مولوی، ورنہ علماء کرام کی شان بہت ہے جن کی عظمت محبوب رب کائنات نے بیان فرمائی ہے۔ ان کی فضیلت مسلم ہے فقراء اور وہ علماء ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم عالم بھی تھے۔ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ نظام الدین اولیاء، حضرت غوث الاعظم جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بزرگ بھی تھے اور عظیم علمائے کرام بھی تھے۔ (ابو احمد غلام حسن اویسی)

سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ یعنی لوگوں کو پانی پلانے والے کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔ اسی طرح کھانا کھلانے والے خادم کیلئے واجب ہے کہ وہ پہلے کھانا نہ کھائے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 44 فصل 5)

مہمان کے ہاتھ دھلانا

فرمایا: میزبان کیلئے واجب ہے کہ میزبان خود مہمان کے ہاتھ دھلائے اس میں حکمت یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھ دھو کر پاک کر لے تاکہ وہ دوسروں کے ہاتھ دھلانے کے لائق ہو جائے اور پانی پلاتے وقت پانی پلانے والے پہلے خود پانی نہ پی لے بلکہ پہلے دوسروں کو پانی پلائے اور آپ آخر میں پانی پیئے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 44 فصل 5)

مہمان کے ہاتھ دھلانا، سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سنت

فرمایا: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ کے پاس جو بھی مہمان آتا اس کے ہاتھ آپ خود دھلایا کرتے اور ارشاد فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت مبارکہ ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی مہمانوں کے ہاتھ دھلاتے، اپنے مبارک ہاتھوں سے پانی بھی پلاتے۔ اس لیے اے درویش

Marfat.com

جہاں تک ممکن ہو سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اماموں کی پیروی اختیار کرتا کہ تو ان سے شرمندہ نہ ہو۔

مہمانوں کے ہاتھ دھلانا صدیق اکبر کی سنت

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بلایا۔ کھانے کے وقت خود کھڑے ہو گئے لوٹے سے تمام کے ہاتھ دھلوائے۔ (اسرار الاولیاء 47 فصل 5)

حضرت سلیمان علیہ السلام بھوکے درویش کے ساتھ کھانا کھاتے

فرمایا: حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب بھی افطاری کا وقت ہوتا تو آپ مسجد کے دروازے پہ بیٹھ جاتے جو درویش بھوکا ہوتا آپ اس کے ساتھ اکٹھے کھانا تناول فرماتے اور پھر واپس جاتے (اسرار الاولیاء صفحہ 105 فصل 13)

بخشش عام

جو شخص میرے پاس آجائے اور کوئی چیز نہ لائے مجھ پر واجب ہے کہ میں اسے کچھ دوں

(راحت 12)

فرمایا: جو شخص میرے پاس آئے وہ دولت مند ہو یا غریب اسے محروم نہ رکھنا جو کچھ حاضر ہوا سے دو۔ (راحت القلوب 12)

آنے والے مسکینوں کو کچھ دینا

شیخ فریدالدین قدس اللہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس جو بھی آتا ہے کچھ نہ کچھ لاتا ہے اور جو شخص کچھ بھی نہ لائے تو مجھ پہ لازم ہے کہ میں اسے کچھ نہ کچھ دوں۔

(فوائد الفواد چہارم صفحہ 220)

حکایت:

فرمایا: عمدۃ الابرار حضرت خواجہ قطب الدین کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رسم مبارکہ تھی کہ اگر آپ کے پاس کسی کو دینے کیلئے کچھ بھی نہ ہوتا تو پھر آپ اپنے خادم شیخ بدرالدین غزنوی کو ارشاد فرمایا کرتے کہ جو شخص بھی آئے اسے پانی دیجئے تاکہ بخشش اور عطا سے کوئی شخص بھی خالی

Marfat.com

واپس نہ جائے (راحت القلوب 12)

مرشد کی ایک دن کی خدمت کا صلہ

فرمایا: میں نے ایک بزرگ سے سنا ہے کہ صدق دل سے اپنے مرشد کی ایک دن خدمت کرنا صدق کے بغیر ہزار سالہ عبادت سے بہتر ہے (اسرار الاولیاء صفحہ 44 فصل 5)

حکایت:

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا تو ان سے خواب میں ہی پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا ہے؟ اس بزرگ نے فرمایا مجھے وہ سب کچھ دکھایا گیا جو کچھ میں نے دنیا میں کیا تھا پھر فرشتوں کو میرے متعلق حکم ملا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ پھر حکم ہوا کہ اس بندے نے فلاں دن دمشق کی جامع مسجد میں خواجہ شریف کے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا اس کی برکت کی وجہ سے اس کو معاف کر دیا۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 120، فصل 16)

بزرگوں کے ہاتھ چومنا

فرمایا: حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ العزیز کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ جب بھی کبھی کسی محلے یا مجمع میں سے گزرتے۔ آپ جس وقت تک تمام لوگوں کے ہاتھ نہ چومتے اس وقت تک وہاں سے آگے نہ تشریف لے جاتے اور ہر ایک سے دعائے خیر طلب فرماتے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 119 فصل 16)

تعظیماً بزرگوں کا ہاتھ چومنا

فرمایا: جو شخص بزرگانِ دین کے ہاتھ مبارک کو تعظیم کے طور پر چومتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 119 فصل 16)

ہاتھ چومنے کا مقصد

فرمایا: درویش اور مشائخ ایک دوسرے کا ہاتھ مبارک اس لیے چومتے ہیں کہ شاید کسی بخشے ہوئے کا ہاتھ ہاتھوں میں آجائے کہ اس کی برکت کے سبب ہم بھی بخشے جائیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 119 فصل 16)

Marfat.com

بوسہ کی فضیلت

فرمایا: بزرگوں کے ہاتھوں کو چومنے میں دین و دنیا کی خیر و برکت ہے۔

بوسہ کے سبب دوزخ سے نجات

فرمایا: کئی گنہگار قیامت کے روز صرف بوسہ لینے کی وجہ سے بخشے جائیں گے اور دوزخ سے آزادی حاصل کریں گے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 120 فصل 16)

رحمتیں نثار

فرمایا: جب لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ کو چومتے ہیں تو ہزاروں رحمتیں اترتی ہیں جب وہ مسلمان ہاتھوں کے چومنے سے فارغ ہوتے ہیں تو پھر تمام رحمتیں ان پہ نثار ہوتی ہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 122 فصل 16)

ہر حال میں بزرگوں کی دست بوسی

فرمایا: ہر حال میں بزرگوں کا ہاتھ مبارک چومنا چاہیے شاید کسی کے ہاتھ مبارک چومنے سے نجات حاصل ہو جائے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 124 فصل 16)

فائدہ: الحمد للہ یہی طریقہ اہلسنت و جماعت کا ہے کہ بزرگان دین سے ثابت ہے ان بزرگانِ دین سے ثابت ہے جن کا اولیاء اللہ ہونا اپنے تو اپنے غیروں کو بھی تسلیم ہے۔ مخالفین بھی ان کی بزرگی کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے باوجود انہیں اللہ والوں کے محبوب نقش قدم پہ چلنا ان کے نصیبوں میں نہیں۔ (الفقیر القادری ابو احمد اویسی)

اللہ والوں کی ہنسی کب؟

ایک دفعہ یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کبھی بھی ہنستے مسکراتے اور باتیں کرتے نہیں دیکھا گیا (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو انہوں نے ارشاد فرمایا مجھ پہ کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ جس وقت میرے دل پہ اللہ تعالیٰ کی تجلی کے انوار و اسرار نہ ہوں پس جس کے دل پہ ہمہ وقت محبوب کے اسرار و انوار ہوں اسے ہنسنے مسکرانے اور دوسری باتوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ پس اے درویش! (ایسے شخص کی) ہنسی اور بات چیت اس دن ہوتی ہے جب یہ حکم ملتا ہے کہ وصل الحبیب الی الحبیب یعنی حبیب کو حبیب کے ساتھ ملا دو۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 7 فصل اول)

Marfat.com

اہل سنت والجماعت کے علاوہ پیر

فرمایا: اہل سلوک نے ارشاد فرمایا کہ جو پیر اہلسنّت والجماعت کے طریق پہ نہیں اور اس کے اقوال و افعال و حرکات و سکنات، حدیث اور قرآن مجید کسی کے مطابق نہیں وہ اس راہ (پیری و مریدی) میں ڈاکو ہیں جیسے دھوئیں سے آگ کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے اسی طرح مرید کو دیکھ کر اس کے مرشد کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بہت سے مرید جو گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہوتے ہیں اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان کا مرشد کامل نہیں ہوتے۔ (راحت القلوب 27)

درویشی کی حقیقت

فرمایا: ایک درویش زمین پر پڑا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا درویشی یہ ہے کہ دن کو جو کچھ ملے رات تک ایک پیسہ بھی نہ بچائے بلکہ سب کچھ فی سبیل اللہ خرچ کر دے اسی طرح جو کچھ رات کو ملے وہ سب کو فی سبیل اللہ دے دے دن کیلئے کچھ بھی نہ رکھے۔ درویشی یہ نہیں ہے کہ لنگوٹ باندھ لیا جائے یا چمڑا پہن لیا جائے اور ایک لقمے کیلئے در بدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرے اور اپنے جیسے انسانوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے بلکہ درویشی یہ ہے کہ سر سجدے سے نہ اٹھایا جائے۔ لباس بہترین زیب تن کیا جائے جو کچھ حاصل ہوا اس سے لذیذ ترین کھانا پکا کر درویشوں کو کھلایا جائے اور باقی کچھ بھی نہ بچائے بلکہ جو کچھ بھی حاصل ہو راہ مولا میں خرچ کر دے ایک دفعہ حضرت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ درویشی کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اٹھارہ ہزار عالم میں جو کچھ بھی سونا چاندی موجود ہے اگر وہ سب کا سب حاصل ہو جائے تو پھر بھی سب کچھ دوست کے راستے میں خرچ کر دے۔ (اسرار الاولیاء 65 فصل 8)

درویشی کے ستر ہزار مقام

فرمایا: درویشی کے ستر ہزار مقامات ہیں، درویش جب تک یہ مقامات طے نہیں کر لیتا اس وقت تک اسے درویش نہیں کہہ سکتے۔ اس لیے کہ ان مقامات میں ستر ہزار ہی عالم ہیں۔ درویش جب تک ان ستر ہزار عالمین سے واقف نہیں ہوتا۔ ان مقامات کو طے نہیں کر لیتا اس وقت تک اس درویش کو درویش نہیں کہا جا سکتا۔ بعض درویش تو صرف پیٹ پوجا کیلئے ہی درویشی کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 65، فصل 8)

Marfat.com

ستر مقامات میں سے پہلا مقام

فرمایا: درویش کو جو ستر مقامات طے کرنے پڑتے ہیں ان میں سے پہلے مقام پہ درویش کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ وہ روزانہ عرش اعظم کے گرد کھڑے ہو کر عرش کے ساکنوں کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ وہ اسے آ کر اپنے آپ کو وہ کعبہ معظمہ میں دیکھتا ہے۔ کعبہ شریف سے جب واپس آتا ہے تو وہ سارا جہان اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہے۔

بخار کے وقت خواجہ منصور کا طریقہ

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خواجہ منظور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو بخار ہو گیا۔ آپ پورا سال بخار میں مبتلا رہے مگر اس عرصہ کے دوران آپ کو کسی نے بھی نہیں دیکھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کمی کی ہو بلکہ پہلے سے بھی زیادہ آپ عبادت میں مشغول ہو گئے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 141 فصل 22)

دکھ درد سبب کامیابی

فرمایا: جو شخص اس جہان میں دکھ درد میں بالکل ہی مبتلا نہیں ہوتا وہ کبھی بھی کامیابی کی منزل سر نہیں کر سکتا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 141 فصل 22)

ہماری منزل قبر

فرمایا: اے درویش! ہم مسافر ہیں، ہم بلا کے سر پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ بلا دنیا ہے۔ اچانک ہماری عمر کا بستر گول کر لیا جائے گا اور ہمارا ٹھکانہ قبر میں بنائیں گے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 142 فصل 22)

بارش کی قلت

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بارش کی کمی لوگوں کے برے اعمال کی شامت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 130 فصل 19)

بارش کی کمی دور کرنے کا عمل

فرمایا: اگر بارش کی کمی لاحق ہو جائے تو لوگوں کو صدقہ خیرات دینا چاہیے۔ دعا اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جانا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ دعا اور عبادت کی برکت کی وجہ سے بارش عطا فرمائے۔ (اسرار الاولیا صفحہ 130 فصل 19)

حکایت:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بارش کی کمی کے سبب کھیتیاں خشک ہوگئیں قحط سالی کی وجہ سے لوگ مرنے لگے۔ لوگ حضرت خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے اور بارش کی دعا کیلئے التماس کی کہ بارش کی دعا فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب لوگ نماز گاہ میں اکٹھے ہو جاؤ۔ لوگ نماز گاہ میں حاضر ہو گئے تو آپ ممبر شریف پہ جلوہ افروز ہوئے اور بارش کیلئے دعا کی۔ آپ نے آسمان کی طرف منہ کر کے عرض کیا۔ یا اللہ! اگر اس ان لوگوں کے مجمع میں کسی کا قدم مبارک ہے تو ہمیں بارش عطا فرما۔ بس خواجہ صاحب کو اتنا عرض کرنا تھا کہ بارش اتنی ہوئی کہ سات دن تک بارش کا پانی کم نہ ہوا۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 130 فصل 19)

البرکات فی التبرکات

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بصرے میں قحط پڑ گیا۔ عرصہ دراز تک بارش نہ ہوئی۔ لوگوں نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے تا کہ اللہ تعالیٰ بارش عطا فرمائے۔ لوگوں نے بہت منت سماجت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ جامع مسجد میں اکٹھے ہو جائیں میں وہاں دعا مانگوں گا۔ بعد نماز جمعہ آپ نے منبر شریف پہ چڑھ کر بارش کیلئے دعا مانگی۔ پھر جبہ شریف اور دستار مبارک جو آپ آستین مبارک میں لائے تھے۔ یہ دونوں چیزیں باہر نکالیں اور عرض کیا کہ یا اللہ اس لباس مبارک کی حرمت سے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک نے چھوا ہے رحمت کی بارش عطا فرما۔ آپ نے ابھی یہ بات پوری کہی ہی نہیں تھی کہ اتنی بارش ہوئی کہ سات دن بصرہ شہر سے بارش کا پانی ہی کم نہ ہوا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 130 فصل 19)

صدقہ خیرات کی فضیلت

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الدنیا مزرعۃ الاخوۃ دنیا آخرت کی کھیتی

Marfat.com

ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں رہتے ہوئے صدقہ خیرات کرے زکوٰۃ ادا کرے اور سخاوت اختیار کرے۔ آئندہ کیلئے کچھ نہ کچھ کاشت کر لے تا کہ اس کا پھل حاصل کر سکے کیونکہ دنیا میں صدقے اور سخاوت سے زیادہ اہمیت کا حامل کوئی کام نہیں جس نے بھی اپنا کام نکالا۔ سخاوت اور صدقے کے ذریعے ہی نکالا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 23 فصل 3)

متوکلین کی صفت

فرمایا: جتنے بھی متوکلین ہیں ان کو رزق وغیرہ کا کوئی غم نہیں اور نہ ہی انہیں کوئی اندیشہ ہے کیونکہ جو کچھ قسمت میں ہے وہ مل کر رہے گا۔ جب جو کچھ قسمت میں مل کر رہنا ہے تو پھر اندیشہ کرنے کا کیا فائدہ۔ فرمایا کہ سالکین رزق کی خاطر فکرمند درویشوں کے متعلق حکم دیتے ہیں کہ ان کو گردن سے پکڑ کر خانقاہ سے باہر نکال دو کیونکہ وہ بدعقیدہ ہے اسے صدق حاصل نہیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 23 فصل 3)

رزق کی خاطر غم

فرمایا: میں نے ایک بزرگ سے سنا انہوں نے ارشاد فرمایا یہ ایک گناہ کبیرہ ہے کہ انسان رزق کی وجہ سے غمگین ہو کہ آج تو کھالیا ہے پتہ نہیں کل بھی ملے گا یا نہیں ملے گا۔

قسمت سے زیادہ رزق کی تلاش بے سود

فرمایا: اے درویش! اگر سو سال بھی رزق کی خاطر مارا مارا پھرتا رہے تو پھر بھی قسمت سے زیادہ رزق طلب کرے گا تو پھر بھی مقدر سے زیادہ ذرہ بھر بھی نہیں ملے گا۔ (حکایت) ایک شخص کئی سال تک روزگار تلاش کرتا پھرا ایک شہر سے دوسرے شہر جاتا ایک جگہ سے دوسری جگہ اس کے باوجود اس کے رزق میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہ ہوا۔ جب وہ شخص واپس آیا تو اس کا حال پہلے کی نسبت بھی زیادہ برا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا یہ کیا حالت تم نے بنا رکھی ہے تب اس نے کہا میں تو اس لیے گیا تھا کہ رزق زیادہ ہو جائے گا مگر قسمت سے زیادہ ذرہ بھر بھی اضافہ نہ ہوا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 24 فصل 3)

رزق کی اقسام

فرمایا: مشائخ طبقات نے چار قسم کا رزق لکھا ہے۔ 1- رزق مقسوم 2- رزق مذموم 3-

Marfat.com

رزق مملوک اور 4- رزق موعود۔

1- رزق مقسوم: جو قسمت میں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے وہ ہر حال میں ضرور ملے گا۔

2- رزقِ مذموم: جو کچھ میسر آئے اس پر صبر نہ کرے حالانکہ رزق کا ضامن اللہ تعالیٰ خود ہے۔

3- رزق مملوک: جو نقدی اور مال وغیرہ جمع کیا جائے یا تجارت کی جائے۔ ہاں البتہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نیکی میسر ہوتی ہے۔ جس سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اے درویش! سالکین نے فرمایا ہے کہ تجارت وہ شخص کرے جسے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی فکر نہ ہو۔ مگر درویش کیلئے یہی مناسب ہے کہ نقدی اور مال اسباب جو کچھ حاصل ہو وہ سب کچھ راہ حق میں خرچ کر ڈالے اور اپنے پاس ذرہ بھر بھی نہ رکھے۔

4- رزقِ موعود: اللہ تعالیٰ نے جس رزق کا وعدہ نیک لوگوں اور عابدوں سے کیا۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی نیک لوگوں کو رزق کے اندیشے اور فکر سے آزاد کر دیا ہے۔ کیونکہ ان سے رب کائنات کا وعدہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ بن مانگے رزق عطا فرمائے گا۔ ان کی ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 28-27 فصل 3)

توکل صرف رزق مقسوم میں ہے

فرمایا: اے درویش! توکل صرف رزق مقسوم میں ہی ہوسکتا ہے کیونکہ تو جانتا ہے کہ جو کچھ تیرے نصیب میں ہے وہ ہر حال میں تجھے مل کر ہی رہے گا۔ مگر دوسری قسم کے جتنے رزق ہیں ان میں سے کسی میں بھی توکل نہیں۔ مملوک رزق میں بھی توکل نہیں ہے اور موعود رزق میں بھی توکل نہیں ہے کیونکہ جس رزق کا وعدہ ہے وہ تو ملنا ہی ملنا ہے۔ ہاں البتہ رزق مقسوم میں توکل کرے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ سمجھے کہ جو کچھ میری قسمت میں ہے وہ مل کر ہی رہے گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 32 فصل 3)

رزق انسان کو تلاش کرتا ہے

اہل سلوک تحریر فرماتے ہیں کہ جیسے موت انسان کو ڈھونڈتی ہے اور اس کے کندھے

Marfat.com

پہ لکھی ہے۔ بعینہ اسی طرح رزق بھی لکھا ہوا ہے۔ رزق انسان کو تلاش کرتا ہے۔ آدمی جہاں جہاں بھی جاتا ہے اس کا رزق وہیں وہیں اس کے ساتھ جاتا ہے۔ انسان اگر بیٹھتا ہے تو اس کا رزق بھی اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ فرمایا: اے درویش! رزق کے متعلق تو بے غم ہو جا' بے فکر ہو جا۔ کیونکہ تیرا رزق تیرے کندھے پہ لکھا ہوا ہے۔ بس تو اللہ تعالیٰ کے کام میں مصروف ہو جا کیونکہ جو کچھ تیری قسمت میں ہے وہ تجھے ہر حال میں مل کر رہے گا۔ (اسرار الاولیا صفحہ 23-22 فصل 3)

رزق سے دل نہ لگانا

فرمایا: اے درویش! شریعت اور طریقت کے میدان میں وہ بندہ سچا ہے جو رزق سے محبت نہ کرے بلکہ کھلے دل سے اپنے مالک و خالق کی طاعت میں مصروف رہے۔ جان لے کہ میرے مقدر میں جو کچھ ہے وہ مجھے ہر حال میں مل کر رہے گا۔ اس سے تھوڑا سا بھی کم نہیں ہو گا۔ اے درویش! اگر تو کئی سال تک رزق کی تلاش اور طلب میں پھرتا رہے (کچھ بھی اضافہ نہ ہو گا) جو کچھ تیری قسمت میں تیرے لیے رزق لکھا جا چکا ہے وہ تیری کوشش کے بغیر طلب کیے بغیر ہی تجھے مل جائے گا۔ اگر اس سے ذرہ بھر بھی زیادہ طلب کرے گا تو پھر بھی تجھے نہ ملے گا۔ اے درویش! راہِ فقر میں وہ شخص ثابت قدم ہے جو رزق سے محبت نہ کرے کہ آج تو میں نے کھا لیا ہے۔ کل کیا کھاؤں گا۔ ایسی سوچ رکھنے والے اشخاص کو طریقت والے بزرگ بددین اور بددیانت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (اسرار الاولیا صفحہ 22 فصل 3)

بے صدقی گناہِ کبیرہ

فرمایا: رزق زیادہ کرنے کیلئے سو سال تک بھی کوشش کی جائے تو پھر بھی ذرہ بھر بھی رزق زیادہ نہ ہو۔ اس لیے ہر حال اور ہر کام میں صدق اختیار کرنا چاہیے۔ بعض نادان جو یہ قول بیان کرتے ہیں کہ ہم اس شہر سے باہر جاتے ہیں کہ شاید رزق میں کچھ اضافہ ہو جائے یہ کبیرہ گناہ ہے۔ ان کی بے صدقی ہے جو ایسا خیال کرتے ہیں یہ خیال ان کو پریشانیوں میں مبتلا رکھتا ہے۔ اے درویش! (ذرا غور تو کر) تو جہاں بھی جائے گا رب تو وہی ہے رب تو نہیں بدلے گا۔ جو کچھ اس نے تیرے لیے لکھا ہے وہی تجھے عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

حکایت

اس موقع کی مناسبت سے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے تنگی روزگار کی وجہ سے شہر چھوڑنے کا ارادہ کرلیا۔ ایک بزرگ سے وداع ہونے کیلئے گیا تو اس بزرگ نے پوچھا تم کہاں جاتے ہو اور کیوں جاتے ہو؟ عرض کی میں شہر اس لیے چھوڑنا چاہتا ہوں کہ ہوسکتا ہے میرے رزق میں کوئی بہتری ہو جائے۔ اس بزرگ نے فرمایا' اچھا! اس شہر کے خدا کو میرا اسلام کہنا۔ وہ شخص بڑا حیران ہوا اور عرض کی کیا وہاں کا خدا کوئی اور ہے؟ خدا تو ایک ہی ہے اس بزرگ نے فرمایا'' اے نادان! جب تو یہ حقیقت جانتا ہے کہ ہر جگہ کا رب ایک ہی ہے تو کیا پھر اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس شہر میں اور اس شہر میں تیرا مقدر بھی ایک ہی ہے۔ جا' خوش دلی سے اللہ تعالیٰ کی طاعت میں مصروف ہو جا پھر ملاحظہ کر کہ تجھے کون کون سی نعمتیں میسر آتی ہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 25-24 فصل 3)

یادِ حق سے غفلت کا نتیجہ

فرمایا: تصوف کے مذہب وسلوک کے مطابق ایسا شخص صوفی اور سالک بالکل نہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں نہیں کیونکہ جس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے اسے کیا معلوم کہ اس سے کیسی کیسی نعمتیں علیحدہ کر دی گئی ہیں۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 125 فصل 17)

یادِ حق سے غافل ہونے کے وقت پر افسوس

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے درویش سے عرض کی کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغولیت اختیار کریں تو میرے لیے بھی دعا فرمانا۔ اس درویش نے ارشاد فرمایا اس لمحے پر مجھے افسوس کہ جب تو مجھے یادِ حق کے وقت یاد آئے۔ تیری یاد کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت کا شکار ہو جاؤں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 125' فصل 17)

زندہ دل

فرمایا: اہل تصوف زندہ دل صرف اسی دل کو سمجھتے ہیں جو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہے۔ لمحہ بھر بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت کا شکار نہ ہو (اسرار الاولیاء صفحہ 126 فصل 17)

Marfat.com

یادِ حق سے غفلت موت

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک واصل اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت کا شکار ہو گیا۔ تو اس شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ فلاں بزرگ فوت ہو گیا ہے۔ شہر کے لوگ اس بزرگ کے گھر آئے اور پوچھا تو اس بزرگ کو زندہ سلامت دیکھا۔ زندہ دیکھ کر واپس جانے لگے تو اس اللہ کے بندے نے لوگوں کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا وہ آواز جو سن کر آپ آئے ہیں وہ ٹھیک ہی تھی کیونکہ میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا تھا ایک لمحہ غافل ہوا اسی غفلت کی آواز دی گئی کہ فلاں شخص زندہ نہیں رہا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 126 فصل 17)

زندہ دل کبھی غافل نہیں ہوتا

فرمایا: اہل تقویٰ اس دل کو زندہ نہیں سمجھتے جو یادِ حق سے غافل ہو کیونکہ ان کا قول مبارک ہے کہ زندہ دل کبھی بھی حق تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 126 فصل 17)

سلوک کا اصل اصول دل ہے

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن کے دل کا بڑا مقام ہے۔ اس کے باوجود لوگ اپنے دل کی اصلاح کے سلسلے میں غفلت کا شکار ہیں۔ اس لیے گمراہی کی دلدل میں جا گرتے ہیں۔ راہِ سلوک کا اصلی اصول یہی دل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا دل اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا عرش ہے۔ (راحت القلوب 27)

مومنوں کے دل کی مثال

فرمایا: مومنوں کے دل پاکیزہ دل کی مانند ہیں اگر اس میں محبت کا بیج کاشت کیا جائے تو اس سے مختلف قسم کی نعمتیں پیدا ہوں گی پس ان نعمتوں میں سے تو دوسرے لوگوں کو بھی دے سکتا ہے اور تیرے لیے بھی کافی ہوتا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 18 فصل 2)

فرمایا: زندہ دل وہی ہے جس میں (اللہ تعالیٰ کی) محبت اور اشتیاق ہے۔ (اسرار الاولیاء)

مردہ اور زندہ دل

فرمایا دل مردہ بھی ہوتا ہے اور زندہ بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ او من کان میتا

Marfat.com

یعنی دنیاوی مشغلے زیادہ ہونے کی وجہ سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور

فاحیاہ بذکر المولی

پس اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زندہ کرو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب دل دنیوی لذتوں' شہوتوں اور کھانے پینے کی چیزوں میں مشغولیت اختیار کر لیتا ہے تو اس پہ غفلت کا اثر ہو جاتا ہے اور اس پر خواہش کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح دل میں ہر طرف سے خطرات آنے شروع ہو جاتے ہیں وہ خطرات دل کو سیاہ کر دیتے ہیں۔ صرف حق تعالیٰ کا اندیشہ ہی ایسا ہے کہ وہ دل کو سیاہ نہیں کرتا جب دل سیاہ ہو جاتا ہے تو یوں سمجھیے کہ جیسے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ جیسے زمین میں شور زیادہ ہو جائے تو بیج کو زمین قبول نہیں کرتی۔ ایسی زمین کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ زمین مردہ ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے جس دل سے ذکر چلا جائے اس دل پہ دیو پری غالب آ جاتے ہیں۔ پس وہ دل جو دیو اور پری کی نشست گاہ بن گیا وہ دل مردہ ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر حق ہے اس کے علاوہ سبھی کچھ خذلان و بطلان ہے اس لیے ضروری ہے کہ حق کے سوا کچھ بھی نہ سنے کیونکہ سننا مردوں کا کام نہیں بلکہ زندہ کا کام ہے لیکن جب انسان کے دل سے دنیوی تعلق دور ہو جاتا تو پھر اس دل سے نفسانیت بھی چلی جاتی ہے۔ اس وقت وہ دل ذاکر بنتا ہے پس ایسا دل ذکر کے نور سے زندہ ہوتا ہے۔ (راحت القلوب 17-16)

حضوری دل کا حصول

فرمایا: اس (درویشی) راہ میں سب سے بڑا اصول دل کی حضوری ہے اور دل کی حضوری حلال لقمہ کھائے بغیر اور دنیا والوں سے پرہیز کیے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام رزق کھائے اور دنیا داروں اور بادشاہوں کی مجالس سے دوری اختیار نہ کرے۔ اسے گودڑی پہننا ناجائز ہے کیونکہ صرف گودڑی پہننا انبیاء کرام ابدال اور اوتاد کا کام ہے۔ گودڑی کی قدر حضرت موسیٰ کلیم اللہ' سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ (راحت القلوب صفحہ 18)

خوف

فرمایا: خوف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے ادبوں کیلئے کوڑا ہے تاکہ بے ادب بندے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر گناہوں سے بچ جائیں اور سیدھی راہ اختیار کریں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 89 فصل 11)

Marfat.com

مومن کے دل میں خوفِ خدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں اس میں ایمان کی دولت نہیں کیونکہ مسلمان وہ ہوتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔

(اسرار الاولیا، صفحہ 92 فصل 11)

خواجہ سہل عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا

فرمایا: خواجہ سہل عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال تک مسلسل خوف خدا سے روتے رہے۔ اس عرصہ کے دوران کسی نے بھی انہیں ایک لمحہ بھی رونے کے بغیر نہیں دیکھا۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ ہر وقت ہی روتے رہتے ہیں کبھی بھی آپ کو رونے سے خالی نہیں دیکھا اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے جواب دیا: اے عزیزو! جب قیامت کا خوف اور گھبراہٹ یاد آتی ہے حالانکہ قیامت ایسا دن ہوگا کہ والدین اولاد کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اولاد والدین کی پرواہ نہیں کریں گے جس دن باپ بیٹے یعنی اولاد سے اور بیٹا باپ سے دور بھاگے گا۔ بھائی بھائی سے دور بھاگے گا۔ مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے دور بھاگے گا جب ایسے دن کو یاد کیا جائے تو پھر ہنسی یاد نہیں آتی۔ جس کے سامنے ایسا دن ہو اور اسے اپنے انجام کا علم بھی نہ ہو ایسے شخص کو ہنسی کیسے آسکتی ہے۔

صوفی

فرمایا: گودڑی اور صوف انبیاء کرام علیہم السلام کا لباس ہے۔ پس اے درویش! یہ لباس اس کیلئے جائز ہے جس کا ظاہر اور باطن بری صفتوں سے پاک ہو۔ اس لیے صوفی وہ ہے جس میں دنیوی یا بشری کسی قسم کی بھی آلائش اور کدورت نہ ہو۔ (اسرار الاولیا، صفحہ 60 فصل 8)

مذہب سلوک میں درویش کی تعریف

درویشی کے ہر مقام پہ خوف بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے۔ ہر مقام پہ جو مصیبت اترتی ہے وہ درویش کی آزمائش کیلئے ہوتی ہے۔ اگر درویش تھوڑا سا بھی خوف اور امید سے ادھر ادھر ہو جائے تو پھر اس کو مقام درویشی نہیں ملتا۔ جو شخص مصیبتوں میں صبر اختیار کرے اور خوشی خوشی اٹھارہ ہزار عالم سے گزر جائے تو اس کا کام بہترین ہو جاتا ہے۔ مسلک سلوک میں

Marfat.com

ایسے ہی شخص کو درویش کہا جاتا ہے۔ (اسرار الاولیاء 66 فصل 8)

حکایت:

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عالم اشتیاق میں حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک آنکھوں سے خون جاری ہو گیا۔ اس حالت سے جب قدرے آفاقہ ہوا تو فرمایا عرشِ اعظم کو للکار کر فرمایا اے عرش! تجھ پہ دوست رہتا ہے۔ عرش نے کہا اے بایزید! یہ بات کہنے کا یہ کون سا موقعہ ہے۔ بہت سے آسمان میں بسنے والے زمین والوں سے اللہ تعالیٰ کا پتہ دریافت کرتے ہیں اور بہت سے زمین والے آسمان والوں سے اللہ تعالیٰ کا پتہ دریافت کرتے ہیں۔

پھر فرمایا: اس بات سے مقصد یہ ہے کہ تجھے درویشی کا مقام معلوم ہو جائے کہ درویش ایسے مقام پہ فائز ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی قدم سے عرشِ اعظم کے نیچے اور اوپر چلا جاتا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 67-66 فصل 8)

حکایت نمبر 2

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے بھائی جلال الدین تبریزی، نجم الدین منافی رحمۃ اللہ علیہما، قاضی بداؤں کے گھر کے قریب سے گزرے پوچھا کہ قاضی صاحب کیا کر رہے ہیں۔ نوکر نے جواب دیا، قاضی صاحب نماز ادا کر رہے ہیں۔ فرمایا: کیا قاضی صاحب کو نماز ادا کرنی آتی ہے۔ قاضی صاحب نے یہ بات سنی تو فوراً باہر آ کر عرض کیا۔ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بیشک میں نے ٹھیک کہا ہے۔ اس لیے کہ علماء کی نماز اور ہے۔ فقراء کی نماز اور، قاضی صاحب نے عرض کیا: وہ کیسے؟ فرمایا علماء کرام کعبہ شریف کو دیکھتے ہیں۔ اگر کعبہ شریف نہ دیکھ سکیں تو پھر دلی اطمینان کر کے قبلہ شریف کی طرف اپنا رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں جبکہ فقراء جب تک عرش اعظم کو نہیں دیکھ لیتے، وہاں پہنچ نہیں جاتے اس وقت تک نماز ادا ہی نہیں کرتے۔ قاضی صاحب گھر آئے، رات خواب میں دیکھا کہ واقعی شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ عرش پہ مصلیٰ بچھا کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ جب بیدار ہوئے تو شیخ صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر معافی چاہی۔ شیخ صاحب نے ارشاد فرمایا اے نجم الدین! یہ جو تو نے عرش پہ نماز ادا کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے یہ تو درویشی کا ایک ادنیٰ سا درجہ ہے اس سے اعلیٰ اعلیٰ درویشی کے اور درجات بھی ہیں۔ وہ درجات اگر تو ملاحظہ کر لے تو تو زندہ بھی نہ رہ سکے۔ انوار کی کثرت کی

Marfat.com

وجہ سے تو ہلاک ہو جائے۔(اسرار الاولیاء صفحہ 67 فصل 8)

درویشی کی حقیقت

درویشی قناعت میں ہے جو کچھ ملے اسے یہ نہ کہے کہ ایسا ملنا چاہیے۔(راحت القلوب 9)

درویشی پردہ پوشی

فرمایا: درویشی پردہ پوشی ہے اور خرقہ پہننا صرف اسی کا کام ہے جو مسلمان وغیرہ کے عیوب چھپائے۔کسی سے عیب کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔اور جو کچھ دنیوی مال متاع اس کے پاس ہو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرے۔جمع نہ کرے۔(صفحہ 9 راحت القلوب)

درویشی خود فروشی

پردہ پوشی کا نام درویشی ہے پس درویش کیلئے لازم ہے کہ درویش ان چار چیزوں سے بچے۔

1- آنکھیں اندھی بنالے تاکہ وہ لوگوں کے عیوب نہ دیکھے۔

2- کانوں کو بہرے کرلے تاکہ نہ سننے کے لائق باتیں نہ سنے۔

3- زبان گونگی کرلے تاکہ جو باتیں کہنی مناسب نہیں وہ باتیں زبان سے ادا نہ کرے۔

4- پاؤں لنگڑے کرلے تاکہ جہاں جانا مناسب نہ ہو وہاں نہ پہنچے۔

پس جس میں یہ خصلتیں ہوں تو سمجھئے کہ وہ درویش ہے ورنہ جھوٹا مدعی ہے۔اس میں درویشی کی کوئی بات نہیں۔(راحت القلوب 11)

حکایت:

فرمایا کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک اپنی آنکھیں بند رکھیں جب اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔اس لیے کہ تاکہ میں لوگوں کے عیب نہ دیکھ سکوں اور اگر اتفاقاً کبھی دیکھ بھی لوں تو پھر پردہ پوشی کروں اور کسی کے سامنے بیان نہ کروں۔(راحت القلوب 11)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درویشی

فرمایا: درویشی وہی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی۔صبح سے دوپہر تک اور دوپہر سے شام تک جو کچھ آتا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دیتے تھے اور حضرت امیر

Marfat.com

المومنین سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بار بار خطبہ میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ کبھی بھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز شام کو بچا کر رکھی ہو۔ (راحت القلوب 12)

اسراف کی حقیقت

حضرت بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ اسراف کسے کہتے ہیں؟ اور اسراف کی حد کہاں تک ہے؟ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جو کچھ بے نیت دے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر نہ دے وہ اسراف ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے (جو کچھ بھی) دے وہ اسراف نہیں۔ (راحت القلوب 12)

حکایت:

فرمایا: درویشی پردہ پوشی ہے (راحت القلوب)

فرمایا: درویشی خود فراموشی ہے۔ (راحت القلوب 90)

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مجاہدہ

فرمایا: حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کی کہ ایک ایک دو دو سال تک اپنے نفس کو پانی بھی نہ دیا۔ نفس کی کوئی بھی خواہش پوری نہ کی۔ تب باریاب ہوئے۔ جب باریابی کی منزل کو پہنچے تو انہیں ندا ہوئی کہ ابھی تک تم میں دنیوی آلائش ہے۔ جب تک تو اس سے بھی جان نہ چھڑائے گا آگے منزل تک نہ پہنچ سکے گا۔ آپ نے عرض کیا یا اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آواز آئی اچھی طرح دیکھ لو۔ آپ نے جب خوب توجہ سے دیکھا تو ایک پوستین اور ایک ہی پانی پینے والا مٹی کا کوزہ تھا۔ آپ نے وہ بھی پھینک دیا۔ پھر اس مقام پر پہنچے۔ بعد ازاں آپ نے زاروقطار روتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پوستین اور کوزے کی وجہ سے باریاب نہ ہو سکے۔ پس جو لوگ دنیا سے اتنے تعلقات رکھتے ہیں وہ کیسے اس بارگاہِ حق میں باریاب ہو سکتے ہیں۔

(راحت القلوب مجلس 9 صفحہ 46)

تذکرہ لیلیٰ مجنوں

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مجنوں کو خبر ہوئی کہ لیلیٰ صدقہ تقسیم کر رہی ہے۔ مجنوں نے

Marfat.com

لکڑی کا قاصہ ہاتھ میں لیا۔ لیلیٰ کے پاس جا پہنچا۔ لیلیٰ کے اردگرد چکر لگانے لگا۔ صدقہ لینے کیلئے جو کوئی بھی آیا سب کو کچھ نہ کچھ دیا۔ مجنوں کو کچھ نہ ملا۔ لیلیٰ اندر چلی گئی تو مجنوں خوشی سے رقص کرنے لگا۔ لوگوں نے کہا یہ رقص کرنے کا کیسا موقع ہے؟ تیری محبوبہ نے تجھے کچھ بھی نہیں دیا بلکہ تیری طرف توجہ بھی نہیں کی۔

مجنوں نے جواب دیا ''یہ تو بات ٹھیک ہے کہ اس نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا' ہاں یہ بات ہے کہ اس نے یہ تو دیکھ لیا ہے یہاں مجنوں بھی ہے''۔

فائدہ: یہ بیان کر کے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے آب دیدہ ہو کر ارشاد فرمایا (یہ بات کوئی معمولی نہیں ہے) اس کی قدر تو وہی جانے جو محبت کے دریا میں مستغرق ہو' یا عالم غیب کے جاری چشمے سے جسے روزی ملے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 6 فصل اول)

لیلیٰ جیسی آنکھ

فرمایا: محبت کی نظر میں وہ سب منظوری کے شرف سے نوازا جاتا ہے جس کی معمولی سی نسبت بھی محبوب سے ہو جائے۔ حتیٰ کہ محب اور محبوب کی گلی یہ تمام باتیں محض غلبہ عشق کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ایک دن مجنوں نے کھانا نہ کھایا۔ اس کے جال میں ایک ہرن پھنس گیا۔ مجنوں نے اس ہرن کو غور سے دیکھا تو اس کی نہایت درجہ تعظیم کرنے لگا اور یہ کہہ کر ہرن چھوڑ دیا کہ اس کی آنکھ لیلیٰ کی آنکھوں جیسی ہے۔ میں اسے تکلیف کیسے دے سکتا ہوں جو چیز میرے محبوب کے مشابہ ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 77 فصل نہم)

فائدہ: پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کامل محب کے مشاہدہ کی ابتداء میں بے خودی اثر کر جاتی ہے۔ اس لیے کہ وہ مشاہدہ میں مستغرق ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ مشاہدے کے وقت مدہوشی کے عالم میں پہنچ جاتا ہے۔

غلبات عشق

قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے غلبات عشق کے متعلق لکھا ہے کہ مجنوں کے قبیلے والوں نے لیلیٰ کے قبیلے والوں سے کہا' مجنوں کی عجیب کیفیت ہے لیلیٰ کے عشق میں مرا جاتا ہے۔ اگر اسے ایک بار لیلیٰ کا دیدار کرنے کی اجازت دے دی جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ لیلیٰ کے قبیلہ والوں نے جواب دیا اس میں ہمارا تو کوئی حرج نہیں۔ مجنوں لیلیٰ کے دیدار کی تاب

Marfat.com

نہیں لا سکے گا۔ جب مجبور کیا گیا تو' مجبوراً مجنوں کو لیلیٰ کی حرم گاہ میں لے گئے اور مجنوں کے سامنے پردہ کر دیا گیا۔ ابھی تک لیلیٰ کا سایہ بھی نہیں پایا کہ مجنوں بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا۔ لیلیٰ کے قبیلے والوں نے کہا ہم نہ کہتے تھے کہ مجنوں لیلیٰ کے دیدار کی تاب نہ لا سکے گا۔ (اسرار الاولیاء 78-77 فصل نہم)

مجنوں کی محبت

فرمایا: قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تواریخ میں بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کا دن ہوگا تو حکم باری تعالیٰ مجنوں کو حاضر کرنے کا ہوگا۔ جب مجنوں حاضر کیا جائے گا تو پھر وہ تمام اولیاء کرام مجنوں کے سامنے لائے جائیں گے جو محبت کے دعویدار ہوں گے۔ انہوں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوگا کہ اگر تم محبت کے دعویدار ہو تو پھر اس طرح کرو جیسے مجنوں نے کیا ہے کہ وہ ساری زندگی کہ جب تک دنیا میں زندہ رہا لیلیٰ کی محبت میں مستغرق رہا اور جہانِ فانی سے جس وقت اس نے کوچ کیا اس وقت بھی وہ اسی کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا اور اب حشر کے وقت بھی اس کی محبت میں گم ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 5)

اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف تلاوت قرآن مجید سے

فرمایا: نیک بخت وہ ہے جو دوست سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرے۔ دوست سے ہمکلامی کا شرف قرآن مجید کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے۔ ہر انسان کے دل میں روزانہ ستر بار ندا ہوتی ہے اگر تجھے ہماری آرزو ہے تو پھر سارے کام چھوڑ کر تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہو جا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 48 فصل 6)

تلاوت قرآن مجید اور اسرار کا انکشاف

فرمایا: اکثر لوگوں کو حضور اور مشاہدہ حق کی عظیم نعمت قرآن مجید کی تلاوت کے وقت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ جو عالم میں اسرار ہیں وہ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت انسان پہ منکشف ہوتے ہیں۔ ہر حرف اور معنی پہ غور و فکر کرنے سے سر قلم منکشف ہوتا ہے۔ اگر مشاہدہ اور رحمت والی آیت پہ جب پہنچتا ہے تو اس وقت انسان مشاہدۂ حق کے دریا میں مستغرق ہوتا ہے اور لاکھوں نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ عذاب کی آیت پہ جب غور و فکر کرتا ہے تو حق تعالیٰ کے

Marfat.com

خوف سے یوں پگھلتا ہے جیسے کٹھالی میں سونا پگھلتا ہے۔ (اسرار الاولیاء فصل 4 صفحہ 48)

حافظ قرآن کا وصال

فرمایا: جب حافظ قرآن فوت ہوتا ہے تو اس کی جان کو فرشتے نوری قندیل میں ڈال کر عرش کے پاس لے جاتے ہیں اور اس پہ ہزار بار روزانہ انوار تجلی کرتے ہیں۔

(اسرار الاولیاء فصل 6 صفحہ 49)

حافظ قرآن کا شان قیامت کے دن

فرمایا: قیامت کے دن حافظ قرآن کو فرمان ہوگا۔ بہشت میں جاؤ' اس پہ الگ تجلی ہو گی۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 49 فصل 6)

قرآن سننے پہ بخشش

فرمایا: سلطان معز الدین محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہو گئے تو بعد میں کسی نے خواب میں انہیں دیکھا اور پوچھا آپ کی کیا حالت ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس عمل کے سبب اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا؟

فرمایا: میں ایک رات تخت پہ بیٹھا ہوا تھا کہ پاس کے گھر سے قرآن مجید پڑھنے کی آواز آئی۔ میں وہ آواز سن کر تخت سے نیچے اترا۔ دوزانو بیٹھ کر قرآن مجید بڑے غور سے سننے لگا۔ مجھے بڑی راحت حاصل ہوئی۔ جب فوت ہوا تو مجھے اس قرآن مجید کے سننے کی وجہ سے بخش دیا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 51-50 فصل 6)

حکایت:

فرمایا: ایک حافظ قرآن فوت ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا بتایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟۔ انہوں نے فرمایا: میرے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے وہی سلوک کیا جو اپنے دوسرے خاصوں سے سلوک کیا۔ پھر پوچھا کیا تجھے قبر میں چھوڑ دیا گیا یا اوپر لے گئے۔ اس حافظ نے جواب دیا میرے جسم کو بھی عرش عظیم کے نیچے لے گئے۔ اور مجھے قرآن مجید کے حفاظ کرام کے پاس مقام عطا فرمایا اور اب میں وہیں رہتا ہوں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 50 فصل 6)

Marfat.com

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت کئی آدمیوں کی بخشش

فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کے وقت کئی آدمی بخشے جاتے ہیں، 1-قرآن مجید پڑھانے والے کو جس نے قرآن مجید پڑھایا، 2-قرآن مجید پڑھنے والا، 3-قرآن مجید سننے والے۔

(اسرارالاولیاء صفحہ 51 فصل 6)

تلاوت قرآن مجید تنہائی میں

فرمایا: جیسے انسان تنہائی میں تلاوت قرآن مجید سے ذوق حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح وہ قیامت کے روز بھی اس پہ تنہائی میں تجلی ہوگی۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 52 فصل 6)

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت

فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت تمام عبادات سے افضل ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے دنیا و آخرت میں درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے بندوں کو چاہیے کہ ایسی عظیم نعمت سے غفلت نہ اختیار کریں اور اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں۔ قرآن مجید پڑھنے کے بہت فائدے ہیں۔

1-آنکھ کی روشنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ آنکھیں دکھتی نہیں۔

2-ہر حرف کے بدلے ہزار سالہ عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اتنے ہی گناہ اس کے نامہ اعمال سے ختم کیے جاتے ہیں۔

فرمایا: جو شخص اپنے دوست حقیقی سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرنا چاہے وہ کلام شریف میں مشغولیت اختیار کرے۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 48 فصل 6)

ماہِ رجب میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کا ثواب

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز کے اوراد میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص ماہ رجب شریف میں ہر رات سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) سو بار تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اسے، اس کے عزیز و اقارب کے ساتھ بروز قیامت بغیر حساب بہشت میں داخل فرمائے گا۔

(افضل الفوائد حصہ اول صفحہ 56

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بیان فرمودہ مزید فضائل اور عملیات کیلئے اسی

Marfat.com

کتاب کا حصہ فیضان گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

راہِ قبول کے مسافروں کی نشانی

فرمایا: حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا راہِ قبول پہ چلنے والوں کی نشانی یہ ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے جمعرات قیام میں گزاریں۔ ذکر میں گزاریں یا تلاوت قرآن مجید میں، خواہ نماز میں ہی گزار دیں مگر بہتر یہ ہے کہ جمعرات کی ساری رات نماز میں گزار دینی چاہیے یہی معراج کی صفت ہے الصلوۃ معراج المومنین۔ (راحت القلوب 30)

چار گھڑیاں

فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو مصحف مبارک میں فرمان ہوا کہ عاشقین اور صالحین کیلئے واجب ہے کہ وہ چار گھڑیوں سے غفلت نہ اختیار کریں،

1- جس وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کریں۔ نماز سے لے کر آخر تک غافل نہ رہے۔

2- جس وقت اپنی طرف خیال کرے کہ کس قسم کے گناہ میں کرتا ہوں۔ کیا کر رہا ہوں میں اس وقت کس کام میں مشغول ہوں،

3- جب اپنے کسی بھائی کے پاس بیٹھے تو اس میں سے تو کوئی عیب دیکھے تو وہ عیب تو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرنا،

4- جب نہ تو تو کچھ کھائے اور نہ ہی سوئے۔ اس وقت تجھے نیک کاموں میں مصروف ہونا چاہیے۔ اس وقت تجھے برے لوگوں کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے۔

(راحت القلوب صفحہ 57 مجلس 13)

متعبدان

فرمایا: متعبدان (عبادت گزار) ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ جن کا ظاہر اور باطن دونوں حق سے سجے ہوئے ہوں ان کے ظاہر اور باطن میں کسی بھی قسم کا ریا، حسد، دشمنی اور جھوٹ باطل نہ ہو وہ اگر طاعت کریں تو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر۔ محض دنیا کو دکھانے کیلئے طاعت نہ کریں کیونکہ جو (بظاہر) عبادت گزار عبادت تو کرے مگر اس کا باطن خراب ہو اس کی عبادت لپیٹ کر اس کے منہ پہ ماردی جاتی ہے بلکہ سلوک کے راستے پہ خوف بھی ہے کہ کہیں اس کے ایمان میں کوئی خرابی نہ پیدا ہو جائے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 13 فصل 2)

Marfat.com

وظیفہ کا ناغہ

فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور مشائخ عظام میں سے ہر ایک نے اسے (درود و شریف) اپنا وظیفہ مقرر کیا۔ اگر کسی سے کسی رات میں اس وظیفے (درود شریف) میں ناغہ ہو جاتا تو وہ اپنے آپ کو مردہ تصور کرتے اور کہتے کہ آج رات ہم مردہ ہیں۔ اگر ہم زندہ ہوتے تو ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درود شریف میں ناغہ نہ ہوتا۔ (راحت القلوب 79، مجلس 18)

(الف) ورد وظیفہ کا ناغہ

فرمایا: اگر عابد سے اس کا وظیفہ چھوٹ جائے تو وہی ناغہ اس کی موت ہے۔

(راحت القلوب 39)

حکایت

ایک مرتبہ میں حضرت شیخ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ان کی خدمت میں ایک صوفی نے حاضر ہو کر عرض کی کہ آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میری موت نزدیک ہے۔ شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ سے نماز فجر رہ گئی ہے۔ جب اس نے غور و فکر کیا یہ بات حقیقت ثابت ہوئی جو شیخ الاسلام نے بیان فرمائی تھی۔ ضروری تھا کہ تجھے وہ خواب دکھایا جاتا جو تو نے دیکھا ہے کیونکہ صاحب ورد سے ورد کا فوت ہو جانا اس کیلئے موت ہے۔ (راحت القلوب 39)

(ب) حکایت نمبر 3

فرمایا کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ قاضی رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ سورہ یٰس کا وظیفہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن ان کا ناغہ ہو گیا۔ اسی دن آپ گھوڑے سے گرے اور آپ کا ایک پاؤں مبارک ٹوٹ گیا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس دن وظیفہ رہ گیا تھا۔ (راحت القلوب صفحہ 40)

دن والا وظیفہ رات کو پڑھنا

فرمایا: صاحب ورد کو چاہیے کہ اگر کسی وجہ سے دن کا وظیفہ نہ کر سکے تو پھر رات کو کر لے۔ وظیفہ چھوڑے نہیں کیونکہ وظیفہ چھوڑنے کی شامت تمام شہر والوں پر پڑتی ہے اور شہر میں خرابی پیدا کرتی ہے۔ (راحت القلوب 40)

Marfat.com

عبادت گزاروں کی قسمیں

فرمایا: عبادت گزار چار قسم کے ہوتے ہیں۔

1- ایسے عبادت گزار جن کا ظاہر طاعت سے سجا ہوا مگر باطن خراب ہوتا ہے

2- ایسے عبادت گزار جن کا ظاہر اور باطن دونوں ہی آراستہ ہوتے ہیں۔

فرمایا: اے درویش سنیئے

1- جن کا ظاہر تو طاعت سے آراستہ ہے مگر باطن خراب ہے وہ لوگوں کے دکھاوے کی خاطر بہت عبادت کرتے ہیں اور وہ انہیں عزیز تصور کرتے ہیں۔ ان کا مطلب دنیا میں شامل ہوتا ہے۔

2- دوسرے وہ جن کا باطن خوب اور ظاہر خراب ہوتا ہے۔ وہ دیوانے ہیں جو باطنی طور پر تو حق میں مشغول و مصروف ہوتے ہیں ظاہری طور پر وہ بے سروسامان ہوتے ہیں۔

3- جن لوگوں کا ظاہر اور باطن دونوں خراب ہے وہ عام لوگ ہیں جو طاعت کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔

4- جن کا ظاہر اور باطن دونوں آراستہ و پیراستہ ہیں وہ مشائخ عظام ہیں اگر کبھی کچھ طاعت ریا کی حیثیت سے ظاہر ہو بھی جائے تو وہ اپنے آپ کو خوب مجاہدہ میں ڈال دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ریا سے بری نہ ہو جائیں۔ (اسرار الاولیاء: فصل 2)

نماز با جماعت

فرمایا: اگر دو شخص بھی ہوں تو پھر بھی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ اگرچہ جماعت دو آدمیوں کی نہیں ہوتی مگر ثواب با جماعت کا مل جاتا ہے۔ اگر صرف دو آدمی ہوں (ایک امام اور ایک مقتدی) تو پھر ایک ہی صف میں (امام اور مقتدی دونوں کو) کھڑا ہونا چاہیے۔ (راحت القلوب صفحہ 64 مجلس 15)

عجیب ساعت

فرمایا: کسی صاحب نعمت شخص سے ایک شخص نے عرض کیا کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوں عجیب ہوگا کہ اس وقت تو مجھے یاد آئے۔ (راحت القلوب 57 مجلس 13)

Marfat.com

فائدہ: اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ یادوں سے مٹ جاتا ہے۔ محض بارگاہ حق ہی میں حاضری ہوتی ہے باقی سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ (ابو احمد اویسی)

فضائل رمضان

فرمایا: ماہ رمضان بڑی بزرگی والا مبارک مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ابلیس لعین کو قید کر دیا جاتا ہے تاکہ مسلمان اس سے بے خوف وخطر رہیں۔ رحمت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ میں روزانہ دن اور ہر رات بندوں کیلئے رحمت کے فرشتے آسمان سے تھال لے کر آتے ہیں انہیں حکم ہوتا ہے کہ جب بندے روزہ افطار کریں تو اس وقت افطاری کرنے والوں پر نثار کریں۔

فرمایا: روزہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے۔ بندہ جو بھی طاعت ربانی عمل میں لاتا ہے ہر طاعت کا بدلہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ لیکن روزہ کا اجر وثواب کیا عطا ہوگا اس کے متعلق کسی کو علم نہیں۔ ارشاد ربانی ہے کہ (الصوم لی وانا اجزی به) روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر عطا فرماؤں گا۔ (راحت القلوب 45-44 مجلس 9)

ماہ رمضان کی آمد پر خوشی

فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے آنے سے خوش ہو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے کبھی بھی غمگین نہیں کرتا۔ اس کے رزق میں نیکی اور برکت عطا فرماتا ہے اور جو ماہ رمضان المبارک کے اختتام پر غمی کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہاں کی خوشیاں عطا فرماتا ہے اور اسے کبھی بھی غمگین نہیں کرتا۔ (راحت القلوب صفحہ 45)

روزہ کی فضیلت

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ للصائم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة عند لقاء ربه (روزے دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کے دیدار کے وقت حاصل ہوگی۔)

فرمایا: ہر طاعت کا آخرت میں ایک بدلہ ملے گا۔ اور روزے کا بدلہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوگا جیسے روزے دار روزہ افطار کرنے کے وقت خوش ہوتا ہے اسی طرح ہی

Marfat.com

انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے لقاء کی امید سے بھی خوش ہوتا ہے۔(اسرار الاولیا صفحہ 137 فصل 21)

رمضان المبارک کے روزے کا ثواب

فرمایا رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے ہزار سال کا اجر وثواب نامۂ اعمال میں درج کیا جاتا اور اتنے ہی گناہ دور کیے جاتے ہیں۔(راحت القلوب 45)

زکوٰۃ اور صدقہ کی فضیلت

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے میں نے سنا ہے کہ مال کی زکوٰۃ ادا کر کے مال جمع کرو اور صدقہ خیرات دے کر بیماری کو رد کرو کیونکہ صدقہ سے بہتر کوئی بھی علاج نہیں ہے۔

(افضل الفوائد حصہ اول صفحہ 26)

چار چیزیں

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بھائی بہاؤالدین ذکریا (رحمۃ اللہ علیہ) اکٹھے ہی ملتان میں تھے۔ وہاں ایک بزرگ بھی تشریف فرما تھے جب دعا کے متعلق گفتگو شروع ہوئی تو اس بزرگ نے ارشاد فرمایا جو شخص چار چیزیں چھوڑ دیتا ہے اس سے حق تعالیٰ چار چیزیں ہٹا لیتا ہے۔ پہلی یہ کہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس سے مال اٹھا لیتا ہے۔ جو شخص صدقہ خیرات اور قربانی نہیں دیتا اللہ تعالیٰ اس سے آرام وسکون اٹھا لیتا ہے۔ جو شخص نماز چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ موت کے وقت اس سے ایمان جیسی دولت چھین لیتا ہے۔ جو شخص دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو درجہ قبولیت تک پہنچنے نہیں دیتا۔(راحت القلوب مجلس صفحہ 62)

درازی اہل اور خواہشات کی مذمت

فرمایا کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں 1-اہل وعیال کی کثرت 2-خواہشات نفسانی کی اتباع 1-خواہشات نفسانی سے اس لیے ڈرتا ہوں کہ نفس بندے کو حق تعالیٰ کی یاد سے دور رکھتا ہے 2-اہل وعیال کی کثرت بندے کو آخرت بھلا دیتی ہے۔(راحۃ القلوب 61 مجلس 15)

Marfat.com

اچھے اور پاکیزہ جذبات کی فضیلت

فرمایا: اچھے اور پاکیزہ جذبات ونظریات ثقلین کی عبادت سے بہتر ہیں۔

(اخبار الاخیار 122)

حاکموں سے علیحدگی اختیار کرو

فرمایا: تم اگر بڑا بننے کی خواہش رکھتے ہو تو حاکموں کی طرف توجہ نہ کرو بلکہ ان سے علیحدگی اختیار کرو۔

فرمایا: تدبیر اور زیادہ غور وفکر کرنے سے آفت آتی ہے اور تسلیم کر لینے میں سلامتی ہے۔

(اخبار الاخیار 122)

آخرت کو بکثرت یاد کیجئے

فرمایا: ایک بزرگ غزنی میں تھا اس سے پوچھا کہ دنیا ہماری طرف پیٹھ پھیرتی ہے جبکہ آخرت ہماری طرف چہرہ کرتی ہے ان دونوں میں سے ہمیں کس چیز کو پسند کرنا چاہیے۔ اس بزرگ نے ارشاد فرمایا آخرت کو بہت زیادہ یاد کیجئے تاکہ تمہارے کام آئے جو کچھ آج یہاں بناؤ گے وہ کل (بروز قیامت) وہاں نہ بنا سکو گے۔ (راحت القلوب 61)

زہد اور درویشی

فرمایا کہ میں اور بھائی بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ اکٹھے تھے زہد کے متعلق بات چیت ہو رہی تھی انہوں نے ارشاد فرمایا کہ زہد اور درویشی تین چیزوں کا نام ہے جس میں یہ تین چیزیں ہیں اس میں زہد ہے:

1- دنیا کا پہچاننا اور اسے چھوڑ دینا'

2- اللہ تعالیٰ کی خدمت کرنا اور اسی کا دل سے خیال رکھنا'

3- آخرت کی آرزو کرنا اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ (راحت القلوب 62)

داڑھی کو کنگھی کرنے کی فضیلت

فرمایا: ایک دن ایک بزرگ نے داڑھی کے متعلق فرمایا داڑھی کو کنگھا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ بھی ہے اور دوسرے پیغمبروں کی بھی سنت مبارکہ ہے۔ رات کے

Marfat.com

وقت جو شخص داڑھی کو کنگھا کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی مفلسی کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔ اس کی داڑھی میں جتنے بھی بال ہوتے ہیں ہر بال کے بدلے میں اس کے نامۂ اعمال میں ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اتنے ہی گناہ ختم کیے جاتے ہیں۔ کنگھا کرنے میں جو ثواب ہے اگر وہ لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہ بقیہ ساری عبادتیں ترک کر کے ہر وقت صرف کنگھا ہی کرنے میں مصروف رہیں۔ پھر فرمایا کہ دو شخصوں کو ایک ہی کنگھی استعمال نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے دو افراد کے مابین جدائی پیدا ہوتی ہے۔

(راحت القلوب صفحہ 64 مجلس 15)

صوفیانہ لباس

فرمایا: گودڑی اور صوف (صوفیانہ لباس) انبیاء کرام اور اولیائے کرام کا لباس ہے یہ لباس پہننا اسے جائز ہے جس کا ظاہر اور باطن دونوں دنیوی گندگیوں سے پاک صاف ہو کیونکہ صوفی وہ ہے جس میں دنیا کی کوئی بھی آلودگی نہ ہو (اسرار الاولیاء صفحہ 70 فصل 9)

وسیلہ

فرمایا: انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو جب بھی کوئی مہم پیش ہوتی تو گودڑی اور صوف سامنے رکھ کر دعا کرتے۔ گودڑی اور صوف (صوفیانہ لباس) کو شفیع بناتے تو اللہ تعالیٰ وہ مہم بخیر وخوبی سرانجام کر دیتا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 70 فصل 9)

گودڑی اور صوف کا حق

فرمایا: جب حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی اپنے پیر ومرشد سے گودڑی اور صوف لینے کے بعد چالیس سال تک آپ کبھی بھی نہ مسکرائے۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس دن سے پیر ومرشد نے مجھے گودڑی اور صوف عطا فرمائی ہے میں حیران ہوں کہ مجھے اپنی بھی خبر نہیں اس لیے کہ میرے پیر ومرشد نے اپنا کام کیا اب مجھ پر لازم ہے کہ میں گودڑی اور صوف کا حق ادا کروں۔ جو کچھ بزرگان دین نے گودڑی اور صوف پہن کر کیا اگر وہ کچھ میں نہ کروں گا تو گودڑی اور صوف اور قیامت کے دن سیاہ سانپ بن کر میرے گلے میں لپٹ جائیں گے۔ اس لیے جو شخص صوف اور گودڑی پہنے اسے ہنسی کیسے سوجھ سکتی ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 71 فصل 9)

Marfat.com

درویشوں کی محبت

فرمایا: اگر محبت ہے تو صرف درویشوں ہی کی محبت ہے جب حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جس دن کوئی درویش نہیں آتا تھا تو آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ آج نعمت مجھ سے چھین لی گئی ہے کہ آج میرے پاس کوئی بھی درویش نہیں آیا۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 105 فصل 13)

درویشوں سے محبت کرنے والوں کی فضیلت

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشادِ گرامی سنایا کہ اے میرے حبیب! جو لوگ فقراء سے محبت کرتے ہیں اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ محبت کیجئے اور ان کے ساتھ مل کر بیٹھیے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 105 فصل 13)

تعویز لکھنا اور دینا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز نے شیخ الاسلام قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ لوگ مجھ سے تعویذ مانگتے ہیں اس کے متعلق آپ کا ارشاد گرامی کیا ہے کہ میں لوگوں کو تعویذ لکھ دیا کروں یا نہ؟

آپ نے ارشاد فرمایا یہ کام نہ تو میرے ہاتھ میں ہے اور نہ ہی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تعویذ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اس کا کلام ہے لکھو اور لوگوں کو دو۔ (فوائد الفوائد حصہ چہارم صفحہ 219)

طریقت کی راہ رضا و تسلیم

فرمایا: راہ طریقت تسلیم و رضا ہے۔ اگر کوئی شخص گردن پہ تلوار کا حملہ بھی کر دے تو اس پہ بھی راضی رہے حتیٰ کہ اف تک نہ کرے۔ جس کی یہ حالت ہو وہی سچا درویش ہے۔

(راحت القلوب 39)

سب کچھ اللہ کی طرف سے

فرمایا: بندے کو سمجھنا چاہیے کہ سب درد (دکھ تکلیف) اور محنت (سب کچھ) اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

طرف سے ہی آتے ہیں (اس لیے) اپنے نفس کا طبیب خود بننا چاہیے۔ (راحت القلوب 32)

مصیبت پہ صبر

فرمایا: اس راستے میں سچا اور محب وہی ہے جو عالم اسرار میں سے اس پہ جو مصیبت آتی ہے اس پہ صبر کرے اور راضی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں ہے کہ

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

تکلیف پہ صبر

فرمایا: محبت کے ساتھ سو مقامات میں سے پہلا مقام یہ ہے کہ دوست کی طرف سے آنے والی تکلیف پہ صبر اختیار کیا جائے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 79 مجلس 10)

تکلیف گناہوں کا کفارہ

فرمایا: جس شخص کو کوئی بیماری ہو سمجھو کہ اسے گناہوں سے پاک کیا جا رہا ہے۔ یہ خیریت کی دلیل ہے۔

حکایت:

ایک دن کا ذکر ہے کہ میں حضرت شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص نے آپ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور پھر عرض کی۔ اے امام! مدت سے جو میرے پاس مال ہے اس میں نقصان ہو رہا ہے اس کے علاوہ میرے اعضاء میں بھی تکلیف ہوتی رہتی ہے۔

شیخ صاحب نے ارشاد فرمایا: اے بھائی اگر مومن کے مال میں نقصان ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس نے زکوٰۃ کی ادائیگی میں قصور کیا ہے۔ اس کے علاوہ بیماری تو ایمان کے پختہ ہونے کی نشانی ہے۔ (راحت القلوب 31)

صابر درویش کی نماز کی فضیلت

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صابر درویش کی دو رکعت نماز شکر کرنے والے دولت مندوں کی ستر رکعتوں پہ زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ شکر کرنے والا دولت مند وہ ہوتا ہے جو اپنی دولت فی سبیل اللہ صرف کر دے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 105 فصل 13)

Marfat.com

دکھ اور تکلیف کے وقت کا عمل

فرمایا جب بندے پہ دکھ اور تکلیف آئے تو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ کس وجہ سے آئی ہے؟ کہاں سے آئی ہے؟ اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ جو شخص ہمہ وقت عبادت میں رہتا ہے اسے کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچتی۔ اسے یہ تکلیف اس لیے نہیں پہنچی کہ اس کی رسی دراز کر دی گئی ہوتی ہے بلکہ اسے یہ تکلیف اس لیے پہنچتی ہے کہ اسے ایسے کاموں سے روکا جاتا ہے جو ذلت و خواری کا سبب ہوتے ہیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 138 فصل 22)

ام المومنین کا فرمان ذیشان

فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر میرے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے تو میں معلوم کر لیتی ہوں کہ مجھے یہ کانٹا کس وجہ سے لگا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 138 فصل 22)

مصیبت میں اجر

فرمایا: جب لوگ مصیبت میں صبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 139 فصل 22)

فرمایا: درد اور تکلیف اچھی چیز ہے یہ انسان کو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 139 فصل 22)

دکھ تکلیف کے وقت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

فرمایا: جب خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بخار، درد کسی اور مصیبت میں مبتلا ہو جاتے تو اس دن بطور شکرانہ ہزار نوافل ادا کرتے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 140 فصل 22)

بیماری ایمان کی صحت کی علامت

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ سلطان شمس الدین نے اپنا وزیر اس لیے بھیجا کہ آپ سے بادشاہ کی صحت کیلئے دعا کروائے۔ جب وزیر نے بادشاہ کی صحت کی دعا کیلئے آپ سے التجا کی تو آپ

Marfat.com

نے فرمایا کہ دہلی کے بادشاہ کیلئے خلوصِ نیت سے فاتحہ پڑھو۔ تمام حاضرین مجلس نے فاتحہ شریف پڑھی تو آپ نے وزیر کو ارشاد فرمایا کہ جاؤ۔ بادشاہ ٹھیک ہوگیا ہے لیکن بیماری تو ایمان کے صحیح ہونے کی نشانی ہے۔ اس کی وجہ سے بندہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

(اسرار الاولیاء 140 فصل 22)

دردو بلا عشاق کی غذا

فرمایا: اس راہ (مجاہدہ) میں عشاق نے دکھ درد اور مصیبت کو اپنی غذا بنایا ہے جس دن ان پہ کوئی مصیبت، دکھ درد یا بلا نہیں آتی وہ اپنا ماتم کرتے ہیں کہ آج ہم کو ہمارے دوست (اللہ تعالیٰ) نے یاد نہیں کیا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 140 فصل 22)

ریا کی مذمت

بنی اسرائیل میں ایک زاہد نے پانچ سو سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جب وہ فوت ہوا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس زاہد کے گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں پہنائی گئی ہیں اس کے اردگرد آگ جل رہی ہے۔ وہ زبان سے توبہ توبہ کر رہا ہے اس سے جب پوچھا گیا کہ تو تو بڑا زاہد تھا تو نے پانچ سو سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔ (اس کے باوجود) تیری یہ حالت کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا میں محض دکھاوے (ریاکاری) کی عبادت کیا کرتا تھا۔ جو عبادت بھی کرتا تھا محض لوگوں کو دکھانے کیلئے باطنی طور پر میں دنیا میں مشغول و مصروف تھا۔ اس لیے میری وہ ساری عبادت میرے منہ پر ماردی گئی اور میرے لیے بارگاہِ حق سے حکم صادر ہوا کہ یہ سخت عذاب کا مستحق ہے اسے عذاب کرو۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 14 فصل 2)

باطن ظاہر کے مطابق

فرمایا: تو جب تک سانپ کی مانند اپنی کینچلی (ظاہر داری) نہ اتارے گا (اپنا ظاہر باطن کے مطابق نہ بنا لے گا) اس وقت تک تیرا اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تجھ سے صادق نہیں آئے گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 18 فصل 2)

عالم علوی اور عالم سفلی

حکایت: حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک جوان شخص

Marfat.com

الاسلام فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس راہ جاتے ہو؟ تمہارے کام کا کیا اصول ہے؟۔اس نے جواب دیا کہ میں تو اتنا جانتا ہوں کہ بندے کے نفس کیلئے دو عالم ہیں۔

1- عالم علوی' 2- عالم سفلی'

1- عالم علوی ناف سے چوٹی تک ہے' 2- عالم سفلی قدموں سے ناف تک ہے

پھر شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا حقیقت بھی اسی طرح ہے جیسے اس نے بتایا ہے لیکن صدق وصفاء اخلاق حمیدہ اور نیک معاملہ عالم علوی میں ہے اور تمام نگہداشت' پاکیزگی' پارسائی اور زہد عالم سفلی میں ہے۔ (راحت القلوب مجلس 10 صفحہ 49)

کب کشف جائز

حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شیخ بہاؤالدین زکریا اور شیخ الاسلام فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے پہنچے۔ وہاں چوروں کا خوف تھا۔ ایک دوسرے کو کہنے لگے کشتی نہ ہے نہیں ڈاکو ہمیں ہلاک کر دیں گے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے قدم پانی پہ رکھا اور دوسرے کنارے پہ پہنچ گئے اور بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ وہیں کھڑے رہے۔ شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا۔ اس موقع پہ کشف جائز ہے کیونکہ دشمنوں سے نجات حاصل ہوتی ہے ہاں البتہ دوسرے مواقع پہ جائز نہیں جب شیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سنی تو آپ نے بھی پانی پہ قدم مبارک رکھے اور دوسرے کنارے پہ جا پہنچے پھر خواجہ صاحب نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے آپ کشف کرنا بہتر ہے لیکن موقعہ پہ' بے موقع نہیں۔ (راحت المحبین 186)

اظہارِ قیامت

شیخ سعد الدین حمویہ قدس سرہ العزیز کی حکایت آپ نے بیان فرمائی کہ ایک دفعہ میں اور شیخ سعدی الدین حمویہ قدس سرہ العزیز ایک ہی جگہ موجود تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ جس نے اپنی کرامت ظاہر کی اس نے گویا فرض ترک کیا (راحت 54)

حکایت:

پھر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے بھائی سعد الدین حمویہ نے اپنی حکایت

Marfat.com

بیان فرمائی کہ اس شہر کا حاکم میرا معتقد نہیں تھا۔ ایک دفعہ وہ میرے پاس آیا۔ اس نے اپنا دربان میرے پاس بھیجا کہ اس درویش کو میرے پاس بلا لاؤ۔ تاکہ میں اسے اسے دیکھوں۔ جب دربان اندر آیا تو اس وقت میں نماز میں مصروف تھا۔ میں نے توجہ نہ دی جب وہ خود میرے پاس آیا تو میں نے ان سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کی جب دونوں بیٹھے تو میں نے اشارہ کیا کہ کچھ سیب لاؤ۔ میں نے ایک سیب دو ٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑا اسے دے دیا اور سیب کا دوسرا ٹکڑا میں نے لے لیا۔ اس تھال میں ایک سیب تھا۔ بادشاہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر درویش کو باطنی صفائی حاصل ہے تو پھر یہ بڑا سیب مجھے دے گا۔ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تو میں نے سیب پکڑ لیا اور بادشاہ کو کہا کہ ایک دفعہ سفر کے دوران میں ایک شہر میں گیا وہاں کیا دیکھا کہ کچھ لوگ جمع تھے۔ ان کے درمیان میں ایک ایک مداری بیٹھا تھا اس کے پاس ایک گدھا تھا۔ مداری نے تماشبینوں میں سے ایک آدمی کو انگوٹھی دی اور گدھے کی آنکھیں بند کر دیں اور اس گدھے کو کہا کہ جس کے پاس وہ انگوٹھی ہے اسے پہچانو۔ وہ گدھا جہاں جہاں سے گزرتا ہر آدمی کو سونگھتا جاتا۔ جس آدمی کے پاس انگوٹھی تھی اس کے پاس جا کر وہ گدھا کھڑا ہو گیا۔ مداری نے اس آدمی سے انگوٹھی لے لی۔ پھر میں نے اس بادشاہ کو کہا کہ اگر ہم اپنی کشف و کرامات کے متعلق کہیں تو پھر ہم بھی اس گدھے جیسے ہیں اگر اپنے کشف و کرامات کا اظہار نہ کریں تو تمہارے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ اس درویش میں صفائی نہیں ہے۔ یہ بڑا سیب بادشاہ کو دے دیا۔ (راحت القلوب مجلس 11 راحت القلوب 54)

پھر بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کے بندے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور اپنی کرامت کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے۔ (راحت القلوب 54 مجلس 11)

کشف و کرامات کا اظہار

فرمایا کرامت کو ظاہر نہیں کیا جاتا اور بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ کام ہیجڑوں کا ہے اور مشائخ طبقات نے پسند کیا ہے کہ اس صورت میں مرد کو چاہیے کہ بندہ اپنے آپ کو چھپا نہ جانے۔ (راحت القلوب صفحہ 53 مجلس 11)

فائدہ: اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ جو کشف و کرامات کے چکر میں پڑ جاتا ہے اکثر اس کا مزاج راہ حق سے ڈگمگا جاتا ہے اس کا نفس سمجھنے لگتا ہے کہ میں بھی پہنچ گیا

Marfat.com

ہوں یہی میں ہی انسان کو لے ڈوبتی ہے راہِ حق سے گمراہی کا سبب بنتی ہے۔

(الفقیر القادری ابو احمد اویسی)

اسرار حق تعالیٰ

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے درویش! انوار و اسرارِ حق کیلئے حوصلہ بہت وسیع ہونا چاہیے تا کہ وہاں اسرار قائم ہوں اور وہاں اپنے لیے مقام بنائیں۔ اگر وہ سب کا ایک بھی راز ظاہر کر دیا تو پھر سرّ تباہ و برباد ہو جائے گا جیسے شاہ منصور حلاج کا سرّ تباہ و برباد ہو گیا تھا کیونکہ یہ دوست کے راز ہیں پس جو بھی راز عالم انوارِ تجلی سے انسان کو حاصل ہو جائے اسے بالکل ہی ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ عموماً یہ قول مشہور ہے کہ جو شخص بادشاہوں کے راز عام ظاہر کر دے تو وہ دوسرے رازوں کے قابل نہیں ہوتا۔

پس اس راستے پہ سچائی کے ساتھ گامزن ہونا چاہیے تا کہ دوست کے تمام اسرار سے واقف ہو۔ یہ اسرار ذرہ بھر بھی ظاہر نہ کرے۔ اگر (اپنی کم ظرفی کی وجہ سے) اگر پہلے ہی مرحلے میں اسرار ظاہر کر دیئے تو بہت ہی کم حوصلہ ہوگا اور وہ اسرار کے لائق نہیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 5)

اسرارِ حق ظاہر کرنے کی سزا

فرمایا: اسرارِ حق کل ستر ہزار ہیں یہ اسرار روزانہ اولیائے کرام کے قلوب پہ عالم نورانی سے اترتے ہیں اور اس قلب پہ بھی یہ اسرار اترتے ہیں جو ان اسرار کا متلاشی ہوتا ہے لیکن اے درویش! یاد رکھ۔ ان اسرار کا پہلا مقام یہ ہے کہ جب یہ اسرار تجلی فرماتے ہیں تو ان کا ایک ذرہ بھی اگر باہر نکلے تو اس سے سارا جہان روشن ہو جائے۔

راہِ محبت میں ثابت قدمی

فرمایا: جو شخص محبت میں ثابت قدم نہیں اور سچے وعدے والا نہیں اسے جان لینا چاہیے کہ وہ محبین میں لازمی شرمندگی اٹھائے گا۔ (اسرار الاولیاء فصل اوّل صفحہ 5)

بد باطنی

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک محلے سے گزر رہے تھے

Marfat.com

کہ آپ کا دامن ایک کتے سے لگ گیا۔ خواجہ صاحب نے اپنا دامن سمیٹ لیا تاکہ کتے سے نہ لگے۔ کتے نے زبانِ حال سے عرض کیا۔ اے خواجہ! آپ نے اپنا دامن کیوں سمیٹ لیا ہے۔ میرے اور تیرے درمیان تین چلو پانی سے صلح ہوسکتی ہے۔ کہ مجھ میں صرف ظاہری پلیدی ہے اگر تیرا دامن مجھ سے لگ جائے تو اگر اسے تین بار دھو دیا جائے تو دامن پاک ہوسکتا ہے جبکہ تیری پلیدی تو مجھ سے بھی زیادہ ہے کیونکہ تیری پلیدی باطن میں ہے۔ تیرے لیے لازم ہے کہ تو اپنی بد باطنی کو چھوڑ دے۔ بد باطنی کے ہوتے ہوئے اگر تو اپنے آپ کو سات دریاؤں کے پانی سے بھی دھوئے تو پھر بھی پاک نہیں ہوسکتا۔ خواجہ صاحب! آپ تو اپنے آپ کو سلطان العارفین کے لقب سے یاد کرواتے ہیں اور آپ درویش کے دعویدار بھی ہیں اور گیہوں کا مٹکا بھی ذخیرہ کے طور پر رکھ چھوڑا ہے۔ سنیئے! درویشی تو یہ ہے جو مجھے حاصل ہے کہ اگر ہڈی مل جائے تو میں اس پہ گزارہ کر لیتا ہوں۔ دوسرے دن کیلئے جمع نہیں کرتا۔ آپ درویشی کے دعویدار بھی ہیں اور کل کیلئے گیہوں کا مٹکا بھی رکھا ہوا ہے۔ جب کتے نے زبان حال سے یہ کہا تو خواجہ صاحب نے نعرہ مارا اور فرمایا میں تو دنیا میں کتے کی ہمراہی اور صحبت کے لائق بھی نہیں تو قیامت کے دن سالکین کے ہمراہی اور بارگاہِ حق کے قابل کیسے ہوں گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 70-69 فصل 8)

درویش کی آزردہ دلی

فرمایا: کوئی درویش کسی بھی شہر سے ناراضگی کی حالت میں نہیں جانا چاہیے۔ ورنہ وہ شہر برباد ہو جائے گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 106 فصل 13)

حکایت:

ملتان کا والی شیر خان میرا معتقد نہیں تھا میں نے اسے سمجھایا کہ درویشوں سے حسد اور بغض رکھنا اچھا کام نہیں کیونکہ درویشوں سے بغض رکھنے کی وجہ سے ملک میں خرابی پیدا ہوتی ہے مگر اس نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ کچھ ہی دنوں بعد مغلوں نے اس پہ حملہ کیا۔ شیر خان سمیت اس حملے میں کوئی بھی نہ مارا گیا۔ (اسرار الاولیاء، 106 فصل 13)

کسی علاقے سے مشائخ وعلماء کا اٹھ جانا

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی علاقے شہر یا محلے کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے یا کوئی مصیبت

Marfat.com

قحط یا کسی وباء میں پھنسانا چاہتا ہے یا لوگوں کو پریشان اور تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے تو اس شہر' مقام یا محلے سے مشائخ عظام اور علمائے کرام کو اٹھا لیتا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 107 'فصل 30)

حکایت:

ایک مرتبہ لاہور اس طرح تباہ و برباد ہوا کہ شہر لاہور میں ایک بزرگ رہتا تھا اس کا نام بدھن تھا وہ اللہ کا بندہ تارک الدینا تھا۔ ایک دن وہ اللہ کا بندہ شہر کی جامع مسجد میں گیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے مسلمانو! اب میں اس شہر سے جا رہا ہوں۔ ان سے کسی نے بھی نہ پوچھا کہ آپ اس شہر سے کیوں جاتے ہیں؟ بلکہ لوگوں نے کہا کہ یہ بہتر ہے کہ ایسا درویش یہاں سے چلا ہی جائے۔ جب وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا تو مغلوں نے لاہور کو تباہ و برباد کر دیا اور وہاں کے لوگوں کو قید کر لیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔

جہاں درویش نہیں وہاں خیر و برکت نہیں

فرمایا: شہر سے جب کوئی درویش یا عالم دین وصال فرماتا ہے تو اس کے وصال پہ فرشتے افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور روتے ہیں جس شہر میں کوئی بھی درویش نہیں اس میں خیر و برکت نہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 107)

اولیاء اللہ کے لباس میں خیانت

فرمایا: جو درویش صوف (بزرگوں جیسا لباس) پہنے۔ اسے مرغن اور شیریں لقمہ (غذا) کھانے استعمال نہیں کونا چاہیے اور نہ ہی دنیاداروں سے ملنا جلنا چاہیے۔ اگر ایسا کرے تو پھر وہ اہل سلوک کے لباس میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 19)

حقیقت تصوف

فرمایا: تصوف اس بات کا نام ہے کہ صوفی کی ملکیت میں کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی وہ کسی کا ملک ہو (صرف حق تعالیٰ کا ہی ہو کر رہے) (اسرار الاولیاء صفحہ 76 فصل 9)

محبت و تصوف کا کمال

فرمایا: ایک بزرگ سے دریافت کیا گیا کہ محبت اور تصوف میں کمال کیا ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز عرش عظیم پہ ادا کرے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 76 فصل نہم)

Marfat.com

حقیقت تصوف

فرمایا: تصوف اللہ تعالیٰ کی صحیح محبت میں گم ہونے کا نام ہے۔ اہل تصوف کو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ (اسرار الاولیا، صفحہ 76 فصل نہم)

صوفی کی حقیقت

فرمایا: صوفی وہ ہے کہ جب وہ صفائی حاصل کر لے تو اس وقت اس سے کوئی چیز بھی چھپی نہ رہے بلکہ اس پر سب کچھ ہی ظاہر ہو جائے۔ (اسرار الاولیا، صفحہ 76 نہم)

حقیقت تصوف

فرمایا: اہل تصوف کے ستر مرتبے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اہل تصوف دنیا کی تمام مرادوں سے نامراد ہو جائے یعنی دنیوی مرادوں کے جھنجھٹ سے نکل جائے۔

(اسرار الاولیا، صفحہ 76 فصل نہم)

مولیٰ کے دوست

فرمایا: اہل تصوف دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس کے دشمن ہیں جبکہ اہل تصوف مولا کریم کے دوست ہیں۔ (اسرار الاولیا، صفحہ 76 فصل نہم)

فضیلت اہل تصوف

فرمایا: اہل تصوف ایسے قوی اور مضبوط ہوتے ہیں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے جلووں میں گم ہوتے ہیں تو اس وقت وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے ہیں پھر انہیں کسی کی خبر نہیں رہتی۔ قیل و قال کا سلسلہ درمیان سے ختم کر دیتے ہیں۔ حضور حق میں اس طرح گم ہوتے ہیں کہ جب تک زندہ رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دل میں رہتی ہے۔ (اسرار الاولیا، صفحہ 76 فصل نہم)

سچے اور جھوٹے درویش کی پہچان

کامل حال والے درویش وہ ہوتے ہیں جن کو کسی دوسرے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ خود نعمت کے اسرار میں سے آنے والوں کو حصہ وافر عطا فرماتے ہیں۔ ان کی طلب پوری کر کے واپس بھیجتے ہیں۔ اگر کوئی شخص درویشی کا دعویٰ بھی کرے اور بادشاہوں اور امیروں سے

Marfat.com

در پہ روپے پیسے کی خاطر ٹھوکریں بھی کھائے تاکہ اپنی ضرورتیں پوری کرے۔ سمجھ لیجئے ایسے شخص کو نعمت عظمیٰ حاصل نہیں ہے کیونکہ اگر اسے کچھ حاصل ہوتا تو وہ کسی مخلوق کے دروازے پہ کبھی بھی نہ جاتا اور نہ ہی وہ کسی سے توقع رکھتا۔ جہاں درویش کا قدم مبارک آتا ہے وہاں کسی کا گزر نہیں۔ اس لیے کہ درویشوں پہ تو خود نعمت کا دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے۔ درویشوں کے سپرد سلطنت کا خزانہ ہوتا ہے تاکہ جیسے چاہیں درویشوں کی معاش کیلئے خرچ کریں۔ اس لیے انہیں کسی کی ضرورت نہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 18 فصل 2)

حکایت:

فرمایا: میں نے ایک درویش صاحب نعمت کو دیکھا کہ وہ نمازِ جمعہ ادا کر کے مسجد سے باہر نکلا۔ اچانک اس کی نظر ایک عورت پر پڑی۔ اس نے اپنی آنکھوں کو فوراً اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لیا اور یا غفور یا غفور کا ورد کرنے لگے۔ جب گھر پہنچے تو دعا کی کہ یا اللہ! جن آنکھوں نے تجھے دیکھا ہے انہیں کسی دوسرے کو نہ دیکھنے دے۔ فوراً وہ بزرگ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔ شکرانے کے طور پر دو نفل ادا کیے پھر بابا فرید نے فرمایا دوست کے بغیر کسی اور کو دیکھنا سخت کم نظری ہے۔ چند دن ہی گزرے تھے کہ اسی بزرگ نے نہ سننے کے لائق بات سنی تو اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ٹھونس لیں اور بارگاہ حق میں عرض کی میرے مولا وہ کان جو تیرے نام کے سوا اور کچھ سنے بہرا ہو جائے۔ تو زیادہ بہتر ہے وہ بزرگ فوراً ہی دونوں کانوں سے بہرا ہو گیا۔ فوراً اٹھ کر تازہ وضو کیا اور دوگانہ شکرانے کے طور پر ادا کیا اور فرمایا اب مجھے امید ہے کہ میں اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے جاؤں گا کیونکہ مجھ سے یہ دونوں چیزیں لے لی گئی ہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 16-15 فصل 2)

درویش کی نگاہ کا کرشمہ

فرمایا: اے درویش! درویشی اسی کا نام ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی درویش جب مراقبے میں سر جھکاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کو ملاحظہ کرتا ہے۔ جب چلتا ہے تو عرش سے تحت الثریٰ تک چلتا پھرتا ہے۔ یہ درویشوں کا پہلا مقام ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 108 فصل 13)

فائدہ: جب ایک عام درویش کا یہ عالم ہے کہ درویشی کے درجہ میں قدم رکھنے والا جب

Marfat.com

درویشی میں داخل ہوتا ہے تو اس میں پہلا قدم یہ ہے کہ اس درویش کی نظر اتنی وسیع کردی جاتی ہے کہ زمین پر جلوہ افروز مراقبے کیلئے سر جھکا تا ہے تو اس کی نظر اٹھارہ ہزار عالم پہ ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک کی وسعت کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا کون احاطہ کرسکتا ہے۔

یہ حال ہے خدمت گاروں کا آقا کا عالم کیا ہوگا۔ (الفقیر القادری ابواحمد اویسی)

مقام قرب والوں کی پہچان

فرمایا: درویشوں نے دنیا میں زندہ رہتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مارلیا ہے اور تمام چیزوں سے اپنے آپ کو دور رکھا ہے۔ اپنے ہاتھوں کو چھوٹا کرلیا ہے تاکہ جو چیز لینے کے قابل نہیں اسے نہ لیں۔ اپنی زبان کو گونگا کرلیا ہے تاکہ جو بات کہنے کے لائق نہیں وہ زبان پہ نہ لائیں۔ اپنے پاؤں توڑ لیے تاکہ جس مقام پہ پہنچنا مناسب نہیں ہے وہاں نہ جائیں۔ ایسے لوگ واقعی مقام قرب کی منزل حاصل کرچکے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ قیامت کے عذاب سے بھی نجات حاصل کریں گے۔ (اسرار اولیا، صفحہ 15 مجلس 2)

اللہ کی محبت کے وقت کسی کی یاد

ایک دفعہ ایک شخص نے کسی درویش کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا جب آپ اللہ تعالیٰ کی محبت کی حالت میں ہوں اس وقت مجھے بھی یاد کرنا۔ اس درویش نے مسکرا کر فرمایا اس وقت اور اس حالت پر افسوس جبکہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی حالت میں ہوں اور تو مجھے یاد آجائے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت چھوڑ کر تیری یاد میں مشغول ہوجاؤں۔ (اسرار اولیا، صفحہ 15 فصل 2)

مریدوں کا حسن عقیدہ

فرمایا: جسے اپنے مرشد کے متعلق نیک عقیدہ نہیں وہ مرید ہی نہیں

(اسرار اولیا، صفحہ 114 فصل 15)

محبت آئی دوئی گئی

فرمایا: ایک صاحب حال روزانہ صبح سویرے اٹھتا اور فریاد کیا کرتا تھا کہ دوست کی محبت میسر آجائے اور ہستی کا نام ونشان تک مٹادے ایک دن اس کے من کی مراد پوری ہوئی وہ اپنے

Marfat.com

عشق کی آگ میں جل اٹھا اور یگانہ کی منزل تک جا پہنچا۔ پس اے درویش! جہاں محبت بسیرا کر لیتی ہے وہاں سے دوئی کی آڑ ختم ہو جاتی ہے۔ محبت کے سلسلے میں تو یگانہ ہونا چاہیے تاکہ محبت کے وصال خانہ میں داخل ہو سکیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر داخل بالکل نہیں ہو سکے گا۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 8 فصل اوّل)

اہل عشق کی تخلیق

فرمایا: درویشوں کو عشق کی خاک اور تجلی کے انوار سے تخلیق کیا گیا ہے۔ پھر فرمایا میں نے زاد المحبین کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور قدرت سے اہل عشق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک زمین کے ٹکڑے کی طرف شوق اور اشتیاق تجلی کے انوار اور اسرار عشق کی نظر سے دیکھا وہ زمین کا حصہ وجد میں آ گیا عالم سکر میں فریادی ہوا۔ اَنَا الْمُشْتَاقُ فِی الْقَآءِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں سارے جہانوں کے رب کے دیدار کا مشتاق ہوں زمین کے اس حصے میں عشاق پیدا کیے۔ درویش ابتداءً تا انتہاء ولولے اور محبت کے دریا میں مستغرق رہتے ہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 11 فصل اوّل)

نارِ عشق ٹھہرنے کا مقام

فرمایا: عشق کی آگ صرف درویش کے دل میں ٹھہرتی ہے اس کے علاوہ کہیں بھی نہیں ٹھہرتی۔ اگر صاحب ذکر ایک آہ بھرے تو مشرق سے مغرب تک سب کچھ جلا کر راکھ کر دے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 10 فصل اوّل)

عشق اور عقل دونوں ضروری

فرمایا: وہی لوگ حقیقتاً کام سے واقف ہوتے ہیں جن میں عقل بھی ہوتا ہے اور عشق بھی ہوتا ہے۔ البتہ علماء کی عقل پہ درویش کا عشق غالب ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 6)

درویشوں کے حق میں نیک گمان

فرمایا: درویشوں کے حق میں ہر حالت میں نیک گمان رکھنا چاہیے اور اپنا عقیدہ بھی صحیح رکھنا چاہیے۔ (راحت القلوب 32)

(فائدہ) اس سے بعض دیوبند اور اہلحدیث مکتبہ فکر کے حامیوں کو عبرت حاصل کرنی

Marfat.com

چاہیے جو کہ ہمہ وقت اولیاء کرام اور انبیاء کرام کے متعلق عجیب وغریب عقائد کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ (الفقیر القادری ابواحمد اویسی)

اچھی نسبت کی بہار بخشش

فرمایا: حضرت خواجہ شیخ معین الدین حسن سنجری قدس سرہ العزیز کی اکثر عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی کوئی ہمسایہ جہانِ فانی سے رخصتی اختیار کرتا تو آپ جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے لوگوں کے چلے جانے کے بعد آپ وہیں قبر کے پاس بیٹھ کر وردو ظائف میں مشغول ہو جاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا۔ آپ ان کے جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ حسب معمول لوگوں کے چلے جانے کے بعد اپنے وردو وظیفہ میں مشغول ہو گئے۔ شیخ الاسلام قطب الدین کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کچھ دیر بعد آپ اٹھے۔ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ آپ کا رنگ مبارک متغیر ہونے لگا۔ مگر اس کے باوجود آپ اپنے وردو ظیفے میں مشغول رہے۔ پھر آپ نے اٹھ کر فرمایا الحمد للہ! بیعت بھی اچھی چیز ہے۔

شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے وجہ پوچھی تو خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا جب اسے دفن کیا گیا تو فرشتے آئے۔ انہوں نے اسے عذاب دینا چاہا۔ حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اسے عذاب نہ دو۔ یہ میرا مرید ہے۔ فرشتوں کو یہ کہنے کا حکم ملا کہ بیشک یہ شخص آپ کا مرید ہے۔ مگر یہ تو آپ کے خلاف تھا آپ نے فرمایا: بیشک یہ میرے خلاف تھا مگر پھر بھی میرا مرید تو ہے۔ فرشتوں کو حکم ملا شیخ کے مرید کو چھوڑ دو کہ میں نے اسے شیخ کے بدلے معاف فرما دیا۔ (راحت القلوب صفحہ 41)

فائدہ: اس سے چند مسائل معلوم ہوئے۔

1- مزارات کے پاس وردو ظائف اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا اولیاء اللہ کا مقدس طریقہ ہے اس سے اہل قبور کو فوائد عظیمہ حاصل ہوتے ہیں۔

2- مزارات کے پاس وردوظیفہ اور تلاوت قرآن عذاب قبر سے نجات کا سبب ہے۔

3- مزارات کے پاس قرآن مجید کی تلاوت بخشش اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا سبب ہے۔ جیسے زندوں پہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اسی طرح قبر والوں پہ بھی اللہ تعالیٰ کی بخشش

Marfat.com

ہوتی ہے۔

4- قبور پہ وردو وظیفہ اور قرآن مجید پڑھنا ناجائز یا حرام بالکل نہیں بلکہ جائز اور اجرِ عظیم کا سبب ہے۔

5- اللہ والے قبر کے اندر کے حالات سے بھی باخبر ہو جاتے ہیں۔

6- اللہ والوں کی شفاعت سے مردوں کو عذاب سے نجات دی جاتی ہے اور بہشتی مقام عطا فرمایا جاتا ہے۔

7- نگاہِ اولیاء اللہ میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی کروڑوں کی تقدیر دیکھی۔

8- نسبت کی بہار مسلم ہے اس سے انکار وہی کرے گا جو روحانی طور پر بیمار ہے۔

9- بزرگوں کے صدقے اللہ تعالیٰ عذاب کے مستحقین کو بھی بخشش دیتا ہے۔

10- بعداز وصال بھی اولیائے کرام مدد کرتے ہیں جیسے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد وصال معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات نمازیں اور روزوں کی تخفیف کے سلسلے میں مدد کی۔

11- اولیائے کرام کے علوم غیبیہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اولیاء اللہ کو ایسے ایسے علوم سے اللہ تعالیٰ نوازتا ہے کہ بندہ دنگ رہ جاتا ہے۔ حضور غوث الاعظم کی گیارہویں کے نام کے گیارہ فوائد ملاحظہ فرمایئے اور اولیاء اللہ کی عظمتوں کے چراغ جلاتے رہیے۔ اسی میں ہماری بھی کامیابی ہے۔ (فقط ابو احمد اویسی)

اولیاء اللہ سے تعلق

فرمایا: قرآن مجید میں حکم ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ...... یعنی جنوں اور انسانوں کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ لیکن اہل سلوک نے اس کے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ لیعبدون اے لیعرفون یعنی اس سے مراد دوست کی پہچان ہے جب تک پہلے دوست کی پہچان تجھ کو حاصل نہ ہوگی اس وقت تک تجھے ذوق طاعت بالکل نہیں آئے گا اس لیے کہ عشق مجازی میں جب تک بندہ کسی کو دیکھ نہیں لیتا اس کا عاشق نہیں ہوتا اور جب تک اس کے دوستوں سے دوستی نہیں کرتا اس وقت تک اسے محبوب سے آشنائی حاصل نہیں ہوتی۔ پس طریقت وحقیقت میں بھی یہی حکمت ہے کہ بندہ کو جب تک اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہوتی یا جب تک

Marfat.com

اولیائے کرام سے تعلق قائم نہیں ہوتا اس وقت تک طاعت وعبادت میں ذوق بالکل حاصل نہیں ہوتا۔ (راحت القلوب 23)

مرشد کی صفات

فرمایا: جب کسی کا مرید ہونا چاہیے تو پہلے اس پیر کے نفوس ثلاثہ کو دیکھے اور خوب غور کرے کہ وہ پیر صاحب نفس امارہ کا قیدی تو نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آیت:

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ

ترجمہ: پھر اس کے نفس لوامہ کی طرف دیکھے کہ وہ کہیں پوشیدہ طور پر نفس لوامہ کا شکار تو نہیں ہو چکا اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے کہ فَلَآ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ

پھر نفس مطمئنہ کو ملاحظہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً

پھر اس کے دل کی طرف توجہ کرے کہ اس کا دل سلیم ہے یا نہیں جب یہ سب کچھ اپنی روشن ضمیری کی نظر سے تحقیق کرے تو پھر اس مرشد کی بیعت کرے۔

(راحت القلوب 26)

مرشد کے ملفوظات لکھنا اور سننا سعادت ہے

فرمایا: اس مرید کی کتنی سعادت ہے جو اپنے مرشد کریم کے ملفوظات لکھے اور گوش ہوش اس طرف لگائے۔ اس لیے کہ ابرار اولیاء میں لکھا ہوا ہے کہ جب مرید جو کچھ اپنے مرشد سے سنے اسے لکھ لیا کرے تو ہر حرف کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی طاعت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس مقام وصال کے بعد علیین میں ہوتا ہے۔ (راحت القلوب 8)

مرشد کا فرمان

فرمایا: مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کے فرمان پہ دل و جان سے عمل پیرا ہو۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 136 فصل 21)

مرید پہ مرشد کا حق

فرمایا: ایک دفعہ خواجہ قطب الدین قدس سرہ العزیز سے کسی نے پوچھا کہ پیر و مرشد کا

Marfat.com

مرید پہ کتنا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مرید اگر اپنے مرشد کو ساری زندگی بھی سفر حج میں اپنے سر پہ اٹھائے رکھے تو پھر بھی مرشد کریم کا حق صحیح معنوں میں ادا نہیں ہو سکتا۔

(سیر الاولیاء صفحہ 136 فصل 21)

حکایت:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ قطب الدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک درویش شیخ علی نام سنجری نفل نماز ادا کر رہا تھا۔ خواجہ صاحب نے اسے بلایا تو وہ فوراً نماز چھوڑ کر لبیک کہا شیخ صاحب نے فرمایا تم نے نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔ اس لیے کہ سلوک میں اس طرح آیا ہے کہ جب بھی پیر و مرشد اپنے مرید کو آواز دے بلائے تو مرید بھی فوراً جواب دے تو ایک سالہ عبادت کا ثواب اسی مرید کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 115 فصل 15)

مرید ہونے کا صحیح طریقہ

بعض لوگ جو مشائخ کی مزار مبارک کی پائنتی کی طرف جا کر سر منڈوا کر مرید بنتے ہیں کیا یہ بیعت درست ہے اس سوال کے جواب میں حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہ العزیز کا سب سے بڑا بیٹا شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز کی مزار مبارک کی پائنتی جا کر سر منڈوا کر مرید ہوا اس بات کا علم جب شیخ فرید الدین کو ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ گو شیخ قطب الدین طیب اللہ شاہ ہمارے صاحب ہیں اور ہمارے مخدوم ہیں لیکن یہ بیعت صحیح نہیں ہے مرید ہونا اس طرح ہوتا ہے کہ شیخ کا ہاتھ مبارک پکڑے واللہ اعلم بالصواب۔

(فوائد الفوائد حصہ دوئم صفحہ 88)

بزرگوں کی خدمت کا صلہ

فرمایا: جس نے سعادت حاصل کی خدمت سے ہی سعادت حاصل کی کیونکہ دین اور دنیا کی نعمت مشائخ عظام اور مرشدوں کی خدمت کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 42 فصل 5)

Marfat.com

بزرگوں کی سات دن کی خدمت کا صلہ

فرمایا: جو شخص سات دن مشائخ اور بزرگوں کی خدمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور (اس خدمت کے سلسلے میں) ہر قدم کے بدلے میں ایک حج مبارکہ اور عمرہ شریف کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(اسرار الاولیا، صفحہ 43 فصل 5)

ماں اور مرشد کی خدمت کا صلہ

فرمایا: خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دفعہ دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ دولت عظمیٰ کہاں سے (کیسے) حاصل کی۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا میں نے یہ مقام اور درجہ دو باتوں سے حاصل کیا'

1- ماں کی خدمت سے' 2- اپنے مرشد کریم کی خدمت کرنے سے یہ مقام حاصل کیا۔

فرمایا کہ۔

حکایت

سردیوں کا موسم تھا۔ رات کے وقت میری والدہ ماجدہ نے پانی طلب کیا۔ میں اٹھ کر کوزہ بھر کر حاضر ہوا تو میری والدہ ماجدہ کو نیند آ گئی۔ جب تیسرا حصہ رات گزر گئی تو میری والدہ ماجدہ نے بیدار ہو کر میرے ہاتھ سے پانی لے لیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کی۔ میرے مرشد کریم کا واقعہ اس طرح ہے کہ میں نے اپنے مرشد کریم کی خدمت تیس سال سرانجام دی۔ اس عرصہ میں دن کے وقت بھی خدمت' رات کے وقت بھی یعنی دن اور رات ہمہ وقت خدمت میں حاضر۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ میں قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھا اس وقت میں قرآن مجید لے کر حاضر ہو گیا تو میرے مرشد کریم نے قرآن مجید لے کر دعا فرمائی۔

(اسرار الاولیا، صفحہ 44 فصل 5)

درویشوں کی خدمت

فرمایا: اے درویش! تو جب تک درویشوں کی خدمت نہیں کرے گا کبھی بھی مقام حاصل نہیں کر سکے گا۔ (اسرار الاولیا، صفحہ 44 فصل 5)

Marfat.com

دنیا کی محبت خطاؤں کی جڑ

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حب الدنیا رأس کل خطیة یعنی دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے (راحت القلوب 15)

پھر فرمایا کہ قال اهل المعرفة من ترك الدنيا ملك و من اخذها هلك اہل معرفت نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دنیا چھوڑ دی وہ بادشاہ بن گیا اور جس نے دنیا کو حاصل کر لیا وہ ہلاک ہو گیا۔ (راحت القلوب 16)

دنیا سے قربی اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب

فرمایا: حضرت شیخ عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا بندے اور مولیٰ کے درمیان میں سب سے بڑا پردہ ہے۔ اس لیے کہ بندہ جتنا دنیا میں مبتلا ہوتا ہے وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے دور رہتا ہے۔ (راحت القلوب 16)

اللہ کی دوستی اور دنیا

فرمایا: جو اس راہ میں دعویٰ تو اللہ تعالیٰ کی دوستی کا کرے اور اس کے دل میں دنیا کی محبت ہو تو اس کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ (راحت القلوب 49)

دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ

فرمایا: شیخ کیلئے واجب ہے کہ وہ مرید کو امراء اور دنیا داروں کی صحبت سے دور رہنے کی وصیت کرے کہ وہ شہرت اور دولت کا طلبگار نہ بنے۔ زیادہ باتیں نہ کرے ضرورت کے بغیر لکھا نہ جائے کیونکہ اس طرح کرنے سے بندہ اپنے اصل مقصد سے رہ جاتا ہے کیونکہ دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔ (راحت القلوب 30)

فرمایا: میں نے یہ لکھا ہوا پڑھا ہے اہل دنیا سے میل جول نہ کر کیونکہ اہل دنیا کی صحبت فقیر کے دل کو پریشان کر دیتی ہے۔ (راحت القلوب 29)

فرمایا: فقیر کیلئے دولت مندوں کی صحبت سے زیادہ نقصان پہنچانے والی کوئی بھی چیز نہیں ہے جب کوئی فقیر گوشہ نشین ہو جاتا ہے تو اس کے دینی اور دنیوی امور خود بخود ہی درست ہو جاتے ہیں۔ (راحت القلوب 29)

Marfat.com

خلقت میں مشغولیت جلوۂ حق سے دوری

فرمایا: میں نے اسرار العارفین میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ ایک بزرگ چالیس سال تک گوشۂ تنہائی میں جا بیٹھا۔ کبھی اتفاقاً ہی مخلوق کو دیکھتے۔ ایک دن لوگوں نے دریافت کیا۔ آپ کا ہمیں دیدار بہت کم ہوتا ہے اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا جب اہل تصوف مخلوق میں مشغولیت اختیار کرتے ہیں تو حق تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں۔ اس لیے میں نے چالیس سال تک تنہائی اختیار کی ہے۔ محض اسی لیے چالیس سال دنیا جہان کی مرادوں سے ہاتھ دھو رکھا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 78 فصل نہم)

دنیا والوں سے میل جول نقصان کا باعث

فرمایا کہ حضرت خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل الشافعی میں لکھا ہے کہ جسے مخلوق سے علیحدگی حاصل نہیں اسے جان لینا چاہیے کہ وہ راہ حق سے دور ہے۔ اس لیے کہ دنیا والوں سے میل جول کرنا فقیر کیلئے نقصان سے خالی نہیں ہے۔ اللہ کے طالب کو راہ راست سے دور رکھتا ہے۔ (راحت القلوب 28)

دنیا سے روگردانی کا نام فقر

فرمایا: درویش نے جتنا بھی دنیا کا کام شروع کیا اور جاہ و مال میں ترقی کا خواہش مند ہوا وہ درویش بالکل نہیں بلکہ منزل طریقت کا مرتد ہے۔ اس لیے کہ دنیا سے روگردانی فقر ہے۔

(راحت القلوب 17)

اہل دنیا سے رابطہ رکھنا حرام

فرمایا کہ میں ایک دفعہ خواجہ اجل سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے عمدہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ تمام مذاہب میں فقر و دنیا داروں سے راہ و رسم اور رابطہ رکھنا بادشاہوں اور امراء کے پاس آنا جانا حرام ہے۔ (راحت القلوب 17)

محبت دنیا زہر قاتل

فرمایا کہ حرائق میں لکھا ہے کہ عراق کا بادشاہ بیمار ہوا تین سال تک بیمار رہا۔ خواجہ شہاب الدین تستری رحمۃ اللہ علیہ کو دعا کیلئے بلایا۔ آپ نے آکر بادشاہ کے چہرے پہ ہاتھ مبارک

Marfat.com

پھیرا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیماری کا نام ونشان بھی ختم ہو گیا اس ایک لمحہ کے کفارے کے طور پر آپ نے سات سال اہل دنیا سے میل جول قطع کر دیا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کے متعلق مشائخ طریقت بیان فرماتے ہیں کہ دنیا کی صحبت فقراء کیلئے زہر قاتل ہے اس قول مبارک سے نتیجہ یہ نکلا کہ دولت مندوں سے جتنا زیادہ پرہیز کیا جائے اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور جتنی زیادہ دنیاداروں کی محبت دل میں ہوگی اتنا زیادہ نقصان ہوگا اس لیے کہ مذہب طریقت یہ ہے کہ درویش کے دل میں دنیا کی محبت ذرہ بھر بھی نہ رہے۔

(راحت القلوب 18)

بندہ اہل دنیا سے دور رہے

فرمایا: عرض یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو دنیاداروں، امیروں اور بادشاہوں کی صحبت سے اور نفسانی خواہشات سے علیحدہ رکھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، صحبۃ الصالحین نور و رحمۃ اللعالمین نیکوں کی صحبت نور اور سارے جہانوں کیلئے رحمت ہے۔ (راحت القلوب 30)

طالب مولا بن

فرمایا: تو طالب مولا بن تا کہ جو کچھ حق تعالیٰ کی ملکیت ہے وہ ہر چیز تیری طلب کرے۔ اس لیے کہ میں نے آثار اولیاء میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب کوئی مسلمان دنیا کا طالب ہوتا ہے تو دنیا اس کے قریب بالکل نہیں آتی۔ بلکہ اسی طرح اس سے دور بھاگتی ہے جیسے مسلمان مردار سے دور بھاگتا ہے اور جو طالب مولا ہوتا ہے وہ دنیا کی طرف توجہ بالکل ہی نہیں کرتا تو دنیا ہزاروں آرزوؤں کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے بھاگتی ہے اور وہ مرد مومن دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا بلکہ وہ اس سے اسی طرح دور بھاگتا ہے جیسے مسلمان مردار سے دور بھاگتا ہے۔ (اسرار الاولیاء فصل 3 صفحہ 23)

فرمایا: ہمارے خواجگان میں حضرت خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو آراستہ کیا جائے گا۔ دنیا میدان میں ٹہلے گی اپنی خوبی اور زینت دکھائے گی اور عرض کرے گی۔ اے میرے رب مجھے اپنے کسی بندے کے لائق بنا دے اور آواز آئے گی۔ میں تجھے بھی پسند نہیں کرتا اور تیری پیروی کرنے والوں کو بھی پسند نہیں کرتا۔ پس پھر دنیا کو

Marfat.com

تباہ و برباد کر دیا جائے گا پھر مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ دنیا کو چھوڑ دے تا کہ قیامت کے دن تو دوزخ میں نہ جائے۔ (راحت القلوب 62)

پھر ارشاد فرمایا میرے پاس اتنی فتوح آتی ہے کہ اگر اسے جمع کرنا چاہوں تو میرے پاس خزانے اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ العزیز شرح اولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر تمام برائیوں کو ایک مکان میں اکٹھا کر دیا جائے تو اس مکان کی چابی دنیا ہے۔ دانا اس گھر اور چابی کی پرواہ بالکل نہیں کرتا کیونکہ تمام برائیاں دنیا سے پیدا ہوتی ہیں۔ (راحت القلوب 62)

اللہ تعالیٰ سے غفلت دنیا میں مشغولیت

فرمایا: جو شخص جتنا اللہ تعالیٰ سے غافل ہے اتنا ہی دنیا میں مشغول ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ دنیا میں تین کام تمام کاموں سے اچھے ہیں۔

1- دنیا کو پہچاننا اور بچنا'

2- اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور ادب محفوظ رکھنا'

3- آخرت کی آرزو کرنا اور اسے حاصل کرنے کی سعی کرنا۔

تین باتیں

فرمایا: راہِ سلوک میں مرد وہ شخص ہے جو ان تین باتوں پہ عمل پیرا ہو۔

1- دنیا سے بچا رہے'

2- موت سے پہلے پہلے قبر کیلئے تیاری کرنے

3- اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے سے پہلے پہلے اسے راضی کرلے۔

([illegible] 111 [illegible] 14)

موت کی یاد

فرمایا: سلوک کے متعلق کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ اَکْثِرُ وَاذْکُرُ ھَادِمَ لِنَفْسِ وَ ھَادِمَ اللَّذَّاتِ جانوں کو مٹانے والی چیز اور لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (موت) کو یاد کیجئے جو

Marfat.com

شخص ہمیشہ موت کو یاد رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور جو شخص موت سے جتنا بھی غفلت کا شکار ہو اس کے دل میں اتنا زیادہ دنیا کا ذکر پختہ ہوگا اور حق تعالیٰ کی طاعت اس کے دل پہ بھاری گزرے گی اسے مشکل معلوم ہوگی۔ وہ گناہوں کی دلدل میں آسانی سے پھنسے گا۔

(اسرارالاولیاء صفحہ 111 فصل 14)

دنیا کی محبت حق تعالیٰ سے دوری

فرمایا: حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام بدیاں اگر گھر میں اکٹھی کر لی جائیں تو ایسا گھر دنیا کو سمجھ لیجئے۔ پس جس کے دل میں دنیا کی محبت پختہ ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور جس پہ دنیا کا دائرہ تنگ ہے سمجھ لیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہے۔

(اسرارالاولیاء صفحہ 112-111 فصل 14)

اللہ تعالیٰ کی محبت نفسانی آرزو ترک کرنے میں ہے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے خواجہ شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس سرہ العزیز کی زبانِ مبارک سے سنا ہے کہ زہد دنیا کے ترک کرنے میں ہے اگر تو ایثار نہیں کر سکتا تو پھر اس (نفس) کی بے عزتی ہی کیا کر کیونکہ راحت و سکون اس کی محبت اور اخلاص میں ہے اور نفسانی آرزوؤں کے چھوڑنے میں ہے۔

(افضل الفوائد حصہ اوّل صفحہ 47)

دنیا مردار

فرمایا: ایک دفعہ کسی نے بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ دنیا کیا ہے اور کن لوگوں کی جگہ دنیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا دنیا مردار ہے اور دنیا کے طالب کتے ہیں۔ دنیا کو منافق کے علاوہ کوئی نہیں چاہتا۔ دنیا کی طلب منافقوں کا مقام ہے۔

(اسرارالاولیاء صفحہ 110 فصل 14)

طالب دنیا درویش

فرمایا: جب تو کسی درویش کو دنیا کی جاہ و منزلت کا طلب گار دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ ابھی تک گمراہی کے جنگل میں بھٹکتا پھر رہا ہے۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 110 فصل 14)

Marfat.com

حکایت

فرمایا: ایک شخص بی بی رابعہ بصریہ کے پاس آیا اس نے دنیا کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا تو بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا یہاں سے چلے جاؤ۔ میرے پاس پھر کبھی نہ آنا کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ تو دنیا کا دوست ہے۔ اسی لیے تو اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 109 فصل 14)

لوگوں کی تین اقسام

فرمایا: اے درویش! لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔

1- بعض لوگ ایسے ہیں جو دنیا سے الفت و محبت کرتے ہیں۔ ہمہ وقت اس کی محبت اور یاد میں مستغرق رہتے ہیں اور ہر وقت اس کے طلب گار رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت زیادہ ہیں۔

2- بعض لوگ ایسے ہیں جو دنیا کو دشمن سمجھتے ہیں اور دنیا کے ساتھ الفت و محبت نہیں کرتے۔

3- اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ نہ تو دنیا سے محبت کرتے ہیں یعنی نہ تو دنیا کو دوست سمجھتے ہیں اور نہ ہی دشمن سمجھتے ہیں۔

فرمایا: تیسری قسم کے لوگ پہلی دونوں قسم کے لوگوں سے اچھے ہیں۔

فائدہ: کیونکہ وہ افراط و تفریط میں سے کسی کے ملوث نہیں ہوتے۔ انہیں تو ہر حال میں رضائے حق مطلوب ہوتی ہے۔

دنیا کے متعلق خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ بعض لوگ دنیا کا ذکر اکثر کرتے رہتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا وہ دنیا کے دوست ہوتے ہیں جب وہ اپنی محبوبہ دنیا کو دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں تو دنیا کی کثرت محبت کی وجہ سے دن رات دنیا کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 110 فصل 14)

Marfat.com

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

فرمایا: ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ مقام کہاں سے حاصل کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے دنیا کو تین طلاقیں دے دیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 110 فصل 14)

دنیا سے محبت آخرت سے دوری

فرمایا: دنیا سے تو جتنی محبت اختیار کرے گا تو آخرت سے اتنا ہی دور رہے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان جو پردہ حائل ہے وہ یہی دنیا ہے۔ فساد کی جڑ یہی دنیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ **طالب الدنیا لایکون بنا للمولٰی** دینا چاہنے والا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 110 فصل 14)

عشق حق

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسی ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کی خاطر اپنا لخت جگر قربان کر دیا۔ جب خالق کائنات نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام محبت میں ثابت قدم ہے تو حکم فرمایا کہ لخت جگر کی قربانی نہ کرو ہم اس کے بدلے میں (قربانی کیلئے) بہشت سے قربانی (دنبہ) بھیجتے ہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 80 فصل 10)

محبتِ حق کی آزمائش

فرمایا: جس دن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہِ حق میں عرض کی! یا اللہ! اگر اجازت ہو تو میں آپ کے خلیل کو آزمالوں؟ بارگاہ وحدہ لاشریک سے اجازت مل گئی کہ آزمالو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پہاڑ پہ کھڑے ہو کر (یا اللہ) فرمایا۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے۔ آپ کعبہ شریف سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے صاحب! ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی بیان کیجئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا' پہلے کچھ شکرانہ تو دیجئے۔

حضرت براہیم خلیل اللہ نے فرمایا' کئی ہزار اونٹ میرے پاس ہیں میں نے وہ تجھے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی دوستی کے صدقے میں دیئے۔ آپ ایک دفعہ پھر وہی اسم گرامی بیان فرمایئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دوبارہ (یا اللہ) اپنی زبان مبارک سے ادا فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! ایک دفعہ اور حق تعالیٰ کا اسم گرامی بیان فرمایئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مطالبہ فرمایا کہ اب تم کیا دو گے (یعنی تمہارے پاس تو اب کچھ بھی نہیں بچا سب کچھ تو تم مجھے دے چکے ہو اب مزید تم مجھے کیا دو گے) تیرے پاس تو اب کچھ بھی نہیں بچا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' میرے بدن میں ابھی تک جان باقی ہے میں اپنا آپ بھی دے دوں گا تم مجھے حق تعالیٰ کا ذکر ایک دفعہ اور سنا دو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ پھر (یا اللہ) اپنی زبان مبارک سے دہرایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ کا ذکر سنا تو وجد میں آ کر اپنے آپ سے بیگانہ ہو کر زمین پہ گر پڑے۔ جب ذرا ہوش و حواس کی دنیا میں آئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے ابراہیم خلیل اللہ! آپ نے واقعی اللہ تعالیٰ کی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ حق تعالیٰ کی محبت میں سچے ہیں پس حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں جا کر سر سجدے میں رکھ کر عرض کی۔ مولا کریم! واقعی ابراہیم علیہ السلام کے متعلق جیسا سنا تھا اسے واقعی اسی طرح محبت میں سچا پایا ہے۔ (اسرار الاولیا صفحہ 80 فصل 10)

محبت حق میں صادق

فرمایا: اے درویش اللہ تعالیٰ کی محبت میں وہ سچا ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں گم رہے۔ ایک لمحہ بھی اس کی یاد سے غفلت کا شکار نہ رہے۔ سالکین بیان فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اسے زیادہ یاد کرتے ہیں جس سے ان کو محبت ہوتی ہے۔ بعینہٖ جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے محبت کرتا ہے۔ وہ ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہیں کرتا۔ میں نے حجۃ العارفین میں پڑھا ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جس سے جو کوئی محبت کرتا ہے وہ اسی کو اکثر یاد کرتا ہے۔ (اسرار الاولیا صفحہ 81-80 فصل 10)

اخلاص

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بی بی رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا شوق و اشتیاق کے عالم میں

Marfat.com

بار بار سجدہ کرتیں اور کھڑی ہو جاتیں آخر میں کہنے لگیں ''یا اللہ! اگر میں دوزخ کے خوف سے تیری عبادت کرتی ہوں تو پھر مجھے دوزخ میں ہی ڈالنا اور اگر میں بہشت کے حصول کے امید کی خاطر عبادت کرتی ہوں تو پھر بھی مجھے جہنم کا ایندھن بنانا اور اگر میں تیری رضا کی خاطر تیری عبادت کرتی ہوں تو پھر مجھے اپنے جلوہ سے مستفید فرمانا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 81 فصل 10)

اہل محبت جمال حق کی تلاش میں

فرمایا: اہل محبت کو اگر تمام چیزیں بنا سنوار کر دے دی جائیں تو پھر بھی اہل محبت انہیں نہیں دیکھتے کیونکہ اہل محبت تو جلوۂ حق کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 81 فصل 10)

آئینہ محبت کا جلوہ

فرمایا: حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے مُلک اور تاج و تخت کیوں چھوڑا؟ آپ نے فرمایا: میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے آئینہ محبت دکھایا گیا جب میں نے اس آئینہ میں دیکھا تو میں نے اپنی منزل قبر میں دیکھی۔ میرے ساتھ میری قبر میں میرا کوئی بھی ساتھی نہیں اور نہ ہی میرے پاس سفر کیلئے کچھ۔ قاضی منصف ہے اور میں خالی ہاتھ۔ یہ کیفیت دیکھی تو فوراً میرے دل سے ملک کی محبت ختم ہو گئی۔ اسی وقت بادشاہی چھوڑ دی اور دوسرے ملک میں ڈیرے لگا لیے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 82 فصل 10)

دل سے دوئی سب دور

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت ایک ایسا بادشاہ ہے کہ جس کے دل میں یہ محبت پیدا ہو جاتی ہے تو پھر یہ اجازت نہیں کہ اس دل میں کسی اور کا بھی بسیرا بنے (اسرار الاولیاء صفحہ 82 فصل 10)

محبت کی انتہا نہیں

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مجھے غزنی میں ایک اہل محبت درویش سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس سے میں نے دریافت کیا کہ محبت کا انجام بھی ہے یا نہیں؟ یہ سوال سنتے ہی اس درویش نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا او جھوٹے' محبت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 82 فصل 10)

Marfat.com

محبت آگ کی تلوار

فرمایا: محبت آگ کی تلوار ہے یہ جس پہ بھی گرتی ہے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔
(اسرار الاولیاء صفحہ 82 فصل 10)

نفس کی خاموشی یادِ حق

فرمایا: نفس کی خاموشی حق تعالیٰ کی یاد ہے جو حق تعالیٰ کی یاد میں ہوتا ہے اس کا دل مردہ نہیں ہوتا اور جو حق تعالیٰ کی یاد سے خالی ہوتا ہے اس میں کوئی بھی نعمت اثر انداز نہیں ہوتی۔
(اسرار الاولیاء صفحہ 83 فصل 10)

بھوک رحمت کا بادل

فرمایا: میں نے کتاب محبت میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ بھوک ایک ایسا بادل ہے کہ اس سے صرف رحمت کی بارش ہی ہوتی ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 83 فصل 10)

محبت حق کی حقیقت

فرمایا: ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ محبت حق کیا ہے؟ فرمایا: محبت حق اس بات کا نام ہے کہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے کسی سے بھی دل نہ لگایا جائے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 83 فصل 10)

علم اور معرفت

فرمایا: اگر زندگی ہے تو پھر علم میں ہے اگر راحت ہے تو معرفت میں ہے اگر شوق ہے تو صرف محبت میں ہے۔ ذوق ہے تو صرف ذکر میں ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 84 فصل 10)

دل کا لذت و شہوت سے مارنے کا انجام

فرمایا: جو شخص دل کو لذت اور شہوت سے مار دیتا ہے اسے لعنت کے کفن میں لپیٹ کر ندامت کی سرزمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 85 فصل 10)

اہل محبت کی رضا

فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی محبت والے وصال حق کے علاوہ کسی طرح بھی راضی نہیں

Marfat.com

ہوتے۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 85 فصل 10)

خلوت کی فضیلت

فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی محبت والوں کو اس وقت تک حضوری میسر نہیں آتی جب تک کہ خلقت سے علیحدگی اختیار نہ کرلیں اور مخلوق میں اپنا مقام نہ بنالیں کہ اپنے دوستوں کو دشمن اور بیوی اور اولاد کو یتیم اور قیدی تصور نہ کریں۔ جب ایسے کریں گے تو پھر وہ کسی خاص مقام کو حاصل کرسکیں گے۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 85 فصل 10)

محبت کا کمال درجہ

فرمایا: محبت کمال درجے تک اس وقت پہنچتی ہے جب عشق میں اپنی عیب شناسی نہ کرسکے اور مخلوق کے ساتھ محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا کہ جب یہ حالت ہو جائے تو پھر ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 86 فصل 10)

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا طریقہ

ایک دفعہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اندھے پن' گونگے پن اور بہرے پن سے اللہ تعالیٰ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ جب یہ تمام چیزیں بند ہو جاتی ہیں تو پھر سمجھ لو کہ بندہ خدا رسیدہ ہو گیا ہے مگر جب تک یہ بندے کے دشمن بندے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 86 فصل 10)

اہل محبت کیلئے چار مقام

فرمایا: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اہل محبت کو چار مقامات کے علاوہ کسی جگہ قرار حاصل نہیں ہوسکتا۔

1- اپنے گھر کے کونے میں جہاں کوئی شخص مذمت کرنے والا نہ ہو'

2- مسجد جو کہ دوستوں کا مقام ہے'

3- قبرستان یہ گناہوں سے عبرت حاصل کرنے کا مقام ہے'

4- ایسی جگہ جہاں سے کوئی بھی نہ گزرے یعنی وہ ہو یا ذات حق۔ (اسرارالاولیاء صفحہ 86 فصل 10)

Marfat.com

باادب بانصیب

فرمایا کہ ایک دفعہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ کے پاس اس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی موجود نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑا اور اپنے برابر تھوڑا سا پیچھے جیسے دو آدمیوں کی نماز باجماعت کا طریقہ ہے کھڑا کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''تکبیر تحریمہ کہی تو سیدنا عبداللہ بن عباس اپنے مقام سے پیچھے ہٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پہلے کی طرح انہیں کھڑا کیا۔ دو تین دفعہ اسی طرح کیا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم پیچھے کیوں ہٹ جاتے ہو تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا حضرت! میری کیا طاقت ہے کہ میں رسول اللہ کے برابر کھڑا رہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا یہ حسن ادب بہت پسند آیا۔ اس لیے ان کے حق میں آپ نے دعا فرمائی (اللھم وفقه فی الدین 'ترجمہ: یا اللہ! اسے دین کی توفیق عطا فرما۔

طاعت کیلئے کھانا

فرمایا: جب لوگ کھانا کھائیں تو کھانا کھاتے وقت بھی طاعت ثابت کریں کیونکہ طاعت کی نیت سے کھانا کھانا بھی طاعت ہے اور کھانا خواہشات نفسانی کی غرض سے نہیں کھانا چاہیے۔ (راحت القلوب مجلس 10)

حکایت:

قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ العزیز نے راحۃ الارواح میں لکھا ہے کہ دجلہ کے کنارے ایک درویش کی کٹیا تھی۔ چند سال اس نے اس کٹیا میں گزارے۔ ایک درویش اس کے بعد آیا۔ پہلے درویش نے کھانا تیار کر کے اپنے اہل وعیال کو بلایا اور کہا کہ یہ کھانا اس درویش کو دے دو۔ اس عورت نے عرض کیا راستے میں دریا پڑتا ہے کشتی تو ہے نہیں میں دریا کو پار کیسے کروں گی۔؟ درویش نے فرمایا یہ دریا کے کنارے پہنچ کر کہنا اے دریا! اس درویش کی حرمت سے مجھے راستہ دے دے جس نے تمیں سالوں میں کبھی بھی صحبت نہیں کی۔ وہ دریا تجھے راستہ دے دے گا۔ وہ عورت حیران ہوئی اتنی اولاد ہوئی ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ انہوں نے ایسا کیوں کہا ہے؟ بہر حال کھانا باندھ کر روانہ ہوگئی جب دریا کے کنارے پہنچی تو اس طرح کہا جیسے

Marfat.com

انہیں کہا گیا تھا۔ جونہی کہا پانی نے راستہ دے دیا۔ دریا عبور کر کے کھانا اس درویش کے سامنے رکھا۔ اس درویش نے کھانا کھایا اور فرمایا جاؤ۔ عورت پریشان ہوگئی کہ اب واپس کیسے جاؤں گی۔ درویش نے پوچھا کہ پہلے کیسے آئی تھی؟ اس نے سارا قصہ سنا دیا۔ درویش نے فرمایا اب دریا کے کنارے جا کر کہنا کہ اے دریا اس درویش کی حرمت سے راستہ دے دے جس نے تیس سالوں میں کچھ بھی نہیں کھایا۔ اس عورت نے دریا کے کنارے پہنچ کر اسی طرح کہا جیسے درویش نے کہا تھا۔ پہلے کی طرح اسے راستہ مل گیا۔ دریا عبور کر کے اپنے خاوند کے پاس پہنچ کر کہا کہ ان دونوں جھوٹوں کا سبب تو بتایئے۔ اس درویش نے فرمایا ہم دونوں نے سچ کہا (یہ جھوٹ ہرگز نہیں) کیونکہ میں نے اپنی خواہشات نفسانی کی وجہ سے کبھی بھی صحبت نہیں کی بلکہ جب بھی صحبت کی محض حق ادا کرنے کیلئے ہی صحبت کی اور اس درویش نے بھی خواہش نفسانی کی وجہ سے کبھی بھی کھانا نہیں کھایا بلکہ وہ جب بھی کھانا کھاتا ہے محض طاعت کرنے کی خاطر قوت حاصل کرنے کیلئے ہی کھانا کھاتا ہے۔

مجاہدہ میں مبالغہ کا نتیجہ

عشق حقیقی کے متعلق ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو عشق حقیقی کے متعلق حرکات وسکنات پیدا ہوتی ہیں تو یہ محبوب کے مشاہدے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جب لوگ مجاہدہ میں مبالغہ اختیار کرتے ہیں تو پھر انہیں مکاشفہ حاصل ہوتا ہے اور جب ان کا مکاشفہ مجاہدہ بن جاتا ہے تو پھر محبّ محبوب کی حضوری سے مشرف کیا جاتا ہے۔ اور اس کی محبت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یکے مقام اور مرتبہ میں بھی مزید اضافہ ہوتا ہے۔ محبّ اور محبوب کے درمیان سے پردہ ہٹ جاتا ہے جب محبّ ایک مخصوص مقام پہ پہنچ جاتا ہے تو پھر اسے سکون حاصل ہو جاتا ہے یعنی اس کی سب بیقراریاں ختم ہو جاتی ہیں پھر وہ عالم تحیر میں چلا جاتا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 76 فصل نہم)

مجاہدہ

فرمایا: جو مجاہد کرتا ہے وہ مشاہدہ بھی کرتا ہے۔ (راحت القلوب 100 مجلس 22)

فرمایا: ایک بزرگ سے پوچھا گیا مجاہدہ کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا' نفس کو بری حالت میں ترسا ترسا کر مارنا یعنی جو اس کی خواہش ہو

Marfat.com

وہ اسے نہ دی جائے جو اس کی آرزو ہو وہ پوری نہ کی جائے بلکہ ترسایا جائے اور جس طاعت پر نفس راضی نہ ہو وہی کرے۔ (راحت القلوب 101-100 مجلس 23)

محب ہمیشہ محبوب کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے

فرمایا: جو شخص محبت اور عشق کا دعویٰ کرتا ہے وہ محبوب کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے جب تک اس کے جسم میں جان ہوتی ہے اس لیے کہ ہو سکتا ہے کسی وقت دروزہ کھل جائے اور کوئی مقام حاصل ہو جائے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 6 فصل اول)

حکایت:

فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک زاہد ستر سال تک اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت میں مصروف رہا ایک دن اس وقت کے پیغمبر کو ارشاد ربانی ہوا کہ جاؤ فلاں عبادت گزار زاہد کو کہہ دیجئے کہ بلاوجہ تکلیف نہ اٹھا۔ مجھے تیری عبادت منظور ہی نہیں ہے۔ اس زاہد کو جب پیغمبر نے پیغام ربانی پہنچایا تو وہ زاہد مارے خوشی کے رقص کرنے لگا۔ زاہد سے جب وجہ پوچھی گئی تو وہ زاہد کہنے لگا خواہ میری عبادت و طاعت قبول نہیں ہوئی (تو پھر کیا ہوا) پھر بھی میں شمار میں تو ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یاد تو کیا ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 7 فصل اول)

توبہ کی تین اقسام

توبہ تین قسم کی ہوتی ہے 1- حال 2- ماضی 3- مستقبل

1- حال یہ کہ کیے ہوئے گناہ سے ندامت حاصل ہو 2- ماضی یہ کہ مخالفین کو راضی کرے یعنی اگر کسی سے کچھ چھینا ہے تو اسے واپس کرے ورنہ توبہ قبول نہ ہوگی بلکہ خوش کرے خواہ دوگنی چیز دے کر ہی خوش کرے۔ پھر توبہ قبول ہوتی ہے اگر کسی کو برا بھلا کہا ہو تو اس سے معافی مانگے جسے برا بھلا کہا ہو وہ اگر فوت ہو چکا ہو تو پھر غلام آزاد کرے۔ غلام آزاد کرنے سے ایسے ہے جس طرح اس نے مردہ زندہ کر دیا۔ اگر کسی کی منکوحہ یا لونڈی سے زنا کرے تو اس سے معافی نہ مانگے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس کی طرف رجوع کر کے توبہ کرے۔ اگر شراب پینے سے توبہ کرے تو پھر لوگوں کو شربت اور ٹھنڈا پانی پلائے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 42 فصل 4)

Marfat.com

اہل محبت کی فضیلت

فرمایا: دنیا میں اللہ تعالیٰ سے جو محبت کرتا ہے اسی کی یاد میں ہمہ وقت مست رہتا ہے۔ قیامت کے دن اسے کسی قسم کا بھی عذاب نہیں ہوگا اور محشر کے دن کے عذاب سے وہ مامون ہو گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 88 فصل 10)

اہل محبت کی تعریف

فرمایا: ایک دن حضرت خواجہ یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال پوچھا کہ اہل محبت کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو لوگ حق تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی چیز میں مصروف نہیں ہوتے وہ اہل محبت ہیں کیونکہ جو شخص دوست کے بغیر کسی اور چیز کے ساتھ خوش ہوتا ہے وہ حقیقتاً اندوہ کے قریب ہوتا ہے اور جو شخص دوست (حق تعالیٰ) سے محبت کرتا ہے وہ کبھی بھی دہشت میں مبتلا نہیں ہوتا اور جو حق تعالیٰ سے محبت نہیں کرتا اس کا محبت کے متعلق دعویٰ صحیح نہیں ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 88 فصل 10)

محبت کی طرف ہمت

جس کی پوری ہمت محبت کی طرف راغب ہے جو جلد ہی حق تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے اور جس کی پوری ہمت محبت کی طرِف راغب نہیں ہوتی وہ دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 89 فصل 10)

محبت سلطنت کی نحوست

فرمایا: جو بادشاہی کی محبت کا دعویٰ کرے اسے جان لینا چاہیے کہ اس سے حق تعالیٰ کی محبت جاتی رہے گی۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 89 فصل 10)

محبّ کو جلوۂ حق سے سیری نہیں

فرمایا: اگر روزانہ ہر لمحے محبّ پہ انوار و تجلیات ہزاروں مرتبہ بھی ہو تو پھر بھی محب کو سیری حاصل نہیں ہوتی بلکہ وہ پھر بھی ہل من مزید کا نعرہ مستانہ مارتا ہے یہ اس کی فریاد اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک اسے مشاہدے کی تمام مرادیں حاصل نہیں ہو جاتیں۔ اے درویش وہی لوگ کام میں مصروف رہتے ہیں جو ہمہ وقت مشاہدۂ حق میں مصروف رہتے ہیں ان کی

Marfat.com

حیات کا کوئی لمحہ بھی مشاہدہ حق سے خالی نہیں ہوتا۔ (اسرار الاولیا صفحہ 77 فصل نہم)

محبت بادشاہ کی مانند

فرمایا: میں نے کتاب محبت میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی محبت بادشاہ کی مانند ہے یہ ہر دل میں نہیں ٹھہرتی۔ صرف اس دل میں ٹھہرتی ہے جو اس کی شان کے قابل ہو۔ محبت آسمانی قضا ہے۔ درد بھرے دل میں اپنا مقام بناتی ہے۔ (اسرار الاولیا صفحہ 79 فصل 10)

محبت بچھو کی مانند

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت بچھو کی مانند ہے اس پہ وہی قدم رکھتا ہے جو اٹھارہ ہزار عالم کا خیال نہ کرے۔ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کسی کو نہ دیکھے صرف محبوب کی محبت کو کہ جس میں وہ دنیا جہان کو چھوڑ کر واحد ہو رہے ہیں۔ (اسرار الاولیا صفحہ 79 فصل 10)

حاجت روائی کی فضیلت

فرمایا: مذہب سلوک کے مطابق حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنا ورد وظائف سے افضل ہے کیونکہ کسی کی حاجت پوری کرنے کا ثواب ایک سال کی عبادت جیسا ہوتا ہے۔

(اسرار الاولیا صفحہ 122 فصل 16)

خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل مبارک

فرمایا: حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب سجادے پہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوتے اس دوران کوئی آ جاتا تو آپ سب کچھ چھوڑ کر آنے والے کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو جاتے۔ باتوں کے دوران ہی آنے والے کی حاجت یعنی ضرورت پوچھتے اور حاجت پوری کرتے۔ جب وہ واپس چلا جاتا تو پھر آپ تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہو جایا کرتے۔ (اسرار الاولیا صفحہ 122 فصل 16)

الخوف

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انسان ڈرتے ہوئے اور روتے ہوئے اٹھیں گے مگر اولیاء اللہ جو دنیا میں خوف خدا کے باعث رویا

Marfat.com

کرتے تھے وہ ہنستے ہوئے اٹھیں گے اور اس دن کی پرواہ بالکل نہیں کریں گے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 94 فصل 11)

متوکل کی فضیلت

فرمایا: عقل مند وہ ہے جو تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ (توکل) کرے اور کسی سے بھی کسی قسم کی امید نہ رکھے۔ (اسرار الاولیاء 95 فصل 11)

اللہ پر بھروسہ کے متعلق حکایت عجیبہ

فرمایا: ایک دفعہ مائی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا حج کیلئے روانہ ہوئیں۔ آپ گدھے پہ سوار ہوئیں۔ جنگل میں پہنچیں تو گدھا مر گیا۔ آپ کا سامان وہیں پڑا رہ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا لائیں آپ کا بوجھ ہم اٹھا لیتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں میں تمہارے بھروسے پہ تو روانہ نہیں ہوئی۔ میرا بھروسہ جس پر ہے وہ خود میرا سامان پہنچا دے گا۔ قافلہ روانہ ہو گیا آپ اکیلی رہ گئیں۔ آپ نے چہرۂ انور آسمان کی طرف کر کے عرض کیا۔ یا اللہ! میں ضعیفہ عورت ہوں تو نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے کہ جنگل میں میرا گدھا بھی تو نے مار دیا ہے۔ آپ نے ابھی تک یہ بات بھی نہیں کہی تھی کہ وہ گدھا زندہ ہو گیا آپ نے اس گدھے پہ سامان لادا اور حج کیلئے روانہ ہو گئیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 95 فصل 11)

درویشی

1- فرمایا: درویشی اصل میں وہی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی کہ اپنے اختیار سے فقر قبول فرمایا (اسرار الاولیاء صفحہ 104 فصل 13)

دوستی

2 - فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درویشی کو قبول نہ کرتے تو اس جہان میں درویشی کی برکت نہ ہوتی کوئی بھی زندہ نہ رہتا بلکہ سبھی ہلاک ہو جاتے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 105 فصل 13)

درویشوں کے قدموں کی برکت

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس

Marfat.com

میں عرض کی یا اللہ! یہ دنیا اور دنیا والے کس بات کیلئے قائم ہیں۔ فرمان ذیشان ہوا کہ درویشوں کی مبارک قدموں کی برکت سے۔

صابر درویش کی دو رکعت نفل

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صابر درویش کی دو رکعت نماز شاکر دولت مندوں کی ستر رکعتوں پہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے جبکہ شاکر دولت مند وہ ہے جو اپنا مال اور اسباب فی سبیل اللہ خرچ کر ڈالے۔ (اسرار الاولیا، صفحہ 105 فصل 13)

درویشوں سے نیک سلوک کی فضیلت

فرمایا: میں نے ایک دفعہ شیخ اوحد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ روز قیامت درویشوں کو فرمان ہوگا کہ صراط کے پاس جا کر ان لوگوں کو اپنے ساتھ بہشت میں لے جاؤ جنہوں نے دنیا میں تمہارے ساتھ نیک سلوک کیا۔

(اسرار الاولیا، صفحہ 105 فصل 13)

درویشوں سے محبت کی فضیلت

فرمایا: قیامت کے دن بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے۔ انہوں نے دنیا میں طاعت حق نماز روزہ وغیرہ وکبھی کچھ کیا ہوگا اس کے باوجود انہیں دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ عرض کریں گے کہ مولا کریم ہم نے تو دنیا میں نیک اعمال کیے تھے پھر ہمیں دوزخ میں کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ فرمان ذیشان ہوگا کہ تم نے دنیا میں درویشوں سے منہ پھیرا۔ بعض ایسے بھی ہوں گے کہ ان لوگوں نے دنیا میں کوئی نیک عمل تو نہیں کیا ہوگا بلکہ گناہوں پہ گناہ کیے ہوں گے ان کیلئے بہشت میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ حیران ہوں گے کہ ہم نے تو کوئی کام بھی نیک نہیں کیا تھا۔ ہمیں کس کی بنا پر بہشت کا حکم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہوگا یہ ٹھیک ہے کہ تم نے نیکیاں نہیں کیں۔ مگر تمہارے دلوں میں درویشوں کی محبت تھی تم نے درویشوں سے ساتھ اچھا سلوک کیا جس کی برکت سے تمہیں جنت میں جانا نصیب ہوا۔ درویشوں کی محبت سے زیادہ کوئی راحت و سکون نہیں لیکن یہ کام مشکل بڑا ہے۔ درویش کیلئے فاقے کی رات معراج کی رات ہوتی ہے۔

(اسرار الاولیا، صفحہ 106 فصل 13)

Marfat.com

درویشوں کی برکت

فرمایا: اگر شہروں اور مکانوں میں درویشوں کی برکت نہ ہوتی تو وہ شہر اور مقامات غیر آباد ہو جاتے جو شہر اور مقامات دنیا میں آباد ہیں وہ سبھی درویشوں کی برکت سے ہیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 106 فصل 13)

توبہ کی قسمیں

فرمایا: توبہ کی چھ قسمیں ہیں' 1- قلب اور زبان سے توبہ کرنا' 2- آنکھ کی توبہ' 3- کان کی توبہ' 4- ہاتھ کی توبہ' 5- پاؤں کی توبہ' 6- نفس کی توبہ۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 33 فصل 4)

1- دل اور زبان کی توبہ

جب توبہ کی قلب سے تصدیق اور زبان سے اقرار نہ کرے تو توبہ صحیح نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کہ جب تک دل دنیا کی محبت' کھوٹ' حسد' دکھ' فحش' ریا اور برائی وغیرہ سے پاک نہ ہو جائے اور ان امور سے سچے دل سے توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گناہ میں مصروف بھی ہے اور زبان سے توبہ توبہ بھی کہہ رہا ہے۔ خواہش نفسانی کی خاطر گناہ بھی کرتا ہے اور زبان سے توبہ بھی کہتا ہے یہ توبہ کیسے صحیح ہوسکتی ہے؟ جب تک کہ پہلے اپنا قلب اس معاملے (گناہ) سے اچھی طرح صاف نہ کرلے توبہ صحیح نہیں ہوتی۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 33 فصل 4)

توبہ نصوحی

فرمایا: توبہ نصوحی سے مراد قلبی توبہ ہے جب توبہ کرو تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آ جاؤ۔ جب قلب دنیوی خرابیوں سے پاک صاف ہو جائے گا تو صحیح توبہ ہوگی۔ اور پھر تو متقی کے برابر ہو جائے گا۔ یعنی (توبہ کرنے والا اور متقی دونوں برابر ہو جائیں گے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ التائب من الذنب کمن لاذنب له 'یعنی جو شخص گناہ سے توبہ کرے وہ ایسے شخص جیسا ہے کہ جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 33 فصل 4)

فرمایا: توبہ قلب کی ہوتی ہے زبان سے خواہ لاکھوں دفعہ توبہ توبہ کہے جب تک توبہ کی تصدیق قلب نہ کرے تو کبھی بھی توبہ صحیح نہیں ہوتی۔ جب زبان سے توبہ کا اقرار کرے تو قلب اس کی تصدیق کرے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 34 فصل 4)

Marfat.com

بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ

فرمایا: مرنے سے پہلے توبہ کرنی چاہیے اس کے بعد حکایت بیان کی کہ خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کے متعلق پوچھا گیا کہ آپ کی توبہ کا سبب کونسی بات بنی؟ آپ نے فرمایا ایک دن میں شراب خانے میں بیٹھا ہوا تھا کہ ندا آئی کہ اے بشر حافی! موت سے پہلے توبہ کر لے۔ یہ آواز سنتے ہی میں نے توبہ کی پھر میں ان گناہوں کے قریب کبھی بھی نہیں گیا جنہیں چھوڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام عطا فرمایا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ فصل 4)

قلب کی تین قسمیں

فرمایا: جب انسان اپنے قلوب ثلاثہ دنیوی خرابیوں سے پاک کر لے اور توبہ کرے تو پھر لوگوں کے دماغ کو اس کے قلب سے خوشبو حاصل ہو تو سمجھ لیجئے کہ اس کی توبہ توبہ نصوحی ہے قلوب ثلاثہ کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قلوب تین ہیں 1-سلیم 2-منیب 3-شہید۔

1- قلب سلیم وہ جس میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو۔

2- قلب منیب وہ جو ہر چیز سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف لوٹ آیا ہو۔

3- قلب شہید وہ جس نے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کیا ہو۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 35 فصل 4)

فرمایا: جب انسان کے دل میں یہ تینوں پیدا ہو جائیں اور ان پر قرار ہو جائے تو پھر سمجھ لیجئے کہ وہ قلب سلیم، منیب اور شہید ہو گیا۔ پس اس کی توبہ توبہ نصوحی ہے اور اگر ابھی تک دنیوی مشغلوں، شہوتوں اور دنیوی الفتوں سے ناپاک ہے تو دل مردہ ہے۔ اگر ان تمام سے صاف ہو گیا تو پھر ازل سے ابد تک زندہ رہے گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 35 فصل 4)

بندے کے درمیان حجاب

فرمایا: مولیٰ اور بندے کے درمیان اسی گندگی کی وجہ سے حجاب ہوتا ہے جب یہ غلاظت اور گندگی دور ہو جائے اور بندہ توبہ کے ذریعے اپنے آپ کو پاک کر لے تو پھر حجاب اٹھ جاتا ہے۔ یہی دل گندگی اور غلاظت میں مشغول ہونے والا ہے پس تو اسے شہوتوں اور دنیوی الفتوں اور محبتوں سے اسے پاک کر لے تاکہ درمیان سے حجاب اٹھ

Marfat.com

جائے تو مشاہدہ اور مکاشفہ کی لذت سے سرشار ہو اور شہود کے درجے کو پہنچ جائے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 35 فصل 4)

زبان کی توبہ

زبان کی توبہ یہ ہے کہ توبہ کے بعد زبان کو ہر غیر مہذب کلام سے بچائے۔ بیہودہ بات زبان سے ادا نہ کرے۔ جو بات کہنے کے لائق نہیں اس سے توبہ کرے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 35 فصل 4)

زبان کی توبہ کا طریقہ

وضو کر کے دو نفل ادا کرے پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور یہ دعا کرے کہ یا اللہ! میری اس زبان کو برا کہنے سے توبہ عطا فرما اپنے ذکر کے علاوہ کسی اور بات کے کہنے پہ اسے جاری نہ کر۔ جن باتوں میں تری رضا نہیں ان کے بیان کرنے سے اس زبان کو روک دے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 35 فصل 4)

ساتوں اعضاء کی زبان کو نصیحت

فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو جسم کے ساتوں اعضاء (سارے اعضاء) زبان حال سے زبان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے زبان اگر تو اپنے آپ کو محفوظ نہ رکھے گی تو ہم سب ہلاک ہو جائیں گے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 35 فصل 4)

زبان کیلئے اللہ تعالیٰ کا فرمان

شیخ الاسلام نے فرمایا اے درویش! اللہ تعالیٰ نے جس دن حضرت آدم علیہ السلام کے منہ میں زبان رکھنی چاہی تو زبان کو فرمایا۔ اے زبان دیکھ! تیری پیدائش سے میرا خاص مدعا یہ ہے کہ تو میرے نام کے علاوہ کوئی اور نام نہ لے۔ میری کلام کے علاوہ کوئی اور کلام نہ پڑھنا اگر ان کے علاوہ تو نے کوئی اور کہا تو پھر یاد رکھنا تو بھی اور تیرے ساتھ دوسرے اعضاء بھی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ اس لیے اے درویش! زبان خاص طور پر ذکر اور تلاوت قرآن کیلئے بنائی گئی ہے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 36 فصل 4)

تمام اعضاء کو پاک کرنا

فرمایا: مشائخ طبقات تحریر فرماتے ہیں کہ انسان کے تمام اعضاء میں شہوت اور خواہش

Marfat.com

ہے جو کہ حجاب اور آفت کا سبب ہوتی ہے جب تک ان شہوتوں اور خواہشوں سے توبہ نہ کرے جسم کے تمام اعضاء کو پاک نہ کرے۔ بندہ کسی مقام پہ بالکل نہیں پہنچ سکتا۔

(اسرار الاولیاء 37 فصل 4)

اعضائے جسمانیہ میں خواہشات

فرمایا: نفس میں شہوت رکھی گئی ہے۔ آنکھ میں دیکھنے کی خواہش، کان میں سننے کی خواہش، ناک میں سونگھنے اور چھینکنے کی خواہش، ہاتھ میں پکڑنے اور چھونے کی خواہش، زبان میں تعریف کرنے کی خواہش اور دل میں درد ہی درد ہوتا۔ پس طالب حق کو چاہیے کہ ان تمام خواہشات سے توبہ کرے تا کہ اللہ تعالیٰ سے سن لے جو فرماتا ہے کہ میں اپنی حکمت سے خلقت کے درمیان اسے معزز بناؤں گا جو دنیوی محبت سے دل کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اپنے نفس کو دید بازی سے محفوظ رکھ سکے اسے ترک گناہ سے معزز بناؤں گا اور جو میرے سوا سب کو بھول جائے گا تو میں اسے قیامت کے دن معزز بناؤں گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 37 فصل 4)

نفس پہ درویشی کا جوہر حکمرانی

فرمایا: اے درویش سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس پہ حکمران ہوتا کہ نفس شہوت رانی نہ کر سکے۔ اس کام کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے یہی درویشی کا خلاصہ اور درویشی کا جوہر ہے۔ (اسرار الاولیاء فصل 4 صفحہ 37)

دل اور زبان کی موافقت

جب عالم نورانی سے حق تعالیٰ کی تجلی کے انوار و اسرار کا نزول ہوتا ہے تو سب سے پہلے دل پہ نازل ہوتے ہیں جب زبان اور دل آپس میں موافق ہوتے ہیں تو پھر یہ انوار و تجلیات ٹھہر جاتے ہیں اور اگر زبان اور دل موافق نہ ہوں تو پھر محبت کے انوار و تجلیات واپس چلے جاتے ہیں۔ (اسرار الاولیاء 37 فصل 4)

آنکھ کی توبہ کا طریقہ

پہلے غسل کرے۔ دو نفل ادا کر کے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور دونوں ہاتھ دعا کیلئے اٹھا کر یہ کہے کہ یا اللہ! میں ان تمام چیزوں کے دیکھنے سے توبہ کرتا ہوں جو

Marfat.com

دیکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ آئندہ میں کسی نا دیکھنے کے لائق چیز کو نہیں دیکھوں گا صرف وہ چیزیں دیکھوں گا جن کا دیکھنا جائز ہے۔ پھر آنکھ کو ممنوعات کے دیکھنے سے بچائے۔ یہ آنکھ کی توبہ ہے کیونکہ آنکھ سے ہی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ آنکھ کے سبب ہی لوگ مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ پس اے درویش! عشق کا پہلا مرتبہ آنکھ میں ہے لوگوں کو چاہیے کہ جس کام میں مشاہدہ کی نعمت ہے اس کی کوشش کریں اور حق تعالیٰ کے سوا کوئی شے نہ دیکھیں۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 37 فصل 4)

آنکھ کی توبہ کی تین اقسام

فرمایا: آنکھ کی توبہ تین قسم کی ہے۔ 1-ممنوعہ چیزوں کے دیکھنے سے، 2-اگر کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرے اور کچھ دیکھ تو اس سے توبہ کرے کہ میں نے کیوں دیکھا۔ اگر آنکھ دیکھ لے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 39 فصل 4)

کان کی توبہ

فرمایا: تمام نہ سننے کے لائق باتوں سے توبہ کرے اور آئندہ کبھی بھی کوئی ممنوعہ شے نہ سنے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 39 فصل 4)

شنیدنی اور ناشنیدنی

فرمایا: انسان کو قوت سماعت اس لیے دی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سنے۔ جہاں قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو غور سے سنے۔ قوت سماعت اس لیے نہیں دی گئی کہ جہاں برائی، تمسخر اور گانے وغیرہ ہو رہے ہوں وہ سنے اس لیے کہ خبر نہیں ہے کہ جو ایسی آوازیں سنے گا قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 39 فصل 4)

ہاتھ کی توبہ

کسی بھی ایسی چیز کو نہ چھوا جائے جسے پکڑنا یا چھونا منع ہے۔ (اسرار الاولیاء)

پاؤں کی توبہ

فرمایا: جن مقامات پہ جانا مناسب نہیں وہاں نہ جائے اور خواہش سے پاؤں باہر نہ رکھے۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 40 فصل 4)

Marfat.com

عاشق کیلئے ہر وقت مشاہدہ حضوری

فرمایا: کسی نے حضرت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ عاشق کو ہر وقت حضوری رہتی ہے یا کبھی کبھی؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وقت اس لیے کہ عاشق کھڑا ہو تو پھر بھی مشاہدہ حق کے حضور میں ہے۔ بیٹھا ہو تو پھر مشاہدہ حق میں مستغرق ہوتا ہے۔ سویا ہوا بھی مشاہدہ حق میں ہوتا ہے پس عاشق کو مشاہدہ دوست ہمہ وقت حاصل ہوتا ہے۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 41 فصل 4)

نفس کی توبہ

نفس کو ساری خواہشات' کھانے پینے اور شہوتوں سے بچایا جائے۔ ان تمام سے توبہ کی جائے۔ خواہش نفس کے مطابق عمل نہ کر۔ قرآن مجید میں ہے کہ

مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ' فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى

یعنی جو شخص اپنے رب کے ڈر کی وجہ سے اپنی نفسانی خواہشات کو روکے تو اس کا مقام بہشت میں ہوگا۔ (اسرار الاولیاء صفحہ 41 فصل 4)

Marfat.com

باب 9

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ عملیات

Marfat.com

ذکر اللہ کی فضیلت

نماز اور باجماعت نماز ادا کرنا بھی ذکر اللہ میں سے ہے۔ اس لیے سب سے پہلے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان نماز کے متعلق ملاحظہ فرمایئے:

نماز باجماعت:-

فرمایا: اگر دو شخص بھی اکٹھے ہوں تو باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے۔ (راحت القلوب ۶۴)

ذکر اللہ کی فضیلت:-

فرمایا: کوئی کام بھی ذکر اللہ سے بڑھ کر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بڑھنا ہی چاہیے کیونکہ اس کا پھل تمام طاعتوں سے بڑھ کر ہے۔ (راحت القلوب ۶۵)

ہمہ وقت ذکر اللہ:-

فرمایا: زبان پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رکھنا ایمان کی نشانی، نفاق سے بیزاری، شیطان سے حفاظت اور نارِ دوزخ سے نجات کا سبب ہے۔ (راحت القلوب ۶۳)

حکایت:-

بغداد شریف میں ایک بزرگ اللہ اللہ کیا کرتا تھا، ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ اللہ کا بندہ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک لکڑی سر پر لگی۔ سر سے خون بہنے لگا۔ خون کا جو قطرہ بھی نیچے گرتا زمین پر اسم اللہ کا نقش بن جاتا۔ واقعی جو شخص جس حال میں فوت ہوتا ہے۔ اسی حال اور کام میں اس کا حشر ہوگا۔ (راحت القلوب ۶۵)

فضیلت دعا:-

فرمایا: فتاویٰ کبریٰ میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ شَیْءٌ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک

Marfat.com

دعا سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔ (راحت القلوب ۶۵)

☆ فرمایا: کہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے قوت القلوب میں لکھا ہے کہ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الدُّعَآءِ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو دعا بہت کرتے ہیں۔

(راحت القلوب ۶۵-۶۶)

گھر میں شیطان نہ آئے:۔

فرمایا کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہٗ العزیز کے امداد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت مبارکہ کے مطابق لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات اس ترتیب سے تلاوت کرے کہ چار آیات آیت الکرسی سے پہلے کی اور چار آیات آیت الکرسی کے بعد کی اور دو سورۃ بقرہ کی آخری آیات تلاوت کرے تو اس کے گھر میں شام تک شیطان نہیں آتا۔ (راحت القلوب ۷۵)

مفلسی سے نجات:۔

فرمایا: جس کو مفلسی لاحق ہو اسے چاہئے کہ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بکثرت پڑھے۔ (راحت القلوب ۷۵)

☆ فرمایا: ایک دفعہ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص نے آکر سلام کیا۔ بیٹھنے کا حکم ہوا تو وہ بیٹھ گیا۔ اس نے معاشی تنگی کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: کہ کیا تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ نہیں پڑھتا؟ اس نے عرض کی نہیں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص یہ کلمہ بکثرت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مفلسی سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (راحت القلوب ۷۵)

چار چیزوں سے چار گروہ غافل:۔

فرمایا: ختم المجتہدین ابو اللیث سمرقندی قدس اللہ سرہٗ العزیز کی کتاب بقیہ میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ اس بات کا مجھے بڑا تعجب ہے کہ چار گروہ چار چیزوں سے غافل ہیں۔

۱۔ وہ گروہ جو غم میں مبتلا ہو اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ نہ پڑھے۔

Marfat.com

حکایت:-

ہارون الرشید نے کسی قصور کی وجہ سے ایک جوان کو قید میں ڈال دیا اور پھر اسے ہلاک کرنا چاہا۔ اس نوجوان کو ایک بزرگ نے غمگینی کی حالت میں دیکھ کر حال پوچھا تو عرض کیا یہ آیت پڑھا کرو۔ اس نوجوان نے یہ آیت کریمہ چند روز پڑھی تو وہ رہا ہو گیا اور خلعت خاص سے نوازا گیا۔ (راحت القلوب ۶۷)

۲- دوسرا وہ گروہ جو کسی سے ڈرتا ہے اور حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نہیں پڑھتا۔

حکایت:-

ایک دفعہ ایک عالم بادشاہ نے جو مجنوں ہو گیا اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ اس نے سوچا کہ میں کیا حیلہ کروں کہ میرا یہ فن مضبوط ہو جائے۔ مکار وزیر کی طرف رجحان کیا تو وہ آداب بجا لایا اور کہا اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں۔ بادشاہ نے اجازت دی۔ کہا میں عرض کروں اگر تو اس کے مطابق کرو۔ بادشاہ نے کہا کہو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ وزیر نے کہا شہر میں بہت سے دانشمند ہیں انہیں اٹھا دے جب دانشمند نہ آئیں گے تو پھر تو اسلام کو نہ جان سکے گا پھر جو مرضی ہو اس کا دعویٰ کر دینا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ شہر کے مسلمان گمراہی کا شکار ہوتے گئے۔ اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ اسی دوران خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک بزرگ گرفتار ہو کر آیا۔ بادشاہ اسے دیکھتے ہی معافی کا خواستگار ہوا اور حکم دیا کہ اس بزرگ کو چھوڑ دیا جائے۔ خلعت خاص سے نوازا۔ بادشاہ سے وجہ پوچھی گئی تو بادشاہ نے جواب دیا۔ اس بزرگ کے دائیں بائیں مجھے دو اژدھے نظر آئے۔ ان کا ایک ہونٹ زمین پر اور دوسرا ہونٹ آسمان پر اور وہ منہ سے آگ کے پھنکارے مار رہے تھے۔ انہوں نے مجھے نگلنا چاہا میں عاجزی اختیار کی۔ انہوں نے کہا اس بزرگ کو چھوڑ دو ورنہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ جب اس بزرگ سے پوچھا گیا کہ تم کیسے رہا ہوئے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ بکثرت پڑھا کرتا تھا۔ یہ کلمات جو شخص بکثرت ورد کرتا ہے۔ اسے کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۳- فرمایا: تیسرا گروہ وہ ہے جو لوگوں کے مکر سے بھی ڈرے اور اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَاِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ نہ پڑھے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَوَقٰہُ اللّٰہُ

Marfat.com

سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا۔

حکایت:۔

فرمایا: حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب حجاج بن یوسف کے پاس جاتے تو یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے۔ حجاج بن یوسف قسم کھا کر کہا کرتا تھا کہ مجھے اتنا کسی سے ڈر نہیں لگتا جتنا حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ڈر لگتا ہے۔ جب وہ رخ دکھاتے ہیں تو میں کانپ جاتا ہوں کیونکہ ان کے ساتھ دو شیر آتے ہیں جیسے مجھے ابھی پھاڑ کر کھا جائیں گے۔

۴۔ چوتھا وہ گروہ ہے جو بہشت کی طرف مائل ہے لیکن مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ معنی اِلٰی یُؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ ۔

حکایت:۔

فرمایا: آثار تابعین میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نہایت فاسق و فاجر نوجوان ہمیشہ بدکاری میں مشغول رہتا تھا لیکن سوتے وقت یہ کلمات بکثرت ورد کیا کرتا تھا۔ جب فوت ہوا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ جوان بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ حیران ہو کر پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں جیسا بھی تھا مگر میں صبح و شام مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا ورد بکثرت کیا کرتا تھا۔ اسی کی وجہ سے یہ سعادت مجھے نصیب ہوئی۔

(راحت القلوب ۷۵-۷۶-۷۷)

تین فائدے:۔

فرمایا: حدیثوں میں لکھا ہوا ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد تین بار سورۃ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھے پھر ایک بار یہ آیت پڑھے: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۝ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ یہ آیت تلاوت کر کے آسمان کی طرف پھونک مار دے تو اسے اللہ تعالیٰ تین نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

۱- درازی عمر، ۲- کثرت مال، ۳- برخورداری بہشت میں حساب کتاب کے بغیر داخل ہوگا۔ (راحت القلوب ۷۹)

Marfat.com

بہشتی بننے کا آسان عمل:۔

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو دن میں ایک مرتبہ پڑھ لے اگر اسی دن فوت ہوا تو وہ بہشتی ہوگا اگر اسی رات فوت ہوا تو بہشتی ہوگا۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابولك بذنبي فاغفرلي فانه لا يغفر الذنوب الا انت برحمتك يا ارحم الرحمين۔ (راحت القلوب ۸۸)

فائدہ:۔

فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ جب سے میں نے اس دعا کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ہر فرض نماز کے بعد بلاناغہ پڑھتا ہوں۔ بعد وصال لوگوں نے آپ سے خواب میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دعا کی برکت سے بخش دیا ہے اور بہشت عطا فرمایا ہے۔ (راحت القلوب ۸۸)

رات تک مصیبت سے نجات:۔

ابوطالب قوت القلوب میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے رات تک اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ انت ربی لا اله الا انت عليك توكلت وانت رب العرش العظيم ماشاء الله كان ولم يشآء لم يكن اشهد ان لآ اله الا الله واعلم ان الله علی كل شیء قدير وان الله قدر احاط بكل شیء علما واحصی كل شیء عدوانی اعوذبك من شر نفسی ومن شرغيری ومن شر كل دابة انت اخذبنا صليتها ان ابی علی صراط مستقيم۔ (راحت القلوب ۸۹)

تمام بلاؤں سے نجات:۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ بسم الله خير الاسمآء بسم الله رب الارض و رب السمآء بسم الله الذی لا يضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السمآء وهو السميع العليم۔ جو شخص اس دعا کو پڑھتا ہے وہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔

Marfat.com

حکایت:۔

فرمایا: قاضی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے کفایہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک بزرگ کے ہاں ایک جوان لونڈی تھی وہ خود بوڑھا تھا لونڈی جوان تھی۔ اس لونڈی نے عاجز آ کر کئی لوگوں سے دریافت کیا کہ میں کیا تدبیر اختیار کروں کہ مجھے اس بوڑھے سے نجات حاصل ہو جائے۔ ایک دن اس لونڈی کو ایک بڑھیا نے کہا کہ میں تجھے اس کے لیے زہر ہلاہل دوں گی افطاری کے وقت اسے کوزے میں ڈال کر دے دینا۔ لونڈی نے وہ زہر دے دیا۔ اس بوڑھے پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لونڈی تو سمجھ بیٹھی تھی کہ بس اب بوڑھا مر جائے گا اور میری جان چھوٹ جائے گی۔ جب دن ہوا تو لونڈی حیران رہ گئی اور اس بوڑھے کو ساری کیفیت بتا دی کہ تو مجھے مار یا رکھ۔ میں نے تو تجھے زہر کھلا دیا تھا۔ اس نے تو تجھ پر مطلقاً اثر نہیں کیا۔ زاہدؒ نے مسکرا کر فرمایا: میں ایک دعا پڑھتا ہوں جو اسے پڑھتا ہے وہ تمام بلاؤں سے بچا رہتا ہے۔ (راحت القلوب ۸۹)

فضائل درود وسلام

دافع درود آلام فی الصلوٰۃ والسلام، فضائل درود وسلام:۔

فرمایا: میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی والدہ کے شکم سے پیدا ہوا اور اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے اور اسے اولیاء اللہ سے پکارا جاتا ہے۔ (راحت القلوب ۷۹)

صحابہ وتابعین اور مشائخ کا پسندیدہ عمل:۔

فرمایا: صحابہ کرام، تابعین اور مشائخ کرام (رضی اللہ عنہم) میں سے ہر ایک نے درود شریف کو اپنا وظیفہ مقرر کیا اگر کسی رات کسی سبب سے درود شریف پڑھنے میں ان سے ناغہ ہو جاتا تو وہ اپنے آپ کو مردہ تصور کرتے تھے۔ بلکہ اپنا ماتم کرتے کہ آج رات ہم مردہ ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو خواجہ کائنات ﷺ کے درود کا ہم سے ناغہ نہ ہوتا۔ (راحت القلوب ۷۹)

حکایت:۔

فرمایا: یہودیوں کا ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مسلمان درویش نے آ کر ان سے کچھ

Marfat.com

مانگا۔ انہوں نے مزاقاً کہا کہ وہ جو آ رہے ہیں وہ تجھے کچھ دیں گے۔ اس نے آ کر حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر سلام کیا اور اپنی تنگی کا اظہار کیا۔ جب آپ نے دیکھا تو اس وقت آپ کے پاس دنیوی مال اسباب میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ بظاہر خالی ہاتھ تھے۔ آپ یہ سمجھ گئے کہ یہودیوں نے محض بطور آزمائش بھیجا ہے۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا دس بار درود شریف پڑھ کر اس کی ہتھیلی پر پھونک مارا اور فرمایا: کہ مٹھی بند کر لے جب وہ درویش وہاں سے واپس ان کے پاس آیا تو یہودیوں نے پوچھا اس نے تجھے کیا دیا ہے تو اس درویش نے جواب دیا دس بار درود شریف پڑھ کر میری ہتھیلی میں پھونک مار دیا ہے۔ یہودیوں نے کہا مٹھی کھول دے۔ جب مٹھی کھولی تو وہ مٹھی دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ اس دن کئی یہودی مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب ۹۰)

فضیلت پنج درود:۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اللھم صل علی محمدم بعدد ومن صلی علیه وصلی علی محمد بعدد ومن لم یصلی علیه وصل علی محمد کما تحب وترضی ان تصلی علیه وصل علی محمد کما ینبغی الصلوة علیه وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوة علیه .

فرمایا: کہ مولانا الفقیہ الحسن زندوی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ مبارک میں درود کے متعلق لکھا ہے۔

۱۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ پنج درود کے سبب بخش دیا۔

۲۔ دوسری فضیلت یہ کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے اردگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اوپر بیٹھو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سوچ میں پڑ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خیال کیا کہ شاید یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ ورنہ کسی اور کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: کہ اس شخص نے مجھ پر اتنا درود شریف بھیجا ہے کہ اتنا کسی اور نے نہیں بھیجا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید یہ کھانا پینا نہیں کھاتا پیتا ہوگا اور نہ ہی کوئی دوسرا کام کرتا ہوگا۔ فرمایا: کھاتا پیتا بھی ہے اور

Marfat.com

دوسرے کام بھی کرتا ہے۔صرف ایک بار دن کے وقت اور ایک دفعہ رات کو (پنج درود کہ اوپر بیان کیا گیا ہے) درود بھیجتا ہے۔

حکایت:-

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فوائد بیان کر ہی رہے تھے کہ اسی دوران پانچ درویش آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم دیا تو وہ بیٹھ گئے۔انہوں نے عرض کی کہ ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کا ارادہ ہے۔خرچ ہمارے پاس نہیں کچھ عنایت فرمائیے تاکہ ہم فراخی سے سفر کرسکیں۔ یہ سن کر آپ سوچ میں پڑ گئے۔مراقبہ کیا۔چند کھجور کی گٹھلیوں پر کچھ پڑھ کر پھونک دیا اور وہ گٹھلیاں ان درویشوں کو عطا فرمائیں۔درویش حیران ہوئے۔بابا صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں دیکھو تو سہی۔جب درویشوں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ دینار تھے۔اس درود کی برکت سے وہ دینار بن گئے۔(راحت القلوب ۸۲)

فضائل آیت الکرسی:-

فرمایا: جس دن آیت الکرسی نازل ہوئی تو ستر ہزار مقرب فرشتے کرسی کے اردگرد حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ اسے بڑی تعظیم سے لیجئے اور سر آنکھوں پر رکھئے۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان اس طرح ہے کہ جو میرا بندہ مقررہ آیت الکرسی تلاوت کرے گا اسے ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار سال کا ثواب اس کے نام لکھا جائے گا اور اس کرسی کے گرد کے ہزار فرشتے اپنے ہزار ثواب اسے دیں گے اور اسے اپنا مقرب بنالیں گے۔(راحت القلوب ۸۲)

☆ فرمایا: فتاویٰ ظہیری میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کی واپسی تک اس کی بخشش کے لیے التجا کریں۔(راحت القلوب ۸۲)

☆ فرمایا: میں نے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گھر میں داخل ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے مفلسی دور کرتا ہے۔(راحت القلوب ۸۲)

Marfat.com

حکایت:۔

فرمایا: میں نے جامع الحکایات میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی درویش اپنے گھر میں تھا اس نے رات کے وقت آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گھر کو دم کیا یہ اس کا معمول تھا۔ ایک رات چور اس کے گھر میں گھس گئے۔ چور گھر میں گھستے ہی اندھے ہو گئے۔ اس درویش نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم چور ہیں چوری کی نیت سے آئے تھے مگر اب اندھے ہو گئے ہیں۔ آپ دعا فرمائیے کہ ہمیں آنکھیں مل جائیں ہم توبہ کرتے ہیں اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوں گے۔ اس بزرگ نے مسکرا کر فرمایا: آنکھیں کھولو! وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بینا ہو گئے اور وہ سب توبہ کر کے مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب ۸۳)

مہم سر کرنے کیلئے:۔

فرمایا: امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق لکھا ہوا دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی مہم درپیش ہو یا غم ہو یا کوئی ایسا کام درپیش ہو جو قابل اصلاح نہ ہو تو نماز فجر کے بعد سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ فَاِنْ لَّمْ يُصلح قدلنا على الهدى پڑھے۔ (راحت القلوب ۸۳)

کشائش رزق:۔

فرمایا: ایک دفعہ حضرت قطب الدین اوشی قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا: تنگی معاش ہو وہ کشائش کے لیے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . يا دائم العزو الملك و البقايا ذالمجد و العطايا و دود ذو العرش المجيد الفعال لما يريد۔ (راحت القلوب ۸۳)

مہم:۔

جو شخص عاجزی کے وقت ان اسماء کو بار بار پڑھے تو اس کی وہ مہم سر انجام ہو گی۔

اقوى معين و اهدى دليل بحق اياك نعبد و اياك نستعين۔

مقبولیت اعمال کیلئے دعا:۔

امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو شخص چاہے کہ اس کے اعمال

Marfat.com

شرف قبولیت سے نوازے جائیں وہ یہ دعا پڑھے: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (راحت القلوب ۸۴)

آخرت کی تنگی اور دوزخ سے نجات:-

دنیا اور آخرت کی تنگی اور دوزخ سے نجات کے لیے یہ آیت پڑھے: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (راحت القلوب ۸۴)

ثابت قدمی اور فتح یابی:-

جب کوئی ہر حالت میں صابر ہونا چاہے اور ہر کام میں ثابت قدم ہونا چاہے کہ دشمنوں پر فتح یابی کے لیے یہ آیت پڑھا کرے: رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (راحت القلوب ۸۴)

دل امن وامان اور باایمان:-

جب چاہے کہ دل امن وامان میں اور باایمان رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر نثار ہو تو یہ آیت تلاوت کیا کرے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (راحت القلوب ۸۴)

اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے شرف ملاقات:-

جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے ملنا چاہے تو یہ آیت بکثرت تلاوت کیا کرے: رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ (راحت القلوب ۸۴)

نیک اولاد کیلئے:-

اگر کوئی نیک اولاد لینا چاہے یا اس کا غلام بھاگ گیا ہو یا اسے کوئی مہم پیش آئے تو یہ آیت پڑھے: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○

فائدہ:-

پھر فرمایا: کہ حضرت ذکریا علیہ السلام مناجات میں یہی آیت مبارکہ تلاوت کیا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور حضرت یحییٰ

Marfat.com

علیہ السلام جیسا فرزند عطا فرمایا۔ (راحت القلوب ۸۴-۸۵)

نیک مردوں کے عہد میں پہنچنا:-

فرمایا: کشاف میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب کوئی نیک مردوں کے عہد میں پہنچنا چاہے اور عرصاتِ قیامت کو دیکھنا چاہئے تو یہ آیت مبارکہ بکثرت تلاوت کرے: رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ (راحت القلوب ۸۵)

ظالموں کی صحبت سے نجات کیلئے:-

جب کوئی ظالموں کی صحبت سے نجات حاصل کرنا چاہے تو یہ آیت بکثرت پڑھے: رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ○

فائدہ:-

اس آیت مبارکہ کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی صحبت کی نعمت عطا فرماتا ہے۔ اس کے نصیب میں ہمیشہ فتح و نصرت کرتا ہے۔ (راحت القلوب ۸۶)

کشائش رزق و رحمت و برکت کیلئے:-

فرمایا: جب کوئی شخص چاہے کہ برکت اور رحمت اس پر نازل ہو، روزی وسیع حاصل ہو اور کسی کا محتاج نہ ہو تو یہ آیت مبارکہ بکثرت تلاوت کیا کرے: رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○

(راحت القلوب ۸۶)

ظالموں سے دوری:-

جب کوئی شخص دنیا و آخرت میں ظالموں سے نہ ملنا چاہے تو یہ آیت مبارکہ بکثرت پڑھے: رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ (راحت القلوب ۸۶)

خیر و سلامتی اور ایمان والی زندگی کیلئے:-

جو چاہے کہ اس کی حیات مستعار کی چند گھڑیاں خیر و سلامتی اور ایمان کے ساتھ گزاریں

Marfat.com

وہ یہ آیت پڑھا کرے: رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

ظالموں کے ظلم سے نجات:۔

ایک مرد کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار ہوا تو اس نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (راحت القلوب ۸۷)

ایمان کی حالت میں موت:۔

جب چاہے کہ مسلمان ہو کر مرے اور اپنے آپ کو نیک لوگوں میں ملائے تو یہ آیت پڑھا کرے: فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ (راحت القلوب ۸۷)

دیو، پری اور دشمنوں کے شر سے نجات:۔

اگر کوئی شخص دیو، پری اور دشمنوں کے شر سے امن میں رہنا چاہے اور بت پرستی میں مبتلا نہ رہنا چاہے تو یہ آیت بکثرت تلاوت کیا کرے: رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ (راحت القلوب ۸۷)

کفار سے مغلوب نہ ہونے کیلئے:۔

جو شخص کفار کا مغلوب نہ ہونا چاہے تو وہ اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے: رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(راحت القلوب ۸۸)

دل میں نور کامل ہو:۔

جب کوئی چاہے کہ اس کے دل میں نور ایمانی کامل ہو تو وہ یہ آیت بکثرت تلاوت کیا کرے: رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○۔

(راحت القلوب ۸۸)

Marfat.com

فضائل وفوائد قرآن مجید

دعا اور تلاوت قرآن:۔

فرمایا: انسان کو دعا اور آیات قرآنی (کی تلاوت) سے خالی نہیں رہنا چاہیے ہمیشہ اسی کام میں مصروف رہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے۔ (راحت القلوب ۴۷)

فضیلت تلاوت قرآن مجید:۔

فرمایا: قرآن شریف کی تلاوت تمام عبادتوں سے افضل ہے اور دنیا و آخرت میں اس سے درجہ ملتا ہے۔ چونکہ قرآن شریف پڑھنے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں اس لیے آدمیوں کو چاہئے کہ ایسی نعمت سے غافل نہ ہوں اور اپنے تئیں محروم نہ رکھیں۔ (اسرار الاولیاء ۴۹)

قرآن شریف پڑھنے کے فائدے:۔

قرآن شریف پڑھنے کے بہت فائدے ہیں: ۱-آنکھ کے نور میں اضافہ ہوتا ہے اور (آنکھیں دکھتی نہیں ہیں)، ۲-قرآن مجید ہر حرف پڑھنے کے بدلے ہزار سالہ عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اتنے ہی گناہ اس کے نامۂ اعمال سے ختم کئے جاتے ہیں۔

اللہ سے ہم کلامی کا شرف:۔

جو شخص دوست (حق تعالیٰ) سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرنا چاہے اسے چاہئے کہ وہ کلام اللہ (کی تلاوت) میں مشغول ہو جائے۔ نیک بخت وہ ہے جو دوست (یعنی حق تعالیٰ) سے ہمکلام ہو اور دوست سے ہمکلامی کا شرف قرآن مجید کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے اور روزانہ بار ہا انسان کے دل میں ندا ہوتی ہے کہ اگر تجھے ہماری آرزو ہے تو تمام کام چھوڑ کر قرآن مجید کی تلاوت کر۔ (اسرار الاولیاء ۴۹)

تلاوت قرآن میں مشاہدہ:۔

فرمایا: اکثر لوگوں کو حضور اور مشاہدہ کی نعمت تلاوت قرآن مجید کے وقت حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جو سر عام ہے وہ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت انسان پر کھلتا ہے جب بندہ

Marfat.com

ہر حرف اور معانی میں غور وفکر کرتا ہے تو اس پر قلم کا سر منکشف ہوتا ہے اور اگر آیت مشاہدہ یا آیت رحمت پر جب پہنچتا ہے تو وہ مشاہدے کے دریا میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اسے لاکھوں نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور جب بندہ عذاب والی آیت پر پہنچتا ہے تو اس میں غور وفکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے یوں پگھلتا ہے جیسے کٹھالی میں سونا پگھلتا ہے۔ (اسرار الاولیاء ۴۸)

حافظ قرآن کی فضیلت:۔

فرمایا: قرآن مجید کا حافظ جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جان نوری قندیل میں ڈال کر عرش کے پاس لے جاتے ہیں اور ہر روز اس پر ہزار مرتبہ انوار تجلی کرتے ہیں۔ پھر فرمایا: کہ قیامت کے دن حافظ قرآن کو حکم ہوگا کہ بہشت میں جاؤ اور اس پر الگ تجلی ہوگا۔ (اسرار الاولیاء ۴۹)

حکایت:۔

فرمایا: ایک دفعہ کوئی واصل حافظ قرآن مجید فوت ہو گیا تو اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا؟ حافظ قرآن نے فرمایا: وہی سلوک کیا جو اپنے خاصوں سے کیا۔ پھر پوچھا گیا کہ آپ کو قبر میں چھوڑ دیا گیا یا اوپر لے جایا گیا؟ فرمایا: میرے قالب کو بھی عرش کے نیچے لے گئے اور قرآن مجید کے حفاظ کے پاس مقام دیا اور اب میں وہیں رہتا ہوں۔ (اسرار الاولیاء ۵۰)

سورۃ ملک کی فضیلت:۔

فرمایا: میں نے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تورات میں سورۃ ملک کا نام مبارک ماثور ہے اور فارسی میں ماثورہ کہتے ہیں اس سے قبر کا عذاب اٹھ جاتا ہے۔

سورۃ یٰسین کی تلاوت:۔

فرمایا: خبر میں لکھا ہوا ہے کہ جو شخص رات کو سورۃ یٰسین شریف تلاوت کرتا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے شب قدر حاصل کر لی۔ (راحت القلوب ۶۵)

سورۃ مزمل بکثرت پڑھو:۔

خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ جب میں شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہٗ

Marfat.com

العزیز کا مرید ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کہ سورۃ مزمل بکثرت پڑھا کرو۔ آخر جب تفسیر میں اس سورۃ کی فضیلت دیکھی تو سمجھا کہ آپ مجھے اس سورۃ کے پڑھنے کے لیے فرمایا کرتے تھے تو اس سے یہ مقصد تھا کہ میں اس سعادت سے محروم نہ رہ جاؤں۔ (افضل الفوائد حصہ اول ۱۰۱)

سورۃ والشمس:-

سورۃ والشمس ۷۵ بار دشمنانِ دین کے دفعیہ کے لیے پڑھنا چاہیے۔

سورۃ قصص:-

اگر سورۃ قصص دس بار پڑھی جائے تو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ انبیاء کرام کو۔

سورۃ عنکبوت:-

سورۃ عنکبوت دس بار وسوسہ شیطانی کے دفعیہ کے لیے پڑھنی چاہیے۔

سورۃ روم:-

دفعیہ دشمن کی نیت سے الروم اکیس بار پڑھنی چاہیے۔

سورۃ لقمان:-

دین و دنیا کی سعادت حاصل کرنے کے لیے ستر بار سورۃ لقمان پڑھنی چاہیے۔

سورۃ سجدہ:-

شہادت کا درجہ پانے کے لیے اکیس بار سورۃ سجدہ پڑھنی چاہیے۔

سورۃ الم نشرح:-

مہمات کو سرانجام ہونے کے لیے ۷۵ بار سورۃ الم نشرح پڑھنی چاہیے۔

سورۃ السباء:-

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے اکتالیس بار سورۃ السباء پڑھنی چاہیے۔

سورۃ فاطر السموت:-

سورۃ فاطر السموت بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لیے اور بزرگوں کو اس کا ثواب پہنچانے

Marfat.com

کے لیے ستر بار پڑھنی چاہیے۔

سورۃ یٰسین:-

سورۃ یٰسین کا ختم ہر ایک مہم کے لیے کافی ہے۔

سورۃ والصافات:-

بے کھٹکے ہونے کے لیے سورۃ والصافات ۲۱ بار پڑھنی چاہیے۔

سورۃ تنزیل الکتاب:-

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شیطان کو دفع کرنے کے لیے جمعرات کو پانچ بار سورۃ تنزیل الکتاب پڑھنی چاہیے۔

سورۃ سجدہ:-

طاعون سے نجات کے لیے دوبار سورۃ سجدہ پڑھنی چاہیے۔

سورۃ حٰمٓ عٓسٓقٓ:-

مصیبتوں کو دور کرنے اور سعادت کے حصول کے لیے سات بار سورۃ حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھنی چاہیے۔

سورۃ زخرف:-

حفظ الایمان کے لیے ۲۱ بار سورۃ زخرف پڑھنی چاہیے۔

سورۃ دخان:-

سعادت کے حصول کے لیے ۷۵ بار سورۃ دخان پڑھنی چاہیے۔

سورۃ محمد:-

اسرارِ الٰہیہ کے اظہار کے لیے سورۃ محمد ۴۱ بار پڑھنی چاہیے۔ (اسرار الاولیاء ۵۵)

سورۃ اخلاص:-

فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے ختم کا ثواب حاصل کرنا

Marfat.com

چاہے اسے چاہئے کہ ہر رات پچیس بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ (اسرارالاولیاء۵۶)

تلاوت قرآن کے وقت کئی لوگوں کی بخشش:-

فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت کئی آدمیوں کو بخشا جاتا ہے: ۱-وہ شخص جس نے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو پڑھایا ۲-پڑھنے والا ۳-اردگرد سننے والے۔ (اسرارالاولیاء۵۱)

راہِ سلوک میں تلاوت کا مقام:-

انسان کو قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول رہنا چاہئے۔ اس لیے کہ عاشق و معشوق میں باہمی الفت و محبت گفتگو سے بڑھتی ہے۔ راہِ سلوک میں تلاوت قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی بات نہیں کیونکہ اہل سلوک کے مطابق قرآن مجید میں تلاوت کے مشاہدے جیسا کوئی مشاہدہ نہیں کیا تجھے وہ راحت معلوم ہے جبکہ کوئی دوست اپنے دوست سے گفتگو کرتا ہے۔ اے درویش! اللہ تعالیٰ کی باتیں بھی کلام اللہ ہے اس لیے جس کو یہ ذوق معلوم ہوگیا اگر وہ اس کے بعد بھی کسی اور بات میں مشغول ہو تو وہ جھوٹا مدعی ہے اور وہ محبت کے میدان میں سچا ہرگز نہیں۔

(اسرارالاولیاء۵۱)

قرآن مجید کے معانی میں غور و فکر کرنا:-

فرمایا: جب انسان قرآن مجید کی تلاوت کرے تو اس کے معانی وغیرہ کا خیال رکھے تلاوت کے وقت کسی بھی مخلوق کا خیال دل میں نہ لائے۔ پس جب اس طرح تلاوت کی جائے تو ایک فرشتہ ایک لاکھ حوروں کے ہمراہ آ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کے سامنے آ کر بیٹھ جاتا ہے وہ فرشتہ فرط محبت سے اپنا منہ تلاوت کرنے والے کے منہ پر رکھتا ہے جب تک وہ شخص زندہ رہتا ہے وہ فرشتہ حوروں سمیت اس کے ساتھ بہشت میں آ جاتا ہے۔ (اسرارالاولیاء۵۲)

تنہائی میں تلاوت قرآن:-

فرمایا: جیسے انسان تنہائی میں تلاوت قرآن مجید کرکے ذوق حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اس پر تنہائی میں ہی خاص تجلی ہوگا۔ (اسرارالاولیاء۵۲)

نبی کریم ﷺ اور بزرگوں کی زیارت کیلئے تلاوت قرآن مجید:-

فرمایا: انسان کو نبی کریم ﷺ کی زیارت اور دین کے اماموں کی زیارت کے لیے قرآن

Marfat.com

مجید کی تلاوت اور سورۃ فاتحہ شریف کے ختم میں مشغول ہونا چاہیے۔ تاکہ کلام اللہ اور ان کی روح کی برکت سے اس کے دینی اور دنیوی امور بخوبی سرانجام پائیں اور اسے عزت و مرتبہ حاصل ہو۔ وہ صاحب قرب اور اس پر اسرار کا تجلی ہو جائے۔ (اسرار الاولیاء ۵۲)

شفائے امراض و مہم کیلئے:۔

جو شخص سورۃ فاتحہ کو بیمار کی شفا یا کسی مہم کو سرانجام دینے کے لیے ۴۱ بار اعوذ اور بسم اللہ ۴۱ بار پڑھتا ہے اسی کو فاتحہ شریف کا ختم بھی کہتے ہیں پڑھنا اس طرح ہے کہ بسم اللہ کے اسم رحیم کی میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ صاحب درد کو انشاء اللہ فوراً شفا حاصل ہوگی۔ حدیث میں آیا ہے کہ سورۃ فاتحہ تمام بیماریوں کی شفاء ہے۔ (اسرار الاولیاء ۵۳)

سورۃ الفاتحہ کا ختم:۔

جو ہر روز سورۃ فاتحہ شریف کا ختم ایک بار، فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان تین دن پڑھتا ہے جس مقصد کے لیے یہ ختم پڑھے گا انشاء اللہ اس کا مقصد پورا ہوگا۔ (اسرار الاولیاء ۵۳)

☆ فرمایا: حاجت برآری کے لیے بھی یہ سورۃ پڑھنا مفید ہے۔

دینی اور دنیوی حاجات کیلئے سورۃ آل عمران:۔

فرمایا: دینی اور دنیوی حاجات کے لیے روزانہ دو بار سورۃ آل عمران پڑھنی چاہیے۔

(اسرار الاولیاء ۵۳)

عذابوں سے امان:۔

فرمایا: جو شخص سورۃ النساء روزانہ سات بار پڑھے وہ دینی اور دنیوی عذابوں سے امان میں رہے گا۔ (اسرار الاولیاء ۵۳)

قلتِ بارش دور کرنے کا عمل:۔

جو شخص سورۃ مائدہ روزانہ سات بار تلاوت کرے تو اس کے شہر میں بارش کی کمی کبھی نہ ہوگی۔ (اسرار الاولیاء ۵۳)

Marfat.com

حاجت بر آری کیلئے:۔

سورۃ انعام کا ختم ستر دفعہ یا ایک روایت کے مطابق ۴۱ بار جو شخص یہ ختم برائے حاجت کرے تو انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ (اسرار الاولیاء ۵۳)

توبہ کیلئے سورۃ اعراف:۔

فرمایا: توبہ قبول ہونے کے لیے یہ عمل کرنا چاہیے پہلے استغفار ستر بار پھر دو نفل اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ کافرون سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص سو بار پڑھے۔

(اسرار الاولیاء ۵۳)

قیدی کی رہائی کیلئے عمل:۔

قیدی کی رہائی کے لیے سورۃ انفال چار بار پڑھا کریں پس جو شخص یہ عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی قید اور قید خانے سے خلاصی عطا فرمائے گا نیز آخرت میں بھی اسے محفوظ رکھے گا۔ (اسرار الاولیاء ۵۳)

فتح مندی کیلئے:۔

خاتمہ بالخیر اور کاموں میں فتح مندی کے حصول کے لیے سورۃ توبہ چالیس بار پڑھنی چاہئے۔ پس جو شخص یہ عمل اس طرح کرے گا انشاء اللہ وہ فتح مند ہوگا۔ (اسرار الاولیاء ۵۳)

کفار پر غلبہ کیلئے:۔

فرمایا: سورۃ ہود کا ختم دس بار پڑھنا چاہئے۔ یہ ختم کفار پر مظفر و منصور ہونے کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ (اسرار الاولیاء ۵۴)

سورۃ ابراہیم کے فوائد:۔

سورۃ ابراہیم دس بار تلاوت کرے۔ بخشش، عزیز ہونے، قرآن شریف پڑھنے اور حفظ کرنے کے وقت پڑھی جاتی ہے جو انسان پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے حافظ قرآن بنائے گا۔

(اسرار الاولیاء ۵۴)

Marfat.com

سورۃ یوسف کے فائدے:۔

فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۃ یوسف تلاوت کرے اسے انشاء اللہ ضرور قرآن مجید حفظ ہو جائے گا۔

سورۃ رعد:۔

دین کے دشمنوں کے خوف اور ڈر سے محفوظ رہنے کے لیے سات بار سورۃ رعد پڑھا کرے۔ (اسرار الاولیاء)

سورۃ حج:۔

مرگی اور جنون والے کی صحت کے لیے سورۃ حج ستر بار پڑھ کر دم کیا جائے تو مریض انشاء اللہ صحت یاب ہوگا۔ (اسرار الاولیاء)

سورۃ نحل:۔

جو شخص روزانہ سورۃ نحل دس بار پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے وہ سب کچھ عطا فرمائے گا جس کا طالب ہوگا۔ (اسرار الاولیاء)

سورۃ بنی اسرائیل:۔

ہر ایک مہم کے لیے سورۃ بنی اسرائیل کا ختم دس بار پڑھنا چاہیے۔

سورۃ کہف:۔

ہر ایک مہم کے لیے جمعہ کے دن سورۃ کہف چالیس بار پڑھنی چاہیے۔

سورۃ مریم:۔

سورۃ مریم ہر روز بلا ناغہ بیس بار فراخی نعمت اور فراخی کام کے لیے پڑھنی چاہیے۔

سورۃ طٰہٰ:۔

سورۃ طٰہٰ جمعرات کو تین تین بار پڑھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس سورۃ کو بغیر زبان اور تالو کے تلاوت کرتا ہے۔ جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کرے گا گویا وہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

Marfat.com

سورۃ انبیاء:-

دشمنوں کی مقہوری کے لیے سورۃ انبیاء ۷۵ بار پڑھنی چاہیے۔

سورۃ قد افلح المؤمنون:-

دین و دنیا کی خلاصی کے لیے سورۃ قد افلح المؤمنون سات بار تلاوت کرنی چاہیے۔

سورۃ نور:-

قسم قسم کی بلاؤں کے دفعیہ کے لیے سورۃ نور سات بار تلاوت کرنی چاہیے۔

سورۃ فرقان:-

سورۃ فرقان کا ختم سات مرتبہ ہے۔ (یہ تمام اسرار الاولیاء ۵۴ پر ہیں)

سال کے مختلف مہینوں کی دعاؤں اور نوافل و روزوں کے فضائل

عشرہ عاشورہ میں کیا کام کرنے چاہئیں:-

فرمایا: اس عشرہ میں کوئی اور کام نہیں کرنا چاہیے صرف طاعت، تلاوت دعا اور نماز۔ (ان امور کے علاوہ کوئی کام بھی نہیں کرنا چاہیے) اس لیے کہ اس عشرہ مبارکہ میں بڑا قہر ہوا۔ بہت رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس عشرہ میں کئی لوگوں نے تفریح دنیا کا عذاب اپنے سر لیا۔

(راحت القلوب ۹۱)

یزیدیوں کے متعلق بابا فرید کا عقیدہ:-

فرمایا: اس عشرہ میں نبی کریم ﷺ پر کیا گزری؟ نبی کریم ﷺ کے فرزند کیسے بے رحمی سے شہید کیے گئے۔ بعض پیاس کی حالت میں یعنی پیاسے ہی شہید کیے گئے۔ بے دینوں نے انہیں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا کیسے سنگدل، بے عاقبت بے سعادت اور نامہربان تھے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ یہ دین و دنیا اور آخرت کے بادشاہ کے فرزند ہیں۔ پھر بھی انہیں بڑی بے رحمی سے شہید کر دیا گیا۔ ان کے دل میں یہ خیال بھی پیدا نہ ہوا کہ روز قیامت یہ منہ نبی کریم ﷺ کو کس طرح دکھائیں گے۔ (راحت القلوب ۹۱)

Marfat.com

یزید کے متعلق بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:۔

فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جلوہ افروز تھے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید پلید کو کندھوں پر سوار کر کے جا رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: سبحان اللہ! دوزخی بہشتی کے کندھے پر سوار ہے یہ بات امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنی تو دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو معاویہ کا بیٹا ہے یہ دوزخی کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا: اے علی! یہ یزید وہ بدبخت ہے جو حسن اور حسین اور میری آل کو شہید کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تلوار نیام سے نکالی تا کہ یزید کو قتل کر دیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ایسا نہ کرو کیونکہ تقدیر ربانی ہی اسی طرح ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس وقت آپ ہوں گے؟ فرمایا: نہیں۔ پھر پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت ہم میں سے کوئی ہوگا؟ فرمایا: نہیں۔ پھر دریافت کیا کیا اس وقت میں ہوں گا؟ فرمایا: نہیں۔ پھر پوچھا کیا فاطمہ ہوگی؟ فرمایا: نہیں۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے غریبوں کا ماتم کون کرے گا؟ فرمایا: میری امت۔ (راحت القلوب ۹۳)

فائدہ:۔

اس روایت سے کئی امور واضح ہوئے۔ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی موت و حیات کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ ۲- بزرگانِ دین کا عقیدہ ہے بالخصوص بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علومِ غیبیہ سے نوازا گیا ہے کسی کے انکار سے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ۳- شانِ اہلِ بیعت بھی اس روایت مبارکہ سے واضح ہے۔ ۴- یزید کے متعلق بزرگانِ دین کا عقیدہ بھی واضح ہوگیا۔ ۵- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی واضح ہوگیا۔ ۶- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کا آپس میں شیر و شکر ہونا بھی واضح ہوا۔ ۷- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ملاحظہ فرمائیں اور اپنے عقیدے کو صراط مستقیم پر گامزن کیجئے ورنہ پھر پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

محرم کی دعا:۔

ماہ محرم کے عشرہ میں اس دعا کا حکم ہوا ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اللهم انت الله العبدی القديم وهذه سنة جديدة اسئلك فيه العصمة من الشيطن الرجيم والامان من الشيطن ومن كل شر دين ومن البلايا والافات فذلك ونسئلك العون والعدل على هذه النفس ۔ الا مارة بالسوء والاشتغال بما يقربني اليك يا بريا رؤف يا رحيم يا ذوالجلال والاكرام برحمتك يا ارحم الراحمين ۔ (راحت القلوب ۹۱-۹۲)

یکم محرم کی رات چھ نفل:۔

فرمایا: خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص پہلی محرم کی رات میں چھ نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس بار پڑھے ۔ (راحت القلوب ۹۲)

۲ نفل:۔

ایک اور صحیح روایت میں ہے کہ دو نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین ایک ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے بہشت میں دو ایسے محل عطا فرمائے گا کہ جن میں سے ہر ایک میں یاقوت کے دو ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر منبر زبرجد کے، تخت پر حور بیٹھی ہوگی ۔ یہ ادا کرنے والے کی چھ ہزار بلائیں دور ہوتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کی جاتی ہیں ۔ (راحت القلوب ۹۲)

۱۰ محرم کے دن پڑھنے کا عمل مبارک:۔

فرمایا: میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے کفایہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو شخص دس محرم کے دن سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ لا مانع بما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا راد لما قضيت ولا ينفع ذالجد منك الجدہ پڑھے اور پھر ہاتھ پھیرے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے ۔ اسے حق تعالیٰ گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے گویا ابھی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے ۔ (راحت القلوب ۹۲)

Marfat.com

۱۰ محرم کا روزہ:-

عاشورے کے روزے میں جنگلی ہرنیاں بھی رسول اللہ ﷺ کے خاندان کی محبت کی وجہ سے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتیں۔ اس لیے اس روزے کو کیوں چھوڑا جائے۔ جب حیوانوں کی یہ حالت ہے (تو ہمیں بھی اس دن روزہ رکھنا چاہیے) (راحت القلوب ۹۳)

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا میدان کربلا میں تشریف لانا:-

فرمایا: جس دن امیر المؤمنین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہونے کو تھے اسی رات ایک بزرگ نے خواب میں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انبیاء کرام کی ساری عورتوں کے ساتھ آ کر اپنے دامن کمر سے باندھ کر میدان کربلا میں جہاں امام حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت حاصل کرنی تھی اس جگہ کو اپنی آستین سے صاف کر رہی ہیں اور فرماتی ہیں کہ یہ وہ مقام ہے جہاں پر ہمارے غریب حسین کا سر مبارک شہید ہوگا۔ (راحت القلوب ۹۴)

عاشورہ کی رات چار نفل:-

فرمایا: عاشورہ کی رات چار نوافل ادا کرنے کا حکم ہے۔ وہ چار رکعت ایسے ادا کیے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین بار، سورۃ اخلاص دس بار ہر رکعت میں پڑھنی چاہیے۔ نماز سے فارغ ہو کر سو بار سورۃ اخلاص پڑھنی چاہیے۔ (راحت القلوب ۹۴)

۱۰ محرم کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد:-

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مبارکہ کے مطابق آیا ہے کہ عاشورہ میں سورج نکلتے وقت دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔ اس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد جتنا ہو سکے قرآن پاک پڑھے۔ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ یہ نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ ۔ يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ اَوَّلَ مَا خَلَقْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ تخلق اخرما تخلق فی هذا الیوم ۔ اعطنی فیه خیراما اولیت مَافِيْهِ بِاَنْبِيَآءِ لَكَ وَاَصْفِيَآئِكَ مِنَ التَّوَآئِبِ وَالْبَلَايَا وَعْطِنِيْ وَاعْطِنِيْ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(راحت القلوب ۹۴)

Marfat.com

عاشورہ کے دن چھ نفل:۔

فرمایا: خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں آپ کے ایک خط مبارک میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ عاشورہ کے دن چھ نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ والشمس، سورۃ القدر، اذا زلزلت الارض اور معوذتین ہر سورۃ ایک ایک بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر سر سجدے میں رکھ کر سورۃ الکافرون پڑھے۔ جو حاجت بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوگی۔ (راحت القلوب ۹۴)

عاشورہ کے دن ورد:۔

وہاں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ عاشورہ میں ستر بار حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ اس کا نام اولیاء کرام اور مشائخ کبار میں لکھے گا۔ (راحت القلوب ۹۵)

حکایت:۔

فرمایا: پہلے دور میں ایک کفن چور نے تقریباً دو ہزار آدمیوں کے کفن چوری کئے۔ جب اس کام سے توبہ کی تو حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ خواجہ صاحب نے پوچھا کہ جن مردوں کے تو نے کفن چوری کئے ہیں ان کی حالت تو بیان کر۔ عرض کی اگر تمام کا حال بیان کروں تو طوالت کا باعث ہے البتہ چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

پہلی قبر کا حال:۔

عرض کی کہ ایک قبر کھولی تو اس میں کالے چہرے والا آدمی تھا اس کے پاؤں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کی زبان سے خون اور پیپ جاری تھی۔ اس سے بہت سے گندی بدبو اتنی زیادہ آرہی تھی کہ لوگ نفرت کرتے تھے۔ جب میں وہاں سے واپس ہوا تو اس مردے نے مجھے آواز دی کہ تو کہاں جاتا ہے؟ ذرا میرا حال تو سنتا جا کہ میں دنیا میں کیا کیا کرتا تھا کہ جس وجہ سے میں اس مصیبت میں گرفتار ہوا ہوں۔ میں واپس ہوا۔ میں نے دیکھا کہ فرشتے اسے عذاب کی زنجیروں میں جکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں مسلمان ہوں۔ زانی اور شرابی تھا۔ دنیا میں مست رہنے کی وجہ سے میری یہ حالت ہے۔

Marfat.com

دوسری قبر کا حال:۔

پھر میں نے ایک اور قبر کھولی تو مردے کو دیکھا کہ اس کا منہ کالا تھا وہ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے اردگرد آگ ہی آگ تھی اس آگ میں اسے جلایا جا رہا تھا۔ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس کی گردن کو زنجیروں سے جکڑا گیا تھا۔ اس نے جونہی مجھے دیکھا۔ اس نے کہا: ارے خواجہ! مجھے تھوڑا سا پانی تو دے دے کہ پیاس کی وجہ سے میں تنگ آ گیا ہوں۔ میں نے اس کی مدد کرنی چاہی تو اس پر عذاب کرنے والے فرشتوں نے مجھے للکار کر کہا کہ خبردار اسے پانی نہ دینا۔ یہ تارک الصلوٰۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم مبارک ہے کہ اسے پانی نہ دیا جائے۔ پھر میں نے اس مردے سے پوچھا کہ تو دنیا میں کیا کرتا تھا تو اس نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں۔ مگر میں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کبھی نہ کی۔

تیسری قبر کا حال:۔

اس کے بعد ایک اور قبر کھولی تو اس میں میں نے ایک نہایت حسین و جمیل جوان دیکھا۔ اس کے اردگرد سبزہ اگا ہوا تھا۔ پانی کی نہریں جاری تھیں۔ اس کے سامنے بہشتی حوریں تخت پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اے جوان! تو کون ہے؟ اور تو دنیا میں کیا کیا کرتا تھا؟ یہ درجہ تجھے کس وجہ سے ملا ہے؟ اس نے جواب دیا: اے خواجہ! میں تیری طرح تھا۔ میں نے ایک ذاکر سے سنا کہ جو شخص محرم الحرام میں عاشورے کے دن چھ نفل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ میں نے یہ نماز بعد از ان ہمیشہ ادا کی پس اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے مجھے بخش دیا۔ (راحت القلوب ۹۴-۹۵)

عاشورہ کے دن یا رات میں چار نفل:۔

فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص عاشورہ کے دن یا رات چار نفل فرشتوں منکر نکیر کے سوالوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے منکر نکیر کے سوالوں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (راحت القلوب ۹۶)

صفر المظفر کا مہینہ:۔

ماہ صفر کے متعلق بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ بڑا بھاری اور سخت مہینہ ہے کیونکہ جب آتا تو

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ تنگ دل ہو جایا کرتے تھے۔ جب یہ مہینہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی یہ حالت اس مہینے کی گرانی کی وجہ سے تھی۔ (راحت القلوب ۹۷)

ماہ صفر میں بلاؤں کا نزول:۔

فرمایا: اللہ تعالی ہر سال دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل فرماتا ہے ان میں سے نو لاکھ ۹۲ ہزار بلائیں صرف اسی مہینہ صفر میں ہی نازل ہوتی ہیں۔ یہ مہینہ دعا اور طاعت حق میں مصروف ہو کر ہی گزارنا چاہئے۔ پھر کوئی بلا پیش نہیں آتی۔ (راحت القلوب ۹۷)

ماہ صفر کی بلاؤں سے محفوظ رہنے کا نسخہ:۔

فرمایا: میں نے ایک بزرگ سے سنا کہ جو شخص ماہ صفر کی مصیبتوں سے نجات حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا بکثرت پڑھا کرے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اعوذ بالله من شر هذه الزمان و استعبدهٗ من شرور الازمان افی بجمال وجهك و كمال قدرتك ان تجير فی من فتنة هذا السنت وقنا شر ماقضيت فيها واكرمنی باالفقربا كرام النظر و اختمده بالسلامة و السعادة لاهلی واوليائی واقربائی وجميع امة محمده المصطفی صلی الله عليه وسلم۔ (راحت القلوب ۹۸)

پہلی ماہ صفر میں ۴ نفل:۔

فرمایا: ماہ صفر کی پہلی رات تمام مسلمانوں کے بچاؤ کے لیے ۴ نفل نماز عشاء کے فریضہ کے بعد (۴ فرض اور پھر ۲ سنت کے بعد) اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ قل یآیھا الکافرون پندرہ بار دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ گیارہ بار، تیسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل اعوذ برب الفلق پندرہ بار اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل اعوذ برب الناس پندرہ بار پڑھے اور سلام کہے نماز کے بعد چند بار ایاك نعبد و ایاك نستعین پڑھے پھر ستر بار درود شریف پڑھے۔ جب یہ نماز قبل از وقت ادا کی جائے تو اللہ تعالی جو بلائیں اس روز تقدیر میں لکھتا ہے ان سے اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھتا ہے۔ (راحت القلوب ۹۸)

Marfat.com

(فائدہ) دو دو رکعت ادا کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قل ھو اللہ شریف جس رکعت میں پڑھنے کو کہا گیا ہے وہ قرأت تھوڑی ہے بعد والی رکعتوں میں قرأت زیادہ ہے۔

صفر کا آخری بدھ:۔

فرمایا: خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح میں لکھا ہوا میں نے دیکھا کہ سارے ماہ صفر میں تین لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ آخری چہار شنبہ نہایت بھاری ہے۔ ماہ صفر کے آخری بدھ کو چار نفل ادا کرے تا کہ اللہ تعالیٰ اسے بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ آئندہ اگلے سال تک کوئی بھی بلا اس پر نازل نہیں ہوتی دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ یا شدید القوی و یا شدید المحال یا مفضل یا مکرہ یا لآ الہ الا انت برحمتك یا ارحم الراحمین۔ (راحت القلوب ۹۸)

شب معراج میں ۱۰۰ نفل:۔

فرمایا: اس رات میں سو رکعت نفل نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پانچ بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھے پھر سر سجدے میں رکھ کر جو بھی دعا کی جائے گی انشاءاللہ شرف قبولیت سے نوازی جائے گی۔

(راحت القلوب ۲۱)

شب معراج شب بیداری:۔

فرمایا: کہ میں نے شیخ معین الدین سنجری قدس سرہٗ سے سنا ہے کہ معراج کی رات رحمت کی رات ہوتی ہے جو اس رات کو جاگتا رہے امید ہے کہ رحمتِ الٰہی سے بے نصیب نہ ہوگا۔

(راحت القلوب ۲۱)

☆ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات آسمان سے ستر ہزار فرشتے نور کے بھرے ہوئے تھال لے کر زمین پر اترتے ہیں اور وہ فرشتے ہر گھر میں جاتے ہیں۔ جو شخص اس رات میں جاگتا ہے اور گناہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ ان کے سر پر نور کے تھال نثار کئے جائیں پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے آب دیدہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ لوگ اپنے آپ کو اس نعمت سے کیوں محروم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کام میں غفلت کرتے ہیں۔ (راحت القلوب ۲۲)

Marfat.com

شب معراج میں ۱۲ نوافل:۔

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے قطب الاسلام فرید الحق قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے سنا کہ جو شخص ۲۷ رجب کو ۱۲ رکعت ادا کرے اور روزہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے اس کی وہ حاجت پوری ہوگی۔ (راحت القلوب ۱۵۷)

۲۷ رجب کے دن ۴ نفل:۔

ایک روایت میں ہے کہ ۲۷ رجب کے دن ظہر کی نماز کے بعد ۴ نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ فلق اور سورۃ والناس ایک ایک بار پڑھے۔ سورۃ قدر شریف تین بار اور سورۃ اخلاص ۵۰ بار پڑھے۔ نماز مکمل ہونے کے بعد سلام پھیر کر قبلہ رخ نماز عصر تک وہیں ذکر اذکار میں مصروف رہے جو کچھ اللہ سے طلب کرے وہی کچھ پائے گا۔ (راحت المحبین ۔۱۵)

۲۷ رجب کو ۱۲ نفل:۔

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے فرید الملت والدین قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے سنا کہ ریاحین میں اس کا مصنف نے تحریر کیا ہے کہ جو شخص ستائیس رجب کو بارہ نفل ایک ہی سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں جتنا ہو سکے قرآن مجید پڑھے نماز سے فارغ ہو کر سو بار سبحان اللہ آخر تک، سو بار استغفار اور درود شریف سو بار پڑھے تو جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اسے مل جائے گا۔ (راحت المحبین ۔۱۵)

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان المبارک کی فضیلت کے متعلق بیان فرمایا کہ رمضان المبارک بڑی بزرگی والا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ابلیس کو قید کر دیا جاتا ہے تاکہ مسلمان اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں اور رحمت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ مبارک میں دن اور ہر رات ہر آدمی کے لیے آسمان سے فرشتے رحمت کے تھال لے کر نازل ہوتے ہیں حکم ہوتا ہے کہ افطاری کے وقت ان کے سر پر قربان کریں۔ (راحت القلوب ۶۲)

فضائل رمضان المبارک:۔

روزہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک سر (راز) ہے۔ بندہ جو بھی طاعت کرتا ہے

Marfat.com

ہر طاعت کا بدلہ مقرر ہے۔ روزے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (راحت القلوب ۴۵)

فرمایا: اس مہینہ کے تین عشرے ہیں۔ ہر عشرے کے لحاظ سے تین نام ہیں: پہلے عشرے کو عشرہ رحمت کہتے ہیں، دوسرے عشرے کو عشرہ مغفرت اور تیسرے عشرے کو عشرہ آزادی کہتے ہیں۔ پہلے عشرے میں دوزخ کی آگ بند کر دی جاتی ہے۔ اس میں رحمت ہی رحمت ہے۔ بندوں پر آسمان سے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے عشرے میں سب کو بخشش سے نوازا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے کوئی ایسا لمحہ نہیں کہ جس میں لاکھوں مسلمانوں کو نہ بخشا جائے۔ یعنی ہر لمحہ میں لاکھوں مسلمانوں کی بخشش کی جاتی ہے اور تیسرے عشرے میں تمام مسلمان روزہ داروں کو دوزخ کی آگ سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

(راحت القلوب ۴۵)

آمد رمضان پر خوشی کا اظہار:۔

فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کی آمد پر خوشی کا اظہار کرے اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی ناخوش اور غمگین نہ کرے گا۔ اس کے رزق میں نیکی اور برکت عطا فرماتا ہے اور جو شخص رمضان المبارک کے جاتے وقت غمگین ہو اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہاں کی خوشیوں سے نوازتا ہے اور کبھی بھی غمگینی سے ہمکنار نہیں کرتا۔ (راحت القلوب ۴۵)

رمضان المبارک کے روزے کا ثواب:۔

ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے ہزار سال کا ثواب نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اتنے ہی گناہ دور کیے جاتے ہیں۔ (راحت القلوب ۴۵)

شب قدر کی فضیلت:۔

فرمایا: شب قدر جو کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ مبارک میں ہے کسی مرد کو بھی اس رات سے غفلت نہیں کرنی چاہئے تا کہ اس مبارک رات کی سعادت سے محروم نہ رہ جائے۔

(راحت القلوب ۴۵)

Marfat.com

ہر شب شب قدر:-

مردان مغنی کے لیے سال کی تمام راتیں ہی شب قدر ہیں اور ہر رات میں شب قدر کی نعمت پائی جاتی ہے۔ ایسے لوگ شب قدر کی دولت ضرور حاصل کر لیتے ہیں۔ (راحت القلوب ۴۵)

حکایت:-

یہ نوافل بیان کرنے کے بعد بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ الاسلام شیخ سعد الدین حمویہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کی کیا حالت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ ہر ساعت کے بدلے میں مجھے اسی انداز کے مطابق ثواب سے نوازا ہے لیکن جو دو رکعت نماز ذی الحج شریف کے عشرے میں ادا کیا کرتا تھا اس کا ثواب اتنا ملا کہ اس ثواب کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ (راحت القلوب ۲۹)

ذی الحجہ شریف میں جمعرات اور جمعہ کے دن چھ نفل:-

ذی الحجہ شریف کے پہلے عشرے میں جو جمعۃ المبارک اور جمعرات کا دن آتا ہے اس میں چھ نفل اس طرح ادا کرنا کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ سلام کے بعد یہ کلمات پڑھے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْـمَـلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ تو اللہ تعالیٰ اتنا ثواب عطا فرماتا ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔

ایام حج میں سورۃ فجر کی تلاوت:-

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس سرہ العزیز کے اوراد میں لکھا ہوا دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ذی الحج شریف کے دنوں میں سورۃ فجر کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (راحت القلوب ۲۹)

حکایت:-

سورۃ الفجر کے متعلق بیان کرنے کے بعد بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حکایت بیان کی کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو خواب میں ہی ان

Marfat.com

سے موت اور منکر نکیر کا حال پوچھا۔خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ سب کچھ آسان ہوگیا جب مجھے عرش کے نیچے لے گئے تو میں نے سر سجدے میں رکھ دیا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ معین الدین! سر اٹھالو۔میں نے سر اٹھایا تو مجھے حکم ہوا کہ تم اتنے کیوں ڈر گئے؟ عرض کی یا اللہ! تیری صفت جباری اور صفت قہاری کے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے کام میں مشغول رہے ہم اس کے کام میں مشغول ہیں اور جس نے ذوالحجہ کے عشرے میں سورۃ فجر تلاوت کی اسے ڈر سے کیا واسطہ؟ جا! ہم نے تجھے بخش دیا اور تجھے اپنا واصل بنایا۔ (راحت القلوب ۴۹)

عرفہ کے دن چھ نفل :-

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عرفہ کے دن چھ نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ العصر ایک بار دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القریش ایک بار کا تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الکافرون ایک یار اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النصر ایک بار پڑھے۔ چار رکعت کے بعد سلام کہے۔ پھر دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین بار پڑھے۔اس نماز کا ثواب بیان کرنے کے لیے اگر ساری مخلوق بھی جمع ہو جائے تو پھر بھی ان نوافل کا ثواب بیان نہیں کر سکتی۔ (راحت القلوب ۴۹)

شب عرفہ کے دو نفل :-

جو شخص شب عرفہ کو دو نفل اس طریقہ کے مطابق ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد آیت الکرسی سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں ہزار حج کا ثواب لکھا جائے۔ (راحت القلوب ۴۹)

عرفہ کے روز چار نفل :-

جو شخص عرفہ کے دن چار نفل ظہر کے بعد اور عصر سے پہلے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پچاس بار پڑھے۔نماز سے فارغ ہو کر ہزار بار سورۃ اخلاص کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا اسے عطا ہوگا۔ (راحت القلوب ۷۰)

Marfat.com

عرفہ کے دن ورد خاص:-

عرفہ کے دن یہ کلمات سو بار پڑھے:

بِسْمِ اللهِ ۔ مَاشَآءَ اللهِ ۔ لَا مَوْتَ الْخَيْرِ اِلَّا الله ۔ بِسْمِ اللهِ مَا شَآءَ اللهِ الْخَيْرِ كلمه بيد الله بسم الله ۔ ماشآء الله لايصرف السوء الا الله ۔ بسم الله ماهنا من نغمة فمن الله ۔ (بہشت بہشت راحت القلوب ۶۲)

یکم ذوالحجہ شریف کو ۲ نفل پڑھنا:-

فرمایا: شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مبارکہ کے مطابق یوں لکھا ہوا ہے کہ یکم ذوالحجہ شریف کی رات میں جو شخص ۲ نفل اس طریقے سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ انعام کی تین آیت اور دوسری رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ کافرون (قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) ایک دفعہ تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں حج کرنے والوں جیسا ثواب لکھتا ہے۔

(راحت القلوب ۶۲ مجلس ۱۶)

حکایت:-

پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوافل کے متعلق ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ ایک فاسق اور بدکردار نوجوان فوت ہو گیا۔ اس کے حال پر لوگوں کو بہت افسوس ہوا کہ تنگ و تاریک قبر میں اس کا کیا حال ہوگا۔ ایک نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جب لوگ مجھے قبر میں چھوڑ کر چلے گئے تو فرشتوں نے مجھے گرز کے ذریعے عذاب کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اسے چھوڑ دو۔ میں نے اسے بخش دیا ہے اور اسے بہشت میں جگہ عطا فرمائی ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ یا اللہ! یہ شخص تو بڑا بدکار تھا بڑا گنہگار تھا۔ اس نے ایسی کون سی نیکی کی ہے جس کی وجہ سے آپ نے بخشش سے نواز دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو وہ ٹھیک ہے۔ اس کی بخشش کا سبب بننے والی وہ نیکی ہے کہ یہ ہر سال ذوالحجہ کے مہینے کی پہلی رات کو دو نفل ادا کیا کرتا تھا۔ اس لیے میں نے اسے بخش دیا ہے۔ (راحت القلوب ۶۔ مجلس ۱۶)

Marfat.com

عشرہ ذوالحجہ شریف میں ۲ نفل روزانہ پڑھنا:۔

ذی الحج شریف کے عشرہ مبارکہ میں وتروں کے بعد اور سونے سے پہلے دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الکوثر اور اخلاص ایک ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا ثواب عطا فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس کا ثواب معلوم نہیں یعنی اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ یہ نوافل ادا کرنے والا مرنے سے پہلے ہی یعنی دنیا میں ہی اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا ہے۔ (راحت القلوب ۶۸)

دعا:۔

ورد وظائف میں سے بہترین وظیفہ دعا بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کے متعلق ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے فتاویٰ کبریٰ میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَیْسَ شَیْءٍ اَکْبَرُ عِنْدَ اللهِ مِنَ الدُّعَآءِ۔

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔'' (راحت القلوب ۶۵)

بِسْمِ اللهِ ۔ مَاشَآءَ اللهُ ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عرفہ کے دن سورج غروب ہونے سے پیشتر ان کلمات کو سو بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کی منادی کراتا ہے کہ اے بندے تو نے مجھے خوش کیا ہے۔ اب جو چاہتا ہے مجھ سے مانگ۔ جو بندہ ان کلمات کو سوتے وقت یا بیدار ہوتے وقت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسے بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور وہ شیطان کے شر سے حفاظت میں رہتا ہے۔ (راحت القلوب ۷۰)

عید الاضحیٰ کی رات بارہ رکعت نفل:۔

فرمایا: عید الاضحیٰ کی رات میں بارہ رکعت نفل ادا کرنے کا حکم آیا ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص شریف پانچ بار پڑھے۔ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

Marfat.com

نمازعید الاضحیٰ کے بعد چار نفل:-

عید الاضحیٰ کے دن نماز اور خطبہ کے بعد چار نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد الم نشرح ایک بار، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد والمرسلات ایک بار، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ والضحیٰ ایک بار اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص ایک بار پڑھے۔ (راحت القلوب ا۔)

نمازعید الاضحیٰ کے بعد ۲ نفل:-

فرمایا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں لکھا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عید الاضحیٰ کے بعد دو رکعت نفل اپنے گھر میں اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد والمرسلات پانچ بار پڑھے وہ حج، عمرہ اور حاجیوں کی دعا میں شامل ہوگا اور سمجھا جائے گا کہ اس نے طواف میں کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت دے گا۔ (راحت القلوب ا۔)

ذوالحجہ شریف کے آخری دن کی دعا:-

فرمایا: حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا دیکھا ہے کہ سال کے آخر اور ذوالحجہ کے آخری دن یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے پورا سال اپنی حفظ وامان میں رکھے گا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اللهم ما عملت من عمل فی هذه السنة مما نهيتنی عنه ولم ترضه ولم نسية ولم تنه وحملت عنی بعد قدرتك علی عقوبتی دعوتنی الی التوبة بعد حرا الی علیك اللهم انی فاستغفرك فيها يا غفور فاغفرلی وما عملت من عمل ترضاه عنی و عدتنی الثواب نتقلة منی ولا تقطع رجائی یا عظیم . الرجآء اللهم ارزقنی خير هذه السنسه وما فيها برحمتك يا ارحم الرحمين۔ (راحت القلوب ا۔)

ذی الحجہ کے آخر میں ۲ نفل:-

فرمایا: میرے بھائی بہاؤ الدین زکریا ملتانی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

Marfat.com

شخص ذوالحجہ کے مہینے کے آخر میں دو نفل اس طرح ادا کرے کہ سورۃ فاتحہ شریف کے بعد کچھ تھوڑا سا قرآن مجید پڑھے۔ نماز مکمل ہونے کے بعد یہ دعا سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔ (راحت القلوب ۷۶)

خوف قبر سے نجات:۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کے ڈر کے متعلق فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اگر تو اس کے مطابق عمل کرے تو پھر نہیں ڈرے گا۔ فرمایا: جو شخص جمعرات کو دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد سورۃ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ منکر نکیر سے امن میں رہے گا۔

(راحت القلوب ۷۷،۷۸)

حکایت:۔

شرح اولیاء میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ نوافل ادا کرنے کی عادت بنالی۔ جب وہ فوت ہوا تو خواب میں اس سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تو نے منکر ونکیر سے کیسے رہائی حاصل کی؟ اس نے جواب دیا کہ منکر نکیر نے مجھ سے آ کر پوچھا میں ان کے سوالوں کے جواب نہ دے سکا تو انہوں نے مجھے عذاب کرنا چاہا تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ میرے اس بندے کو عذاب نہ کرو کیونکہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔ پس منکر نکیر نے مجھے چھوڑ دیا۔ (راحت القلوب ۷۸)

عذاب قبر سے نجات کیلئے دو نفل:۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ تیرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو عذاب قبر سے چھڑائے۔ آپ نے جواب دیا: ہاں ہے جو شخص دو نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اذا زلزلت الارض پندرہ بار پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عذاب قبر سے رہا ہوگا۔ (راحت القلوب ۷۸)

عذاب قبر سے نجات کیلئے پانچ سورتوں کی تلاوت:۔

ایک دفعہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان پانچ سورتوں کو جو لکھ

Marfat.com

کر روزانہ تلاوت کیا کرے وہ عذاب قبر سے امن میں رہے گا وہ پانچ سورتیں یہ ہیں: ۱-مزمل، ۲-والشمس، ۳-والضحیٰ، ۴-واللیل، ۵-الم نشرح۔ (راحت القلوب ۷۸)

نماز تہجد:-

فرمایا: نماز تہجد رسول اللہ ﷺ پر فرض اور ہمارے حق میں سنت ہے۔ اس میں آٹھ رکعت سحر کے قریب ادا کی جاتی ہیں۔ ان میں قرآن مجید جتنا جانتا ہو پڑھے۔ البتہ قرأت دراز ہونی چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ قرأت دراز کیا کرتے تھے۔ (راحت القلوب)

حکایت:-

فرمایا: ایک بزرگ ابن شیخ قطب الدین بہت بڑے بزرگ تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ان سے نماز تہجد رہ گئی۔ آپ کو درد زانو کی تکلیف شروع ہوگئی۔ چھ دن اسی درد میں مبتلا رہے۔ آخر کار انہوں نے معلوم کرنا چاہا کہ مجھے یہ درد کیوں ہوا؟ آواز آئی۔ اے بزرگ! ایک دفعہ تو نے نماز تہجد فوت کر دی تھی اس وجہ سے تو اس تکلیف میں مبتلا ہوا ہے۔

(راحت القلوب ۵۔)

Marfat.com

باب 10

کلامِ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی شرح کے لیے الفقیر القادری ابو احمد غلام حسن اویسی کی تصنیف کردہ بہترین کتاب فیضان الفرید کا مطالعہ کیجیے۔ انشاء اللہ آپ پر واضح ہو جائے گا کہ اولیاء اللہ کا کلام قرآن وسنت کے مطابق ہوتا ہے آپ کے کلام کے متعلق جو کہیں ایک آدھ مقام پر چونکہ چنانچہ بحث ہے فضول ہے' آپ کے کلام میں موسیٰ نتھا ٹوت تھیں کی بہترین تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ آپ کی شان مبارکہ واضح ہوئی ہے جو عام سا مفہوم ہے وہ غلط ہے اس کا وہ مطلب نہیں جو پہلی ہی نظر میں دیکھنے سے سوچے سمجھے بغیر ذہن میں آتا ہے۔ اس شعر کی بہترین شرح کے لئے خصوصی مطالعہ کی ضرورت ہے کیونکہ اولیائے کرام کا کلام قرآن وسنت کے خلاف نہیں ہوتا ہے۔ ہاں بعض اوقات انسان وہ کلام نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے غلط مفہوم سمجھ لیتا ہے۔ پس ظاہری الفاظ دیکھے اسی کے مطابق مطلب سمجھ لیا۔ اولیائے کرام کو مقامِ ولایت حاصل ہی اس وقت ہوتا ہے جب وہ قرآن وسنت کے مطابق اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارتے ہیں۔ پھر یہ کیسے تصور کر لیا جائے کہ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کہا' حالانکہ اولیائے کرام کی شان میں رب کائنات کا ارشادِ گرامی ہے کہ **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون** ۔ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ تصور کر لینا ہاں یہ الگ بحث ہے کہ اللہ کے محبوب موت سے نہیں

Marfat.com

ڈرتے اگر موت سے ڈرتے ہوتے تو شہادت کی تڑپ کسی میں پیدا نہ ہوتی۔
بہر حال اس شعر کی شرح بھی بہترین انداز میں کی گئی ہے اور آپ کے کلام کی شرح قرآن وحدیث کے مطابق کی گئی ہے اس لئے آپ کے کلام کو سمجھنے کے لیے فیضان الفرید کا مطالعہ کیجئے نیز آپ کے کلام کو محض پڑھنا بھی مشکل ہے اس لیے فیضان الفرید میں اکثر مقامات پر اعراب لگا کر آپ کے کلام کو سمجھنا اور پڑھنا مزید آسان کر دیا گیا ہے۔ فقط: الفقیر القادری ابواحمد غلام حسن اویسی

جت دیہاڑے دھنوری ساہے لیے لکھائے
ملک جو کنکیں سنیندا منہ دکھالے آئے

جس روح نے اپنی حیات مستعار کے دن لکھائے ملک الموت جو ہم اپنے کانوں سے سنتے ہیں لکھے ہوئے وقت کے مطابق اپنا چہرہ آ کر دکھاتا ہے یعنی وقت پر ملاقات کرتا ہے۔

جند نمانی کڈھے ہڈاں کوں کڑکائے
ساہے لکھے نہ چلنی جندو کو سمجھائے

عاجز ولاچار جان ہڈیاں کڑکا کے نکال لی جائے گی۔ لکھے ہوئے وقت کے بعد سانس نہیں چلیں گے یعنی موت واقع ہو جائے گی اس لیے جان کو سمجھانا چاہئے۔

جند وہوٹی، مرن ور، لے جاسی پرنائے
آپن تھیں جول کے، کے گل لگے دھائے

جان دلہن کو موت کا دولہا شادی کر کے اپنے ساتھ لے جائے گا، اپنے ہی ہاتھوں سے یہ بندھن باندھ کر پھر کس کے گلے جا کے لگے گی۔

فریدا درویشی گاکھڑی چلاں دنیاں بھت
بنھ اٹھائی پوٹلی، کتھے ونجھاں گھت

اے فرید! درویشی کا دروازہ بڑا مشکل ہے میں دنیا کی چال چلوں تو جو گٹھڑی باندھ کر اٹھایا ہوا ہے اسے کہاں پھینکوں۔

Marfat.com

کجھ نہ بجھے، کجھ نہ سجھے، دنیا گجھی بھائے
سائیں میرے چنگا کیتا نہیں تاں منبھی وجھاں اے

کچھ بھی سوجھتا نہیں یعنی کوئی بھی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ دنیا ایک سمجھ نہ آنے والی آگ ہے، دنیا گجھی آگ ہے، میرے پیرومرشد نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا کہ مجھے راہ حق پر چلایا ورنہ میں بھی عام لوگوں کی طرح دنیا کی آگ میں جل جاتا۔

فریدا جے جاناں تل تھوڑے، سنبھل بک بھریں
جے جاناں شوہ نڈھڑا تاں تھوڑا مان کریں

اے فرید! اگر تو جانتا ہے کہ تل کم ہیں تو سنبھل کر دونوں ہاتھوں میں اٹھانا یعنی اے فرید تو جانتا ہے کہ زندگی کم ہے بے اختیاری ہے یہاں سنبھل سنبھل کر راہ حق کے مطابق زندگی گزار لے اگر تجھے معلوم ہے کہ شوہ نڈھا ہے تو پھر تجھے مان کم کرنا چاہیے۔ اپنی زندگی اور دنیوی جاہ وجلال کے کہیں نشے میں نہ آ جانا کہ اپنے مالک کو ناراض کر بیٹھے سنبھل سنبھل کر چلنا۔

بندیاں جہان اتے کریں نہ گمان اوئے
سدا نہئیوں رہنا ای ایتھے کسے انسان اوئے

....

فریدا جے جاناں لڑ چھجنا پیندی پائیں گنڈھ
تیں جے وڈھے ناہیں کو سبھ جگ ڈٹھا ھنڈھ

اے فرید! اگر تجھے معلوم ہے کہ تیرا کپڑا پھٹ جائے گا تو اسے مضبوطی سے گنڈھ دے لے یعنی اے فرید! جب تو جانتا ہے کہ جو بنا ہے اس نے ٹوٹنا ہے، جو آیا ہے اس نے جانا ہے، جسے زندگی ملے اس نے مرنا ہے تو ایک نہ ایک دن تیرے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا۔ تو اپنے جسم اور روح کے سنگ ٹوٹنے کا انتظام آج کر لے کہ اللہ جس کے ہاتھ میں سب کائنات کا انتظام ہے وہ سب سے بڑا ہے۔ اس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا تو پوری دنیا دیکھ لی ہے۔ اس لیے اس کا مطیع وفرمانبردار بن جا۔

Marfat.com

فریدا جے توں عقل لطیف ہیں کالے لکھ نہ لیکھ
آپنڑے گریوان میں سرنیواں کر کے ویکھ

اے فرید! اگر تجھے عقل لطیف حاصل ہے تو پھر سیاہ کاریوں سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ نہ کر۔ اپنے گریبان میں جھانک کر اپنی حقیقت سے آگاہی حاصل کر۔ تاکہ کل تجھے پچھتانا نہ پڑے۔

فریدا جے تیں مارن مکیاں، تنہاں نہ ماریں گھم
آپنڑے گھر جائیے پیر تنہاں دے چم

اے فرید! جو لوگ تجھے ظلم و ستم کا نشانہ بھی بنائیں تو تو ان کا مقابلہ نہ کر بلکہ صبر اختیار کر بلکہ ان سے بدلہ لینے کی بجائے ان کی ہدایت کے لیے بارگاہِ حق سے دعائیں کر۔ صبر کا بڑا مقام ہے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔

ویکھ فریدا جو تھیا، داڑھی ہوئی بھور
اگا نیڑے آیا، پچھا رہیا دور

اے فرید! تو دیکھ لے جو کچھ ہو چکا ہے تو نے بچپن دیکھا، جوانی مستانی کے ایام دیکھے اور اب بڑھاپے کو پہنچ چکا ہے۔ تیری داڑھی بھی سفید ہو چکی ہے اب موت کا وقت نزدیک آ گیا ہے۔ پیدائش کا وقت بہت دور چلا گیا یعنی زندگی کافی گزار چکا ہے۔

ویکھ فریدا جو تھیا سکر ہوئی وس
سائیں باجھوں آپنے، ویدن کہیئے کس

اے فرید! حالات اب بدل چکے ہیں ان میں غور و فکر کر۔ جب تو پیدا ہوا تھا تو تیرا وجود گناہوں کی گندگی سے پاک تھا۔ گویا شکر جیسا میٹھا تھا۔ اب وہی تیرا وجود بدکاریوں کی وجہ سے چڑھ کر زہر بن چکا ہے۔ اب زندگی گھٹ رہی ہے بلکہ موت کی طرف بھاگا جا رہا ہوں یہ ــــ اس روگ کا علاج سوائے وحدہٗ لاشریک کے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اس وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کس کے سامنے اپنی اس مصیبت کا اظہار کروں۔ کسی سے بھی نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا راستہ کسی وقت بھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

Marfat.com

آپناں لایا پرم نہ لاگے جو لوچے سبھ کوئے
ایہہ پرم پیالہ خصم کا، جس بھاوے تس دئے

محبت اپنے لگانے سے نہیں لگتی خواہ سارا جہان ہی کوشش کرلے یہ کسی کی بھی جاگیر نہیں یہ محبت خصم (محبوب مراد اللہ تعالیٰ) کا جام ہے جو اسے اچھا لگتا ہے یہ محبت والا جام وہ اسے عطا فرماتا ہے۔

فریدا تھیو پور ہی دبھ
جے سائیں لوڑے سبھ

اے فرید! اگر تو اپنے خالق و مالک سے محبت کرتا ہے تو پھر اپنی میں کا پیالہ توڑ کر فخر و غرور کی جاگیر کو خیر باد کہہ کر راستے میں اگی ہوئی دبھ کی مانند بن جا کہ لاکھ کوئی اسے لتھاڑتا پھرے وہ سی بھی نہیں کرتی اور اس راستے سے بھی نہیں ہٹتی۔ اس کی آکڑ مغروری اور تکبر ختم ہو جاتا ہے تو بھی اسی کی طرح مغروری اور تکبر ختم کرلے۔ اس کی نرماہٹ دیکھ کر پھریوں مسجد میں نمازیوں کے پاؤں تلے بچھا دیتے ہیں اسی طرح اگر انسان فخر و غرور اور تکبر کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کرلے گا، عاجزی اور حلیمی کی صفت اپنا لے گا تو پھر خالق و مالک کا قرب پائے گا۔

فریدا خاک نہ نندیئے، خاکوں جیڈ نہ کو
جیوندیاں پیراں تلے، مویاں اپر ہوئے

اے فرید! مٹی کو برا نہیں کہنا چاہئے کیونکہ مٹی جیسا عظمتوں والا کوئی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ زندہ انسان کے پاؤں تلے ہوتی ہے اور فوت ہونے کے بعد یہی مٹی انسان کی لاش کو چھپا لیتی ہے۔ اسے بے حرمتی سے بچا لیتی ہے یا اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ جسے ہم ساری زندگی لتھاڑتے رہتے ہیں وہی مٹی پھر بھی ہم پر احسان کرتی ہے کہ ہمارے ہی عیوب ہمارے جیسے انسانوں سے چھپا لیتی ہے۔

فریدا جاں لب تاں نیو کہہ کیا، لب تاں کوڑا نیوہہ
کچرک جھت لنگایئے چھپر تٹے مینہہ

اے فرید! جہاں لوبھ یعنی طمع اور حرص ہو وہاں سچی محبت کہاں ہو سکتی ہے یعنی لالچ اور طمع

Marfat.com

ہوتو سچی محبت نہیں ہو سکتی یہ محض دکھاوا اور دھوکہ ہوتا ہے۔ٹوٹے ہوئے چھپر کے نیچے بندہ کب تلک بارش سے محفوظ رہ سکتا ہے یعنی ایسی حالت میں بندہ بارش سے محفوظ نہیں رہ سکتا بعینہ بندہ حرص وطمع کا شکار ہو کر محبت حاصل نہیں کر سکتا۔

فریدا جنگل جنگل بھویں، ون کنڈا موڑیہہ
وسی ربّ ای آلیئے جنگل کیا ڈھونڈیہہ

اے فرید! تو جنگلوں میں پیلو کے درخت اور کانٹے کیوں لتھاڑتا پھر رہا ہے اس طرح تو رب نہیں ملتا۔ رب کوئی تجھ سے دور تو نہیں ہے بلکہ رب تو تیرے ساتھ ہی ہے۔ اسے تلاش کرنا ہے تو اپنی ذات میں تلاش کر۔ جنگلوں میں تجھے کیا ملے گا۔

فریدا راتیں وڈیاں، دھکھ دھکھ اٹھن پاس
دھرگ تنہاں دا جیوناں، جنہاں وڈانی آس

اے فرید! راتیں بہت لمبی ہیں، سوتے سوتے جسم تھک جاتا ہے اس سونے کی تھکاوٹ کے سبب جسم درد کرنے لگتا ہے۔ ان کی زندگی پر لعنت ہے جو اوروں کی آس پر جیتے ہیں جو خود کچھ نہیں کرتے۔

فریدا میں بھلاوا پگ دا مت میلی ہو جائے
کھلا روح نہ جان دا سر بھی مٹی کھائے

اے فرید! ہمیں اس بات کا بھلاوہ لگا ہوا ہے یعنی حقیقت کو ہم بھولے ہوئے ہیں کہ ظاہری پگ یعنی پگڑی کے بارے میں تو کہتے ہیں کہ دیکھئے سنبھلنا کہیں دستار میلی نہ ہو جائے لوگ کیا کہیں گے ہماری دینوی شہرت، وڈیائی اور چودھراہٹ میں کہیں فرق نہ آ جائے مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ دیکھئے جس دستار کو ہم سنبھال رہے ہیں وہ تو ہمارے سر پہ ہے اور اس سر نے ہی ایک نہ ایک دن مٹی میں جانا ہے۔ صرف دستار کو بچاتے ہیں بچانے کا سامان کرتے ہیں کیوں نہ وہ سامان کریں جس سے سر اور پورے جسم کی حفاظت ہو۔

فریدا روٹی میری کاٹھ دی، لاون میری بھکھ
جنہاں کھاہدی چوپڑی گھنے سہن گے دکھ

Marfat.com

اے فرید! روٹی میری کاٹھ یعنی لکڑی کی ہے اور بھوک میرا روٹی کھانے کے لیے سالن ہے۔ جن لوگوں نے گھی لگی روٹی کھائی وہی زیادہ دکھ سہیں گے۔

رکھی سکھی کھائے کے ٹھڈا پانی پیؤ
فریدا ویکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائیں جیو

اے فرید! روکھی سوکھی جیسی بھی روٹی مل جائے وہی کھالیا کر اور ٹھنڈا پانی پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کر۔ کسی کی چوپڑی (گھی لگی روٹی) دیکھ کر اپنا جی نہ ترسانا۔

جوبن جاندیاں نہ ڈراں، جے شوہ پریت نہ جائے
فریدا کتی جوبن پربت بن سک گئے کملائے

مجھے جوبن یعنی حسن جوانی جانے کا کوئی خوف نہیں کیونکہ اس نے آخر جانا ہی ہے اسے ہمیشگی تو حاصل نہیں۔ ہاں محبوب کا پیار نہ جائے۔ اگر محبوب کا پیار قائم تو پھر خطرے والی کیا بات ہے۔ محبوب کی محبت قائم رہنی چاہیے۔ اے فرید کتنے حسین و جمیل محبوب کی محبت کے بغیر ہی خشک ہو کر کملا گئے کہ انہیں محبت حاصل ہی نہ ہوئی۔

فریدا چار گوائیاں ھنڈ کے، چار گوائیاں سم
لیکھا رب منگیا، توں آہو کیہڑے کم

اے فرید! کل زندگی تو آٹھ پہر ہے، اس میں سے چار پہر زندگی دنیا داری کے کام دھندوں میں ضائع کر دی اور بقیہ چار پہر محض سو سو غفلت میں گزار دی۔ جب اللہ تعالیٰ تجھ سے اس عطا کردہ زندگی کا حساب کتاب لے گا کہ تجھے دنیا میں کس لیے بھیجا تھا۔ اس وقت تو کیا جواب دے گا۔ وہ وقت آنے سے پہلے سنبھل جا۔

فریدا در درواجے جائیکے، کیو ڈٹھو گھڑیال
ایہہ ندوسا ماریئے، ہم دوساں دا کیا حال

اے فرید! تو اکثر دیکھتا ہے کہ گھڑیال کیسے دروازے، دروازے پر لے جا کر بجایا جاتا ہے۔ حالانکہ گھڑیال بے چارا بے قصور ہے اس کے باوجود کیسے مار کھا رہا ہے۔ ہم گنہگار ہیں ہمارا کیا حال ہوگا۔

Marfat.com

بڈھا ہو یا شیخ فرید، کمبن لگی دیہہ
جے سو ورھیاں جیوناں، بھی تن ہوسی کھیہہ

شیخ فرید اب بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس بڑھاپے کی وجہ سے اس کا جسم بھی اب کانپنے لگا ہے۔ اگر سو سال بھی زندہ رہے تو کیا ہو جائے گا۔ آخر مرنا تو ہے۔ موت کا ذائقہ تو چکھنا پڑے گا۔ موت کا ذائقہ چکھ کر مٹی ہو جانا ہے۔

فریدا کوٹھے منڈپ ماڑیاں، اسارد ے بھی گئے
کوڑا سودا کر گئے، گوریں جا پئے

اے فرید! مکان اور محل ماڑیاں تعمیر کرنے والے بھی اس جہان فانی کو چھوڑ کر یہاں سے موت کا دروازہ گزر کر اگلے جہان چلے گئے۔ وہ یہاں سے جانے سے قبل جھوٹا سودا کر کے قبروں کو سدھارے۔ ان کے چلے جانے کے بعد اب ان کے محل ماڑیوں کا بھی برا حال ہے۔

اجڑے نیں محل تے سنجیاں نے گلیاں
جدوں دیاں مالکاں نے قبراں جا ملیاں
ہوئیں تیری یاد وچہ مٹی دا نشان اوئے
سدا نہیوں رہنا ای اتھے کے انسان اوئے

فریدا، کند مصلا صوف گل، دل کاتی، گڑ بات
باہر دسے چاننا، دل اندھیری رات

اے فرید! کندھوں پر مصلی جائے نماز، گلے میں گودڑی یا کفنی، دل سیاہ اور باتیں میٹھی یہ تو نے کیسا بہروپ بنا رکھا ہے۔ باہر سے روشنی ہی روشنی نظر آتی ہے یعنی ظاہر تیرا بڑا اچھا ہے باطنی طور پر تیرے دل میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ ایسے فریبی کا ظاہر بڑا خوبصورت ہوتا ہے مگر اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا شوق بالکل ہی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

فریدا رتی رت نہ نکلے، جے تن چیرے کوئے
جو تن رتے رب سیوں تن تن رت نہ ہوئے

اے فرید! اگر کوئی ہمارے جسم کو چیر دے تو اس میں سے رتی بھر بھی خون نہیں نکلے گا۔ جو جسم رب کائنات کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں ان کے اجسام ظاہر خون کے محتاج نہیں ہوتے۔ ان کے جسم میں خون نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والوں کے اجسام ہجر و فراق کی آگ میں جل چکے ہوتے ہیں اس لیے ان کے جسموں میں خون کہاں؟

فریدا سر پلیا، داڑھی پلی، مچھاں بھی پلیاں
رے من گہلے باولے مانیں کیا رلیاں

اے فرید! اب تو تیرے سر کے بال بھی سفید ہو چکے ہیں، داڑھی بھی سفید ہو گئی ہے اور مونچھیں بھی سفید ہو چکی ہیں۔ یہ تمام نشانیاں تجھے بتا رہی ہیں متنبہ کر رہی ہیں اور خبردار غافل انسان اب تو بوڑھا ہو چکا ہے موت کا وقت قریب ہے اب سنبھل جا مگر تو ابھی تک غفلت سے باز نہیں آ رہا۔ ابھی تک تو غفلت کا شکار ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ رنگ رلیوں میں مصروف ہو کر خوشیاں کر رہا ہے۔

فریدا کوٹھے منڈپ ماڑیاں، ایت نہ لائیے چت
مٹی پئی اتولوی کوئی نہ ہوسی مت

اے فرید! ان مکانوں، محلات اور ماڑیوں پر دل نہ لگانا۔ خدارا سنبھل جا یہ تو تجھے غافل کر دیں گی یہ تو محض مٹی کے ڈھیر ہیں۔ محض دھوکہ ہیں ان سے بچ جا۔ ان ان تولے مٹی کے ڈھیروں کی کوئی وقعت نہیں۔ ان سے آخرت میں کوئی نفع حاصل نہیں ہوگا۔

فریدا منڈپ مال نہ لائیے، مرگستان چت دھرناں
سوئی جائے سنبھال جتھے ہے توں ونجھناں

اے فرید! محلات اور مال و دولت کے ساتھ دل نہ لگانا بلکہ قبرستان کی طرف توجہ کر، اسی جگہ کو سنبھال جہاں تو نے جانا ہے۔

Marfat.com

فریدا جنیں کمیں گن ناھیں تے کمڑے وسار
مت شرمندہ تھی وہیں سائیں دے دربار

اے فرید! جن کاموں میں بھلائی نہیں ہے ان کاموں کو بھلا دے کیونکہ ایسے کاموں کو یاد رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کاموں کی وجہ سے تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرمندہ ہونا پڑے۔

فریدا کالے مینڈے کپڑے، کالا مینڈا اویس
گنہی بھریا میں پھراں، لوک کہن درویش

اے فرید! میرا ظاہری لباس بھی سیاہ رنگ کا ہے اور میرا اندرون بھی گناہوں سے بریز ہو کر سیاہ ہو چکا ہے۔ میں تو گناہوں سے بھرا ہوا پھرتا ہوں مگر اس کے باوجود لوگ مجھے درویش کہتے ہیں۔ حالانکہ میرے جیسا گنہگار، سیاہ کار کب درویش ہو سکتا ہے۔ دیکھئے بابا فرید ؒ کا مقام ملاحظہ فرمایئے اور ان کی عاجزی کے رنگ کو بھی ملاحظہ فرمایئے۔ ایک ہم ہیں کہ بچے بچے بھی نہیں، گناہوں کی آلودگی سے برا حال ہے۔ اس کے باوجود ہم اپنے آپ کو درویش، بزرگ اور نہ جانے کیا کیا القابات کہلانا پسند کرتے ہیں۔

فریدا بھنی گھڑی سوہسنوی ٹٹی ناگرلج
جو سجن بھوئیں بھار تھیئے سے کیو آنو اج

اے فرید! خوبصورت گھڑی ٹوٹ گئی اور عمر کی لمبی رسی بھی ٹوٹ گئی ہے جن دوستوں کی زندگی کا اختتام ہو گیا وہ کتنی زمین کے وزن کے نیچے دفن کر دیئے گئے ہیں وہ آج دوبارہ اس زمین پر کیسے آ سکتے ہیں۔

فریدا بے نماز کتیا ایہ نہ بھلی ریت
کدہی چل نہ آیا، پنجے وقت مسیت

بابا فرید گنج شکر ؒ بے نمازی کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے بے نماز کتے یہ تیرا طریقہ اچھا نہیں ہے کہ تو کبھی بھی پانچ وقت نماز کی ادائیگی کے لیے چل کر مسجد نہیں آیا۔

Marfat.com

اٹھ فریدا وضو ساز، صبح نماز گزار
جو سر سائیں نہ نیویں، سو سر کپ اتار

اے فرید! نمازِ فجر کا وقت ہو گیا ہے۔ اٹھ وضو کر لے اور نماز فجر ادا کر لے۔ جو سر اپنے خالق و مالک کے حضور سجدہ ریز نہیں وہ سر کاٹ کر پھینک دے کیونکہ وہ سر جسم پر رہنے کے لائق نہیں ہے۔ اپنے مالک و خالق کے حضور سجدہ ریز نہ ہونے والا سر مغرور اور متکبر ہے ایسا سر کاٹ دینے کے لائق نہیں۔

جو سر سائیں نہ نیویں، سو سر کیجئے کائے
کنیں ہیٹھ جلایئے، بال سندے تھائے

جو سر اپنے خالق و مالک کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوتا اس سر کو اپنے جسم کے ساتھ رکھ کر کیا کرے گا ایسے سر کو ایندھن کے طور پر ہانڈی پکانے کے لیے استعمال کرنا چاہئے تاکہ ایسے مغرور سر کو مغروری کی سزا ملے۔

اس دن آکڑتے مغروری، نکل جاوے گی تیری
جس دن کیہا محمد سرور ایہہ نئیں امت میری

....

فریدا میں میدان کر، ٹوئیے ٹبے لاہ
اگے مول نہ آوسی، دوزخ سندی بھاہ

اے فرید! میں کو مار کر صاف شفاف میدان کر دے، اپنے وجود سے فخر و تکبر اور غرور کے بت کو پاش پاش کر دے۔ اپنے وجود سے تکبر کی وجہ سے پیدا ہونے والی اونچ نیچ سب ختم کر کے صفائی کر دے۔ اگر ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو نار جہنم سے تو محفوظ ہو جائے گا۔

فریدا برے دا بھلا کر، غصہ من نہ ھنڈائے
وہی روگ نہ لگ ای پلے سبھ کجھ پائے

مثل مشہور ہے کہ کر بھلا سو ہو بھلا انت بھلے دا بھلا۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں بیان

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ اے فرید! ہر کسی کے ساتھ اچھا سلوک کر حتیٰ کہ برے کے ساتھ بھی برائی کے ساتھ پیش آنے کی بجائے بھلائی کے ساتھ پیش آ۔ برے کے ساتھ بھی بھلا کر، برے کی برائی کی وجہ سے تیرے وجود میں جو قہر و غضب کی لہر پیدا ہوا سے ختم کر دے۔ غصہ دل میں نہ رکھ اگر تو ہر کسی کے ساتھ بھلا کرے گا اور وجود میں غصہ نہیں رکھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ تجھے کبھی کسی قسم کی تکلیف سے دوچار نہ ہونا پڑے گا بلکہ اس کے بدلے تجھے اجر عظیم سے نوازا جائے گا۔

فریدا پنتھ برا ہونی، دنی سہا وا باغ
نوبت وجی صبح سے چلن کا کر کاج

اے فرید! جماعت مہمان کی طرح ہے دنیا میں جو کوئی بھی آیا ہے مثل مہمان ہے۔ جیسے مہمان بیٹھ نہیں جاتا، چند لمحات بعد یا ایک دو دن بعد اسے گھر واپس جانا ہی ہوتا ہے۔ یہی حال اس دنیا میں آنے والے ہر شخص کا ہے۔ جو پیدا ہوا ہے اس نے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ کی صدائے حق پر بھی لبیک کہنی ہے۔ فجر کا نقارہ بج چکا ہے یعنی تمہاری زندگی کی فجر کا ہر ایک وہم ہوگیا کہ فلاں فلاں کے گھر پیدا ہوا تجھے زندگی عطا ہو چکی ہے تو اب یہاں سے جانے کی باری ہے۔ اپنی باری آنے پر تو نے جانا ہے۔ اس لیے جہان فانی سے رخصتی کی تیاری کر لے، اگر تیاری نہ بھی کی تو تجھے ہر حال میں جانا پڑے گا۔ کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے:

وڈے وڈے راجیاں نوں موت نے نہیں چھوڑیا
جیہڑا اتے دل آیا اوہو پھل توڑیا
ہرے بھرے باغ کئی ہوگئے ویران اوئے
سدا نہیوں رہنا اتھے کسے انسان اوئے

فریدا ات کھوری، ونڈیئے، ستیاں ملے نہ بھاؤ
جہاں نین نیندرا وے، تنہاں ملن کو آؤ

اے فرید! راتوں میں کستوری تقسیم ہوتی ہے خصوصاً پچھلی رات تہجد کے وقت تو خالق

Marfat.com

کائنات کا خصوصی اعلان ہوتا ہے اور خصوصی انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ سوئے ہوئے لوگوں کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ جاگتے ہوئے بھی جو لوگ غافل ہوتے ہیں، غفلت میں مستغرق لوگ بھی انعامات ربانیہ سے محروم رہتے ہیں۔

فریدا میں جانیاں، دکھ مجھ کوں، دکھ سبھائے جگ
اچے چڑھ کے ویکھیا، تاں گھر گھر ایہا اگ

اے فرید! میں تو سمجھا تھا کہ شاید اس جہان میں صرف میں ہی دکھی ہوں مگر جب اوپر چڑھ کر دیکھا! غور کیا تو معلوم ہوا کہ صرف میں ہی دکھی نہیں بلکہ سارا جہان ہی دکھی ہے، سکھی کوئی بھی نہیں۔ مجھے ہر گھر میں دکھوں کی آگ نظر آئی۔

فریدا بھوم رنگا ولی منجھو سولاں باغ
جو جن پیر نواز یا تنہاں آنچ نہ لاگ

اے فرید! یہ زمین بڑی رنگ برنگی ہے۔ اس میں باغ بھی ہیں کہ جن میں پھولوں کی مہک اور بہار ہے اس کے ساتھ ساتھ باغ میں کانٹے بھی کافی ہیں مگر جن کے پیر و مرشد ہیں اور انہیں پیر و مرشد نے نوازا ہے انہیں کانٹوں سے کیا واسطہ؟ عام لوگ حرص و ہوس فخر و غرور اور لالچ وغیرہ کے کانٹوں سے گھائل ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں پر پیر و مرشد کی نظرِ کرم ہوتی ہے ان پر دنیوی کانٹے اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

کندھی ویہن نہ ڈھاہ، توں وی لیکھا دیورے
جدھر رب رضائے، ویہن تداون رو کرے

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تمثیلاً بیان فرما رہے ہیں کہ ارے اپنے آپ کو دولت کے بل بوتے پر بڑی شانوں والا تصور کرنے والے، مال و اسباب کی مستی میں گم، اونچے اونچے محلات میں بسنے والے دریا کی طرح اپنے اردگرد یعنی اپنے اردگرد بسنے والی غریبوں کو تکلیف نہ دے۔ جو بھی کسی کو دکھ یا تکلیف پہنچائے گا اس کا حساب دینا پڑے گا۔ جو رب کی رضا ہے اسی پر راضی رہ۔ رب کائنات کی رضا والے امور سے اپنی حیات مستعار کے لمحات کو سجا لے۔

Marfat.com

کانگا کرنگ ڈھنڈولیاں، سگلا کھایا ماس
ایہ دوے نیناں مت چھوہو پر ویکھن دی آس

ارے کوے! میرے جسم کے پنجر سے گوشت تلاش کرنے والے، میرے پنجر سے گوشت تلاش کر کر کے سارا گوشت کھا لے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ ہاں ایک بات یاد رکھنا مجھ پر یہ احسان ضرور کرنا کہ میری آنکھوں کو نہ چھیڑنا کیونکہ ان آنکھوں سے محبوب حقیقی کی زیارت کا شرف حاصل ہونے کی مجھے امید ہے۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرا محبوب حقیقی مجھے اپنے جلوۂ حق سے ضرور سرفراز فرمائے گا۔

کانگا چونڈ نہ پنجرا، بسے تو ڈر جائے
جت پنجرے میرا شوہ وسے، ماس نہ تدوں کھائے

اے کوے! میرے جسم سے اس طرح تو گوشت چونڈ چونڈ کر نہ کھا، اس جسم میں بسنے والے سے تو ڈر۔ اس جسم میں تو اللہ تعالیٰ کا پیار بسا ہوا ہے۔ اس مبارک شعر سے عبرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے کہ جن اجسام میں اللہ تعالیٰ کا پیار بسا ہوا ہوتا ہے ہم میں سے اکثر اسی سے دغا فریب کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں، چغلی کھاتے ہیں، ظلم وستم کرتے ہیں۔ ایسے اللہ والوں کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ اس لیے ایسے امور سے ہر ممکن بچنے کی سعی کرنی چاہئے۔

فریدا گور نمانی سد کرے نگھریا گھر آؤ
سر پر میں تے آوناں، مرنوں نہ ڈر آؤ

اے فرید! تجھے تیری عاجز قبر بلاتی ہے کہ اے وہ شخص کہ جس کا کوئی بھی گھر نہیں تو کیوں گھبراتا ہے، تو میرے پاس آ۔ تو نے ہر حال میں میرے پاس تو آنا ہی ہے، میرے پاس آنے سے کیوں گھبراتا ہے؟ تو میرے پاس آنے سے نہ گھبرا اللہ کی یاد میں تو ہر وقت مصروف رہ۔ اگر تو اسے ہو جو دنیا کو ہی سب کچھ سمجھا بیٹھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور جا پڑا۔ تجھے کیا ڈر ہے۔

آپ سنواریں میں ملاں، میں ملیاں سکھ ہوئے
فریدا جے توں میرا ہو رہویں سبھ جگ تیرا ہوئے

Marfat.com

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی بیان فرمایا ہے کہ اے انسان اگر تو اپنے آپ کو سنوار لے، اپنی زندگی کو احکام قرآن و سنت سے سجا لے تو ارے انسان، اگر تو میرا ہو جائے تو اس جہان میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ تیرا ہو جائے گا۔ تو میرا حکم مانے گا تو دنیا کی ہر شے تیری فرمانبردار ہو جائے گی۔

علامہ اقبال نے بھی اسی مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے:

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہان چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی شان میں کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

بن گئے غلام جیہڑے شاہ ابرار دے
ویکھ لے نظارے اوہناں پروردگار دے

فریدا محل ایہہ سکھن رہ گئے واسا آیا تل
گوراں سے نمانیاں بہس روحاں مل

اے فرید! محل مالکوں کے مرنے کی وجہ سے خالی رہ گئے ہیں، محل عاجزوں کی روحوں والے سینکڑوں عاجز روحوں نے سنسان قبروں میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔

فریدا موتے دا بناں اینویں دسے جیوں دریا دی ڈھاہ
اگے دوزخ پیاسن ہول پوے گھاہ

اے فرید! موت کا کنارہ اسی طرح نظر آتا ہے جیسے دریا کی روانی اور تیزی اپنے جوبن پر ہے ہر طرف سے دریا ہر چیز گراتا ہوا بڑھتا جارہا ہے۔ سامنے دوزخ میں آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اس کی تپش پورے جوبن پر ہے اس کا شور سن کر دل میں اس کی ہیبت اور دہشت سے برا حال ہے۔ دل میں زخم پیدا ہو چکے ہیں کہ جس کا علاج بظاہر اس دنیا کے پاس کوئی نہیں۔

فریدا موتے دا بناں اینویں دسے جیوں دریا دی ڈھاہ
عمل جے کیتے دنی وچ سے درگاہ اگواہ

Marfat.com

اے فرید! اس دنیوی زندگی کے بعد موت اسی طرح کنارہ ہے جیسے دریا کو ڈھاہ لگی ہوئی ہے اگر اس دنیا میں صالح اعمال کیے تو پھر کوئی فکر کی بات نہیں کیونکہ وہی صالح اعمال اس شخص کے لیے اس ایمان کے گواہ بن جائیں گے۔ جو اس کی نجات کا سبب ہوں گے۔ بلکہ حق تعالیٰ سے انعامات کے حصول کا سبب بن جائیں گے اس لیے اس دنیا میں اعمال صالح اختیار کرنے والے کو بے چین اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

ملک الموت جد آوسی سبھ دروازے بھن
تناں پیاریاں بھائیاں، اگے دتا بنھ

جب موت کا پیغام لے کر ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام تمام دروازوں کو توڑ کر یعنی تمام رکاوٹیں ختم کر کے آئے گا تو تمام بھائی اس کے آگے باندھ دیں گے، تمام عزیز رشتے دار، دوست، احباب، سبھی ساتھ چھوڑ جائیں گے۔

جیہڑے کہندے سن مراں گے نال تیرے
اج اوھناں وی بازیاں ہاریاں نی

....

دیکھو بندہ چلیا، چونہوں جانیاں دے کندھ
فریدا عمل جے کیتے دنی وچ درگہ آئے کم

دیکھئے! جب بندے کی روح پرواز کر جاتی ہے جب بندہ مر جاتا ہے تو چار آدمی عزیز اقارب میں سے اسے چارپائی پر ڈال کر کندھوں پر اٹھا کر جنازہ کے لیے اور بعد جنازہ قبر میں دفن کرنے کے لیے لے چلتے ہیں۔ اسے دیکھئے! اے فرید! یاد رکھ! یہ وقت ہر ایک پر آنا ہے جس نے دنیا میں اچھے اعمال کیے ہوں گے تو اسے ان اعمال کی قدر کا علم اس وقت ہوگا جب اسے بارگاہ حق سے انعامات سے نوازا جائے گا۔

فریدا ہوں بلہاری تن پنکھیاں، جنگل جہاں واس
کنکر چگن تھل وسن رب نہ چھوڑن پاس

Marfat.com

اے فرید! ان پرندوں کے قربان جاؤں جو جنگلوں میں بستے ہیں۔ کنکر اور روڑے وغیرہ کھا کر گزارہ کرتے ہیں اور پھر بھی حق تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مست رہتے ہیں۔ ایک انسان ہیں کہ انہیں دنیا جہان کی نعمتوں سے بھی نوازا گیا ہے مگر حق تعالیٰ کی یاد سے غافل ہیں۔

فریدا تنہاں مکھ ڈراونے جناں وساریو ناؤں
اتھے دکھ گھنیریاں اگے ٹھور نہ تھاؤں

اے فرید! ان لوگوں کے چہرے ڈراونے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو گئے۔ ان غافلوں کے لیے آخرت میں بھی کوئی ٹھکانہ نہیں بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جو ٹھکانہ ہے اس سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔

فریدا پچھلی رات نہ جاگئیو، جیوندڑو مویو
جے تیں رب وساریاں تاں رب نہ وساریو

اے فرید! اگر تو پچھلی رات تہجد کے وقت نہ جاگا تو یوں سمجھ لے جیسے تو زندہ نہیں بلکہ مر گیا ہے اگر تو رب سے غافل ہو گیا ہے۔ یہ غفلت تیری اپنی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے نہیں بھلا دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی مہربانی ہے دیکھ تو نے اپنے حسن جوانی یا دھن دولت یا کسی اور وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھ سے حسن جوانی، دھن دولت وغیرہ تجھ سے چھین نہیں لیے بلکہ وہ سب کچھ پہلے کی طرح ہی تجھے میسر ہے۔ اس کے ان انعامات کو ملاحظہ فرما اس سے آئندہ کے لیے غافل نہ ہو اسی میں تیرا فائدہ ہے۔

فریدا دکھ سکھ اک کر، دل تے لاہ وکار
اللہ بھاوے سو بھلا، تاں لبھے یار

اے فرید! دکھ سکھ میں فرق نہ کر، یہ فرق اپنے دل سے نکال دے، ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو پھر تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ تجھے کوئی کمی نہ ہوگی۔

Marfat.com

صبر اندر صابری ، تن ایوے جالین
ہونز دیک خدائے دے بھیت نہ کسے دین

صابر صبر کرتے ہوئے اس طرح وقت گزارتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہونے کے باوجود اس راز کی ہوا بھی کسی کو نہیں لگنے دیتے۔ صابر بننا مشکل ضرور ہے مگر صابر کو حق تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے یہ اتنا بڑا انعام ہے کہ جس کا مقابلہ دنیا جہان کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔

بولیئے سچ دھرم، جھوٹ نہ بولیئے
جو گرو دسے واٹ مریدان جولیئے

سچ بولنا چاہیے، جھوٹ کبھی بھی نہیں بولنا چاہیے۔ پیرومرشد جو کچھ بتائے اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

جے جاناں مر جائے، گھم نہ آئیے
جھوٹھی دنیاں لگ نہ آپ ونجائیے

اگر اس دنیا سے مرنا ہے یہ بات درست ہے کہ ہم نے مر کر دوبارہ زندہ ہونا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حساب ہونا ہے تو پھر جھوٹی دنیا کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر اپنے آپ کو ضائع کیوں کریں۔ جھوٹی دنیا کے پیچھے لگ کے حق تعالیٰ سے غفلت اختیار کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

بولے شیخ فرید ، پیارے اللہ لگے
ایہ تن ہوسیں خاک نمانی گور گھرے

شیخ فرید نے کہا ہے کہ اے پیارے! اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہمہ وقت مصروف رہا کر کہ یہ جسم قبر میں عاجز خاک ہو جائے گا۔

(فائدہ) بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی خصوصیات زیر ترتیب کتاب تجلیات الفرید میں ملاحظہ کیجئے اور کلام کی مفصل شرح کے لئے الفقیر القادری ابو احمد غلام حسن اویسی کی تصنیف لطیف فیضان الفرید کا مطالعہ کیجئے۔ نیز پنجابی زبان میں مختصر شرح زیر ترتیب ہے۔ اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفقیر القادری ابو احمد غلام حسن اویسی)

Marfat.com

باب 11

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

اور

سجادہ نشین و خلفاء

Marfat.com

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری اور وصال:-

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بیماری اور وصال کے متعلق صاحب انوار الفرید نے بڑی تحقیق سے بڑے خوبصورت انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری اور انتقال:-

صاحب فوائد الفواد نے حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ترانوے سال کی ہوئی ہے۔

انتقال سے تقریباً آٹھ نو ماہ قبل جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء تیسری مرتبہ دہلی سے آپ کی خدمت میں اجودھن (پاک پتن شریف) حاضر ہوئے تو آپ نے ۲۵ جمادی الاول ۶۶۳ ھ کو اپنا لعاب دہن خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں ڈالا اور قرآن پاک حفظ کرنے کی وصیت فرمائی۔ شعبان ۶۶۳ ھ کی چاندرات کو فاتحہ پڑھ کر دعائے خیر کی کہ اللہ تعالیٰ نظام الدین محمد بدیونی کو مخلوق کے دروازوں پر نہ پھرائے۔ اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا:

دین و دنیا ترا دادہ اند۔ ایں جا ہمہ نیست برو ملک ہند بگیر نظر تو منت یعنی

یعنی دین و دنیا تجھ کو دیئے گئے ہیں۔ یہاں نیستی ہی نیستی ہے یعنی فنا ہے یہ سب کچھ یہیں نہیں ہے۔ جا اور ہندوستان کو قابو کر کہ میری بجائے تیرا ایک نظر کرنا ہی کافی ہے۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خلہ کی بیماری لاحق ہوئی۔

غیاث اللغات ص ۱۶۳ خلہ بفتح اول وثانی بمعنی تیغ کہ تیز و چیز۔ خلندہ باشد بمعنی چوب دراز کہ باکشتی را رانند و عضوے درد ے نیز آمدہ کہ چناں معلوم شود کہ کسی در عضو سوزن می خلاند

اس بیماری میں تمام جسم میں سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اسی شعبان میں آپ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ رمضان شروع ہو گیا۔ آپ نے چند روزے رکھے مگر غلبہ مرض کی وجہ سے چھ روزے قضا ہو گئے (فوائد الفواد ص ۵۲، ۵۳)

ایک دن رمضان میں خربوزہ لایا گیا اور اس کو تراش کر قاشیں آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ آپ نے ایک دو قاشیں تناول فرمائیں پھر ایک قاش اٹھائی اور اس کو حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کی طرف بڑھایا۔ آپ روزے سے تھے۔ آپ نے خیال کیا کہ

Marfat.com

دولت کسے نصیب ہوتی ہے کہ حضرت شیخ اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرمائیں میں اسے ضرور کھالوں گا اور کفارہ میں متصل دو ماہ کے روزے رکھوں گا۔ یہ خیال کر کے قاش لے لی اور چاہا کہ منہ میں رکھ لیں کہ ایک دم حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے فرمایا:

''خبردار ایسا نہ کرنا مجھے بیماری کی وجہ سے رخصت شرعی ہے۔ تم ایسا کیوں کرتے ہو۔ یہ میں نے تمہارے اعتقاد کی آزمائش کے لیے دی تھی۔'' کرمانی نے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی لکھا ہے۔

آن پر کالہ خربوزہ بمن دادی خواستم کہ این بخورم در دل کردم کہ خدمت شیخ شیوخ العالم بدست مبارک خود چیزے بمن دہد کجایابم نزدیک بود کہ بخورم و کفارت دو ماہ متصل روزہ دارم۔ فرمود نے مکن مرا رخصت شرعی است ترا نہ شاید کہ بخوری برائے آزمائش اعتقاد تو دادہ بودم (سیر الاولیاء ۳۳)

شوال ۶۶۳ھ میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی رخصت کر دیا۔ وداع کے وقت آپ بہت آبدیدہ ہوئے اور فرمانے لگے:

بظاہر از ما غائب و بباطن ما با یک جا خواہی بود (سیر الاولیاء ۳۳)

یعنی اگرچہ ظاہر میں تم مجھ سے دور ہو گے مگر باطناً اور معناً تم میرے پاس ہو گے۔

پھر فرمایا: ''جاؤ تم کو خدا کے سپرد کیا۔'' (سیر العارفین ۵۸)

ذی الحجہ ۶۶۳ھ کے اخیر دنوں میں شمسِ دبیر سنامی نے مولانا نظامی گنجوی کی یہ مثنوی آپ کو سنائی۔ جس کو سن کر آپ بے ہوش ہو گئے۔

جہاں چیست بگذر ز نیرنگ او!
رہائی بچنگ آر از جنگ او
مقیمے نہ بینی درین باغ کس
تماشا کند ہر یکے ہر نفس
درین چار سو ہیچ بیگانہ نیست
کہ کیسہ بر مرد خود کامہ نیست
درد ہر دم از نوبرے می رسد
یکے می رود دیگرے می رسد
جہاں گرچہ آرامگاہ خوش است

Marfat.com

شتابندہ زانعل در آتش است
دو در دارد این باغ آراستہ
درو بندزین ہردو بر خاستہ
درآ از درے باغ و بنگر تمام
ز دیگر درے باغ بیرون خرام
اگر زیرکی باگلے خو مگیر
کہ باشد بجا ماندنش ناگزیر
درین دم کہ داری بشادی بسیچ
کہ آئندہ در زیر پیچ است و پیچ
یکے را در آرد بہ ہنگامہ تیز
دگر راز ہنگامہ گوید کہ خیز
نظامی سبک بار یاراں شدند
تو ماندی بہ غم غمگساراں شدند

جب ہوش آیا تو شمس دبیر کو اپنا پیرہن عنایت فرمایا اور اس کے بعد تلاوت کلام اللہ میں مصروف ہو گئے۔ تکلیف کے باوجود نماز جماعت سے ادا کرتے اور اپنے اوراد و وظائف، نوافل ان کے اوقات میں پورے کرتے۔ یہاں تک کہ محرم ۶۶۴ھ کا چاند نظر آ گیا۔ مریدین، معتقدین ماہ نو کے سلام کو حاضر ہوئے آپ نے ان کو دعائیں دیں۔

یہاں یہ بات بیان کر دینی فائدہ سے خالی نہیں ہوگی کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ماہ نو کے سلام سے خوش ہوتے تھے اور ایسے لوگوں کو کچھ نہ کچھ ضرور عنایت فرماتے تھے جو حضرت کے سلام کو خالی ہاتھ آتے تھے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز فرمودے کہ ہر کہ نزدیک من آید چیزے می آرد اگر مسکین بیاید و چیزے نیارد ہم آمدہ را چیزے بدہ باید داد۔ (فوائد الفواد، ۲۰۰)

یعنی شیخ الاسلام حضرت فرید الدین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے پاس آتا ہے کوئی شے میرے لیے لاتا ہے۔ اگر کوئی مسکین آئے اور کچھ نہ لائے تو میرے لیے

Marfat.com

ضروری ہے کہ میں اس کو کچھ دوں۔

محرم ۶۶۴ھ شروع ہوا تو آپ کی عمر ۹۳ سال اور کچھ ماہ ہو گئی تھی۔ مرض کی شدت نے یہ حالت اختیار کر لی تھی کہ آپ کو گھڑی گھڑی بے ہوشی کے دورے ہونے لگے تھے۔ جب ہوش آتا تو سب سے پہلے یہ سوال کرتے کہ میں نے نماز ادا کر لی ہے؟ اور ہر نماز دو دو اور تین تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

محرم کی دو تاریخ کو سید محمد کرمانی دہلی سے اجودھن پہنچے اس وقت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجرہ میں تھے اور دروازہ بند تھا۔ صاحبزادگان اور مریدان حجرہ سے باہر آپ کی جانشینی کے متعلق سرگوشیاں کر رہے تھے۔ سید محمد کرمانی پہلے ان سب حضرات سے ملے اور آپ کی خیریت مزاج معلوم کی جب انہوں نے آپ کی حالت سنی تو بے قرار ہو گئے اور اندر جانے کے لیے آگے بڑھے تو صاحبزادگان نے کہا ''اس وقت اندر نہ جانا'' یہ سن کر سید محمد کرمانی رک گئے۔ مگر آخر ان سے ضبط نہ ہو سکا اور وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے اور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے آنکھیں کھولیں اور سید محمد کرمانی صاحب کو دیکھا تو پوچھا کہ سید کیا حال ہے۔ کب آئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور الحمد للہ اچھا ہوں اور ابھی حاضر ہوا ہوں۔ (سیر الاولیاء ۱۲۲ سید چگونہ کے رسیدی)

سید کرمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے چاہا کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا سلام و پیام عرض کروں مگر فوراً خیال آیا کہ پہلے ہی صاحبزادگان میرے اندر داخل ہونے پر ناراض ہوں گے جب میں حضرت کا ذکر کروں گا تو حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ضرور ان پر مرحمت فرمائیں گے اور اس بات سے صاحبزادگان بالکل ہی ناخوش ہو جائیں گے۔ اس لیے پہلے میں نے دیگر مشائخ اور علمائے دہلی کے سلام عرض کیے حضرت ان کو توجہ سے سنتے رہے۔ سب سے آخر میں میں نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا سلام عرض کیا۔ جیسے ہی حضرت نے ان کا نام سنا تو خوش ہو کر پوچھا:

''او چگونہ است خوش ہست ؟؟

سیر الاولیاء ص ۱۳۲ در باب سلطان المشائخ مرحمت فرمود و پرسید او چگونہ است خوش ہست۔

یعنی وہ کس طرح ہے خوش تو ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہر وقت آپ کے ذکر و فکر میں مشغول ہیں۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا:

Marfat.com

''ایں جامہ۔ مصلیٰ وعصے بدود ہید۔ (سیر الاولیاء ص ۱۳۲)

یعنی یہ جامہ مصلیٰ وعصیٰ ان کو پہنچا دینا۔ اب یہ سب چیزیں سید بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس امانت رکھوادو۔

صاحبزادگان کو جب یہ خبر ملی تو ان کو بہت غصہ آیا اور جب سید کرمانی رحمۃ اللہ علیہ باہر آئے تو وہ ان سے جھگڑنے لگے۔

برآشفتند وہر یکے بخصومت وعربدہ پیش آمدند کہ تو این چہ کردی مطلوب ما را بدیگرے دہانیدی۔ (سیر الاولیاء ص ۱۳۲)

کہ تم نے ایسے وقت جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیوں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا حق دوسروں کو دیدیا گیا اور یہ تم نے دلوایا ہے۔

سید محمد کرمانی نے کہا کہ مخدوم زادگان میں نے خصوصیت کے ساتھ مولانا نظام الدین محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر نہیں کیا۔ دہلی سے چلتے وقت بہت سے علماء اور مشائخ نے حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام عرض کیے تھے۔ آخر مجھے یہ امانت پہنچانی تھی۔

''من مخصوص ذکر ایشاں نہ کردم امانت سلام ہر یکے را از مشائخ دہلی میر سیدم در اثنائے آن ذکر الیشان نکردم چوں حق تعالےٰ عزوجل بکرم خویش یکے را بدہ باندازہ من باشد کہ مانع آن دولت باشم (سیر الاولیاء ص ۱۳۲)

یعنی میں نے مخصوص طریقہ سے ان کا ذکر نہیں کیا۔ امانت اسلام ہر ایک مشائخ دہلی میں نے پہنچائی تو کہیں ان کا ذکر کیوں نہ کرتا۔ جب حق تعالیٰ عزوجل اپنے کرم خاص سے کسی کو کچھ عطا فرمانے تو میں اس کی عطاوبخشش میں کیوں مانع ہوں۔

الغرض ۴ محرم الحرام ۶۶۴ھ کا دن حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سخت تکلیف میں گزارا مگر اس شدت کے باوجود آپ نے سب نمازیں جماعت سے ادا کیں اور اپنے اوراد ونوافل بھی پورے کئے پھر عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔

سیر الاولیاء ص ۸۹ نماز خفتن بجماعت بگذارید وبعد ازاں بے ہوش گشت

کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو پہلے یہ پوچھا کہ میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا ایک مرتبہ اور پڑھ لوں۔ یہ کہا اور نماز دوبارہ ادا کی اور پھر بے ہوش ہوگئے جب ہوش آیا تو فرمایا:

Marfat.com

نظام الدین محمد بدایونی در دہلی است وایں سخن ہم گفت کہ وقت رحلت
شیخ قطب الدین من نیز حاضر نہ بودم در ہانسی بودم (سیر الاولیاء ص ۸۷)

یعنی نظام الدین محمد بدایونی دہلی ہے پھر فرمایا ہاں میں بھی اپنے شیخ کے انتقال کے وقت ان کے پاس نہ تھا۔ بلکہ ہانسی میں تھا۔ پھر سوال کیا:

من نماز خفتن گذاردہ ام۔ گفتند دوبار گزاردہ اید۔ فرمود کہ
''یکبار دیگر بگذارم کہ داند چہ شود'' (سیر الاولیاء ص ۸۹)

یعنی میں نے عشاء کی نماز ادا کرلی ہے۔ کہا گیا کہ حضور دو مرتبہ ادا فرما چکے ہیں۔ کہا ایک مرتبہ اور پڑھ لوں۔ خدا جانے پھر کیا ہونے والا ہے۔ پھر تازہ وضو کیا اور عشاء کی نماز بمعہ وتر ادا کی۔ پھر ایک دوگانہ اور ادا کیا۔ اس کے بعد سجدہ کیا اور سجدہ ہی میں ایک مرتبہ بلند آواز سے یا حیی یا قیوم کہا اور جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

تجہیز و تکفین

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر جیسے ہی مشہور ہوئی اجودھن میں کہرام مچ گیا۔ چھوٹے بڑے عورت مرد حضرت کے آخری دیدار کے لیے جمع ہونے لگے۔ حضرت کی عادت شریفہ تھی کہ جو کچھ زر و نعمت فتوح میں آتا اس کو اسی وقت تقسیم فرما دیتے تھے۔ یہاں تک کہ کبھی صبح کے لیے شام کو کچھ بچا کر نہ رکھا۔ نتیجہ یہی ہوتا تھا کہ

وقتیکہ فوت او شد وجہ تجہیز و تکفین متعذر بود (فوائد الفواد ۲۱۲)

پنبہ حلاج را رسم کفن واری نہ بود
خانہ بردوش فنا سامانِ داری ہم نہ داشت

یعنی آپ کا انتقال ہوا تو تجہیز و تکفین کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔

الغرض غسل و کفن کے بعد جنازہ تیار ہو گیا۔ مگر اس پر ڈالنے کے لیے آپ کے گھر میں چادر نہ تھی۔ سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاں سے چادر لا کر جنازہ پر ڈالی۔ قبر کا انتظام شہر سے باہر شہداء کے قبرستان میں کیا گیا۔ چونکہ آدمیوں کا اژدہام تھا اس لیے یہ طے پایا کہ نماز جنازہ

Marfat.com

بھی شہر سے باہر شہداء کے قبرستان کے پاس میدان میں ہونی چاہیے۔ جہاں سیدنا عبدالعزیز مکی جمالی رسول اللہ ﷺ مدفون ہیں۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک صاحبزادے جناب شیخ نظام الدین تھے۔ وہ سلطان غیاث الدین بلبن کی فوج میں ملازم تھے اور پٹیالی میں رہتے تھے۔ جو ضلع ایٹہ میں ہے۔ انہوں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کو بلا رہے ہیں۔ صبح انہوں نے چھٹی لی اور اجودھن روانہ ہو گئے۔ اور انتقال والی رات (شب پانچ محرم) کو بعد از نماز عشاء دیر سے اجودھن پہنچے۔ شہر پناہ کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ رات باہر گزاری، صبح اندر آئے تو دیکھا حضور کا جنازہ باہر لے جایا جا رہا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ دفن کا انتظام کہاں کیا ہے بتایا گیا کہ شہر سے باہر شہداء کے قبرستان میں۔ یہ سن کر آپ نے کہا:

اگر شما شیخ شیوخ العالم را بیرون حصار دفن کردید۔ شمارا ہیچ کس اعتبار نہ کند۔ ہر کہ بزیارت شیخ شیوخ العالم بیاید ہم آن جا زیارت کند و بگزرو۔ (سیر الاولیاء ص ۹۰)

یعنی اگر تم نے شیخ شیوخ العالم کو شہر کے باہر دفن کر دیا تو تم کو کوئی نہ پوچھے گا۔ اور جو کوئی زیارت شیخ شیوخ العالم کے لیے آئے گا۔ وہیں سے زیارت کر کے واپس چلا جائے گا۔

حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی اس رائے سے سب صاحبزادوں نے اتفاق کیا اور طے پایا کہ نماز جنازہ تو باہر ہی ہونی چاہئے۔ کیونکہ آدمی بہت زیادہ ہیں۔ لیکن نماز کے بعد آپ کی نعش مبارک کو واپس شہر میں لے آیا جائے اور سنت نبوی کی اتباع میں آپ کو اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں آپ کا وصال ہوا ہے۔

نماز جنازہ سید بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور پھر آپ کو واپس شہر میں لے آئے۔ قبر کھودی گئی اور لحد کے لیے کچی اینٹوں کی ضرورت ہوئی وہ بھی نہ تھیں اس لیے حجرہ کا دروازہ توڑ کر اس سے خشت خام حاصل کی گئیں۔

"چنانکہ خشت خام کہ بجہت لحد بایستی نبود۔ در حجرہ کہ خشت خام برآوردہ بودند آں در را فیروداآوردند تا آں خشت بالحد خرج شد"

چونکہ کچی اینٹوں کی ضرورت تھی تاکہ لحد میں کام آئیں۔ مگر وہ بھی نہ تھیں۔ اس لیے آپ کے گھر کے دروازے پر سے اینٹیں لی گئیں جو لحد کی تیاری میں کام آئیں اور جب لحد تیار ہو گئی تو آپ کو دفن کر دیا گیا۔

Marfat.com

سیر اولیاء کی روایت ہے کہ:

بعدۂ نمازِ جنازہ ہم بیرون کردند و باتفاق آن شہزادہ باز درون حصار آوردند و درین مقام کہ مدفون است دفن کردند۔ (سیر الاولیاء ص ۹۰)

یعنی اس کے بعد نماز جنازہ باہر پڑھی گئی اور اس شاہزادہ کی رائے کے موافق پھر آپ کو شہر میں لے آئے۔ اور اس مقام پر کہ آپ کا مدفن ہے۔ آپ کو دفن کیا گیا۔ جواہر فریدی کے اصلی قلمی نسخوں میں بھی یہی عبارت ہے کہ ''اب جہاں حضرت کا مزار ہے دفن کیا'' لیکن پیر محمد حسین چشتی مرحوم کی محرف مطبوعہ جواہر فریدی میں یہ عبارت زائد ہے۔

جواہر فریدی میں لکھا ہے:

نماز جنازہ گذاردہ نعش مبارک در مقامیکہ الحال مزار شریف حضرت مخدوم خواجہ شہاب الدین پسر کلاں حضرت است، امانت نہادند۔ (جواہر فریدی ص ۳۹۴، ۳۹۵)

یعنی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد آپ کی جسم اطہر کو اس جگہ امانت دفن کیا جہاں اب حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شہاب الدین کا مزار ہے اور جب دہلی سے حضرت کے اکمل خلفاء حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ محبوب الٰہی اجودھن آئے تو آپ کے ہمراہ ہزار ہا حافظ آئے اور جب سب مریدین اور خلفاء جمع ہوئے تو کچی پکی اینٹیں بنائی گئیں۔ اور ہر ایک اینٹ پر قرآن شریف ختم کیا گیا اور آپ کا روضہ شریف بنایا گیا۔ جب روضہ تیار ہو گیا تو

''جملہ فرزندان و خلفاوان و حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین آمدہ جسم پاک آن ستودہ خلائق از خاک بیرون آوردہ بخشبوہا عطرناک ساختند۔ اندرین اثنا ارواح سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و جملہ انبیاء و اصحاب کبار و امامین و پیران شجرہ شریفہ ظاہر گشتند و نعش مبارک آنحضرت اندرون روضہ آوردہ دفن ساختند۔ (جواہر فریدی ۳۹۵)

یعنی تمام فرزندان و خلفاء اور حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ آئے اور جسم پاک ان ستودہ صفات خلائق کا باہر نکالا اور طرح طرح کی خوشبوؤں سے اس کو معطر کیا۔ اس اثناء میں ارواح سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و جملہ انبیاء و اصحاب کبار اور امامین اور سب پیرانِ شجرہ شریفہ کی ظاہر ہوئیں اور حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جسم اطہر کو اندر روضہ شریف میں لائے اور دفن کیا۔

امیر خورد کرمانی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ

Marfat.com

خدام لنگر خانہ کے لیے ایک حجرہ خام تیار کردوں۔ آپ نے فرمایا:

''مدت ہفت سال است کہ مسعود بندہ نیت کردہ است کہ خشت بر خشت نہ نہد''

(جواہر فریدی ۹۰)

یعنی سات سال گزرے بندہ مسعود نے ارادہ کرلیا ہے کہ اینٹ پر اینٹ نہیں رکھے گا۔ لیکن اس محب نے صاحبزادگان کو اس پر راضی کرلیا اور اس نے ایک حجرہ بنا دیا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال اسی حجرہ میں ہوا اور اسی جگہ آپ کو دفن کیا گیا۔

''فاما بعد نقل شیخ شیوخ العالم آں حجرہ را خراب کردند و روضہ متبرکہ شیخ شیوخ العالم ہمان جا شد۔ (جواہر فریدی ۹۰)

مطبوعہ ومحرف جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ ایک بیوہ عورت ایک دن روتی ہوئی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اس سے گریہ وزاری کا سبب پوچھا تو اس نے بیان کیا کہ میں اسی قصبہ کی رہنے والی ہوں۔ میرا ایک بچہ تھا جب وہ جوان ہوا تو شاہی ملازم اسے پکڑ کر لے گئے عرصہ گزر گیا خبر نہیں مر گیا یا زندہ ہے۔ اسی کے سبب روتی ہوں۔ آپ نے مراقبہ کیا تو اس کے لڑکے کو کوہ روہتاس پر مویشی چراتے ہوئے پایا پھر اسی آن واحد میں اجودھن لے آئے وہ عورت اور اس کا لڑکا حضرت سے بیعت ہوا۔ اور اس نے بقیہ تمام عمر حضرت کی خدمت میں گزاری اور

وخانہ خود و حویلی کہ الحال در آن جا خاص روزۂ متبرکہ است و زمین پنج کنال بطرف غرب کہ در آن جا چبوترہ است۔ اول نشست گاہ حضرت آن زمین بود آن مکان خود کہ ملکیہ موروثہ آن عورت بود للہ تحویل آن حضرت نمود و از آن روز حضرت در شہر آمد و آن خانہ را حجرہ خلوت و عبادت ساختند۔ متصل آن برائے لنگر و آرام درویشان تیار کردند بعد از انتقال بجہت سنت نبوت صلعم تدفین نعش مبارک شدہ روضہ متبرکہ بنا شد۔ بصلاح حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ العزیز۔ (جواہر فریدی ۲۱۳)

اور اپنا مکان اور حویلی کہ اس وقت اس جگہ خاص روضہ متبرکہ ہے اور پانچ کنال زمین جانب غرب کہ اس جگہ چبوترہ ہے اور حضرت کی پہلی نشست گاہ وہی تھی اور وہ مکان جو اس عورت کا ملکیہ موروثہ تھا حضرت کی تحویل میں دیدیا۔ اس روز سے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

شہر میں آ گئے اور اس مکان کو حجرہ خلوت و عبادات بنالیا۔ اس کے قریب لنگر اور آرام گاہ درویشوں کے لیے تیار کیا گیا۔ بعد انتقال سنت نبوی ﷺ کے اتباع میں جسم اطہر کی تدفین وہیں ہوئی اور روضہ متبرکہ بنایا گیا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کی صلاح و مشہورہ سے صاحب سیر الاولیاء امیر خورد کرمانی کے بیان کے سامنے صاحب جواہر فریدی کا بیان قابل تسلیم اور تحقق نہیں ہے جس میں یہ چند باتیں قابل توجہ ہیں۔

۱- صاحب سیر الاولیاء کے دادا سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدان خاص میں سے تھے اور انہوں نے دولت وامارت ترک کر کے فقیری اختیار کی تھی اور پھر اٹھارہ سال بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارے تھے اور بنفس نفیس حضرت کے دفن میں شامل تھے۔ ان کا بیان اہل علم و تحقیق کے نزدیک درست اور صحیح ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

دراں مقام کہ مدفون است دفن کردند۔ (سیر الاولیاء ص ۹۰)

یعنی اس جگہ جہاں آپ کا مدفن ہے دفن کیے گئے۔

۲- اس کے برخلاف جواہر فریدی نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ساڑھے تین سو برس بعد یہ کتاب لکھی۔

۳- مردہ کا امانت رکھنا شرعاً منع ہے۔

۴- جائے امانت سے بقول صاحب جواہر فریدی موجودہ مقام مزار صرف تین چار قدم کے فاصلے پر ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنی سی تبدیلی میں کیا مصلحت تھی۔

ہم جواہر فریدی کے متعلق چند باتیں لکھنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ اس اہم غلط بیان کی تردید منظور ہے، ورنہ حاشا وکلا ہم بزرگوں کی فردگزاشتیں گنوانا خطائے بزرگاں گرفتن خطا است سمجھتے ہیں۔ (انوار الفرید)

ان دلائل کی بناء پر ہم امیر خورد کرمانی صاحب سیر الاولیاء کی بات کو حق اور درست تسلیم کرتے ہیں اور جواہر فریدی کی روایت کو نا قابل قبول اور غلط قرار دیتے ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس محبّ صادق کے تعمیر کردہ حجرہ میں ہی دفن کیا گیا اور حضرت کے انتقال کے بعد حجرہ کو توڑ کر روضہ متبرکہ تعمیر کیا گیا۔ اس جگہ یہ لکھنا بے حد ضروری ہے کہ جواہر فریدی کی عبارت مندرجہ صفحات ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱ پر پیر محمد حسین چشتی مرحوم کا الحاق ہے جواہر فریدی کے قدیم قلمی نسخوں میں یہ عبارات نہیں۔ (انوار الفرید)

Marfat.com

حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

خلفائے کرام

سیر الاقطاب میں ہے کہ حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اس قدر تھے کہ ان کا احصار احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ملفوظات میں جن خلفاء کے نام مذکور ہیں وہ یہ ہیں:

۱- حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
۲- سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ
۳- حضرت شیخ شمس الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
۴- قطب ہانسی حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ
۵- حضرت شیخ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ (فرزند حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ)
۶- حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ (فرزند حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ)
۷- حضرت شیخ بدرالدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ (فرزند حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ)
۸- حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ (فرزند حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ)
۹- حضرت شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ (فرزند حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ)
۱۰- حضرت شیخ بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (داماد حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ)
۱۱- حضرت شیخ دارو رحمۃ اللہ علیہ
۱۲- حضرت زین الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳- حضرت شیخ علی شکرریز رحمۃ اللہ علیہ
۱۴- حضرت شیخ محمد سراج رحمۃ اللہ علیہ
۱۵- حضرت شیخ جمال کامل رحمۃ اللہ علیہ
۱۶- حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ (برادر خورد حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

۱۷- شیخ عارف سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸- حضرت شیخ صابر رحمۃ اللہ علیہ

۱۹- مولانا داؤد پالی

(سیر الاقطاب اردو ترجمہ از نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۹۸)

یوں تو یہ سب حضرات بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ مگر ان سب میں مشہور حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور قطب عالم حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ تینوں حضرات صاحب سلسلہ ہیں۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ صابریہ حضرت سلطان المشائخ سے سلسلہ نظامیہ اور قطب عالم سے سلسلہ جمالیہ جاری ہے۔ (بابا فرید گنج شکر)

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد متفقہ طور پر آپ کا جانشین حضرت خواجہ بدر الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب ہوا۔ ان کے وصال کے بعد خواجہ بدر الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ علاؤ الدین احمد موج دریا رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بنے۔ درگاہ عالیہ کے سجادہ نشین حضرات کی فہرست درج ذیل ہے:

۱- حضرت بدر الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

۲- حضرت علاؤ الدین احمد موج دریا رحمۃ اللہ علیہ

۳- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد معز الدین رحمۃ اللہ علیہ

۴- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد فضیل الدین رحمۃ اللہ علیہ

۵- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد منور رحمۃ اللہ علیہ

۶- سجادہ نشین حضرت دیوان نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

۷- سجادہ نشین حضرت دیوان بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

۸- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد یونس رحمۃ اللہ علیہ

۹- سجادہ نشین حضرت دیوان احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۰- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱- سجادہ نشین حضرت دیوان شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۲- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد ابراہیم شاہ فرید رحمۃ اللہ علیہ

۱۳- سجادہ نشین حضرت دیوان تاج الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ

۱۴- سجادہ نشین حضرت دیوان فیض اللہ فرید رحمۃ اللہ علیہ

۱۵- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد ابراہیم ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶- سجادہ نشین حضرت دیوان شیخ محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

۱۸- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

۱۹- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۲۰- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد عبد السبحان رحمۃ اللہ علیہ

۲۱- سجادہ نشین حضرت دیوان غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

۲۲- سجادہ نشین حضرت دیوان محمد یار رحمۃ اللہ علیہ

۲۳- سجادہ نشین حضرت دیوان شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۴- سجادہ نشین حضرت دیوان اللہ جوایا رحمۃ اللہ علیہ

۲۵- سجادہ نشین حضرت دیوان سید محمد صاحب

۲۶- سجادہ نشین حضرت دیوان غلام قطب الدین صاحب

(شان بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰)

Marfat.com

باب ۱۲

متفرقات

محفل سماع

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پہ مبنی کتاب افضل الفوائد ہے اس کتاب مبارکہ میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جمع کیے ہیں اس کتاب میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو آ کر یہ اطلاع دی آپ کے یاروں کی ایک جماعت اکٹھی ہوئی ہے اور بانسریاں بھی لائی گئی ہیں خواجہ صاحب نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ میں نے تو منع کیا تھا کہ بانسریاں اور نیز حرام چیزیں جو ہیں بیچ میں نہیں ہونی چاہئیں، جو کچھ انہوں نے کیا ہے اچھا نہیں کیا اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا بھی نہیں چاہیے کیونکہ یہ بھی کھیل میں شامل ہے جبکہ تالی بجانے کی ممانعت ہے تو بانسری کی تو ضرور ممانعت ہونی چاہیے۔

بعد ازاں فرمایا کہ مشائخ کبار نے سماع سنا ہے جو اہل سماع ہے اور صاحب ذوق اور درد ہے اسے قوال سے صرف ایک ہی شعر سن کر رقت طاری ہو جاتی ہے خواہ بانسری ہو یا نہ ہو لیکن صاحب ذوق اور درد نہیں اس کے پاس خواہ گائیں اور خواہ کتنی ہی بانسریاں بھی ہوں تو کچھ اثر نہیں ہوتا پس معلوم ہوا کہ یہ کام درد کے متعلق ہے نہ کہ بانسری وغیرہ کے متعلق۔

بعد ازاں فرمایا کہ لوگوں کو ہر وقت حضوری نہیں ہو سکتی اگر دن بھر میں کوئی ایک وقت بھی خوش ہو تو سارے تفرقہ انداز وقت اس میں آ جاتے ہیں اسی طرح اگر کسی مجمع میں ایک شخص صاحب ذوق اور درد ہو تو تمام اشخاص اس کی پناہ میں ہوتے ہیں۔

بعد ازاں فرمایا کہ پچھلے دنوں اجودھن میں ایک قاضی تھا جو ہمیشہ شیخ الاسلام فرید الحق

Marfat.com

کے خلاف رہتا تھا یہاں تک کہ ایک مرتبہ ملتان میں گیا اور بڑے بڑے علماء کو کہا کہ کیا یہ جائز ہے کہ ایک شخص کھلم کھلا مسجد میں سماع سنے اور کبھی کبھی رقص کرے انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس قاضی نے کہا کہ وہ شیخ فرید ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ ہم اُن کا کچھ نہیں کر سکتے۔

بعد ازاں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب کبھی میں نے سماع سنا مجھے خرقہ شیخ کی قسم! ان سب باتوں کو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف پر محمول کیا یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ کی حسین حیات میں قوالوں نے یہ شعر پڑھا۔

مخرام بدیں صفت مبادا　　　　کز چشم بدت رسد گزندے

یہ سن کر مجھے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ یاد آئے مجھے یہ شعر ایسا پسند آیا کہ کچھ کہا نہیں جاتا قوال نے بہتیرا چاہا کہ اور کچھ پڑھے لیکن میں اس سے بار بار یہی شعر پڑھایا گیا خواجہ صاحب جب اپنی بات کر چکے تو روئے اور فرمایا کہ اس کے بعد بہت مدت نہ گزری کہ جناب شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما گئے۔

(فضل الفوائد ص 136)

سماع

سماع

سماع کے متعلق سید مسلم نظامی دہلوی صاحب نے لکھا ہے کہ

ہندوستان میں چشتیہ سلسلے کے رئیس و سرگروہ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں جن کی ذات گرامی سے متاثر ہو کر کئی لاکھ آدمی اسلام میں داخل ہوئے تھے ان کا قول و فعل چشتیوں کیلئے حجت کا درجہ رکھتا ہے وہ سماع سنتے تھے ان کے جانشین قطب عالم حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا تو انتقال بھی سماع میں ہوا تھا ان کے جانشین شیخ الاسلام حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ بھی سماع سنتے تھے اور اس میں وجد بھی کرتے تھے اور چشتیوں کی تو گیارہ خصوصیات میں سے ایک سماع ہے۔ چشتیوں کے علاوہ حضرت بایزید حضرت جنید حضرت شبلی حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی حضرت ابو نصر سراج ابو سعید

Marfat.com

ابوالخیر عبداللہ خفیف وغیرھم مشائخ عظیم نے سماع سنا ہے اور وجد کیا۔ (انوار الفرید ص 344)

وجد

بعض اوقات، بعض بزرگوں کو محفل سماع کے دوران میں وجد ہو جاتا ہے اس وجد کی کیفیتیں مختلف ہوتی ہیں اس سے بعض لوگوں کو چڑ ہے جو خواہ مخواہ وجد پہ زباندانی کے جواہر بکھیرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ انہیں وجد کی حقیقت سے آشنائی ہی نہیں ہوتی۔ جس چیز کی معرفت ہی نہیں اس چیز کے متعلق کوئی انسان کیا کہہ سکتا ہے نہ جاننے اور نہ سمجھنے کے باوجود وجد کے خلاف زبان کا استعمال کرتے ہیں۔

سیّد مسلم نظامی دہلوی لکھتے ہیں کہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں سے ایک نام الواجد بھی ہے۔ جس کے معنی الغنی کے ہیں وجد بھی اسی واجد سے ہے جس کے معنی وجد عطا فرمانے والا ہے جس طرح مشکور کے معنی ہیں مشکور اس کو کہتے ہیں جو شکر کرے لیکن اس جگہ یہ معنی نہیں ہوں گے حق تعالیٰ کیلئے یہ معنی درست نہیں یہاں اس کے معنی بھی وجد عطا فرمانے والا ہوں گے۔ (انوار الفرید ص 367)

اکثر محافل میں بعض آدمیوں کو وجد ہو جاتا ہے یہ وجد کا ہونا کبھی اچھی آواز سن کر وجد ہو جاتا ہے کبھی کسی تقریر کا انداز سن کر وجد آ جاتا ہے کبھی کسی کو نعتیہ اشعار سے وجد آ جاتا ہے کبھی قرآن شریف کی کسی آیت مبارکہ کو سن کر وجد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ وجد کی کیفیت کئی وجوہات سے پیدا ہوتی ہے اور حالتِ وجد کی کیفیتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ سیر الاولیاء میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت شیخ بدر الدین غزنوی نے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سماع میں جو بیہوشی ہو جاتی ہے اس کی اصل کیا ہے؟ (یعنی یہ کیوں ہوتی ہے)

حضرت بابا فرید الدین گنج بخش شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ

از آنکہ ندائے الست بربکم شنیدند بے ہوش گشتند از آن روز باز بے ہوشی در ایشاں مرکوز است۔ چو سماع بشوند آن بے ہوشی در ایشان اثر کند۔ حیرت و حرکت در ایشان ظاہر شود (انوار الفرید ص 369 بحوالہ سیر الاولیاء ص 499)

ترجمہ: جب ارواح نے الست بربکم کی صدائے دلنواز سنی تو غلبہ کیف کی وجہ سے

Marfat.com

بیہوشی ہوگئی تھیں اسی دن سے ان میں بیہوشی مرکوز ہے جب سماع کیا جاتا ہے تو وہ بیہوشی اور کیفیت ان میں اثر کرتی ہے اور حیرت وحرکت ان سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

خط سننے سے وجد

ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا دل چاہا کہ سماع سنا جائے اتفاقاً اس دن کوئی قوال نہ تھا آپ نے حضرت سید بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ وہ خط جو قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا تھا لاؤ اور سناؤ۔ حضرت مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ وہ خط مبارک لائے اور سنانے کیلئے کھڑے ہوگئے خط پڑھنا شروع کیا حمد ونعت کے بعد تحریر تھا کہ فقیر حقیر نحیف محمد عطا کہ بندۂ درویشاں است واز سرود بدۂ خاک قدم ایشاں (فوائد الفوائد ص150) بس اتنا سنا تھا کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر کیفیت طاری ہوگئی اور جب مولانا نے یہ رباعی پڑھنی شروع کی تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا شدت گریہ سے عجیب حال ہو گیا۔

آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد — آن دیدہ کجا کہ در جلال تو رسید
گیرم کہ تو پردہ برگرفتی ز جمال — آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد

(انوار فریدیہ ص371، سیر الاولیاء ص530)

حکایت

حضرت بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بہت معمر اور ضعیف تھے لیکن سماع میں نوجوانوں کی طرح وجد کیا کرتے تھے کسی نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ حضرت مولانا بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ تو بہت عمر رسیدہ اور کمزور تھے سماع میں وجد کیسے کرتے ہوں گے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اوئی رقصد عشق می رقصد ہر کرا عشق است رقص است

یعنی وہ وجد نہیں کرتے تھے عشق رقص کرتا تھا جس کو عشق ہے اس کو رقص ہے۔

حضرت بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بڑھاپے کے سبب ہلنا جلنا بھی مشکل تھا لیکن جب سماع ہوتا تو

چناں می رقصید کہ گوئی دہ سالہ کودک می رقصد

یعنی اس طرح وجد کرتے تھے جس طرح دس سالہ بچہ وجد کرتا ہے۔

(انوار الفریدیہ ص372، سیر الاولیاء ص505)

Marfat.com

حضرت فرید الدین گنج بخش شکر رحمۃ اللہ علیہ کا بہشتی دروازہ

حضرت بابا فرید الدین گنج بخش شکر رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک میں داخل ہونے کیلئے دو دروازے ہیں مشرقی سمت جو دروازہ ہے اسے نوری دروازہ کہا جاتا ہے اور ایک دروازہ جنوب کی طرف ہے اس دروازہ کو بہشتی دروازہ کہا جاتا ہوے نوری دروازہ عام کھلا رہتا ہے سوائے چند ایام کے جبکہ بہشتی دروازہ صرف 6 محرم تا ۱۰ محرم کی راتوں میں کھولا جاتا ہے بہشتی دروازہ کے متعلق کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری لکھتے ہیں کہ

جنتی دروازے کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت خواجہ گنج شکر قدس سرہ کے وصال کے بعد جب حضرت سلطان المشائخ اجودھن پہنچے تو فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے مجھ سے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ جو شخص اس دروازہ سے گزرے گا۔

جنتی ہے حدیث کے الفاظ ہیں

مَنْ دَخَلَ هٰذِهِ الْبَابَ اٰمِنَ .

یہ حدیث قدسی ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرمادیں تو اسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے اور چونکہ اس حدیث کے اسناد متصل ہیں اور تمام راوی ثقہ ہیں اس لئے اصول حدیث کی رو سے یہ حدیث صحیح اور معتبر ہے (مقام گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص 206)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے خواب میں دیکھا اس نے واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس میں تو کسی کو بھی کلام نہیں۔ جب خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پہ کلام نہیں کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت ہے کیونکہ شیطان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت نہیں بن سکتا تو واضح ہوا کہ نبی کریم کی زیارت خواب میں واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہے اب نہ اُس زیارت سے

Marfat.com

انکار کیا جا سکتا اور نہ ہی آپکے اس فرمان سے انکار کیا جا سکتا ہے جو آپ نے خواب میں فرمایا:

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کو جو ارشاد فرمایا کہ مَنْ دَخَلَ هٰذِهِ الْبَابَ اٰمِنَ جو اس دروازہ سے گزر گیا وہ امن پا گیا۔

اس میں شک و شبہ پیدا کرنا کیسے مناسب ہے

ظاہری معانی سے انکار کو تب کیا جائے کہ اگر کسی طور پر ظاہری معنی مراد نہ لیا جا سکے اگر ظاہری معنی مراد لینے میں کوئی قباحت نہیں تو محض اپنی انکل پچو کے سہارے ظاہری معنی کا انکار چہ معنی دارد۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس کے ظاہری و باطنی دونوں معانی مراد لینے میں کوئی مذائقہ نہیں۔ دونوں ہی معانی درست ہیں۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے ہمارے خیال میں حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جنتی دروازہ کا ہونا کمال اتباع نبوی کی دلیل ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید رحمت حق نمی جوید

(انوار الفرید ص 415)

اعتراض

اسے بہشتی دروازہ نہیں کہنا چاہیے؟

الجواب

اللہ کے بندے ذرا غور تو فرمائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے اور غور فرمائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے غور تو کیجئے کہ عام آدمی کے متعلق تو سوچا جا سکتا ہے کہ نہ جانے اس کی قبر کیسی ہے؟

اولیائے کرام کے متعلق تو فرمان ربانی ہے کہ

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

خبردار! بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف اور نہ ہی حزن۔

Marfat.com

اب سوچیے یہ آیت مبارکہ مطلقاً ہے اس میں کہیں بھی وضاحت نہیں کہ ان کے لئے یہ انعام ربانی صرف دنیا کیلئے ہے یا صرف قبر کیلئے ہے یا صرف قیامت دن کیلئے جس سے صاف واضح ہے کہ خالق کائنات کا یہ انعام اولیاء کرام کیلئے ہر مقام اور ہر منزل کیلئے ہے تو قبر اولیاء اللہ کی۔ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔ اس دروازے کو اور جس دروازے میں سے اُس مبارک مزار پر پہنچا جاتا ہے بہشتی دروازہ نہ کہیں تو کیا کہیں۔ دیکھئے سکول میں داخل ہونے کیلئے جس دروازہ سے گزر کر سکول میں داخل ہوتے ہیں اسے سکول کا دروازہ کہا جاتا ہے گھر میں جس دروازے سے گزر کر داخل ہوتے ہیں اسے گھر کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ فیکٹری یا مل میں جس دروازے سے گزر کر داخل ہوتے ہیں اسے فیکٹری یا مل کا دروازہ کہا جاتا ہے اس دروازہ کے متعلق چونکہ نبی کریم ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ

مَنْ دَخَلَ هٰذِهِ الْبَابَ اٰمِنَ جو اس دروازے میں داخل ہوا وہ امن پا گیا اور امن حقیقی طور پر وہی ہے کہ انسان حق تعالیٰ کی رحمتوں میں آجائے۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا فرما کر بہشت میں جگہ عطا فرمادے اس لئے نبی کریم ﷺ کے فرمان ذیشان کو مدنظر رکھ کر اس دروازہ کو بہشتی دروازہ کہا گیا ہے کہ وہ دروازہ جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے خوشخبری عطا فرمائی ہے اس لئے اس دروازہ کو بہشتی دروازہ کہا گیا ہے۔

بہشتی دروازہ کے متعلق بہترین تحقیق مطلوب ہو تو فیض ملت شیخ القرآن والحدیث عالم اسلام کے مایہ ناز اور سرمایۂ افتخار محقق حضرت علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی کا رسالہ بہشتی درواوہ میں پڑھئے یہاں اس رسالہ سے ایک اعتراض معہ جواب ملاحظہ فرمایئے۔

سوال: اسی طرح سے ہر مؤمن کی قبر ریاض الجنۃ ہے تو پھر بابا فرید قدس سرہ کے دروازہ بہشتی کہنے کی کیا تخصیص ہے؟

جواب: اویسی صاحب: چونکہ خصوصیت سے ایک ولی کامل سیّدنا خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے الہام ربانی سے حکم پایا کہ مَنْ دَخَلَ هٰذِهِ الْبَابَ اٰمِنَ جو اس دروازہ سے گزرے گا وہ امن پائے گا اسی خصوصیت اسے بہشتی دروازہ کہا جاتا ہے۔ (بہشتی دروازہ ص 26)

☆ اسی طرح اس سے آگے قبلہ فیض ملت مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے بخشنے کے بے شمار اسباب ہیں وہ کریم ہمارے معمولی سے عمل سے جنت عطاء فرماتا ہے اس کے چند نظائر عرض کروں گا اس موضوع پر فقیر (قبلہ فیض ملت) کی مستقبل تصنیف رحمت حق بہانہ می جوید اس کے متعلق اور ایک شعر بھی مشہور ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید　　　رحمت حق بہانمی جوید

مانا کہ اعمال بہترین سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر ایک کو ان کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اپنی رحمت خاصہ کے ساتھ ان کو شرف قبولیت بھی بخشے۔ بہشتی دری (دروازہ) سے اس کی نفی مقصود نہیں صرف رحمت الٰہی کے غلبہ کا ذکر منظور ہے جو لوگ رحمت و فضل الٰہی سے قطع نظر داخلہ جنت کو صرف اپنے اعمال کا نتیجہ سمجھتے ہیں وہ قانون الٰہی کے خلاف ہے۔ تنبیہ الغافلین میں ہے ایک شخص نے 30 سال پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی نیکی کے سہارے میں جنت جائے گا یا فضل پر اس نے اپنی نیکی کا سہارا لیا اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا بالآخر اسے کہنا پڑا کہ تیرے فضل سے اس پر غور فرمایئے کہ اعمال صالح کی توفیق بھی محض فضل ربانی پر موقوف ہے اور اس کا فضل کسی سبب اور رحمت کا محتاج نہیں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی بخشش کا سبب اولیاء کرام کے وسیلہ کو بنایا ہے۔

(بہشتی در، ص 27)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہشتی دروازہ

بہشتی دروازہ کی حقیقت

حُبِ درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

بابا فرید الدین مسعود گنج رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پُر انوار 688ھ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء اور حضرت امیر خسرو نے تعمیر کروایا تھا وہ اپنے ساتھ 200 حفاظِ قرآنِ پاک لے گئے تھے اور ہر اینٹ پر ایک قرآن پاک پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد انہی دم شدہ اینٹوں سے مزار کی تعمیر کی گئی فوائد الفوائد میں لکھا ہے آخری ایام میں خواجہ نظام الدین اولیاء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا نظام الدین تم نے بہت اچھا کیا جو اپنے مرشد کا مزار اتنے ذوق و شوق سے تعمیر کروایا ہم تجھ سے بہت خوش ہیں۔ جنوبی دروازہ کا نام بہشتی دروازہ رکھنا اور اعلان کردو جو شخص اس دروازہ سے گزرے گا حق تعالیٰ اُسے جنت سے سرفراز کرے گا بشرطیکہ آئندہ گناہوں سے توبہ کرے اور پابند صوم وصلوٰۃ رہے بہشتی دروازہ گزرتے وقت تین بار پڑھے

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ)

باری تعالیٰ میں ہر گناہ سے پکی توبہ کرتا ہوں اگر ان شرائط کے ساتھ اس دروازہ سے گزرے گا تو حق تعالیٰ جنت سے سرفراز فرمائیں گے یہ تھا اس دروازہ کا تاریخی پس منظر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے جو ملفوظات قلمبند کیے ان میں یہی لکھا ہے اب ہوتا یہ ہے کہ اہلِ علم و دانش تو اس دروازہ میں سے اوپر کی دُعا اور توبہ کا وعدہ پڑھتے ہوئے گزرتے ہیں مگر بے علم اور غیر تعلیم یافتہ افراد ویسے ہی گزر جاتے ہیں گزشتہ سات سو سال سے اس دروازہ میں سے ایک عورت بھی نہیں گزری۔ خواجہ نظام الدین اولیاء نے وصیت کی کہ اس میں سے صرف مرد گزرا کریں اور وہ بھی یہ دعا تین بار پڑھ کر گزریں اب اس اقدام کی تمام ذمہ داری محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ جنہوں نے چشتی

Marfat.com

مسلک کے صوفیاء کو یہ احکام دیئے اگر کوئی شخص ان شرائط کے ساتھ اس دروازے میں سے گزرے تو شرعاً اس میں کسی قسم کا اعتراض یا گناہ نہیں ماضی میں مندرجہ ذیل خاصانِ خدا اس دروازے میں سے کئی بار گزرے ہیں خواجہ نظام الدین اولیاء' امیر خسرو خواجہ شمس الدین ترک' خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی' سید محمد گیسو دراز' سید جلال الدین بخاری عرف مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی' حضرت برہان الدین غریب' سید جمال الدین ہانسوی'' حضرت شاہ رکن عالم ملتان والے' مولانا ضیاء الدین بخشی' حضرت جلال الدین ترک پانی پتی حضرت شاہ میراں بھیک شاہ عبدالقدوس' حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی۔ شاہ محمد حسن پشاوری۔ شاہ محمد غوث قادری حضرت منگو پیر کراچی والے وغیرھم

(احسان قریشی صابری سیالکوٹ نوائے وقت لاہور صفحہ 7-2-4)

(رسالہ رضائے مصطفیٰ صفر المظفر 1394ھ)

Marfat.com

نعرۂ فریدیہ

اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید

چشتیہ سلسلہ میں یہ کلمات بڑے ذوق وشوق اور محبت سے والہانہ انداز میں بولے جاتے ہیں خصوصاً جب بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ بیان کیا جائے یا خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سنی یا بیان کی جائے۔ بہشتی دروازہ گزرتے وقت اپنے جذبات محبت کا اظہار اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید کہہ کر کیا جاتا ہے۔ زبان سے گندے کلمات ادا کیے جائیں تو ان کی تاثیر بھی مسلم ہے مثلاً اگر کوئی کسی کو گالی دے تو مدمقابل فوراً غصے میں آجاتا ہے بعض اوقات تو مرنے مارنے پر تل جاتا ہے خوشی والی بات سن کر آدمی کے جسم میں خوشی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں غمگین اور افسوسناک خبر سن کر جسم پہ افسوس اور غمگینی کے جذبات طاری ہو جاتے ہیں۔ قرآن پاک سن کر بعض اوقات بندے کے جذبات میں رقت پیدا ہو جاتی ہے ایسے ہی ہم بزرگان دین کے اسماء کا بار بار تذکرہ کرتے رہتے ہیں بلکہ بعض اوقات ان میں عجیب تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً حضرت خطیب پاکستان علامہ محمد شریف نوری رحمۃ اللہ علیہ 12 تقریریں میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ

اولیاء کا پانی پر تصرف

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے اولیاء اللہ ہر چیز پر حکومت فرماتے ہیں سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا وطیرہ تھا کہ دریائے دجلہ پر مصلی بچھاتے اور مصلّی تیرتا ہوا پار گزر جاتا۔ کبھی کبھی آپ دیر تک دریا کے درمیان مصلّی پر کھڑے رہتے ایک دن دور سے ایک آدمی نے دیکھا اور سمجھا کہ کوئی ملاح کشتی لئے جا رہا ہے اُس نے آواز دی کہ اے ملاح مجھے بھی پار لے جانا آپ نے جواباً فرمایا: جلدی آجاؤ ہم اس کائنات میں اسی لئے آتے ہیں اس آدمی

Marfat.com

نے قریب آکر دیکھا کہ مصلی پر کھڑے ہیں اور مصلی پانی پر تیر رہا ہے اس نے عرض کیا حضور میں نے سمجھا تھا کہ شاید ملاح ہوگا آپ نے فرمایا: تجھے دریا کے اس پار گزر جانے سے غرض ہے تجھے کشتی اور ملاح سے کیا واسطہ اس نے عرض کیا حضور یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا میرے مصلی پر کھڑے ہو جاؤ اور یا جنید! جنید کہتے چلو اس نے مصلی پر قدم رکھا اور ڈر رہا تھا کہ کہیں ڈوب نہ جاؤں آپ نے فرمایا خوف مت کھاؤ اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو۔ اس نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا اور مصلی پر کھڑا ہو گیا مصلی پانی پر تیرنے لگا یا جنید کہتا ہوا چلا جا رہا تھا اور مصلی پانی پر تیرتا جا رہا تھا جب دریا کے درمیان پہنچے تو اس نے یا جنید چھوڑ کر یا اللہ کہنا شروع کر دیا جونہی اس نے وسیلہ ترک کیا تو ڈوبنے لگا۔ آپ نے پکڑ کر باہر نکالا اور فرمایا کہ تم ابھی جنید تک بھی نہیں پہنچ پائے اللہ تک کیسے پہنچ سکتے ہو!

معلوم ہوا کہ وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا مشکل ہے۔

(بحوالہ تقاریر خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی ص 125)

اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید

ضلع پاکپتن شریف کے مایہ ناز مورخ استاذ محترم جناب میاں اللہ بخش طارق صاحب ایم اے (تاریخ) ایم اے (ایجوکیشن) ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی تصنیف لطیف تاریخ پاکپتن میں بہشتی دروازہ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

حضرت بابا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) وصال کے بعد آپ کے خلفاء عظام اور تمام کتب سیر و تصوف دروازے کے بارے میں خاموش ہیں یہاں تک کہ جواہر فریدی کے اصل قلمی نسخوں میں بھی کہیں بہشتی دروازے کا ذکر نہیں ملتا البتہ پیر محمد حسین چشتی نے "جواہر فریدی" میں الحاقی طور پر یہ روایت درج کی ہے اس روایت کے مطابق حضرت بابا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کی وفات کے بعد آپ کی نعش مبارک وہاں جگہ بطور امانت دفن کی گئی جہاں اب شیخ شہاب الدین (رحمۃ اللہ علیہ) گنج عالم کا مزار ہے۔ آپ کی وفات کے چند روز بعد جب سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) اجودھن (پاکپتن شریف) تشریف لائے اور آپ نے روضہ مبارک بنانا چاہا تو غیب سے یہ آواز آئی کہ روضہ شریف کی بنیاد اور مرمت ایسی پاک اینٹوں سے کی جائے جن پر قرآن پاک ختم کئے گئے ہوں یہ سن کر سلطان المشائخ نے سینکڑوں "حفاظ" بلوائے اور اینٹوں

Marfat.com

پر قرآن پاک ختم کیے گئے اور پھر ان اینٹوں سے روضہ مبارک شریف تیار کیا جانے لگا۔

جب تمام کام مکمل ہو گیا تو سب صاحبزادگان' خلفائے عظام و مریدین نے حضرت بابا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کی نعش مبارک کو قبر سے نکالا اور پھر اس کو خوشبو سے معطر کیا دوبارہ تدفین کے دوران کچھ کچی اینٹیں لحد کیلئے درکار تھیں اور وہ موجود نہ تھیں اس وقت حضرت بابا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کی روح مبارک نے حضرت نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) کو ارشاد فرمایا کہ مشرق کی طرف جو جالیاں چھوڑی ہوئی ہیں ان کو توڑ کر کچھ اینٹیں نکالو اور ان کو لحد میں لگا دو ان اینٹوں کو نکالنے سے مشرق میں دروازہ بن گیا جو اب ''نوری دروازہ'' کہلاتا ہے۔ بابا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کی دوبارہ تدفین کے دوران ارواح پاک رسول اللہ ﷺ صحابہ کبار) امامین و پیران شجرہ شریف ظاہر ہوئیں اور جو مشرقی دروازہ (نوری دروازہ) سے باہر تشریف لائیں اور روضہ شریف متصل جو چھوٹی سی کوٹھڑی بنی ہوئی ہے اور جس کا نام ''قدم رسول'' ہے یہاں سب کھڑی ہو گئیں اور حضرت نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) کو ارشاد فرمایا:

''اے نظام الدین با آواز بلند بشارت کہ جو بھی اسی بہشتی دروازہ سے گزر جائے گا امان پائے گا۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! از راہ کرم دیدار سے لوگوں کو مشرف فرما دیں حضور اکرم ﷺ نے آپ کی یہ گزارش قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا:

''جو کوئی اس وقت آئے بلاشبہ اپنی چشم ظاہر سے مجھے دیکھ لے''۔

یہ سن کر حضرت خواجہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اسی حال میں آپ نے دستک دے کر با آواز بلند کہا: اللہ محمد چار یار حاجی قطب فرید' فرید' فرید کہتے ہوئے بہشتی دروازہ میں داخل ہو کر مشرقی دروازہ سے باہر آئے۔ (تاریخ پاکپتن ص 215-216)

(فائدہ) یہی روایت مبارکہ انوار الفرید المعروف بہ تاریخ فریدی میں سیّد مسلم نظامی دہلوی نے نقل فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ خواجہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کو ارشاد ہوا کہ اے نظام الدین کو جناب ربّ العزت سے فرمان ہوا ہے کہ جو کوئی اس دروازہ سے گزرے گا انشاء اللہ اس کی بخشش ہو جائے گی اور آتش دوزخ سے نجات پائے گا۔

Marfat.com

مَنْ دَخَلَ هٰذِهِ الْبَابَ اٰمِنَ۔

تم بآواز بلند اس بات کا اعلان کردو۔ حسب الحکم حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس بات کا اعلان کیا اور حضرت کا یہ اعلان شرق سے غرب تک پہنچ گیا لیکن بعض جو دل کے اندھے تھے انہوں نے اس سے انکار کیا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور از راہ کرم اپنے دیدار سے لوگوں کو مشرف فرما دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی یہ گزارش قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ

''ہر کس کہ اندریں زماں آید ہمہ را بچشم ظاہر معائنہ شود'' (جواہر فریدی ص296-295)

یہ سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور اسی حال میں آپ نے دستک دے کر بآواز بلند کہا: اللہ محمد چار یار حاجی قطب فرید فرید فرید'' اور اس دروازہ میں داخل ہو کر دروازہ سے باہر آ گئے۔

''الحاصل آن دروازہ را بہشتی مے گویند'' (جواہر فریدی ص296) بحوالہ انوار الفرید

آج تک اس دروازہ کو بہشتی دروازہ کہتے ہیں (انوار الفرید ص422-421)

اسرار عترت فریدی

اسرار عترت فریدی میں تقریباً اسی سے ملتا جلتا مضمون ہے مگر اس میں یہ فرق ہے کہ لکھا ہے۔

نعرہ فریدیہ بحکم باطن محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین محبوب اللہ محمد چہار یار ہادی قطب فرید قطب قطب عالم اغیاث بند و شکر گنج شکر زبان سے کہتے ہوئے رواں ہوئے

(اسرار عترت فریدی ص255)

یہی حکایت حضرت پیر محمد امین ساجد صاحب نے اپنے رسالہ حضرت بابا فرید گنج شکر (رحمۃ اللہ علیہ) اور بہشتی دروازہ کے ص29 تا 31 یہ حکایت نقل کی ہے اس حکایت کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ اسی حال میں آپ نے دستک دے کر بآواز بلند کہا: اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید (ص31)

جناب پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت پیر محمد عبد الرحمن چشتی مہاروی مدظلہ العالی اپنے رسالہ بہشتی دروازہ مذکورہ بالا میں روایت بیان کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ

Marfat.com

نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور از راہ کرم اپنے دیدار سے لوگوں کو مشرف فرما دیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی یہ درخواست قبول فرمائی اور فرمایا:

''ہر کس کہ اندریں زمان آید مرا بچشم ظاہر معائنہ فرماید''

یعنی جو کوئی اس وقت آئے بلاشبہ اپنے چشم ظاہر سے مجھے دیکھ لے

یہ سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی اور اسی حالت میں آپ نے با آواز بلند کہا: اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار یار حاجی خواجہ قطب فرید فرید فرید' اس دروازہ میں داخل ہو کر مشرقی دروازہ سے باہر آ گئے'' زین سبب آن دروازہ را بہشتی مے گویند'' اسی وجہ سے آج تک اس دروازے کو بہشتی دروازہ کہتے ہیں۔ (بہشتی دروازہ ص ۹۰)

(فائدہ) اب درج بالا حوالہ جات ملاحظہ فرمایئے پانچ کتب سے حوالہ جات تو الحمدللہ ہم نے درج کر دیئے ہیں ایک حوالہ صاحب انوار الفرید کا بیان کردہ یعنی جواہری فریدی کا جبکہ اسی حکایت کے سلسلے میں دو حوالے استاذ محترم جناب میاں اللہ بخش طارق صاحب (1-رسومات عرس فریدی از بشیر الدین صفحہ نمبر 91-2-خزینۃ البرکات ولی از سیّد امام علی شاہ صفحہ نمبر 32) نے لکھے ہیں۔ اسی طرح یہ آٹھ حوالے ہوئے۔

مفسر قرآن محقق ابن محقق' مفسر قرآن ابن مفسر حضرت علامہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی کو الفقیر القادری ابو احمد اویسی نے اسی سلسلے میں فون کیا تو حضرت صاحب نے بہت خوب جواب دیا ملاحظہ فرمایئے۔

ابو احمد اویسی: چشتیہ سلسلہ میں نعرہ اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید لگایا جاتا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے یعنی اس کے جواز یا عدم جواز کے متعلق کیا حکم ہے؟

مفسر قرآن حضرت علامہ محمد فیاض احمد اویسی مدظلہ العالی نے فرمایا:

اس کے عدم جواز کی تو کوئی بھی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا اسم جلالت ہے خوشی و مسرت کے اظہار کے وقت یا وجد کی حالت میں یا دُکھ سکھ میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی زبان پہ جاری ہونا صد ہا برکات کا سبب ہے۔ اس کے بعد نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے اس نام کے آتے ہی ہزاروں مسائل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم

Marfat.com

سے خود بخود ہی حل ہو جاتے ہیں پھر چار یاروں کا تذکرہ ہے وہ بھی حصول برکات کا سبب ہے۔ آخر میں آپ کے مرشد کریم اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر مبارک ہے ان کی وجہ سے بھی کوئی ایسی شرعی قباحت پیدا نہیں ہوتی کہ اسے برا کہا جائے اس لئے اس نعرے کے سلسلے میں اعتراض کی بالکل گنجائش نہیں ہے بلکہ اگر دیکھا جائے اور تحقیق کی جائے تو اس نعرے کا موجد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اولیائے کرام کے سرتاج ہیں ان کی زبان مبارک سے نکلنے والا نعرہ غلط یا ناجائز نہیں ہو سکتا۔

(فائدہ) یہ سوال مع جواب لکھ کر الفقیر ابو احمد اویسی نے پھر دوبارہ آپ کو سنا دیا تو قبلہ علامہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی نے بہترین الفاظ میں اس کی تائید کی کہ بالکل ٹھیک ہے۔

(فائدہ) مزید تفصیلات کے لئے ہماری زیر ترتیب کتاب تجلیات الفرید کا مطالعہ کیجیے۔

Marfat.com

سلسلہ چشتیہ فریدیہ سے منسلکین کیلئے بشارات

مرشد کریم کی طرف سے بشارت

ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار قدس سرہ نے حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا: ''اے فرید الدین! تجھے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ جو شخص تیرے ساتھ مصافحہ کرتا ہے یا مریدین یا فرزندان کے ساتھ یعنی تا قیامت شجرہ میں داخل مریدین سے مصافحہ کرتا ہے۔ عذابِ جہنم سے رہائی پائے گا اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوگی۔ یہ بات سن کر حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے۔ (اقتباس الانوار)

حضرت شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی فضیلت

ایک دن شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا قدس سرہ العزیز کو غیب سے بشارت ہوئی کہ آج جو شخص بھی تمہارا چہرہ دیکھ لے گا۔ دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جائے گی۔ لوگوں کی آسانی کے پیش نظر حضرت شیخ الاسلام چنڈول پر سوار ہو کر شہر میں نکلے۔ حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج کا خادم میاں بھورا گلی میں کھڑا تھا اس نے غلغلہ سنا تو لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ایک شخص نے اسے بتایا کہ آج حضرت شیخ الاسلام کا اعلان ہوا ہے کہ جو شخص ان کی آج صورت دیکھ لے گا اس کے اوپر کل دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔ اسی لئے حضرت چنڈول پر سوار ہو کر خود نکل آئے ہیں۔ جب چنڈول نزدیک پہنچا تو میاں بھورا چنڈول کی طرف اپنی پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا اور بولا کہ حضرت شکر گنج کی کشف برداری سے جب دوزخ کی آگ مجھ پر حرام نہ ہوگی تو حضرت شیخ زکریا کی صورت دیکھنے سے کیا ہوگی؟ وہ صادق العقیدہ جب حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا کہ

Marfat.com

بھورا آج تو کہا تھا اور کیا دیکھا؟ اس نے سارا واقعہ بیان کیا۔ اس کی زبانی سارا حال سن کر حضرت مخدوم پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص میرا مرید ہو یا میرے مرید کا مرید ہو گا اور میرے شجرہ میں شامل ہو گا دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جائے گی۔

(سیر الاقطاب ۱۹۸-۱۹۷)

مریدوں کے لئے خوشخبری

سیر الاقطاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایک دن بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پر ایک تیز حالت طاری ہوئی (یعنی حق تعالیٰ کے جلوؤں میں آپ اتنے گم ہوئے کہ آپ کو) دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ جب وہ کیفیت کم ہوئی۔ ظاہری لحاظ سے ہوش سنبھالا تو اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جو شخص تیرا مرید ہے یا تیرے مرید کا مرید ہے حتیٰ کہ قیامت تک تیرے شجرہ میں داخل ہو گا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (الحمد للہ والمنته علی ذلك) (اقتباس الانوار ص ۵۲۹)

اختتامیہ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا الانبیاء والمرسلین خالق کائنات کا احسانِ عظیم ہے کہ مالک وخالق نے ہمیں یہ کتاب مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اِس میں کچھ مضامین کی کمی ہے وقت کی کمی کے باعث اُنہیں چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں اس کمی کو دور کرنے کی سعی کی جائے گی۔ اِس کتاب میں جو بھی خوبی نظر آئے وہ خالق کائنات کا فضل وکرم اور خواجۂ خواجگان کا فیضان ہے اور جو کمی یا خامی نظر آئے اسے ہماری کم مائیگی پر محمول کیا جائے۔ اور درستی فرمائی جائے۔

آپ کی دعاؤں کے طالب

الفقیر القادری ابواحمد غلام حسن اویسی

ابواحمد بشیر احمد فاروقی

3 ذوالحجہ شریف 1427ھ

بمطابق

25 دسمبر 2006ء

Marfat.com

Marfat.com

قبر مبارک حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ بابا

چوک چٹی قبر پاک پتن شریف

Marfat.com